روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

(۸)

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

Rūḥānī Khazā'in

Collection of the books of Ḥaḍrat Mirza Ghulam Ahmad Qādiānī, (1835-1908), The Promised Messiah and Mahdi, peace be on him

Volumes. 1-23

First published in Rabwah, Pakistan in 1960's
Reprinted in UK in 1984
Current Computerised edition published in Rabwah, Pakistan in 2008
(ISBN: 81 7912 175 5)
Reprinted in India in 2008
Reprinted in UK in 2009

Published by:
Islam International Publications Limited
Islamabad
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey GU10 2AQ
United Kingdom

Printed in UK at:
William Clowes

ISBN: 978-1-84880-102-8 (Set Vol. 1-23)

واجعل لی من لدنک سلطٰنا نصیرا
انا فتحنا لک فتحا مبینا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصر

لندن
10-8-2008

پیغام

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے　　اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

اللہ تعالیٰ نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو اور ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر و اشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر

پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد۵ صفحہ ۴۷۳)

ایک اور کتاب میں آپؑ فرماتے ہیں:

’’کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادیٔ دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے......ایسا ہی آیت وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو مِنۡہُمۡ کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ **ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا** جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہوگا......اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطابع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ اور حسب منطوق آیت قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ جَمِیۡعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور

مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافہ ناس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجّت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔کیونکہ جوش مذاہب واجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن اور آزادی اسی جگہ ہے“۔

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۶۰-۲۶۳)

سواس زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دیے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں

نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ''مضمون بالا رہا'' کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ:

''درکلامِ تو چیزے است کہ شعراء را دراں دخلے نیست۔ كَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ''۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۸)

ترجمہ: ''تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الٰہی تائیدات سے طاقت پا کر آپ فرماتے ہیں:

''میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

''میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے''۔ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آب حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہر گز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا''۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۰۴)

عزیزو! یہی وہ چشمۂ رواں ہے کہ جو اس سے پیئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی **یفیض المال حتی لا یقبلہ احد** (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزائن ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے''۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

اسی طرح آپؑ نے فرمایا کہ:

''وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے

نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

''سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۱)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تا کہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن و سلامتی کے دیئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کا سیٹ ’’روحانی خزائن‘‘ پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سیٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں ہر کتاب فسٹ ایڈیشن کے عین مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سے زائد ایڈیشن چھپے ہیں تو آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۲۔ پورے سیٹ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ صفحہ کی سائیڈ پر ایڈیشن اوّل کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۳۔ ایڈیشن اوّل میں اگر سہو کتابت واقع ہوا ہے تو متن میں اس لفظ کو اسی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔ البتہ حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ متن میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے اور غالباً صحیح لفظ یوں ہے۔

۴۔ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق ہے تا کہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں مندرجہ ذیل اضافے کئے گئے ہیں۔

(ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مضمون جو آپ نے منشی گردیال صاحب مدرس مڈل اسکول چنیوٹ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا اور روحانی خزائن میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اسے روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں جلد نمبر ۲ میں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم مضمون **’’ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات‘‘** جو پہلے ’’تصدیق النبی‘‘ کے نام سے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے آخر میں شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔

(ج) روحانی خزائن جلد ۴ میں الحق مباحثہ دہلی کے عنوان سے ایک کتاب شامل ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲۱ پر مراسلت نمبر ا مابین مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب ہے۔ اس کے بعد مراسلت نمبر ۲ مابین منشی بو بہ صاحب و منشی محمد اسحاق و مولوی سید محمد احسن صاحب کسی وجہ سے روحانی خزائن میں شامل

ہونے سے رہ گئی ہے۔ اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کرلیا گیا ہے۔

(د) روحانی خزائن جلد نمبر ۵ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں ’’التبلیغ‘‘ کے نام سے جو عربی خط شامل ہے اس کے آخر میں عربی قصیدہ درج ہے۔ ایڈیشن اوّل میں اس قصیدہ کے بعد ایک عربی نظم شائع شدہ ہے جو کسی وجہ سے روحانی خزائن جلد ۵ میں شامل نہیں ہوسکی تھی۔ نئے ایڈیشن میں یہ نظم شامل کردی گئی ہے۔

(ہ) جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بے مثال مضمون جو ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کے نام سے اردو اور دوسری زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کے اصل مسودہ کے کچھ صفحات کسی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے انہیں اصل مسودہ سے جو خلافت لائبریری میں موجود ہے نقل کر کے جلد نمبر ۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(و) ریویو آف ریلیجنز اردو کا پہلا شمارہ ۹؍جنوری ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ اس میں صفحہ ۹ تا ۳۴ پر مشتمل ’’گناہ کی غلامی سے رہائی پانے کی تدابیر کیا ہیں؟‘‘ کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ کے آخر میں کتاب نزول المسیح کے بعد شامل کیا جا رہا ہے۔

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا ہوا ’’**عصمت انبیاء**‘‘ کے عنوان سے ایک اور مضمون بھی ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۷۵ تا ۲۰۹ میں شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون اب تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوا۔ اسے بھی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

اس جلد کی تیاری میں عزیزم محترم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی نائب ناظر اشاعت کے ساتھ مکرم محمد یوسف صاحب شاہد، مکرم رشید احمد صاحب طیب، مکرم ظہور احمد صاحب مقبول، مکرم سلطان احمد شاہد صاحب اور مکرم فہیم احمد خالد صاحب مربیان سلسلہ نے کام کیا۔ احباب ان سب واقفین زندگی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

سید عبد الحی

ناظر اشاعت

اکتوبر ۲۰۰۸ء

ترتیب

روحانی خزائن جلد ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

تعارف

(از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس)

روحانی خزائن کی یہ آٹھویں جلد ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نور الحق ہر دو حصہ اور اتمام الحجۃ اور سر الخلافۃ پر مشتمل ہے۔ یہ چاروں کتابیں ۱۸۹۴ء کی تصنیف ہیں۔

نور الحق حصّہ اوّل

کتاب نور الحق حصّہ اوّل جو فروری ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔ فصیح و بلیغ مقفّٰی و مسجّع عربی زبان میں ہے۔ اور نظم و نثر پر مشتمل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے لکھی گئی ہے۔

اِس کتاب کی تالیف کا باعث یہ ہوا کہ جنگ مقدس میں جس کی تفصیل ہم روحانی خزائن کی جلد ششم کے پیش لفظ میں لکھ چکے ہیں عیسائی فریق کو جو شکست فاش ہوئی اس نے عیسائیوں کی کمر توڑ دی۔ اس سے نہ صرف ہندوستانی پادری بوکھلا اُٹھے بلکہ یورپین مشنری سوسائٹیز بھی جو ہندوستان میں مشنری بھیجتی تھیں اس سے فکر مند ہوئیں کہ آئندہ اسلام کا مقابلہ کیونکر ہوگا۔ بہر حال اس شکست کی خفت اور ندامت کو مٹانے کے لئے مرتدین از اسلام پادریوں میں سے پادری عماد الدین نے ایک کتاب ''توزین الاقوال'' لکھی جو نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز تھی۔ چنانچہ ہندو اخبارات ''رائے ہند'' و ''پرکاش'' امرتسر ''آفتاب پنجاب'' اور عیسائی پرچہ ''شمس الاخبار'' لکھنؤ نے اس کے متعلق لکھا کہ یہ حد درجہ اشتعال انگیز اور شر رخیز ہے۔ اور ۱۸۵۷ء کے مانند اگر پھر غدر رہوا تو اس شخص کی بدزبانیوں اور بے ہودگیوں سے ہوگا۔

(جلد ھٰذا صفحہ ۱۴۰ و ۱۴۱)

اِس کتاب میں اس نے قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراضات کئے اور لکھا کہ وہ فصیح و بلیغ نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس پر نہایت رکیک اور بودے اور شرمناک حملے کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گورنمنٹ کو اُکسایا اور لکھا کہ یہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طور وطریق میں بغاوت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی جہاد کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ قرآن مخالفینِ اسلام سے ہر حال میں جہاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اِس لئے جب اسے طاقت حاصل ہوگی تو ضرور بغاوت کرے گا۔ جب یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہنچی تو آپ نے اس کے جواب میں یہ رسالہ نور الحق حصّہ اوّل لکھا۔ اور پادری مذکور کے جملہ اعتراضات کے مدلل اور مسکت خصم جوابات دیئے۔

جہاد

جہاد سے متعلق آپ نے اس رسالہ میں ایک نہایت جامع مانع نوٹ لکھا جو ہر زمانہ کے مسلمانوں اور اعداءِ اسلام کے لئے بھی اسلامی جہاد کی حقیقت سمجھنے کے واسطے شمع کا حکم رکھتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

”جاننا چاہئے کہ قرآن شریف یُونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور اُن لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو اُن کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ یہ وہ لوگ جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو اُن سے لڑیں اگر وہ باز نہ آئیں۔“

(نور الحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۶۲)

عربی زبان میں تالیف کی وجہ

اس کتاب کے عربی زبان میں لکھنے کی بڑی وجہ یہ ہوئی کہ یہ مرتدین از اسلام پادری لوگ اپنا

مولوی اور علماء اسلام میں سے ہونا مشہور کرتے تھے اور اِسی وجہ سے انگریز پادریوں کی نظر میں بھی عزّت سے دیکھے جاتے اور ان کی خوب خاطر و مدارات کی جاتی تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے جواب میں یہ کتاب عربی زبان میں لکھی۔اور ان کو چیلنج کیا کہ اگر وہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ وہ عالم ہیں اور عربی زبان جانتے ہیں تو اس کے مقابلہ میں عربی زبان میں ایسی ہی کتاب لکھیں اور ان پادریوں کے نام بھی اس کتاب میں درج کر دیئے (صفحہ ۱۵۷) بصورت مقابلہ ان کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام دینے کا بھی وعدہ فرمایا۔اور لکھا کہ ان کی درخواست پر ہم یہ روپیہ جہاں وہ چاہیں جمع کرا دیں گے۔مگر ساتھ ہی آپ نے یہ بھی اعلان فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اس مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اور یہ ذلیل ورُسوا ہوں گے اور شکست کھائیں گے۔اور تمام دُنیا پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ لوگ عربی زبان سے بالکل جاہل ہیں اور ان کے عالم اور عربی دان ہونے کا دعویٰ غلط ہے۔اور ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس شخص کو جو عربی زبان سے بالکل جاہل ہو قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔جس شخص کی فصاحت و بلاغت کا عرب کے بڑے بڑے ادیب اور شعراء جیسے لبید بن ربیعہ وغیرہ اور عرب کے فصحاء و بلغاء سِلّہ مان چکے ہیں۔اور اس کی فصاحت و بلاغت پر کسی عرب نے کسی زمانہ میں بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔

پھر آپ نے اسی کتاب میں پادری مذکور کی پولیٹیکل نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے حکومت کو واشگاف الفاظ میں یہ مشورہ بھی دیا کہ ”یہ بھوکے ننگے لوگ جو اپنا گذارہ نہیں کر سکتے تھے اور نہ مسلمان ان کے کھانے پینے کا انتظام کر سکتے تھے دنیاوی طمع اور مال وزر اور اچھے کھانوں کے لالچ سے گرجوں میں اکٹھے ہو گئے ہیں اور اپنے آپ کو اسلام سے متنفّر ثابت کرنے کے لئے پاکوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر زبانِ طعن دراز کرتے اور گالیاں دیتے اور بدزبانی کرتے ہیں۔اور بے کار رہ کر اپنے نفس کی خواہشات پورا کرنا چاہتے ہیں۔اور ان کے اکابر نے اُنہیں فارغ بٹھا رکھا ہے۔اور اس قسم کی بدزبانی کے گناہوں سے اُنہیں روکنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کرتے۔اُنہیں میرا مشورہ یہ ہے کہ انہیں ایسی خدمات دی جانی چاہئیں جو اُن کی قوم اور پیشہ کے لحاظ سے مناسب ہوں۔اُن میں سے جو نجّار ہے اُسے تیشہ دیا جائے اور دھننے والے کو ایک مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو نشتر اور اُسترا۔اور تیلی کو ایک بڑا سا کولھو سپرد کیا جائے۔تا ہر شخص ان میں سے اپنے کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے۔اور تا کہ اس انتظام سے وہ فضول گوئی اور بے ہودہ اور

گناہ کی باتوں سے رک جائے۔‘‘(نور الحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۷ تا ۵۰ ملخصًا) اِس کتاب کے ایک قصیدہ میں آپ نے صلیبی فتنہ کے بداثرات سے محفوظ رہنے کیلئے اور اس کی تباہی کے لئے ایک درد انگیز دُعا بھی فرمائی ہے۔ (نور الحق حصہ اول روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۲۷و۱۲۸)

نور الحق حصّہ دوم

نورالحق حصّہ اوّل کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت عاجزانہ رنگ میں اللہ تعالیٰ سے ایک لمبی دُعا کی ہے۔ اِس میں آپ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہوکر عرض کرتے ہیں:۔

’’اے خدا! ......کیا مَیں تیری طرف سے نہیں؟ اس وقت لعنت وتکفیر کی کثرت ہو گئی۔......فافتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین. اے خُدا تو آسمان سے میرے لئے نصرت نازل فرما......اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی مدد کے لئے آ۔مَیں کمزوروں اور ذلیلوں کی طرح ہو گیا اور قوم نے مجھے دھتکار دیا۔اور موردِ ملامت بنایا۔پس تو میری ایسی نصرت فرما جیسی تُو نے اپنے رسُولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدر کے دن فرمائی۔واحفظنا یا خیر الحافظین انک الرب الرحیم کتبت علٰی نفسک الرحمة فاجعل لنا حظًا منها وارالنصرة وارحمنا و تب علینا و انت ارحم الراحمین.‘‘ (نورالحق حصہ اول۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ ترجمہ ازعربی عبارت)

اِس دُعا پر بمشکل ایک ماہ گذرا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دُعا قبول فرمائی اور سُورج چاند کا گرہن جس کی احادیث نبویہ میں خبر دی گئی تھی کہ سچے مہدی کے ظہور کی یہ علامت ہو گی کہ ماہ رمضان میں تیرھویں رات کو اس کے پہلے حصّہ میں چاند گرہن اور ۲۸ ؍رمضان کو سُورج گرہن ہو گا۔اور قرآن مجید کی آیت وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ میں بھی اسی گرہن کی طرف اشارہ تھا۔اور اسی طرح انجیل متی اور یوئیل نبی کی کتاب وغیرہ اور صلحائے امت محمدؐیہ کی کتب میں بھی اس کا تذکرہ پایا جاتا تھا۔اور حضرت نعمت اللہ ولی اور حافظ محمد صاحب لکھوکے والے نے صاف طور پر اس گرہن کو مہدی کے ظہور کی علامت قرار دیا تھا۔اور ملتان کے ایک مشہور ولی کامل حضرت شیخ محمد عبدالعزیز پرہاوری نے تو ازرُوئے الہام یہ خبر بھی دے دی تھی کہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ میں ظاہر ہوگا۔ (بدر ۱۴؍مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۸)

سو اِس مشہور و معروف پیشگوئی کے مطابق جو مختلف زمانوں میں کتابوں میں شائع ہوتی رہی۔ اور جو شیعہ اور سنی دونوں کی کتب حدیث میں ظہور مہدی کی علامت قرار دی گئی تھی ۲۰ ؍مارچ ۱۸۹۴ء کو چاند گرہن اور ۶ ؍اپریل ۱۸۹۴ء کو سورج گرہن ہوا۔ اور جیسا کہ آپ نے دُعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نصرت نازل فرمائی اور آپ کی صداقت پر چاند اور سُورج کو دو آسمانی شاہد بنا دیا۔ اور اس نشان کا ظہور بالکل یوم بدر کے نشان کی طرح ہوا جسے قرآن مجید میں یوم الفرقان کا نام دیا گیا ہے۔

یہ چاند اور سورج کا گرہن جسے ہزار سال سے صادق مہدی کی شناخت کا معیار قرار دیا جاتا تھا۔ جب ظاہر ہوا تو مولویوں نے ہدایت حاصل کرنے کی بجائے از راہِ تعصّب قسم قسم کے اعتراضات شروع کر دیئے۔ کبھی حدیث کو ضعیف اور مجروح قرار دیا۔ اور کبھی کہا کہ اس کے راویوں میں سے بعض راوی فاسق اور مبتدع اور وضاع ہیں۔ اور کبھی کہا کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن نہیں ہوا۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نور الحق حصّہ دوم تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے اس نشان کا ایک بے نظیر نشان ہونا ثابت کیا۔ اور علماء کے ان تمام اعتراضات کے جوابات معقول اور مدلل طریق سے بہ شرح و بسط تحریر فرمائے اور فرمایا کہ حدیث متعلقہ خسوف و کسوف ایک نہایت عظیم الشان غیبی خبر پر مشتمل ہے۔ اور پہلے زمانوں میں کسی مدعی مہدویت یا ماموریت کے لئے ایسا خسوف و کسوف کبھی بطور نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اور میں ایسے شخص کو ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا جو یہ ثابت کر دے کہ ماہ رمضان کی انہی تاریخوں میں جو حدیث میں مذکور ہیں کسی مدعی مہدویت اور ماموریت کے لئے خلق آدم سے لے کر آج تک کبھی ایسا خسوف کسوف ہوا ہے۔ نیز آپ نے اس شخص کے لئے بھی ایک ہزار روپیہ انعام مقرر فرمایا جو کتب لغت اور اشعار عرب وغیرہ سے یہ ثابت کرے کہ پہلی تاریخ کے چاند کو قمر کہا جاتا ہے۔ مگر ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل پیج پر زیر عنوان ''تنبیہ'' یہ بھی تحریر فرمایا کہ:۔

> ''یہ کتاب مع پہلے حصّہ اسکے کے پادری عماد الدین اور شیخ محمد حسین بطالوی صاحب اشاعة السنّة اور ان کے انصار و اعوان کی حقیقت علمیہ ظاہر کرنے کے لئے تیار ہوئی ہے۔ جس کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ انعام کا اشتہار ہے۔ اگر چاہیں تو روپیہ پہلے جمع کرا لیں۔ اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کے لئے تیار ہوں اور انعامی روپیہ جمع کرانا چاہیں تو ایسی درخواست کی میعاد اخیر جون ۱۸۹۴ء تک ہے۔ بعد اس کے سمجھا جائے

گا کہ بھاگ گئے اور کوئی درخواست منظور نہیں ہوگی۔''

(ٹائیٹل پیج۔نورالحق حصہ دوم۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۷)

اوراسی طرح ''اتمام الحجّة'' میں بھی رسالہ نورالحق سے متعلق لکھا:۔

''ہماری طرف سے تمام پادریان اور شیخ محمد حسین بٹالوی اور مولوی رسل بابا امرتسری اور دوسرے ان کے سب رفقاء اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں اور درخواست مقابلہ کے لئے ہم نے ان سب کو اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہلت دی ہے اور رسالہ بالمقابل شائع کرنے کے لئے روزِ درخواست سے تین مہینہ کی مہلت ہے۔''

(اتمام الحجة۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۴)

وہ جون کا مہینہ گذر گیا مگر نہ بٹالوی اور نہ اُن کے رفقاء میں سے اور نہ پادریوں میں سے کسی کو مقابلہ میں آنے کی طاقت ہوئی۔اور نہ ہی دوسرے انعامات کوحاصل کرنے کے لئے سامنے آنے کی جرأت۔ اور اپنی خاموشی سے انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ درحقیقت عالم نہیں بلکہ عربی زبان سے بالکل بے بہرہ اور بےنصیب ہیں۔

اتمام الحُجَّة

یہ رسالہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے مولوی رسل بابا امرتسری پر اتمام حُجّت کرنے کے لئے جون ۱۸۹۴ء میں شائع کیا۔ اِس رسالہ کا کچھ حصّہ عربی میں ہے اور کچھ اُردو میں۔اس کی تالیف کا باعث مولوی رسل بابا امرتسری کا رسالہ حیات المسیح ہوا۔جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے آسمان پر بجسمہ العنصری زندہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اس رسالہ میں قرآن مجید اوراحادیث اور ائمہ اور سلف صالحین کے اقوال سے مسیحؑ کی وفات پر مختصراً لیکن جامع بحث کی ہے۔مولوی مذکور نے اپنے رسالہ میں ان کے دلائل کو ردّ کرنے والے کے لئے ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا بھی اعلان کیا تھا۔اس کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے تحریر فرمایا:۔

''کہ وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اخیر تک ہزار روپیہ خواجہ یوسف شاہ صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور میر محمود شاہ صاحب کے پاس یعنی بالاتفاق تینوں کے پاس

جمع کرا کران کی دستی تحریر کے ساتھ ہم کو اطلاع دیں جس تحریر میں ان کا یہ اقرار ہو کہ ہزار روپیہ الصہ ہم نے وصول کرلیا اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد یعنی راقم ھٰذا کے غلبہ ثابت ہونے کے وقت یہ ہزار روپیہ ہم بلا توقف مرزا مذکور کو دے دیں گے اور رسل بابا کا اس سے کچھ تعلق نہ ہوگا'' **(اتمام الحجۃ۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۵)**

اور فیصلہ کرنے والے کے بارہ میں فرمایا کہ ہم

''اس بات پر راضی ہیں کہ **شیخ محمد حسین بطالوی** یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے۔ فیصلہ کے لئے یہی کافی ہوگا کہ **شیخ بطالوی** مولوی رسل بابا صاحب کے رسالہ کو پڑھ کر اور ایسا ہی ہمارے رسالہ کو اوّل سے آخر تک دیکھ کر ایک عام جلسہ میں قسم کھا جائیں اور قسم کا یہ مضمون ہو کہ اے حاضرین بخدا میں نے اوّل سے آخر تک دونوں رسالوں کو دیکھا اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ درحقیقت مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ یقینی اور قطعی طور پر حضرت عیسیٰؑ کی زندگی ثابت کرتا ہے اور جو مخالف کا رسالہ نکلا ہے اس کے جوابات سے اس کے دلائل کی بیخ کنی نہیں ہوئی۔ اور اگر مَیں نے جھوٹ کہا ہے یا میرے دل میں اس کے برخلاف کوئی بات ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ ایک سال کے اندر مجھے جذام ہو جائے یا اندھا ہو جاؤں یا کسی اور بُرے عذاب سے مر جاؤں۔ فقط۔ تب تمام حاضرین تین مرتبہ بلند آواز سے کہیں کہ آمین آمین آمین۔ اور جلسہ برخاست ہو۔

پھر اگر ایک سال تک وہ قسم کھانے والا ان بلاؤں سے محفوظ رہا تو کمیٹی مقرر شدہ مولوی رسل بابا صاحب کا ہزار روپیہ الصہ عزّت کے ساتھ اس کو واپس دے دی گی۔ تب ہم بھی اقرار شائع کریں گے کہ حقیقت میں مولوی رسل بابا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ثابت کر دی ہے۔ مگر ایک برس تک بہرحال وہ روپیہ کمیٹی مقرر شدہ کے پاس جمع رہے گا۔ اور اگر مولوی رسل بابا صاحب نے اس رسالہ کے شائع ہونے سے دو ہفتہ تک ہزار روپیہ جمع نہ کرا دیا تو ان کا کذب اور دروغ ثابت ہو جائے گا۔''

(اتمام الحجۃ۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۰۵، ۳۰۶)

یہ رسالہ رؤسائے امرتسر اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور خود مولوی رسل بابا صاحب کو رجسٹری کر کے بھجوایا گیا مگر مولوی رسل بابا صاحب نے اپنے ہزار روپیہ انعام کے اعلان کا پاس نہ کرتے ہوئے خاموشی اختیار کر کے اپنا کذب اور دروغ ثابت کر دیا۔

مولوی رسل بابا صاحب امرتسری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشد ترین مخالفوں میں سے تھے۔ آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں ان کا شمار نومشہور مفسد مخالفین میں کیا ہے۔ اور وہ آخر کار ۸؍دسمبر ۱۹۰۲ء کو طاعون سے امرتسر میں وفات پا گئے۔

سِرّ الخلافة

یہ کتاب بھی فصیح و بلیغ عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصنیف فرمائی۔ اور جولائی ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔ اِس کتاب میں آپ نے مسئلہ خلافت پر جو اہلِ سُنّت اور شیعوں میں صدیوں سے زیر بحث چلا آتا ہے سیر کن بحث کی ہے۔ اور دلائل قطعیہ سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اگرچہ چاروں خلیفہ برحق تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ سب صحابہ سے اعلیٰ شان رکھتے تھے اور اسلام کے لئے وہ آدم ثانی تھے۔ اور بنظرِ انصاف دیکھا جائے تو آیت استخلاف کے حقیقی معنوں میں وہی مصداق تھے۔ چنانچہ اِس امر کو آپ نے اِس کتاب میں شرح وبسط سے ذکر فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر شیعہ صاحبان کی طرف سے غصب وغیرہ کے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان کے مدلل اور مسکت جوابات بھی دیئے ہیں۔ نیز ان کے اور باقی صحابہؓ کے فضائل کا بھی ذکر فرمایا ہے اور شیعوں کی غلطی کو قرآنی آیات کی روشنی میں الم نشرح کیا ہے۔ پھر اہل سنت اور شیعوں کے آپس کے جھگڑوں کا جن میں اکثر لڑائی اور مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے ذکر کر کے فیصلہ کا ایک یہ طریق پیش کیا ہے کہ ہم دونوں فریق ایک میدان میں حاضر ہو کر خدا تعالیٰ سے نہایت تضرع اور الحاح سے دُعا کریں۔ اور **لعنة اللہ علی الکاذبین** کہیں۔ پھر اگر ایک سال تک فریق مخالف پر میری دُعا کا اثر ظاہر نہ ہو تو میں ہر عذاب اپنے لئے قبول کروں گا۔ اور اقرار کروں گا کہ مَیں صادق نہیں۔ اور علاوہ ازیں ان کو پانچ ہزار روپیہ بھی انعام دوں گا۔ اور یہ روپیہ اگر چاہیں تو میں گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کرا سکتا ہوں یا جس کے پاس وہ چاہیں۔ لیکن اس مقابلہ کے لئے جو حاضر ہو وہ عام آدمی نہ ہو۔ اور ایسے شخص کے لئے یہ ضروری ہو گا کہ پہلے وہ میرے

اس رسالہ کی طرح عربی زبان میں رسالہ لکھے تا معلوم ہو کہ وہ اہلِ علم و فضل سے ہے۔
(ترجمہ۔سر الخلافہ۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۳۵ تا ۳۳۷ ملخصًا)

مگر اہلِ تشیع کی طرف سے صدائے برنخواست۔

نیز آپ نے اس کتاب میں عقیدۂ ظہور مہدی کا ذکر کر کے اپنے دعویٔ مہدویت پر شرح و بسط سے بحث کی ہے۔ الغرض مسئلہ خلافت پر یہ ایک بیش بہا کتاب ہے۔ جس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس کے پڑھنے سے ہی لگ سکتا ہے۔

اس کتاب کے عربی زبان میں لکھنے کا ایک مقصد حضور علیہ السلام نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:۔

''یہ کتاب شیخ محمد حسین بطالوی اور دوسرے علماء مکفرین کے الزام اور افحام اور ان کی مولویّت کی حقیقت کھولنے کے لئے بوعدۂ انعام ستائیس روپیہ شائع ہوئی ہے۔ ستائیس دن بالمقابل رسالہ بنانے کے لئے مہلت دی گئی ہے اور یہ ستائیس دن روز اشاعت سے محسوب ہوں گے۔''

(ٹائٹل پیج سر الخلافہ۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۱۵)

اور فرمایا ''**آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اگر آپ کو علم عربی میں کچھ بھی دخل ہے۔ ایک ذرہ بھی دخل ہے** تو اب کی دفعہ تو ہرگز مُنہ نہ پھیریں...... **پچیس جولائی ۱۸۹۴ء** تک اس درخواست کی میعاد ہے۔ اگر آپ نے **۲۵؍جولائی ۱۸۹۴ء** تک یہ درخواست چھاپ کر بذریعہ کسی **اشتہار** کے نہ بھیجی تو سمجھا جائے گا کہ آپ اس سے بھاگ گئے۔''

(سرّ الخلافہ۔روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۸)

مگر جس طرح وہ اور دوسرے مکفر مولوی اس سے پہلی کتابوں کرامات الصادقین اور نور الحق وغیرہ کے مقابلہ میں جن کے ساتھ ہزار ہا روپیہ کا انعام مقرر تھا کتابیں لکھنے سے عاجز آ گئے۔ اسی طرح رسالہ سر الخلافہ کے مقابلہ میں خاموشی اختیار کرنے سے اپنا عاجز ہونا ثابت کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عربی زبان

روحانی خزائن جلد ہفتم کے پیش لفظ میں ہم بہ تفصیل لکھ چکے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عربی زبان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور نشان دیا گیا تھا۔ اور آپ نے جس قدر کتابیں عربی زبان میں

لکھیں وہ تائیدالٰہی سے لکھیں، چنانچہ آپ سرّ الخلافہ میں بھی تحریر فرماتے ہیں۔

''میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائیدالٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی اور الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔'' (سر الخلافة۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۱۵، ۴۱۶)

پھر عجیب بات یہ ہے کہ باوجود مقابلہ کرنے والوں کے لئے ہزار ہا روپیہ بطور انعام دینے کا وعدہ کیا گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہیں خدا تعالیٰ نے اسد اللہ یعنی شیر خدا کا خطاب دیا تھا نہ کسی مکفر مخالف کو اور نہ ہی عیسائی پادریوں میں سے کسی کو آپ کا مقابلہ کرنے کی جرأت ہوئی۔

خاکسار

۱۰؍مارچ ۱۹۶۱ء جلال الدین شمسؔ

ٹائیٹل بار اوّل

يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله

الحمد لله الموفق انى كتبت هذه الرسالة والصحيفة العجالة لعلاج مرض المتنصرين الذى امتد مداه وعرقهم مداه واكلهم نار انكار الفرقان والصول على كتاب الله القرآن - فاردنا ان نجيهم من مخلب الحمام - ونريهم سوء داءهم ونهديهم الى دواء السقام - فالفنا هذا الكتاب مع انعام كثير لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدراهم لكل من اتى بمثله وارى العجاب - وهو بفضل الله حسن وطيب والطف وادق - وسميته الحصة الاولى من

نور الحق

عسى ربكم ان يرحمكم

وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم

للكافرين حصيرا ان هذا القرآن يهدى

للتى هى اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان

لهم اجرا كبيرا

قد طبع فى المطبع المصطفائى پريس فى لاهور سنة ١٣١١ هجري

بار اول جلد ۱۴۰۰

قیمت مجلد ۱۲/

﴿۱﴾ طوبٰی للذی قام لإعلاء کلمة الدین و نهَض یستقری طرق
مبارک وہ جو دین کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا اور ربانی رضا مندی کی راہوں کو
مرضاة اللّٰه النصیر المعین
ڈھونڈھتا ہوا اٹھا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمد للّٰه ربّ العالمین، والصلاة والسلام علٰی سیّدِ رسله وصفوةِ أحبّته
تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اس کے نبیوں کے سردار پر
وخِیرته مِن خَلقه ومِن کل ما ذرَأ وبرَأ، وخاتَمِ أنبیائه، وفخرِ أولیائه، سیّدِنا
جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوق اور ہر یک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیاء ہے
وإمامنا ونبیِّنا محمد ن المصطفی الذی هو شمس اللّٰه لتنویر قلوب أهل
ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی محمد مصطفٰی جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے اور سلام اور
الأرضین، وآلِه وصحبه وکلٍّ من آمن واعتصم بحبل اللّٰه واتقی، وجمیع
درود اس کی آل اور اس کے اصحاب اور ہر یک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنے والا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے
عباد اللّٰه الصالحین. أما بعد فاعلموا أیها الإخوان، بارک اللّٰه فیکم ولکم
تمام نیک بندوں پر سلام۔ بعد اس کے اے بھائیو خدا تم میں اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے
وعلیکم، أن فساد زماننا هذا قد بلغ إلی النهایة، وسوّد الشرک والفسق
تمہیں معلوم ہو کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریوں اور بے ایمانیوں نے بہتوں کے
والارتداد وجوهَ کثیر من الناس، وانتابت الفتن المبیدة والبدعات المُسْحِتة،
منہ کو سیاہ کر دیا ہے اور ان ہلاک کرنے والے فتنے اور بیخ کنی کرنے والی بدعتیں یکے بعد از دیگرے ظاہر
ولم تَخْلُ تَتابعُ إلی أن أدرکَ عَطَبُ الضلالة الذین کانوا سفهاءً بادیَ الرأی،
ہو رہی ہیں ان کا پے در پے آنا کم نہ ہوا یہاں تک کہ ان لوگوں کو موت نے گھیر لیا جو احمق اور موٹی عقل والے

وكانوا من تعاليم الله غافلين. وأنتم ترون العواصف التی هبت فی هذه
اور الٰہی تعلیموں سے غافل تھے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان دنوں میں کیسی تیز آندھیاں چل رہی
الأيام، والشرور التی هاجت وماجت من كلّ طرف وصُبّت كوابلٍ ﴿۲﴾
ہیں اور کیسی ہریک طرف سے شرارتیں برانگیختہ اور موجزن ہوکر بارش کی طرح اسلام پر گر رہی ہیں
على الإسلام، حتى حل كلَّ قلب حُبُّ الدنيا وشهواتها، إلا الّذی
یہاں تک کہ ہریک دل میں دنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئیں اور ان سے
عصمه رحم الله، فانثنی بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين.
کوئی نہیں بچ سکا بجز اس کے جس کو خدا کے رحم نے بچالیا جس پر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الٰہی کے ساتھ ان تمام بلاؤں سے
وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرّقوا، وانتشروا انتشار
باہر نکل آیا اور بچ گیا۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگوں کی ہوا نکل گئی اور ان میں نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہوگیا اور
الجراد، واستنّت نفوسهم الأمّارة استنانَ الجِياد، وتركوا سِيَرَ المتقين
وہ ٹڈیوں کی طرح الگ الگ جا پڑے اور ان کے بیراہ نفسوں نے خودرو گھوڑوں کی طرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگاروں
المتواضعين. هذه أحوال العامة، وأما حال علماء هذه الديار فهو شرٌّ
اور فروتنوں کی خصلتیں انہوں نے چھوڑ دیں۔ یہ تو عام لوگوں کا حال ہے مگر اس ملک کے اکثر عالموں کا حال اس سے
من ذٰلك، ما بقِی لأكثرهم شغل من غير أن يُكذّبوا صدوقًا، أو
بھی بدتر ہے ان میں سے بہتوں کا شغل بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دیں یا
يُكفّروا مؤمنًا، وليس معهم من العلم إلا كنُغْبةِ طيرٍ أصغرِ الطيور أو أقلّ
کسی مومن کو کافر ٹھہراویں ان کا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے سے بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ میں پانی
منها، ولكن الكبر أكبرُ مِن كِبر الشياطين. يُعلُون أنفسهم بغير حق،
سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے۔ یہ لوگ اپنے تئیں بے وجہ اونچا کھینچتے ہیں
ومن كان تبوّأ ذروةً فی الفضل والعلم فهو ليس فی أعينهم إلا جاهِلٌ غَبِیٌّ
اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جاگزین ہو وہ ان کی نظر میں ایک جاہل غبی ہے۔

ومَن مُلئ قلبه إيمانًا ومعرفة، فهو ليس عندهم إلا كافر دجّال. فانظروا
اور جو شخص درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ ان کے نزدیک ایک کافر دجال ہے۔ سو دیکھو
كيف عُمِّيتُ عليهم الحقائق، وكذلك يجعل اللّٰه مآل الزائغين
کیسے حقیقتیں ان پر چھپ گئیں اور خدا ایسا ہی ان لوگوں کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھے چلتے اور حد سے گذرتے ہیں۔
المعتدين. و قد رأيتم أننا كيف أوذينا من لُسُنِهم إنهم كذّبونا،
اور آپ لوگوں نے دیکھا کہ ہم کیسے ان لوگوں کی زبانوں سے ستائے گئے انہوں نے ہمیں جھٹلایا گالیاں نکالیں لعنتیں کیں
شتمونا، لعنونا، وما كان لهم علينا ذنب وما كنّا مجرمين. ثم ما
اور ہم نے کوئی ان کا گناہ نہیں کیا تھا اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا۔ پھر انہوں نے اسی پر قناعت نہ کی
اقتصروا عليه بل جاء وا يُهرعون إلينا مشتعلين، وسمَّونا كافرين. وما ﴿۳﴾
بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف سے دوڑے اور ہمارا نام کافر رکھا اور انہیں نہیں چاہیئے تھا کہ بے ڈر ہوکر
كان لهم أن يتكلموا فى مُسلمين إلا خائفين. ولكنهم لا يبالون نَهْىَ
مسلمانوں کے حق میں ایسے کلمات منہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کی ممانعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ
ذى الجلال بل لهم أعمال دون ذٰلك يقولون للمسلم لستَ مؤمنا،
وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے
ويعلمون أنهم تركوا القرآن بقولهم هذا واتخذوه مهجورا، فبعدوا عن الحق
وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہیں سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے اور ان کے دل
فقستْ قلوبهم يفعلون ما يشاء ون، ولا يتقون افتراءً ولا زورا، وكذلك
سخت ہوگئے۔ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افترا سے کچھ پرہیز اور نہ جھوٹ سے کچھ خوف اور اسی طرح انہوں نے ہم پر
افتروا علينا وحثُّوا ناسًا كثيرا من ذوى سفه علٰى إيذاءنا، وكفّرونا من غير
افترا کیا اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے ستانے کے لئے اٹھایا اور ہمیں کافر ٹھہرایا حالانکہ کوئی
علم ولا برهان مبين. وأَمَّهم فى هذه الفتاوىٰ شيخٌ عارى الجلدة من
بھی وجہ کفر نہیں تھی اور ان فتووں میں پیشوا ان کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ

الحُلل الإنسانية والديانة الإيمانية، وتبعوه أمثاله جهلا وحمقا، وما
اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے اور اس کے پیرو اسی کی مانند ہیں جو محض جہل اور حمق
كنا كمجهول لا يُعْرَف، بل كانوا على إسلامنا مطّلعين. وما صرنا
سے اس کے پیچھے ہو لئے اور ہم ایسے نہیں تھے جو ہمارا حال ان سے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر وہ مطلع تھے اور
بتكفيرهم كافرين عند الله، ولكن سُبِرَ إيمانهم وتقواهم ومبلغ
ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر ان کا ایمان اور ان کا تقویٰ اور ان کا اندازہ
فهمهم وعلمهم، وتبيّنَ ما كانوا يسترون، وبَان أنهم كانوا حاسدين.
فہم اور علم سے آزمایا گیا اور جو کچھ وہ چھپاتے تھے وہ سب ظاہر ہوگیا اور کھل گیا کہ وہ حاسد ہیں۔
يا حسرة عليهم ما عطف إلينا أحد منهم ليسأل ما أشكل عليه حلمًا
ان پر افسوس کہ ان میں سے ایک بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم
ورفقًا، وما سمعْنا صَكّةَ مستفتحٍ من المسترشدين. وما جاء نا أحد
اور رفق سے سوال کرتا اور ہم نے کسی کھٹکھٹانے والے کا کھٹکا نہ سنا جو رشد حاصل کرنے کا طالب ہو اور کوئی
منهم بصدق القلب وصحة النيّة، بل بادروا إلى التكفير وكفّروا قبل
ان میں سے ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور
أن يثبُت كفرنا. ثم ما اقتصروا عليه بل قالوا إن هؤلاء مرتدون
قبل اس کے جو ہمارا کفر ثابت ہو کافر ٹھہرایا اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد
خارجون من الدّين، وفيّ قتلهم أجر عظيم، ونهبُ أموالهم حلالٌ ﴿۴﴾
اور دین سے خارج ہیں اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی
طيب ولو بالسرقة، وأخذُ نسائهم وسبيُ ذراريهم عملٌ صالح حسن،
کیوں نہ ہو حلال طیب ہے اور ان کی عورتوں کو پکڑ لینا اور ان کی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح میں داخل ہے
ومَن انسل بسُحرة وسقط على أحد من مسافريهم كاللصوص فهو
اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل میں نکل جائے اور ان کے مسافروں میں سے کسی پر چوروں کی طرح ڈاکہ مارے

مِن نُخب الصالحين. هذه أقوالهم وفتاواهم، وما امتنعوا إلى هذا الوقت
تو وہ بڑا ہی نیک بخت اور چنے ہوئے نکوکاروں میں سے ہے۔ یہ ان کی باتیں اور یہ ان کے فتوے ہیں اور اب تک ان
من هذه الفتن الصمّاء، وما فاء وا إلى الارعواء، وما كانوا متندّمين.
نہائت پُر شر فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے۔
ولولا خوف سيف الدولة البرطانية لمزّقونا كلّ ممزّق، ولكن
اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن
هذه الدولة القاهرة السائسة المباركة لنا - جزاها اللّٰه منّا خير الجزاء -
یہ دولت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اس کو ہماری طرف سے جزاء خیر دے۔
تؤوى الضعفاءَ تحت جناح التحنّن والترحم، فما كان لقويٍّ أن يظلم
کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا
الضعيف، فنعيش تحت ظلها بالأمن والعافية شاكرين. وإنّ هذا فضل
سو ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گذار ہیں
اللّٰه علينا وإحسانه أنه ما فوّض أمرنا إلى ملِكٍ ظالمٍ يدوسنا تحت
اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا
الأقدام ولا يرحم، بل أعطانا ملِكةً راحمةً التى تربينا بوابل الإحسان
اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے
والإكرام، وتنهضنا من حضيض الضعف والهوان، فجزاها اللّٰه خير ما
ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے سو خدا اس کو وہ جزاء خیر دے
جازٰى ملِكًا عادلًا عن رعيته، وأجزلَ لها الأجر وباركَ فيها ولها،
جو ایک عادل بادشاہ کو اس کی رعیت پروری کی وجہ سے ملتی ہے اور اس کو بہت ہی بدلہ دے اور اس میں اور اس کے لئے برکت
وتفضّلَ عليها بنعماء التوحيد والإسلام، ورحمها كما هى رحمنا ☆
نازل کرے اور اس پر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان جائے ہو اور توحید اور اسلام کی نعمت اس کو ملے اور اس پر

☆ سهو والصحيح ”رحمتنا“ (الناشر)

وھو ربنا أرحم الراحمین. ﴿۵﴾

رحم کرے جیسا کہ اس نے ہم پر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم میں سب سے بڑھ کر ہے۔

وأنتم تعلمون أیھا الإخوان أن فتاوی التکفیر ما کانت مبنیّة علی

اور بھائیو آپ لوگ جانتے ہیں کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہیں تھے

تحقیق وما کان فیھا رائحة صدق، بل نسجوا کلھا بمنسج الکید

اور ان میں سچائی کی بُو بھی نہیں تھی بلکہ وہ سب فتوے مکر اور

والظلم والزور افتراءً وحسدًا من عند أنفسھم، وکانوا یعرفوننا ویعرفون

ظلم اور جھوٹ کی تُر پر بُنے گئے تھے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ

إیماننا، ویرون بأعینھم أنّا نحن مسلمون، نؤمن باللّٰہ الفرد الصمد

ہم مومن ہیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور

الأحد، قائلین لَا إلٰہ إلّا ھو، ونؤمن بکتاب اللّٰہ القرآن، ورسولِہ سیدنا

کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو

محمد خاتم النبیین، ونؤمن بالملائکة ویوم البعث، والجنة والنار،

خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے

ونصلی ونصوم، ونستقبل القبلة، ونحرّم ما حرّم اللّٰہ ورسولہ، ونُحِلُّ ما

ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام

أحَلَّ اللّٰہ ورسولہ، ولا نزید فی الشریعة ولا ننقص منھا مثقال ذرّة، ونقبل

سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ

کل ما جاء بہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وإنْ فھِمْنا أو لم نفھَم سِرَّہ

کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو

ولم نُدرک حقیقتہ، وإنّا بفضل اللّٰہ من المؤمنین الموحّدین المسلمین.

سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مؤمن موحد مسلم ہیں۔

وما خالفُنا المكفّرين إلّا فی وفاة عيسى ابن مريم عليه السلام،
اور جن لوگوں نے ہمیں کافر ٹھہرایا ان سے ہم صرف اسبات میں ان کے مخالف ہیں کہ ہم حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات
فاغتاظوا غيظا شديدا، ومُلئوا منه كأنهم لا يؤمنون بآية يٰعِيْسٰى اِنِّیْ
کے قائل ہیں وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بھر گئے گویا انہیں اسبات پر کچھ ایمان نہیں کہ اے عیسٰے میں
مُتَوَفِّيْكَ [1] ولا يؤمنون بوعد الوفاة الذی قد صُرّح فيها، وكأنهم لا ﴿۶﴾
تجھے وفات دوں گا اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جس کی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو بھی پہچانتے نہیں
يعرفون آية فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِی التی فيها إشارة إلى إنجاز هذا الوعد ووقوع
جس میں حضرت عیسٰی کا اقرار ہے کہ تو نے مجھے وفات دی یہ وہی آیت فلما توفیتنی ہے جس میں اس وعدہ موت کے پورے
الموت. والآيات بيّنة منكشفة، فلعلّهم فی شك من كتاب مبين،
ہونے کی طرف اشارہ ہے جو آیت انـی متـوفیک میں ہو چکا تھا آیات کھلے کھلے ہیں مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں
فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعدما كانوا مؤمنين.
رکھتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لانے کے بعد اپنی پس پشت پھینک دیا ہے۔

وتعجّبتُ. ولا تعجُّبَ مِن ختم الله وإضلاله. أن أكثر علماء
اور میں نے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اس کے گمراہ کرنے سے کچھ تعجب بھی نہیں کہ اس ملک کے اکثر
هذه الديار فسدوا حتى عُطّلت حواسّهم، وسُلبت عقولهم، وغُمرت
مولوی بگڑ گئے یہاں تک کہ ان کے حواس بے کار اور معطل ہو گئے اور ان کی عقلیں مسلوب ہو گئیں اور ان کی
مداركهم، وكُدّرت آراؤهم، وغُشيت أعينهم. فيا عجبًا لفعل الله
دماغی قوتیں گم ہو گئیں اور ان کی راؤں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے سو دیکھو خدا کا کام اور
وقهره كيف أخذ كلَّ ما كان عندهم من البصيرة والمعرفة والدراية،
اس کا قہر کس طرح سے اس نے ان کی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی
وتركهم فی ظلماتٍ لا يبصرون. لا يأخذهم رِقّةٌ على مصائب الإسلام
اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا ان کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا

[1] ال عمران:۵۶

یکفّروننا ویکفّرون کلَّ من خالفهم من المسلمین فی أدنٰی أمر ولو
ہمیں کافر ٹھہراتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر یک مسلمان ان کے نزدیک کافر ہے جبکہ وہ ایک ادنیٰ بات میں بھی
فی بعض مسائل الاستنجاء ، ویَدُعُّون المسلمین بأیدیهم ویریدون
ان کا مخالف ہو اگرچہ کسی استنجاء کے مسئلہ میں ہی اختلاف ہو مسلمان کو دھکے دے دے کر دین سے باہر نکالتے ہیں
أن یُقلّلوا الإسلام. ویرون بأعینهم أن النصاری قد غلبوا وکثر
اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رہ جائے اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ نصاریٰ غالب آ گئے اور ان کا مذہب
مذهبهم وامتد إلی أقطار الأرض، وهم ینسلون من کل حدب،
زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کے کناروں تک پھیل گیا اور ہر یک بلندی انہیں کے حصہ میں آ گئی اور
واتخذوا العبدَ العاجز إلهًا، ونحتوا ابنًا وأبًا، ورسَوا علی خزعبلاتهم
ایک عاجز بندہ کو انہوں نے خدا ٹھہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر
أمثالَ الجبال والرُّبی. وعلماؤنا هؤلاء عقدوا لجهلاتهم الحُبی،
پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ ان کے آگے ان کی باطل باتوں کے سننے کے لئے
وصارت کلماتهم لزهرِ فِرْیتِهم کالصبا، وجمعوا روایاتٍ واهیة ﴿۷﴾
زانو باندھ کر بیٹھ گئے اور ان کی باتیں عیسائیوں کے شگوفوں کے لئے بادصبا کے حکم میں ہو گئیں اور بے ہودہ اور سست
کحاطب لیل أو طالب سیل، ونصروا النصاری بکلماتهم، وقالوا إن
روائتیں انہوں نے جمع کیں جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہے یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور
المسیح منفرد ببعض صفاته، وما وُجد فیه من کمال وجلال وعظمة
انہوں نے نصاریٰ کو اپنی باتوں سے مدد دی جیسا کہ انہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے اور جو کمال
فهو لا یوجد فی غیره. إنه کان علی أعلی مراتب العصمة، ما مسّه
اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہ ہی ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے
الشیطان عند تولُّده، ومسَّ غیرَه من الأنبیاء کلّهم، ولا شریک له
شیطان نے اس کی پیدائش کے وقت اس کو چُھوا نہیں اور بجز اس کے سب نبیوں کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ

فی هذه الصفة حتی خاتم النبیین. وقالوا إنه کان خالق الطیور
نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت میں نبیوں میں سے اس کا کوئی بھی شریک نہیں یہاں تک کہ خاتم الانبیاء بھی۔ اور خدا تعالیٰ
کخلق اللّٰہ تعالیٰ، وجعله اللّٰہ شریکه بإذنه، والطیور التی توجد فی
کی طرح وہ پرندوں کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اس کو اپنا شریک بنایا۔ سو وہ سب پرندے جو
هذا العالم تنحصر فی القسمین خَلْق اللّٰه وخَلْق المسیح. فانظر
دنیا میں پائے جاتے ہیں دو قسم کے ہیں کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیوں کر
کیف جعلوا ابن مریم من الخالقین. ویُشیعون فی الناس هذه
ابن مریم کو خالق بنا دیا۔ اور لوگوں میں یہ عقائد شائع کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ
العقائد ولا یدرون ما فیها من البلایا والمنایا، ویؤیّدون المتنصِّرین.
ان عقیدوں میں کیا کیا بلائیں اور موتیں ہیں اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہیں۔ اور ان عقائد کی شامت سے اب تک
وهلک بها إلی الآن ألوف من الناس ودخلوا فی الملّة النصرانیة
ہزاروں انسان ہلاک ہو چکے اور نصرانی مذہب میں داخل ہوگئے بعد اس کے جو وہ مسلمان تھے۔
بعد ما کانوا مسلمین. وما کان فی القرآن ذکرُ خَلْقه علی الوجه
اور قرآن میں مسیح کے پرندے بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں بھی نہیں اور خدا نے اس
الحقیقی، وما قال اللّٰه تعالیٰ عند ذکر هذه القصة فیصیر حیًّا بإذن اللّٰه،
قصہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہیں فرمایا کہ فیصیر حیا باذن اللّٰه بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرا باذن اللّٰه
بل قال فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ [1] فانظروا لفظ "فیکُونُ" ولفظ "طَیرًا"،
سو لفظ فیکون اور لفظ طیرا میں غور کرو کہ کیوں اس علیم حکیم نے انہیں
لِمَ اختارهما العلیم الحکیم وترک لفظ "یصیر" و "حیًّا"؟ فثبت من ههنا
دونوں لفظوں کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ اس جگہ خدا تعالیٰ عزّوجلّ
أن اللّٰه ما أراد هٰهنا خلقًا حقیقیا کخلقه عزّوجل. و یؤیّده ما جاء فی کتب ﴿۸﴾
کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اس کی ذات سے مخصوص ہے اور اس کی تائید وہ بیانات

[1] اٰل عمران:۵۰

التفسير من بعض الصحابة أن طير عيسٰى ما كان يطير إلا أمام أعين
کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عیسٰی کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ
الناس، فإذا غاب سقط على الأرض ورجع إلى أصله كعصا موسٰى،
وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے
وكذٰلك كان إحياء عيسى، فأين الحياة الحقيقى؟ فلأجل ذلك
عصا موسٰی کا اور عیسٰی کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے
اختار اللّٰه تعالى فى هذا المقام ألفاظًا تناسب الاستعارات ليشير إلى
خدا تعالیٰ نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب حال تھے تا کہ اس اعجاز کی طرف اشارہ کرے جو
الإعجاز الذى بلغ إلى حدّ المجاز، وذكر مجازًا ليُبيّن إعجازًا، فحمله
مجاز کی حد تک پہنچا تھا اور مجاز کو اس لئے ذکر کیا کہ تا ان کے معجزہ کو جو خارق عادت تھا بیان فرماوے پس اس مجاز کو
الجاهلون المستعجلون على الحقيقة، وسلكوه مسلكَ خَلْق اللّٰه مِن
جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور ایسے مرتبہ میں داخل کیا جو الٰہی پیدائش کا مرتبہ ہے حالانکہ وہ صرف
غير تفاوت، مع أنه كان مِن نفخ المسيح وتأثير روحه مِن غير مقارنة
نفخ مسیح اور اس کی روح کی تاثیر سے تھا اور اس کے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے
دعاء☆، فهلكوا وأهلكوا كثيرا من الجاهلين. والقرآن لا يجعل شريكا فى
اور بہتوں کو جاہلوں میں سے ہلاک کیا۔ اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک
خلق اللّٰه أحدًا ولو فى ذباب أو بعوضة، بل يقول إنه واحد ذاتًا وصفاتًا،
مکھی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً وصفاتاً واحد لاشریک ہے سو تم قرآن کو
فاقرءوا القرآن كالمتدبرين. فالأمر الذى ثبت عقلًا ونقلًا واستدلالًا
ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنے والے پڑھتے ہیں۔ سو جو امر عقلاً و نقلاً و استدلالاً ثابت ہو گیا۔

☆(**الفائدة**) كان الاحياء بالنفخ كالاماتة بالنظر) پھونک سے زندہ کرنا ایسا تھا جیسے نظر سے مارنا۔منه

لا يُنكره أحد إلا الذى ما بقى فى رأسه مِرّةٌ إنسانية ولحِق بالأخسرين
اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا بجز ایسے شخص کے جس کے سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا اور زیاں کاروں اور
السافلين. ولا يقول أحد كمثل هذه الكلمات إلا الذى نسى طريق
تحت الثریٰ جانے والوں کے ساتھ جاملا۔ اور ایسی باتیں کوئی منہ پر نہیں لائے گا مگر وہی جو توحید کی راہ کو بھول گیا
التوحيد ومال إلى الجاهلية الأولى، وما بلغ نظره إلى نتائجها الضرورية
اور پہلی جاہلیت کی طرف مائل ہوگیا اور اس کی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں
ومفاسدها المخفيّة، أو الذى رسا على جهله عمدًا وغرق فى لُجّة التقليد ﴿۹﴾
اور چھپے ہوئے فسادوں تک نہیں پہنچ سکی یا وہ شخص ایسے کلمات کہے گا جو جہالت کی باتوں پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے
غرقًا، حتى فقد أثر حرية الإنسانية، وسقط فى شبكةٍ لا تخلُّصَ منها، وتابعَ
دریا میں غرق ہوگیا یہاں تک کہ انسانی آزادی کے نام ونشان کو کھو بیٹھا اور ایسے جال میں پھنس گیا جس میں سے نجات نہیں
أثَرَ إبليس اللعين. والذى آمنَ بالقرآن وألقى نفسه تحت هداياته فلن
اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اس کی ہدایتوں کے نیچے اپنے تئیں ڈال دیا
يرضى بمثل هذه العقائد، بل لا يسوغ له قولٌ يُخالف القرآن بالبداهة
سو وہ ایسے عقائد پر کبھی راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ ایسی باتوں کو جو صریح قرآن کے مخالف اور اس کی محکم آیتوں کے
ويُعارض بيّناته ومُحكَماته صريحا. وأىُّ ذنب أكبر من ذٰلک أن أحدًا
کھلے کھلے معارض ہیں ناجائز سمجھے گا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان
يؤمن بالقرآن ثم يرجع ويُنكر بعض هداياته، ويتّبع المتشابهات ويترک
لا کر پھر رجوع کرے اور اس کی بعض ہدایتوں سے انکاری ہو جائے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے
المحكمات، ويحرّف القرآن ويغيّر معانيه من مركزها المستقيم، ويؤيّد
اور محکمات کو چھوڑ دے اور قرآن کی تحریف کرے اور اس کے معانی کو ان کے مرکز مستقیم سے پھیر دے
بأقواله قومًا مشركين؟ ولكن الذى تمسّکَ بكتاب اللّٰه وآمن
اور اپنی باتوں سے مشرکوں کو مدد دے۔ مگر وہ شخص جس نے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب

بما فيه صدقا وحقا، فأيّ حرج عليه وأيّ ضَيرٍ إنْ ترَك روايات
باتوں پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھ لیا پس اس پر کونسا حرج اور کونسا مضائقہ ہے اگر وہ ایسی روایتوں کو
أخرى التى تُخالف بيّناتِ القرآن وليست ثابتة من رسول الله بثبوت
چھوڑ دے جو قرآن کے کھلے کھلے بیانات کی مخالف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے قطعی اور
قطعي يقيني الذى يُساوى ثبوت القرآن وتواتُرَه، أو ترَك مثلًا معانى
یقینی طور سے ثابت نہیں جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کر سکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے
تُخالف نصوصه، واختار الموافق ولو بالتأويل؟ بل هذا مِن سِيَر
جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہیں اور وہ معنے اختیار کرے جو اس کے موافق ہیں اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو
الصالحين المتقين ومِن سِيَر الصدّيقةِ رضى الله عنها أُمِّ المؤمنين.
نیک بختوں اور متقیوں کا طریق ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مادر مومناں کے طریق اور خصلت میں سے
فالواجب على المؤمن المسلم المتورع الذى يتقى الله حق التقاة، أنْ ﴿۱۰﴾
ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیز گار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے ڈرتا ہے واجب ہے۔
يعتصم بحبل الله القرآن ولا يبالى غيرَه الذى يخالفه، وإذا رأى
جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اس کے غیر کی کچھ پرواہ نہ کرے جو اس کا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب
وانكشف عليه أن بعض العلماء من السلف أو الخلف غلطوا فى فهم
اس پر کھلے کہ بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں
أمر فليس من ديانتهٖ أن يتبع أغلاطهم، ويقبلها بغضّ البصر، ولا
تو اس کی دیانت سے بعید ہوگا کہ ان کی غلطیوں کی پیروی کرے اور آنکھ بند کرکے ان کو
يفارقها بتفهيم مُفهِّمٍ، ويرسو عليها أبدًا، ولا يلتفت إلى الحق الذى
قبول کر لیوے اور کسی سمجھانے والے کے سمجھانے سے باز نہ آوے اور ہمیشہ انہیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اس
حصحص والرشد الذى تبيّنَ. فإن أمرًا إذا ثبت فلا بد من
سچائی کی طرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کی طرف جو ظاہر ہوگئی التفات نہ کرے کیونکہ جب ایک امر ثابت ہوگیا تو

قبـولـه ولا مفرّ منه. مثلًا جاء فی حدیث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه
اس کے قبول کرنے سے چارہ نہیں اور اس سے کوئی گریز گاہ نہیں مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم لا عَدْوَی. أی لا تُجاوِزُ علّةٌ من مریض إلی غیره، ولا یُعدِی
نے فرمایا ہے کہ لا عـــــدوی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنے تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک
شیءٌ شیئًا، ولکن التجارب الطبیّة قد أثبتتُ خلاف ذلک، ونحن
لاکن طبی تجارب سے اس کے مخالف ثابت ہوگیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں
نـریٰ بأعیننا أن بعض الأمراض، مثلًا داء الجمرة التی یُقال لها فی
کہ بعض مرضیں مثلاً آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے
الـفــارسیّة آتشک یُعدی من امـرأة مُبتـلاةٍ بهـذا الـمـرض رجلا
اور ایک آتشک زدہ عورت سے مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت
یـنـکـحهـا وبـالـعکس. وکذلک نری فی عمل الإبرة الذی مبنی
کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے میں بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جس پر چیچک والے کے خمیر سے ٹیکا کا عمل
عـلـی خمیرِ مادةِ مجدَّرٍ فإنه یُبدی آثار الجُدری فی المعمول فیه.
کیا جاوے اس کے بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہو جاتے ہیں پس یہی توعدوی ہے سو ہم کیوں کر اس کا
فهـذا هـو الـعـدوٰی، فـکیف ننکره؟ فإن إنکاره إنکارُ علومٍ حسّیة
انکار کرسکتے ہیں۔ کیونکہ اس کا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے
بـدیهیة التـی ثبتت عند مُجرّبی صناعةِ الطبّ، ومـا بَقِیَ فیها شک
ثابت ہو چکے ہیں اور ان میں ان بچوں کو بھی شک نہیں رہا جو کوچوں میں کھیلتے پھرتے ہیں
لـلأطفال اللاعبین فی السکک فضلًا عن رجال عاقلین. فلا بُدّ لنا من
چہ جائے کہ عقلمند مردوں کو کچھ شک ہو ۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ
أن نؤوّل هٰذا الـحـدیـث ونـصـرفه إلٰی معان لا تخالف الحقیقة الثابتة ﴿۱۱﴾
ہم اس حدیث کی تاویل کریں اور ان معانی کی طرف پھیر دیں جو ثابت شدہ حقیقت کے مخالف نہیں

وإنْ لا نفعل كذلك فكأنا دعونا كل مُخالف ليضحك علينا وعلى
اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ایک مخالف کو بلائیں گے تو وہ ہم پر اور ہمارے مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں
مذهبنا، فإذنْ أيَّدْنا الساخرين. فنقول في تأويل هذا الحديث إن
ہم ٹھٹھا کرنے والوں کے مددگار ٹھہریں گے۔ پس ہم اس حدیث کی تاویل یوں کریں گے کہ رسول اللہ
رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ما أراد من قوله لا عَدْوَى نَفْيَ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لاعدویٰ میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ من کل الوجوہ
السّراية من كل الوجه، وكيف وقد حذّر من المجذومين في حديث
ایک کی مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے تھے جبکہ آپ نے ایک
آخر. فما كان مراده من هذا القول من غير أن التأثيرات كلها بيد
دوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنے کے لئے ممانعت فرمائی ہے اور ان کے چھونے سے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اس حدیث
اللّٰه تعالىٰ، ولا مؤثِّرَ في هذا العالم الدائر بالكون والفساد إلّا بحُكمه
سے بجز اس کے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدویٰ وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اس کے حکم اور ارادہ اور مشیت
وإرادته ومشيئته. وإذا أوّلنا كذلك فتخلّصنا من شبهات المعترضين.
کے اس عالم کون اور فساد میں کوئی مؤثر نہیں اور جبکہ ہم نے یہ تاویل کی تو ہم نے اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور
والذي نفسي بيده. إن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ما أراد قطُّ في
مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس مقام اور اس کے مشابہ دوسرے
هذا المقام وأمثالِه مِن نزول عيسٰى وغيره إلا معاني تأويلية☆
مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسےٰ وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے

☆ (**الفائدة**) لو كان المراد من نزول عيسٰى نزوله بذاته لقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم
اگر نزول عیسیٰ سے مراد درحقیقت عیسیٰ کا ہی آنا ہوتا تو آپؐ یہ فرماتے کہ
أنه سيرجع وما قال انه سينزل فان لفظ الرجوع مناسب للذي يقدم بعد الذهاب. منه
واپس آئے گا نہ یہ کہ اترے گا کیونکہ جانے کے بعد جو شخص آوے اس کو واپس آنا کہتے ہیں نہ اُترنا۔ منه

فلا تعجَلْ ولا تُعِنْ فتنَ المفسدين. هذا هو القول الحق، فاقبَلوا كلمة
پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت بنو۔ یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو
الحق ولو خرج من فم طفل، فإن السعادة كلها فى قبول الحق، فطوبٰى
اور اگرچہ ایک بچہ کے منہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے سو مبارک
للذين يقبلون الحق خاضعين. والذين عادَونا فلا يقبلون الحق مع أنه
وہ لوگ جو حق کے قبول کرنے کے لئے جھک جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو قبول نہیں
ليس فيه دقّة وإغماض، بل هم يعلمون فى قلوبهم أنه الحق المبين.
کرتے باوجود یکہ کچھ اس میں دقت نہیں بلکہ وہ اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے۔
وإذا قيل لهم آمِنوا بالحق الذى تبيّنَ، وبالمعانى التى حصحصت
اور جب ان کو کہا جائے کہ حق تو کھل گیا اب تم اس کو قبول کرو اور ان معانی پر ایمان لاؤ جن کا صحیح ہونا ثابت ہو گیا
صحتها، قالوا أنؤمن بأمورٍ تخالف أقوال أسلافنا؟ وإنْ كان أسلافهم ﴿۱۲﴾
تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسی باتوں کو مان لیں جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہیں اور اگرچہ ان کے متقدمین نے
من الخاطئين المخطئين؟ ونرى أنهم قد خُنقوا، وأن ثلوج البخل قد
اپنی راؤں میں خطا ہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ دبائے گئے ہیں اور بخل کی برفیں کثرت کے ساتھ
تساقطت على أرض قلوبهم بشدّتها ومُداكاتها، فخنقتْ شَطْأَها،
اور شدت کے ساتھ ان کے دلوں پر گریں اور ان کے سبزہ کو دبا لیا اور پیچھے سے
وردِفها حَصَى التعصب، فسُحقت الاستعدادات تحتها كالحديد
تعصب کے سنگریزے ان پر پڑے سو ان کی استعدادیں اس کے نیچے ایسی پیسی گئیں جیسا کہ لوہا لوہار کے
تحت مطرقة القَين، أو القطنِ تحت مطرقة الطارقين. والعجب منهم
ہتھوڑے کے نیچے پس جاتا ہے۔ یا روئی دُھنئے کے دُھنکے کے نیچے دُھنی جاتی ہے۔ اور ان پر اور ان کی عقل پر
ومن عقلهم أنهم يرون بأعينهم أن كلماتهم الباطلة المضلّة
تعجب آتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کے کلمات باطلہ

قد أضرّت الإسلام إضرارًا عظيمًا، والناس باستماعها يخرجون من دين
اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں اور لوگ ان کی باتوں کو سن کر دین اسلام سے نکلتے
اللّٰه أفواجا ويلتحقون بالنصارٰى بما سمعوا من صفات المسيح وعصمته
جاتے ہیں اور نصاریٰ میں داخل ہوتے جاتے ہیں کیونکہ وہ مسیح کی عصمت
الخاصة وخلوده إلى هذا الوقت، وقدرته الكاملة فى الخَلق والإحياء على
خاصہ اور اس کا اب تک زندہ رہنا اور اس کی قدرت کاملہ خالقیت میں اور زندہ کرنے میں
قدرٍ ما وُجِدَ مثله فى أحد من النبيين. ويشاهدون (هذه العلماء) هذه
اس مبالغہ سے سنتے ہیں جس کی نظیر اور نبیوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ مولوی لوگ ان تمام فسادوں کو
المفاسد كلها ثم لا يتنبهون، ولا يرتجف فؤادهم، ولا تذوب أكبادهم،
دیکھ رہے ہیں پھر خبردار نہیں ہوتے اور ان کے دل نہیں کانپتے اور ان کے جگر نہیں پگھلتے اور
ولا يأخذهم رحم ورقّة على أمّة النبى. ونبكى عليهم ونصرخ صرخة
ان کو امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہیں آتا ہم ان پر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں
متموّجة، فلا يسمع أحد بكاء نا ولا صراخنا، بل يُكفّروننا مغتاظين.
سوکوئی ہمارے گریہ کونہیں سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ میں آ کر کافر کافر کہتے ہیں۔

وإنما مثلنا فى هذه الأيام أيامِ غربة الإسلام كمثل خابط فى
اور ہماری مثل ان دنوں میں جو غرب اسلام کے دن ہیں اس مسافر کی طرح ہے جو جنگل میں
واد فى الليلة المظلمة، أو صارخ فى اللظى المضرمة، فلا نجد مُغيثًا ﴿۱۳﴾
اور اندھیری رات میں بھٹکتا پھرتا ہے یا اس کی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ میں فریاد کر رہا ہے سو ہم کوئی فریاد رس اپنی
من قومنا إلا الواحد الذى هو رب العالمين. وإنا يئسنا منهم غاية اليأس
قوم میں نہیں پاتے مگر وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگوں سے نہایت درجہ
كأنّا وضعناهم فى قبورهم. قلنا مرارًا فما سمعوا، وأيقظنا إنذارًا
ناامید ہو گئے گویا ہم نے ان کو ان کی قبروں میں دفن کر دیا ہم نے بہت کہا مگر انہوں نے نہیں سنا ہم نے خوف دلانے

فـمـا استيـقظوا، وخضعنا أطوارًا فما خضعوا، فقلنا اخسأوا خسئًا:
کے لئے جگایا پر وہ نہ اٹھے ہم کئی مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہم نے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ
إن اللّٰه غنى عنكم ولا يعبأ بكم، وسيأتى بقوم ينصرون دينه
خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں اور وہ ایسی قوم لے آئے گا جو اس کے دین کے مددگار ہوں گے
ويحبّون الصادقين.
اور صادقوں سے پیار کریں گے۔

فحاصل الكلام: إنى إذا رأيت هذه الأمراض والسموم سارية
اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب میں نے یہ بیماریاں اور یہ زہریں اس ملک کے
فى عروق أكثر علماء الهند، ورأيتهم فى غُنُية من كتاب اللّٰه ورسوله،
اکثر مولویوں میں دیکھیں جو ان کی رگوں میں رچ چکی تھیں اور میں نے ان کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپرواہ پایا
بل رأيتهم ضاربين بعود ومزمار آخر، وكلٌّ أحد منهم زمّارٌ بما عنده
بلکہ میں نے دیکھا کہ وہ تو اور ہی بانسلی بجا رہے ہیں اور ہر ایک بانسلی بجانے والا
من الخيالات الباطلة، وارتضى بمعازفه النفسانية متمسّكا بها، ولا
اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے میں مشغول ہے اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے
يتوبون ولا يتندّمون، بل أراهم يصرّون ويفخرون على جهلاتهم
اور ان سے خوش ہے نہ توبہ کرتے اور نہ پچھتاتے ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے
ويصفّقون بالأيادى فرحين، ويكفّرون المؤمنين مجترئين كأنهم فى
ہیں اور خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں اور بڑی دلیری سے مومنوں کو کافر ٹھہرا رہے ہیں۔ گویا ان کو خدا تعالیٰ کے مؤاخذہ
مأمن من مؤاخذة اللّٰه ومحاسباته، وكأن اللّٰه لا يسأل عنهم ولا يقول
سے بکلی امن ہے اور اس کے محاسبہ سے بے غم ہیں گویا خدا ان سے سوال نہیں کرے گا اور نہیں
لِم قفوتم ما لم يكن لكم به علم، ولا يُنبّئهم بما فى صدورهم
کہے گا کہ تم کیوں ایسی بات کے پیچھے پڑے جس کا تمہیں قطعی اور یقینی علم نہیں تھا اور ان کے دلی ارادے ان پر ظاہر

﴿۱۴﴾

فی یوم ! کلا، بل إنهم من المسؤولین.

نہیں کرے گا ہرگز نہیں بلکہ ان سے باز پرس ہوگی۔

و رأیت أن الفتن لیست محدودة إلٰی أنفسهم، بل العامة قد

اور میں نے دیکھا کہ فتنے انہیں کی ذات تک محدود نہیں رہے بلکہ عوام الناس اُن کی سیٹی پر

اجتمعوا علی صفیرهم، واغترّوا بتقاریرهم الیابسة الملمّعة،

جمع ہو گئے ہیں اور ان کی خشک اور ملمع باتوں پر فریفتہ ہو گئے۔

فاشتعل غیظ العامة علینا، وتبوّغ دمهم بتهییج المفترین،

سو عام لوگوں کا غصہ ہم پر بھڑکا اور ان کا خون بباعث افترا پردازوں کی انگیخت کے جوش میں آیا۔

وحسبوهم عالمین متدیّنین صادقین. فلمّا زُلزلت أرض الهند

اور ان کو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانتدار اور سچے ہیں۔ پس جب ہند کی زمین میں ایسا زلزلہ آیا کہ

کلها، وأحسستُ من العلماء البخل والحسد، وضعتُ فی نفسی

ساری زمین ہل گئی اور علماء میں مَیں نے بخل اور حسد پایا تو میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا کہ ان لوگوں

أن أُعرض عنهم فارًّا إلی مکة، وأن أتوجّه إلی صُلحاء العرب

سے اعراض کروں اور مکہ کی طرف بھاگوں اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدوں کی طرف توجہ کروں

ونخباء أُمِّ القُری الذین خُلقوا من طینة الحریة، وتفوّقوا دَرَّ الأهلیة،

کیونکہ وہ آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلیت کے دودھ سے پرورش پائے ہیں۔

فألقی اللّٰه فی قلبی عند مسّ هذه الحاجة أن أؤلّف کتبا فی لسان

سو خدا تعالیٰ نے اس حاجت کے پیدا ہونے کے وقت میرے دل میں یہ القا کیا کہ میں کھلی عربی

عربی مبین. فألّفتُ بفضل اللّٰه ورحمته وتوفیقه کتابا اسمه التبلیغ[۱]،

میں چند کتابیں تالیف کروں۔ سو میں نے خدا کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی توفیق سے ایک کتاب تالیف کی

ثم کتابا آخر اسمه التحفة[۲]، ثم کتابا آخر اسمه کرامات[۳] الصادقین

جس کا نام تبلیغ ہے پھر دوسری کتاب تالیف کی جس کا نام تحفہ ہے پھر تیسری کتاب تالیف کی جس کا نام کرامات الصادقین ہے

ثم ألّفتُ بعدها حمامة البشری، فیه بشریٰ للذین یطلبون الحق
پھر چوتھی کتاب تالیف کی جس کا نام حمامة البشری ہے اور حمامة البشری میں ان لوگوں کے لئے بشارتیں ہیں جو حق کے طالب
وتفصیل کلِّ ما قلنا من قبل، والتی تنهالُ من تلک الرسائل متفرّقا
ہیں اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جس کو ہم پہلی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں اور جو کچھ پہلی کتابوں سے متفرق طور پر
یُعطی هذا الکتابُ مجتمعا للجائعین؛ ونِسبتُه إلیها کنسبة شجرة إلی
فوائد علمیہ کی بارش ہوتی ہے یہ کتاب حمامة البشریٰ بھوکوں کے لئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دیتی ہے اور اس کی نسبت دوسری
بذرها، وجاء بحمد الله حسَنًا مبسوطًا مُبارکًا. وأما ثمن هذه الکتب ﴿۱۵﴾
کتابوں کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کی طرف اور خدا کی حمد اور شکر ہے کہ یہ کتاب مبسوط اور مبارک ہے اور
فهی هدیة لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق والمصریین والأفریقیین
قیمت کے بارہ میں حال یہ ہے کہ یہ کتابیں ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور مصریوں
کلهم، ولکل من کان عالما منصفا مع صفر الید. وأما غیرهم فعلیهم
اور افریقیوں کے لئے تو مفت بطور ہدیہ ہیں اور ایسا ہی اس کے لئے بھی جو عالم اور منصف مزاج اور تہید ست ہو اور دوسروں
إن أرادوا اشتراءها أن یُرسلوا روبیة فی ثمن "الحمامة"، وکذلک
کو قیمت سے ملیں گی سو اگر وہ خریدنا چاہیں تو لازم ہے کہ حمامة البشریٰ کی ایک روپیہ قیمت بھیجیں۔
فی ثمن "الکرامات"، ونصفها فی ثمن "التبلیغ"، وآنَتینِ "للتحفة" إن
اور ایسا ہی ایک روپیہ کرامات الصادقین کے لئے اور آٹھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی
کانوا مشترین. وإنّا نقصنا آنةً من ثمن "التحفة" رعایةً للشائقین.
اگر خریداری کا ارادہ ہو۔ اور ہم نے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے بپاس خاطر شائقان کم کر دیا ہے۔
وما ألّفتُ هذه الکتب إلا لأکباد أرض العرب، وکان أعظم
اور میں نے ان کتابوں کو صرف زمین عرب کے جگر گوشوں کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی
مراداتی أن تشیع کتبی فی تلک الأماکن المقدسة والبلاد المبارکة
کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں میں میری کتابیں شائع ہو جائیں

فرأيت أن شيوع الكتب في تلك البلاد فرعٌ لوجود رجل صالح
پس میں نے دیکھا کہ کتابوں کا ان ملکوں میں شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنے والا ہو
يُشيعها، وأيقنت أن شهرة كتبي وانتشارها في صلحاء العرب أمر
اور میں نے یقین کیا کہ میری کتابوں کا صلحاء عرب میں شائع ہونا ایک امر محال ہے بجز اس صورت کے کہ
مستحيل من غير أن يجعل الله من لدنه ناصرا منهم ومن إخوانهم.
خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئے ان میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے کوئی مدد دینے والا مقرر
فكنت أرفع أكُفَّ الضراعة والابتهال لتحصيل هذه المُنية، وتحقيق
کرے سو میں تضرع کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائیں عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میرے لئے حاصل اور
هذه البُغية، حتى أُجيبتْ دعوتي، وأُعطيتُ لي بُغيتي، وقاد إليَّ فضل
متحقق ہو یہاں تک کہ میری دعا قبول کی گئی اور میری مراد مجھے دی گئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی
اللّٰه رجلًا ذا علم وفهم ومناسبة ومن علماء العرب ومن الصالحين.
کو کھینچ لایا جو صاحب علم اور فہم اور مناسبت تھا اور نیک بختوں میں سے تھا۔
ووجدته طيّب الأعراق كريم الأخلاق، مطهّرة☆ الفطرة لَوْذَعِيًّا أَلْمَعِيًّا ﴿۱۶﴾
اور میں نے اس کو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیز گار پایا
ومن المتقين. فابتهجتُ بلقائه الذي كان مرادي ومدعائي، وحسبتُه
سو میں اس کی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل
باكورةَ دعائي، وتفاءلت به بخير يأتي وفضل يحمي، وازدهاني الفرح
میں نے اس کو خیال کیا اور آنے والی خیر اور بچانے والے فضل کے لئے میں نے اس کو ایک نیک
وصرت يومئذ من المستبشرين، فهنّيتُ نفسي هنالك وشكرتُ اللّٰه
فال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھ کو ہلا دیا اور اس دن میں اُن لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو میں نے اپنے نفس کو اس وقت
وقلتُ الحمد لك يا رب العالمين.
مبارک باد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا شکر ہے۔

☆ سهو، والصحيح: "مطهر" (الناشر)

وتـفـصـيـل ذلک أن شابًّا صالحا وَسِمًا جاء نی من بلاد الشام،
اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوش رو میرے پاس آیا یعنی
أعـنـی مـن طـرابـلـس، وقاده الحكيم العليم إلیَّ ولبث عندی إلى سبعة
طرابلس سے اور حکیم و علیم اس کو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے
أشهـر، أعـنـی إلـى هذا الوقت، فتوسّمتُ فيه الخير والرشد، ووجدت
یعنی اس وقت تک میرے پاس رہا اور میں نے فراست سے اس کے وجود کو باخیر دیکھا اور اس میں رشد پایا اور
فـی مِيُسَـمه أنوار الصلاح، ورأيت فيه سِمة الصالحين. ثم أمعنتُ فی
اس کے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحاء کے نشان پائے۔ پھر میں نے اس کے حال اور قال
حـاله وقاله وتفحصت مِن ظاهره وباطن أحواله بنور أُعطىَ لی وإلهام
میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اس نور اور الہام کے ساتھ دیکھا
قُـذف فـی قـلبی، فآنستُ حسن تقاته ورزانة حصاته، ووجدتُه رجلًا
جو مجھ کو عطا کیا گیا ہے سو میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقلی اس کو حاصل ہے اور آدمی
صالحًا تقيّا راكلا على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين. ثم
نیک بخت ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے۔ پھر
أعطاه اللّٰه حظًّا من معرفتی فدخل فی المبايعين. وقد انفتح عليه باب
خدا نے اس کو کچھ حصہ میری شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہوگیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری
عـجـيـب مـن مـعـارفـنـا وألّف كـتـابـا وسمّاه إيقاظ الناس، وهو دليل
معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اس پر کھول دیا اور اس نے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ایقاظ الناس
واضـح عـلـى سعة عمله، وحجة منيرة على إصابة رأيه، ويكفى لكل
رکھا اور وہ کتاب اس کے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے صائب پر ایک روشن حجت ہے اور وہ کتاب
مُـمـار فـی مضمار. ولما أفضى فی تأليف ذلک الكتاب جمع عنده
ہر ایک مباحث کے لئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے اور جب اس نے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی

كثيرا من كتب الحديث والتفسير، وفكّر فكرا عميقًا فی كل أمر، فهو ﴿۱۷﴾
کتابیں حدیث اورتفسیر کی جمع کیں اور ہر ایک امر میں پوری پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک
دَرُّ أفكاره، ونور أنظاره، وليس علامةُ العارف من دون المعارف. وإنی
دودھ اور اس کی نظروں کا ایک نور ہے اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں اور جب میں نے
إذا قرأتُ كتابه وتصفحت أبوابه ورفعت جلبابه، فاستملحتُ بيانه،
اس کی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کرکے اس کے باب دیکھے اور اس کی چادر اٹھائی تو میں نے اس کے بیان کو
ومدحتُ شأنه، وما وجدت فيه شيئا شانَه، وأدعو أن يشيع اللّٰه كتابه
ملیح پایا اور اس کی شان کی میں نے تعریف کی اور میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اس کو بٹہ لگاوے اور میں دعا کرتا ہوں
مع كتبی، ويضع فيه قبوليّةً ويُدخل فيه روحا منه، ويجعل أفئدة من
کہ خدا اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت رکھ دیوے اور اس میں اپنی طرف سے ایک روح داخل کرے اور
الناس تهوی إليه، وجزاه فی الدارين وبارک فی مقاصده ويدخله فی
بعض دل پیدا کرے جو اس کی طرف جھک جاویں اور اس کے مؤلف کو دونوں جہانوں میں بدلہ دے اور اس کے مقاصد میں برکت ڈالے
المقبولين. ولما فرغ من تأليف كتابه حمله إخلاصه على أن يكون
اور اس کو مقبولوں میں داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اس کے اخلاص نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا
مُبلِّغَ معارفنا إلى علماء وطنه، ويخبر فيهم عن أخبارنا، ويكون مناديا
کہ ہماری معرفت کی باتوں کو اپنے وطن کے علماء تک پہنچاوے اور ہماری خبریں ان میں پھیلاوے۔
ويطلق نداءً فی كل ناحية، ويُشيع الكتب ليتضح الأمر على أهل
اور منادی بن کر ہر ایک طرف آوازیں پہنچاوے اور کتابوں کو شائع کرے تا ان لوگوں پر
تلک البلاد، وهذا هو المراد الذی كنا ندعو له فی الليل والنهار.
حقیقت کھل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائیں کرتے تھے
وأرى أنه رجل صادق القول والوعد، يتّقی الفضول فی الكلام
اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے بے ہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے۔

ولا يـرتع اللسان فی کل مرتع بإطلاق الزمام. ولقد أدخل اللّٰه حُبّنا فی
اور زبان کو ہر ایک چراگاہ میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت اس کے دل میں ڈال دی
قـلبـه، فيـحبّـنا ونحبّه، وكلّ ما وعد هذا الرجل وتكلّمَ فأَتيقّنُ أنه هو
سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے اور جو کچھ اس نے کہا اور وعدہ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس کا
أهله، وسينجز كما وعد، وأرجو أن يجعله اللّٰه سببا لريع بذرنا، وسوغ
اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کرے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس کو ہمارے بیج کی نشو ونما اور تر و تازگی کا باعث
حـلبنا، وهو أحسن المسبّبين. ورأيتُ أنه رجل مرتاض صابر لا يشكو
کرے اور ہمارا دودھ اس کے ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے۔ اور خدا سب مسببوں سے نیک تر ہے اور میں نے دیکھا کہ
ولا يفزع، ورأيت مرّارا أنـه يـقنع على أدنی المأكولات والملبوسات، ﴿۱۸﴾
یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع اس کی سیرت نہیں اور میں نے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنیٰ
ولـو لـم يـكـن لـحاف فلا يطلبه، بل يدفع البرد من التضحی واصطلاء
چیزوں کے کھانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنیٰ ملبوسات پر اگر لحاف نہ ہو تو اس کو مانگتا نہیں بلکہ دھوپ میں
الـجـمـر، ولا يسأل تعفّفًا. ووجدتُ فيه آثار الخشوع والحلم والإنابة
بیٹھنے اور آگ سیکنے سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنے تئیں سوال سے باز رکھتا ہے میں نے اس میں فروتنی
ورقّة القلب، واللّٰه أعلم وهو حسيبه. وما قلت إلا ما رأيت، فلا تعجبوا
اور حلم اور انابت اور نرمیٔ دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اس کا حسیب ہے میں نے جو دیکھا سو کہا پس خدا کی
مـن رحمة اللّٰه أن تكفكِفَ ما دَهَمَنا مِن حرج بسعی هذا الرجل، واللّٰه
رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی سے ان حرجوں کو اٹھا دے جو ہمیں پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا
يـفـعـل مـا يشـاء ، لا مـانـع لـما أراد، ولا رادّ لما جاد، وهو حافظُ دينه
ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور جو کچھ وہ دیوے کوئی اس کو رد نہیں کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہے
وناصر كل من ينصر الدين.
اور تمام ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کریں۔

واعلموا أیها الإخوان أن أمر إشاعة الکتب فی دیار العرب
اور بھائیو یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں کتابوں کے شائع کرنے کا معاملہ اور ہماری
وتبلیغ معارف کتبنا إلیهم لیس بشیء هیّن، بل أمر ذو بال لا یُتمّه إلا
کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور
من هو أهله، فإن هذه المسائل الغامضة التی کُفِّرْنا وکُذِّبْنا لها لا
اس کو وہی پورا کرسکتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ کیونکہ یہ باریک مسائل جن کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے اور جھٹلائے گئے
شک أنها تصعُب علی علماء العرب کما صعبتْ علی علماء هذه
کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر بھی ایسے سخت گذریں گے جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر سخت گذر رہے
الدیار، لا سیما علی أهل البوادی الذین لا یعلمون دقائق الحقیقة، ولا
ہیں بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہوں گے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں اور وہ
یتدبّرون حق التدبّر، أنظارهم سطحیة وقلوبهم مستعجلة، إلا قلیل
جیسا کہ حق سوچنے کا ہے سوچتے نہیں اور ان کی نظریں سطحی اور دل جلد باز ہیں مگر ان میں
منهم الذین أنار اللّٰه فطرتهم وهم من النادرین.
قلیل المقدار ایسے بھی ہیں جن کی فطرتیں روشن ہیں اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں۔

فلأجل تلک المشکلات التی سمعتم. اقتضت المصلحة الدینیة أن
سو ان مشکلات کی وجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام
نتخیّر لهذا الأمر عالِمًا مذکورا الذی اسمه محمد سعیدی النشار الحمیدی
کے لئے ہم اس عالم مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمدؐ سعیدی النشار الحمیدی
الشامی☆. ولا شک أن وجوده لهٰذا المهمّ من المغتنمات، ومجیئه عندنا ﴿۱۹﴾
الشامی ہے اور کچھ شک نہیں کہ اس کا وجود اس مہم کے لئے از بس غنیمت ہے اور اس کا اس جگہ آنا

☆ الحاشیة: مسکنه طرابلس شام ملک سیریا ویُقال لها باللغة الانکلیزیة تربولی وهی مدینة عظیمة علی ساحل بحر الروم بینها وبین بیروت ثلٰثون اکواسًا. منه

مِن فضل قاضی الحاجات، وهو خیرٌ قلبًا ونِعْمَ الرجل، مع أن الضرورة
خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیک دل اور بہت اچھا آدمی ہے اور اس طرف ضرورت
قد اشتدت، فلعل اللّٰہ یصلح أمرنا علی یدیه، وهو بهذا التقریب یصل
بھی سخت ہے پس شائد خدا اس کے ہاتھ پر ہمارے کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے اپنے
وطنه وینجو من تکالیف السفر العنیف، ویتخلّص من مُفارقة المألف
وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی
والألیف، وتُؤجَرون علیه من اللّٰہ الرحیم اللطیف. وما قلتُ إلّا لِلّٰہ وما
رہائی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ سے اجر ملے اور میں نے صرف اللہ کے لئے یہ باتیں کی ہیں
أنا إلا ناصح أمین. والذین یظنون أن أهل العرب لا یقبلون ولا
اور میں امانت سے نصیحت کرنے والا ہوں۔ اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ
یسمعون، فلیس عندنا جوابُ هذا الحمق مِن غیر أن نحولق علی
قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا بجز اس کے اور کوئی جواب
قولهم ونسترجع علی فهمهم. ألا یعلمون أن العربیّین سابقون فی
نہیں کہ ہم ان کے اس خیال پر لاحول پڑھیں اور ان کی سمجھ پر انّا للّٰہ کہیں کیا نہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق
قبول الحق من الزمان القدیم؟ بل هم کالأصل فی ذلک وغیرهم
کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیش دست رہے ہیں بلکہ وہ اس بات میں جڑ کی طرح ہیں اور
أغصانهم. ثم نقول إن هذا فعلُ اللّٰہ رحمةً منه، والعرب أحق وأولی
دوسرے ان کی شاخیں ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الٰہی
وأقرب برحمته، وإنی أجد ریح فضل اللّٰہ، فلا تتکلّموا بکلمات الیأس
رحمت کے قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار اور قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آ رہی ہے
ولا تکونوا من القانطین. ولا تظنوا ظن السوء، وإن بعض الظن
سو تم نو امیدی کی باتیں مت کرو اور نا امیدوں میں سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیوں میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں

إثم، فاتقوا الظنون الفاسدة التى تتزعّجُ منها أرضُ إيمان الظانين وتنزعجُ
سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہل جاتی ہے اور نیت
النيّة الصالحة، وتكثُر وساوس الشياطين. وقوموا متوكّلا على اللّٰه
صالحہ میں جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ اور
وقَدِّموا من خير ما استطعتم، وأَعِدُّوا لأخيكم مِن زادٍ يكفيه لسفره
کوئی نیکی کر لو جو کر سکتے ہو اور اپنے بھائی کے لئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اس کے سفر بحری
البحرى والبرى، وكان اللّٰه معكم ووفّقكم وهو خير الموفِّقين. ﴿۲۰﴾
اور بری کے لئے کافی ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے۔

فنرجو مِن إخلاص أهل الثروة والمقدرة أن يتوجهوا إلى
پس ہم اہل مقدور دوستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کی طرف
اهتمام هذا الأمر بكل القلب وكل الهمّة، ولا حاجة إلى أن نُكثِر
سارے دل اور ساری ہمت سے مصروف ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں
القول ونبالغ فى الكلام ونستنهض همم الأحبّاء والمخلصين ببيانات
اور پُر تکلف بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دیں کیونکہ ہم
مملوّة من التكلفات، فإنّا نعلم أن الإشارة كافية لأحبّائنا المتصدّقين.
جانتے ہیں کہ ان کے لئے اشارت کافی ہوگی لِلّٰہ کام کرنا ان کی عادت ہے۔
فليُعط كل أحد منهم بقدر قدرته التى أعطاه اللّٰه ولا يستحى ولا
پس چاہیئے کہ ہر ایک ان میں سے بقدر خدا داد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے
يحتشم من أن ينفح بالقليل، وليعلم أن الغرض أن يُعطى ولو كانت
کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور اس بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہ ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اس کا چوتھا
فلسة أو ربعه أو أقلّ من الفتيل. ومن كان ذا عيشةٍ خضراء فليعط
حصہ یا کھجور کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا ہو اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو

بـقـدر حيثيّتـه إن شـاء ، ومـا هذا إلا عملُ طلاّبِ وجه اللّٰه، ومن يعمل
اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض لِلّٰہ اور اس کی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کے
مثقال ذرة خيـرا يـره، ويبـارك اللّٰه فی ماله وأهله وعياله، وما تنفقون
موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اس کا اجر پائے گا اور خدا اس کے مال اور اہل اور عیال میں برکت دے گا اور
فـی سبيل اللّٰه فهو عائد إليكم فی الدنيا والآخرة ولا ترون خسرا. فإن
جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے
أعـطيتـم بذرًا فلكم زراعةٌ، وإن أعطيتم قطرةً فلكم بحرٌ فضلا من عند
پس اگر تم ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا
اللّٰـه، واللّٰـه لا يـضيـع أجـر المحسنين. أم حسبتم أن تُغفَروا ويرضی
نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یونہی بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے
عـنـكـم ربـكـم ولما يجدكم ساعين لمرضاته والطائعين كالمخلصين.
اور ہنوز اس نے تم کو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اس کی نظر میں نہ ٹھہرے ہو
أيها الرجال اتقوا اللّٰه وكونوا من الذين يُؤْثِرونه علی أنفسهم، واعلموا
اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگاروں
أن اللّٰـه مع المتقين. إنما أموالكم وأولادكم فتنة، وَ ينظر اللّٰه أتحبونه ﴿۲۱﴾
کے ساتھ ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی جگہ ہیں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو یا دوسری
أو تـحبـون أشيـاء أخـری، وستُبـعَـدون عن هذه اللذات ولا تبقی هذه
چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلس باقی نہیں رہے گی اور نہ ان کے
الـمـجـالـس ونـظّـارتها، ثم تُرجَعون إلی اللّٰه وتُسألون عما عملتم وعما
دیکھنے والے پھر تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تم نے
جـاهدتم فی سبله. فقوموا أيها الناس قوموا، الوقت يذهب. قوموا سريعا
اس کی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اٹھو اے لوگو اٹھو وقت جاتا ہے جلد اٹھو اور آرام پسندوں کے

ولا تـقـعـدوا مـع المترَفين. ولسنا بالموجب حقًّا لمن لا يوجب الحق
ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر حق واجب
عـلـٰى نفسه، ولا يُكلّف الله نفسا إلا وُسعها وما أنا من المتكلّفين. وما
نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اسی قدر تکلیف دیتا ہے جو اس کی وسعت میں ہے اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور
أتـوجـه إلا إلـى الـذى يـصدُقنى الوُدَّ، وأترك الذى منعه البخل فصدَّ،
میں صرف ایسے شخص کی طرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ سے دوستی خالص رکھتا ہے اور میں اس کو ترک کرتا ہوں جس کو بخل نے
ولحِق بالذين بخلوا فرُدَّ، وعُدَّ من المخذولين.
کارِ خیر سے منع کر دیا اور بخیلوں سے مل گیا اور رد کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا۔
وليعجل المرسِلون للإرسال فإن الوقت ضيّق، والضيف العزيز
اور چاہیئے کہ بھیجنے والے بھیجنے کے لئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے
مستـعـدّ لـلسفر. وقد وجب علينا إعلام المتغفلين بأسرع أوقات، فلا
اور ہم پر واجب ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں ان کو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے
يـنـبـغـى أن تـقعدوا كسالى بعدما بيّنتُ لكم ضرورة هذا الأمر، فقدِّموا
بیٹھے رہو بعد اس کے جو میں نے اس امر کی ضرورت بیان کر دی پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور
للمعاضدة ولا تأخّروا، وانفُضوا أيديكم تُؤجَروا، وكونوا فى سبيل الله
پیچھے مت ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک دوسرے سے
سـابـقـيـن. ولْيُـرسِـلْ هـهـنـا فى قاديان مَن كان مُرسِلًا من درهم أو دينار،
سبقت کرو اور چاہیئے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجنا ہو اور اپنے خط میں
وليبيّنْ فى مكتوبه أنه أرسل له، بل الاَولٰى أن يرسل إليه باسمه بلا واسطتى
بیان کر دے کہ یہ روپیہ اس کے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اسی کے نام سے بغیر میرے واسطہ کے بھیجے تا کہ
لـيـجـمـع عـنـده كـل مـا يـجـىء، ولـيـطـمئن به قلبه. وإن أنفَسَ القُرُبات
جو کچھ آوے وہ سب اسی کے پاس جمع ہوتا رہے اور تا کہ اس کے دل کو اس سے اطمینان ہو اور سب لِلّٰہی عملوں سے جو خدا تعالیٰ کی

إعلاءُ كلمة الإسلام، وهذا وقته، فلا تضيّعوا وقتكم، وقوموا كالخادمين.
قربت کیلئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو اور خادموں کی طرح اٹھ کھڑے ہو
أيها المسلمون فِرّوا إلى اللّه، واتقوا الفتن التی هاجت
اے مسلمانوں خدا کی طرف بھاگو اور ان فتنوں سے جو تمہارے آگے پیچھے اور تم میں موجیں مار رہے
وماجت حولكم وفيكم، واعملوا عملًا يرضاه ليكون لكم زُلفٰى لديه، ﴿۲۲﴾
ہیں اور اٹھ رہے ہیں اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیئے
ولتأخذكم رقّةٌ على دينكم فإنه ضعُف وبدأ الشيب بفَوْدَيه، والشيب
کہ تمہیں اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہو گیا اور اس کی کنپٹیوں میں بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں
غير طبعي حدَث من نوازل الحادثات والتكاليف المتتابعات، ولينظر
اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حوادث نزلہ کے سبب سے اور تکالیف متواترہ کے باعث سے ظاہر ہو گیا ہے اور چاہیئے کہ
كل أحدٍ منكم عملَه، وليُفتّش خطراتِه، وليَزِنْ بِضاعتَه التی أعدّها
ہر ایک شخص اپنے عملوں کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اس بضاعت کو تولے جو آخرت کے لئے
للآخرة، ولينقدْ دراهمه التی جمعها لذلک السفر، هل هی وازنة
تیار کی ہے اور اپنے اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کے لئے تیار کیا ہے کیا وہ پورے وزن کا
جيدة أو مغشوشة ناقصة، ولا يخدع نفسه، ولا يُغرِّرْ بنفسه من
اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دیوے اور اس کو خطرہ میں
المغشوشات، وليتداركْ قبل ذهاب الوقت، ولا تقعد كالغافلين.
نہ ڈالے اور چاہیئے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلوں کی طرح مت بیٹھا رہے۔
أيها الناس زَكُّوا نفوسكم، وطهِّروا صدوركم، ولا تُفرِحْكم
اے لوگو اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مردار
جيفةُ الدنيا وشحومها، ولا تجلبكم إليها كِلابها، ولا تموتوا إلا مسلمين
اور اس کی چربی بیہودہ خوش نہ کرے اور اس کے کتے تمہیں اس گوشت کی طرف نہ کھینچیں اور بجز پاک مسلمان ہونے کی حالت کے

مـطهَّـريـن. ولا تتـقوا لعن المخلوق فإنه سهل هيّن، واتقوا لعن اللاعن
مت مرو اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اس خدا کی لعنت سے ڈرو جس کی
الـذى يسـوِّد الـوجـوه لعنُه ويُلقى فى هُوّة السافلين. هذا ما أوصيناكم
لعنت مونہوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنے والوں کے گڑھوں میں ڈالتی ہے ہماری یہ نصیحت ہے سو اس
فتـذكّـروا مـا أوصيـنا، واشهدوا أنّا بلّغنا، واللّٰه خير الشاهدين. وآخر
نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہم نے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور آخری دعوت
دعوانا أن الحمد للّٰه رب العالمين.
ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفیں خدا کو ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔

............☆☆☆............

﴿۲۳﴾

إعــــلان

نرجو أن تَتَوجَّه الدّولة البَرِيطانية بمراحَمِها العُظمٰی إلٰی
ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے
هـذا الإعـلان، وتُـحَملقَ بعَدْلِها إلی الصِّلِّ الذی یلدَغ
اِس اعلان کی طرف توجہ کرے گی اور اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائے گی
نُـصَحَاءَهَـا ویَتَـنَضْنَضُ نَضْنَضَةَ الثُّعبـان.
جو اس کے خیر خواہوں کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے۔

یـا قیصرة الهند ! صانَکِ اللّٰه عن الآفات، وکان لطفه معک فی
اے قیصرہ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگاہ رکھے اور ہریک خیر کے ارادہ میں اس کا
کـل إرادات الـخیـرات، وحـفِظک عن الدواهی والحادثات، جئناکِ
لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بن کر تیرے پاس
مستـغیثین بما أُوذیـنـا مـن لسـان رجـلٍ وکَـلِمه المُحفِظات. وقد سمعنا
آئے ہیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور اس کے رنجدہ کلمات سے ستائے گئے ہیں اور
أنّــک تـحـلّیـتِ بـمـحاسن الأخلاق، وتخلّیتِ فی عدلک مما یسم☆
ہم نے سنا ہے کہ تو نیک خلقوں سے آراستہ ہے اور اپنے عدل میں ان باتوں سے خالی ہے

☆ سهو، والصحیح: ”یصم“. (الناشر)

بالأخلاق، وما زلتِ آخذةً نفسَک بالرحم والإشفاق، ولا ترضى
جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کے لئے ایک خصلت لازمی ٹھہرا دی ہے اور ظلم کرنے والوں
بجور الجائرين.
کے ظلم پر راضی نہیں۔

هذا خُلُقکِ، ونحن - مع ظل حمايتک - نُلدَغ مِن شرّ بعض ﴿۲۴﴾
یہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور
المعادين، ونُعَضُّ من أنياب العاضّين، ويصول علينا كلُّ ضُلٍّ بن ضُلٍّ
ان کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر یک ایسا شخص ہم پر حملہ کرتا ہے جس کے باپ دادوں کو کوئی نہیں پہچانتا
ويسُبُّ نبيَّنا الكريم كلُّ جهولٍ مَهينٍ، ويسعى أن نُعَدّ من الباغين.
اور ہر ایک جاہل ذلیل ہمارے نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گنے جائیں۔

و أما تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة. تزايدَ إقبالُک
اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری
وبارکَ اللّٰه في دنياک وأصلحَ مآلَک. أن رجلًا من الذين ارتدوا من
دنیا میں برکت دے اور تیرا انجام بھی بخیر کرے۔ تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے
دين الإسلام ودخلوا في الملّة النصرانية، أعني النصراني الذي يُسمّي
نکل کر عیسائی ہوگئے ہیں یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے
نفسه القسيس عماد الدّين، أَلّف كتابًا في هذه الأيام لِخَدْعِ العوام، وسمّاه
موسوم کرتا ہے ایک کتاب ان دنوں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہے اور اس کا نام توزین الاقوال
توزين الأقوال، وذكر فيه بعض حالاتي بافتراءٍ بحتٍ لا أصل له، وقال إن
رکھا ہے اور اس میں ایک خالص افترا کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک
هذا الرجل رجل مفسد ومن أهل العداوة، وإني وجدت في طريقةِ مشيه
مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طریق چال چلن میں

آثارَ البغاوة، وليس من نُصحاء الدولة، وأتيقّن أنه سيفعل كذا وكذا
بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا
وأنه من المخالفين.
اور وہ مخالفوں میں سے ہے۔

فالملخّص أنه حَثَّ الحكومة فی ذٰلک علی إيذائی، ومع
پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتھ اس کے مجھے گالیاں
ذلک فرّغ إناء ه فی سبّی وازدرائی، وأَفرغ قذر لسانه علی بعض
دینے اور تحقیر کرنے میں اس قدر مبالغہ کیا ہے کہ جو کچھ اس کے برتن میں تھا سب باہر نکال دیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی
أحبائی، وأكثر القول فی ديانتنا المقدسة، وشتَم خيرَ الرسل وبالَغَ فی ﴿۲۵﴾
میرے بعض دوستوں پر ڈالی اور ہمارے دین مقدس کے بارے میں بہت کچھ بے ہودہ باتیں کیں اور ہمارے نبی صلی اللہ
التوهين. وتكلّمَ بكلمات ترتجف منها القلوب، وتهيِّج فی الأفئدة
علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور توہین میں مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے دل کانپ اٹھتے ہیں اور ان میں بے قراریاں
الكروب، وسوف نكتب قليلًا منها ونجوّبُ أستار الجاهلين.
جوش مارتی ہیں اور ہم کسی وقت ان میں سے کچھ تھوڑا سا لکھیں گے اور جاہلوں کے پردے پھاڑیں گے۔

والآن نُنبّهُ الدولة العالية مما افترى علينا وزعم كأنّا من أعداء
اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہم پر اس نے افترا
الدولة البرطانية، فليعلم الدولة أن هذه المقالات كلها من قبيل صوغ
کیں اور گمان کیا کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہیں سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل
الزور ونسج الشرور، وليس فيها رائحة الصدق مثقال ذرّة، وما حمله
آرائش دروغ اور شرارت بافی ہیں اور ایک ذرہ بھی سچائی کی بُو ان میں نہیں اور ان باتوں پر اس کو صرف
علی ذٰلک إلا بعض المصالح الّتی رأى فی نفس تلک المكائد، ولِيَسُرَّ بها
اس کے بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان فریبوں کے اندر دیکھے ہیں اور ایک یہ بھی اس کی غرض

أکابرَ القسیسین. والحمد للّٰہ أن کلماتہ المفتریات شیء لا
ہے کہ تا اپنے بڑے پادریوں کو خوش کرے اور شکرِ خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات ایک ایسی چیز ہے جس کی
تخفی علی الدولۃ حقیقتُہ، فنحن فی مأمن من شرہ، ونری
حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اس کی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشن خدمات کو
خدماتنا اللامعۃ للردّ علیہا کالشھب للشیاطین. ولا یخفی علی
اس کی باتوں کے رد کرنے کے لئے ایسی دیکھتے ہیں کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنے کے لئے
الحکّام طریقتی وشأنی، ولا أمشی مُواریًا عنھم عِیانی، بل
اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور میں ان سے چھپ چھپ کر چلتا نہیں بلکہ گورنمنٹ برطانیہ
الحکومۃ البرطانیۃ تعرفنی وتعرف آبائی، وتنظر مَھْیَعی ومدّعائی،
مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میرے مدعا کو دیکھ رہی ہے اور میرے اصل اور
وتعرف أصلی ومنبعی، ولا تجھل بیتی ومربعی، وتعلم أنّا لسنا من
سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مفسدوں اور دشمنوں اور
المفسدین المعادین ولا الباغین الطاغین. وما خرجتُ الآن من
باغیوں اور طاغیوں میں سے نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں سے نہیں نکلا
مغارۃ لتکون الدولۃ من أمری فی غرارۃٍ، بلِ الدولۃ علی أمثالنا من ﴿۲۶﴾
تا کہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔ بلکہ یہ گورنمنٹ ہمارے جیسے خیر خواہوں پر
المباھین. ومن توسّمَ أقوالنا واستشفَّ أفعالنا فلا تخفی علیہ أعمالنا
ناز کرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بنظر غور دیکھے گا اور ہمارے افعال پر ایک عمیق نگاہ دوڑائے گا
وإنّا من الصادقین. والدولۃ تغوص إلی أعماقنا ولیس علیھا الخفاء،
سو اس پر ہماری کارگذاریاں چھپی نہیں رہیں گی اور ہم سچے ہیں اور یہ گورنمنٹ ہمارے گہراؤ تک غوطہ مار رہی ہے اور
ولھا أفکارٌ عادیاتٌ لا تُواھِقُھا وَجْناءُ، إذا ما ترکض
اس پر ہمارے امر پوشیدہ نہیں۔ اور اس گورنمنٹ کی فکریں تیز دوڑنے والی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی ان کا مقابلہ

آراؤها فی أرض مقاصدها فتفری أدیمَ الأرضین، وکلُّ عقل عندها إلا
نہیں کرسکتی جس وقت گورنمنٹ اپنے راؤں کو مقاصد کی زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی
عقل الدین. ونرجو أن یفتح اللّٰہ علیہا ھذا الباب أیضا کما فتح أبوابا
جاتی ہیں اور ہر یک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ
أخری، واللّٰہ أرحم الراحمین.
یہ دروازہ بھی اس پر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے۔

ولا یخفی علٰی ھٰذہ الدولة المبارکة أنّا من خُدّامها ونُصحائها
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کے ناصح اور
ودواعی خیرها مِن قدیم، وجئناها فی کل وقت بقلب صمیم، وکان
خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور
لأبی عندها زُلفٰی وخطاب التحسین. ولنا لدی ھذہ الدولة أیدی الخدمة
میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں
ولا نظن أن تنساها فی حین. وکان والدی المیرزا غلام مرتضٰی ابن
اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی اور میرا والد میرزا غلام مرتضٰی ابن
میرزا عطاء محمد القادیانی من نُصحاء الدولة وذوی الخُلّة وعندها
میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے
من أرباب القُربة، وکان یُصدَّر علی تکرمة العزة، وکانت الدولة تعرفه
نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب
غایة المعرفة. وما کُنّا قطُّ من ذوی الظِّنّة، بل ثبت إخلاصنا فی أعین
پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام
الناس کلهم وانکشف علی الحاکمین، ولْتسطلع الدولةُ حکّامَها
لوگوں کی نظروں میں ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا۔ اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے

الـذين جاء ونا ولبثوا بيننا كيف عشنا أمام أعينهم وكيف سبقُنا فيّ كل ﴿۲۷﴾
دریافت کرلیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس
خدمة مع السابقين.
طرح ہم ہر یک خدمت میں سبقت کرنے والوں کے گروہ میں رہے۔
ولا حـاجة إلـى تـفـصيـل هـذه الـحقائق، فإن الدولة البريطانية
اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب
مُـطّـلِعة عـلى مراتب خلوصنا وشؤون خدماتنا والإعانات التى كانت
خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے
ترى منّا وقتًا بعد وقت وفى أيام فساد المفسدين. وتعلم الدولة أنّ أبى
ظہور میں آئیں خاص کر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں۔ اور اس گورنمنٹ
كيف أمـدّهـا فى حينِ محارباتٍ مشتدّةِ الهبوب وفتنٍ مشتطّةِ اللّهوب،
کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اس کو ایسے وقت میں مدد دی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت
وأنه آتى الدولة خمسين خيلا مع الفوارس مددًا منه فى أيام المفسدة،
آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ
وسبَق السابقين فى إمدادات المال عند حلول الأهوال، مع أيام العُسر
کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد
والإقـلال، وذهـابِ عهـد الإمارات الآبائية وانقلاب الأحوال. فلينظر
میں سب سے بڑھ گیا باوجود یکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہوکر گردش کے
من كان له نظر صحيح أو قلبٌ أمين.
دن آ گئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ سوچے؟
ولـم يزل كان أبى مشغوف الخدمات حتى شاخ وجاء وقت الوفاة
اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت

و وجب الارتحال، ولو قصدنا ذكر خدماته لضاق بنا المجال، وعجزنا
کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے
عن التدوين. فالملخص أن أبى لم يزل كان شائِمَ برقِ الدولة، وقائمًا
عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امید وار رہا
على الخدمة عند الضرورة، حتى أعزّته الدولة بمكاتيب رضائها،
اورعند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز
وخصّته فى كل وقتٍ بعطائها، وأسمحت له بمواساتها، وتفضلت عليه
کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی
بمراعاتها، وحسبته من دواعى الخيّر ومن المخلصين. ثم إذا تُوفى أبى ﴿۲۸﴾
اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں
فقام مقامه فى هذه السِّيَر أخى الميرزا غلام قادر، وغمرته مواهب
اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے
الدولة كما غمرت والدى، وتُوفى أخى بعد أبى فى بضع سنين. ثم بعد
شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا
وفاتهما قفوتُ أثرهما واقتديتُ سِيَرَهما وذكرت عصرهما، ولكنى ما
پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد کیا
كنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة ولا ذا أملاك وأرضين، بل تبتّلتُ
لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔ بلکہ میں ان کی وفات کے
إلى اللّٰه بعد ارتحالهما ولحقتُ بقوم منقطعين. وجذبنى ربّى إليه
بعد اللہ جلّ شانہٗ کی طرف جھک گیا اور ان میں جا ملا جنہوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا۔ اور میرے رب نے اپنی طرف
وأحسن مثواى، وأسبغ علىّ من نعماء الدّين. وقادنى مِن تدنّسات
مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور مکروہات سے

الـدنيـا إلٰـى حـظيرة قدسه، وأعطانى ما أعطانى، وجعلنى من الملهَمين
نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھے اس نے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہموں اور
الـمُـحـدَّثين. فما كان عندى من مال الدنيا وخيلها وأفراسها، غير أنى
محدثوں میں سے کر دیا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ
أُعـطيـتُ جِياد الأقلام ورُزقتُ جواهر الكلام، وأُعطيتُ مِن نورٍ يؤمّننى
عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھ کو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دیئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے
الـعثـار، ويبيّـن لـى الآثـار. فهـذه الـدولة الإلهية السـماوية قد أغنتْنى،
لغزش سے بچاتا اور راست روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے پس اس الٰہی اور آسمانی دولت نے مجھے
وجبـرت عَيْـلتـى وأضـاء تـنى ونوّرت ليلتى، وأدخلتنى فى المنعَمين.
غنی کر دیا اور میرے افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے منعموں
فـقـصـدت أن أعيـن الـدولة البـرطـانية بهذا المال وإن لم يكن لى من
میں داخل کیا سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ
الدراهم والخيل والبغال، وما كنت من المتموّلين.
میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔

فـقمتُ لإمدادها بقلمى ويدى، وكان اللّٰه فى مددى، وعاهدت اللّٰه
سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے
تعالى مُذ ذلك العهد أن لا أُؤلّف كتابًا مبسوطًا مِن بعد إلا وأذكر فيه ذكرَ ﴿۲۹﴾
خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر
إحسـانـاتِ قيـصرة الهند وذكرَ مننِها التى وجب شكرها على المسلمين.
نہ ہو اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔
ومـع ذلك كـان فـى خـاطـرى أَنْ أدعـو الـقيـصرة المكرمة إلى الإسلام
اور باوجود اس کے میرے دل میں یہ بھی تھا کہ میں قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کروں

و أهديها إلى الربّ الذى هو خالق الأنام، فإنّها أحسنت إلينا وإلى
اوراس رب کی طرف سے اس کو راہنمائی کروں جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ اس کا احسان ہم پر اور ہمارے
آبائنا، وما كان جزاء الإحسان إلا أن ندعو لها فى الدنيا دعاء الخير
باپ دادوں پر ہے اور احسان کا عوض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اس کی دنیا کی خیر اور
والإقبال وفوز المرام، ونسأل الله لعُقباها أن تُرزَق توحيد الإسلام،
اقبال کے لئے دعا کریں اور اس کے عقبیٰ کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگیں کہ اسلامی توحید کی راہ اس کے
وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة المليك العلّام، وتعرف الرب الذى
نصیب کرے اور حق کی راہوں پر چلے اور اس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتیں جانتا ہے اور اس رب کو
أحدٌ صمدٌ ما ولد وما وُلِد، وتُعطَى نعماء أبد الآبدين.
پہچانے جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اس کو ابدی نعمتیں ملیں۔

فألّفتُ كُتبًا وحرّرتُ فى كل كتاب أن الدولة البريطانية مُحسنة
سو میں نے کئی کتابیں تالیف کیں اور ہر یک کتاب میں میں نے لکھا کہ دولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے
إلى مسلمى الهند وتنتجعها ذرارى المسلمين، فلا يجوز لأحد منهم أن
اور مسلمانوں کی اولاد کی ذریعہ معاش ہے۔ پس کسی کو ان میں سے جائز نہیں جو اس پر
يخرج عليها ويسطو كالباغين العاصين، بل وجب عليهم شكرُ هذه
خروج کرے اور باغیوں کی طرح اس پر حملہ آور ہو بلکہ ان پر اس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور
الدولة وإطاعتها فى المعروف، فإنها تحمى دماء هم وأموالهم وتحفظهم
اس کی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانوں کے خونوں اور مالوں کی حمایت کرتی ہے اور
مِن سطوة كل ظالم، وقد نجّتْنا من أنواع الكروب وارتجاف القلوب،
ہریک ظالم کے حملہ سے ان کو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمیں اسی نے بے قراریوں اور دل کے لرزوں
فإن لم نشكر فكنا ظالمين. فالشكر واجب علينا دينًا وديانة، ومن
سے بچایا سو اگر شکر نہ کریں تو ظالم ٹھہریں گے۔ پس شکر ہم پر از روئے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص

لا يشكر الناس ما شكر اللّٰه، واللّٰه يحب المقسطين. وإنّا لن ننسى ﴿۳۰﴾
آدمیوں کا شکر نہیں کرتا اس نے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا انہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم
أيّامًا وأزمنة مضت علينا قبلها، ووالله ما كان لنا أمنٌ فيها إلى دقيقتين
ان دنوں اور ان زمانوں کو بھول نہیں گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گذرے اور بخدا ہمیں ان وقتوں میں دو منٹ بھی
فضلًا عن يوم أو يومين، وكنا نُمسي ونصبح متخوّفين.
امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایک دن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تھے۔

فأشعتُ تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين في كل
سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا ہے اور تمام لوگوں میں ان کو شہرت دی ہے اور ان
ديار وفي أناس أجمعين، وأرسلتها إلى ديار بعيدة من العرب والعجم
کتابوں کو یعنی دور دور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جن میں سے عرب اور عجم اور
وغيرها، لعل الطبائع الزايغة تكون مستقيمة بمواعظها، ولعلّها تكون
دوسرے ملک ہیں تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے براہ راست آ جائیں اور تا کہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا
صالحة لشُكر الدولة وامتثالها، وتقلّ غوائل المفسدين، ولعلهم
شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تا کہ
يعلمون أن هذه الدولة محسنة إليهم فيحبونها طائعين. هٰذا عملي
وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ ان کی محسن ہے اور محبت سے اس کی اطاعت کریں۔ یہ میرا کام اور
وهذه خدمتي، واللّٰه يعلم نيّتي، وهو خير المحاسبين. وما فعلت
یہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنے والا ہے اور مَیں نے یہ کام
ذلك خوفًا من هذه الدولة أو طمعًا في إنعامها وإكرامها، إن فعلتُ إلّا
گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اس کے کسی انعام کا امید وار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض للہ اور
للّٰه وامتثالا لأمر خاتم النبيين. فإن نبيّنا وسيّدنا ومولانا حبيب الله
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا

وخليله محمد ن المصطفٰى صلعم قد أمرَنا أن نثنى على المنعِمين، ونشكر
اور اس کا دوست محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان کی تعریف کریں جن کے ہم نعمت پروردہ
المحسنين، فلأجل ذلك شكرتها ونصرتها ما استطعتُ، وبثثتُ مِنَنَها
ہیں اور ان کا ہم شکر کریں جن سے ہمیں نیکی پہنچی ہو پس اسی وجہ سے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک
وأشعتُها فى كل بلدة مِن مُلكنا المعلوم إلى بلاد العرب والروم، وحثثتُ
بن پڑا اس کی مدد کی اور اس کے احسانوں کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شائع کیا اور لوگوں کو اٹھایا کہ تا اس
الناس على إطاعتها. ومن كان فى شك فليرجع إلى كتابى البراهين، وإن
کی فرمانبرداری کریں اور جس کو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اس کے
لم يكفِ لِشَكِّه فلينظر كتابى التبليغ، وإن لم يطمئن فليقرأ كتابى الحمامة، ﴿۳۱﴾
شک کے دور کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر
وإن بقى مع ذٰلك شك فليُفكّر فى كتابى الشهادة، وليس حرام عليه أن
میری کتاب حمامة البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادة القرآن میں غور
ينظر فى هذه الرسالة أيضا ليتضح عليه كيف أعلنتُ بصوت عالٍ فى منع
کرے اور اس پر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تا کہ اس پر کھل جائے کہ میں نے کیونکر بلند آواز سے کہہ دیا
الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين.
ہے کہ اس گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔

فلو كنتُ عدوًّا لهذه الدولة لفعلتُ أفعالًا خلاف ذلك، وما
پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتے اور
أرسلتُ هذه الكتب وهذه الاشتهارات إلى ديار العرب وبلاد إسلامية،
یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ
وما قدّمتُ قدمى لهذه النصائح. فانظروا يا أولى الأبصار، لِمَ فعلتُ
نہ کرتا اور ان نصیحتوں کے لئے آگے قدم نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں

هٰـذه الأفعال، ولِمَ أرسلتُ هذه الكتب التى فيها منع شديد من الجهاد
کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے۔
لهـذه الـدولة فى ديار العرب وفى غيرها من البلاد؟ أكنتُ أرجو إنعاما
ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں کے انعام
مـن سكان تلك البلاد أو كنت أعلم أنهم يرضون عنى بسماع تلك
کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی
الكلمات ويزيدون فى الأخوّة والاتحاد؟ فإن لم يكن لى غرض من هذه
اور برادری میں ترقی کریں گے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض
الأغراض، بل كانت النتيجة البديهة سخط القوم وغضبهم علىَّ وطَعْنَهم
نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی تیز زبانی کے
بـالألسـنة الـحِـداد، فبـعده أيُّ شيء حملنى على ذلك؟ أكانت لنفسى
ساتھ طعن تھے سو اس کے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے
فـائدة أخـرى فـى إرسـال تـلك الـكتـب إلى ديار ليست داخلة تحت
ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے
الحكومة البريطانية، بل هى ممالك الإسلام ولهم خيالات دون ذلك
بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا
كـمـا لا يـخفى على الخواص والعوام؟ فإن كانت فائدة مخفية فليُبيّن لى مَن ﴿۳۲﴾
اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرنے والا ہے اس فائدہ کو
كـان مـن المرتابين والمعترضين علىَّ إن كان من الصادقين. حاشا، ما كانت
بیان کرے اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا
فـائدة مـن غيـر إظهـار الـحق. بـل إنـى سـمعت أن أقوالى هذه قد أحفظتْ
بلکہ میں نے سنا ہے کہ یہ میری باتیں اور یہ تحریریں

بـعـضَ الـعـلـمـاء ، وكـفّـرونى كالجهلاء ، فما باليتُهم بعد تفهُّم الحق
بعض علماء کے غضب ناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت سے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے حق کے سمجھنے کے بعد اور
وانـكشـاف طـريق الاهتداء ، ورأيت أن هذا هو الحق فبيّنتُها ولو كان
ہدایت کا رستہ کھلنے کے پیچھے ان کی کچھ بھی پروانہ کی اور میں نے دیکھا کہ یہی حق ہے سو میں نے بیان کر دیا اگر چہ میری
قـومـى كـارهيـن. فـإذا ثبت خلوصى إلى هذا المقدار، و برهنتُ عليه
قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا اخلوص اس گورنمنٹ سے اس قدر ثابت ہوا اور میں نے اس قدر دلائل سے اس کو
بقدرٍ كافٍ لأولى الأبصار، فمن يظن ظن السوء فى أمرى بعد إلا الذى
ثابت کر دیا جو دانشمندوں کے لئے کافی ہیں پس جو شخص اس کے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت
خبُث عِرقـه كـالفُجّار، وتدرّبَ بالشرّ واللَّذْعِ والأَبْرِ وسِير الأشرار،
اور بجز ایسے شخص کے جس کی عادت میں نیش زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو در حقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو
وتـرَك سِير الصالحين.
پسند کرتا اور نیک بختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

ومـا كـان تـأليـفـى فى العربية إلا لمثل هذه الأغراض العظيمة، ولم
اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو
يَخُلُ تنتاب العربيِّين كتبى حتى رأيت فيهم آثار التأثير، وجاء نى بعض منهم
برابر پے در پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں
وراسلنى بعض، وبعضهم هجّنوا، وبعضهم صلُحوا ووافقوا كالمسترشدين.
نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آ گئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کہ طالبوں کا کام ہے۔

وإنـى صرفتُ زمانا طويلا فى هذه الإمدادات حتى مضت علىَّ
اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس
إحـدى عشـر سـنة فـى شـغل الإشاعات، وما كنت من القاصرين. فلى
انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں

أن أدّعی التفردَ فی هذه الخدمات، ولی أن أقول إننی وحید فی هذه
یہ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان
التأییدات، ولی أن أقول إننی حِرزٌ لها وحصنٌ حافظٌ من الآفات، وبشّرنی ﴿۳۳﴾
تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو
ربی وقال ما کان اللّٰہ لیعذّبهم وأنت فیهم. فلیس للدولة نظیری ومثیلی
آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی
فی نصری وعونی، وستعلم الدولة إن کانت من المتوسّمین.
خیرخواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔

وأمّا الذین دخلوا فی الملة النصرانیة تارکین دین الإسلام،
مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو
وباعدین عن ظل خیر الأنام، فما نجدهم قائمین لخدمة الدولة
ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ
والمخلصین لهذه الحضرة، بل نجدهم مداهنین منافقین، وما دخلوا
وہ مداہنہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی
أکثرُهم فی دینهم إلا لیستطبّوا لوجعِ الجوع، ولیُفعِموا کأس الولوع،
درد گرسنگی کا علاج کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر
فسینتشرون ذات بُکرة إذا رأوا أنهم أُخرجوا من روض الرتوع، ویعجبون
ہو جائیں گے جب دیکھیں گے چراگاہ سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے
الناس من وشک الرجوع. ونحن نراهم مذ أعوام مناجین للإخفار کلئام،
سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو ان کو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار
ولا نجد فیهم شیئا من الأوصاف إلا عشق الصَّعُف والصِّحاف وإلْفِ الجیفة
ہیں اور ہم ان میں بجز اس کے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

كـالـغُـداف، ومـا نجدهم إلا مترَفين، وسيعلم الدولة البريطانية كم منهم
عاشق ہیں اور دنیا کے مردار کے ایسے دوست ہیں جیسے کوا۔ اور ہم ان کو جانتے ہیں کہ دنیاوی نعمتوں نے ان کو بے راہ
من المخلصين الصادقين. وواللّٰه إنّا نشاهد بأعيننا أن أكثرهم قد خرجوا
کر دیا ہے اور عنقریب گورنمنٹ انگریزی جان لے گی کہ کس قدر ان میں مخلص صادق ہیں اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے
مـن الإسـلام ودخـلـوا فی النصاری من التكاليف النفسانية وأثقال الدَّين
مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر ان میں سے محض تکالیف نفسانیہ اور قرض کے بوجھ
ولَهَـبِ الأجـوفَيـن، وكـان الـمسلمون مطّلعين على عَرِّهم وشَرِّهم، فمَا ﴿۴۴﴾
اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ میں داخل ہوئے
بالوهم لاطّلاعهم على سبب مفرّهم، فتوجهت هذه الطائفة إلى قسّيسين
اور مسلمان لوگ ان کی حرص کی خارش اور ان کی شرارتوں سے مطلع تھے پس انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی سو یہ لوگ پادریوں کی
بـمـا رأوا بـصيـصَ إقبـالهـم وزيـنة دنيـاهم وكثرة مـالهم، ومع ذلك
طرف متوجہ ہوئے کیونکہ انہوں نے ان کے اقبال کی چمک دیکھی اور ان کی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور
وجـدوهم غافلين من مقاصدهم كحمقى، وحسبوا الأديار بُقعة النوكَى،
باایں ہمہ ان کو اپنے اصلی مقاصد سے غافل پایا ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور انہوں نے گرجاؤں کو ایک
فتـمـايـلـوا عـليهـا خـادعيـن. ومـا كـان لمسلمي ديارنا أن يربّوا تلك
بے وقوف لوگوں کا مکان سمجھ لیا سو وہ ان کی طرف دھوکہ دینے کی نیت سے جھک پڑے اور ہمارے ملک کے مسلمان
الـكسـالـى، ويـكفلوهم فـى مآكـلهـم ومشـاربهـم ولبـوسهم ويتركوهم
ایسے سست اور کاہل لوگوں کی پرورش نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہوسکتا تھا کہ ان کے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف
معذورين مستريحين كالحبالى، ويحملوا نفقاتهم على أنفسهم، ويتركوهم
اپنے ذمہ اٹھا لیں اور ان کو حملدار عورتوں کی طرح معذور سمجھ کر آرام کرنے دیں اور تمام خرچ ان کے اپنے ذمہ کر لیں
ليـأكـلـوا ويتـمـتـعـوا فـارغيـن، فـإن الـمسـلـميـن قوم ضعفاء مُعسِرين، ولا
اور ان کو صرف کھانے پینے کے لئے فارغ چھوڑ دیں کیونکہ مسلمان ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور ان کے مالوں میں اس قدر

يَـفـضُـل عـنهـم ما يصرفون إلى غيرهـم، فمن أين و كيف يُفعِمون وِعاءَ
بچت نہیں ہوتی جو کسی دوسرے کو دیں پھر کہاں سے اور کیونکر ننگے لوگوں کے برتن بھر سکیں سو مرتد عیسائیوں
البـطّـاليـن؟ فـلـمـا رأوا أن أهـل الإسلام لا يحملون أثقالهم ولا يبالون
نے جب دیکھا کہ مسلمان ان کے بوجھوں کو اٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پروا نہیں رکھتے تو
إقلالهم، توجّهوا إلى قسيسين مصطادين.
شکار ڈھونڈھتے ہوئے پادریوں کی طرف دوڑے۔
فـاجتـمعوا في الكنائس مِن داء الذئب والخَوَى المذيب طمعًا
سو گرجاؤں میں بھوک کی وجہ سے جو گلاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ ان کے مالوں کے لالچ اور
فـي أموالهم، وطموحًا إلـى إقبـالهم، وأخذوا يسرّونهم بإغلاظ الكلام
ان کے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور میں آیا اور پھر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت
فـي شـأن خيـر الأنام، ويُطْرِفون في التوهينات واختراع الاعتراضات،
اور نئے نئے درشت کلمے استعمال کر کے پادریوں کو خوش کرتے اور نئی نئی قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض ان
ليُـروهـم أنهـم متـنـفرين من الإسلام وفي التنصر متشددين، وليحصل
کے لئے بناتے تا کہ ان کو دکھلاویں کہ وہ اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں بڑے پکے ہیں اور تا کہ ان بے ادبی کی
لهـم قُـرُبتهم بوسيلتها وليقضوا أوطارهم بتوسطها ويكونوا في أعينهم
باتوں سے ان کے خاص مصاحب بن جائیں اور ان کے توسط سے اپنی حاجتیں پوری کریں اور ان کی آنکھوں میں
صـالـحيـن متنصّلين. وكذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم، فترىٰ
پرہیز گار اور صالح دکھائی دیں اسی طرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگے اور ان کی مرادیں بر آئیں پس تو دیکھتا
کيف اصـطـادوا أكابرهم ونهبّوا أمـوالهـم وختـلـوا جُهّالهم، فأحبّوهم ﴿۳۵﴾
ہے کہ کیونکر انہوں نے اپنے بڑوں کو شکار کیا اور کیونکر ان کے جاہلوں کو دھوکے دیئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور
وأحسـنـوا إليهم كأنهم فوج المتقين. وفرضوا لهم في صدقاتهم حصّةً
ان پر احسان کئے گویا یہ ایک پرہیز گاروں کی فوج ہے۔ اور ان کے لئے اپنے خیراتی مالوں میں حصے ٹھہرا دیئے

وجعلوا لهم وظائف، فيأخذ كل أحد منها ويأكلها بطّالا ضُجَعةً نُوَمةً،
اور وظیفے مقرر کر دیئے پس ہر ایک کرشٹان ان میں سے لیتا ہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال کو کھاتا ہے
وتراهم كيف يتبخترون بالارتداد كتبختُرِ المطلَق من الإسار،
اور تو دیکھتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونے کی حالت میں وہ لٹکتے پھرتے ہیں جیسے قیدی قید چھوڑ کر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور
ويهتزّون هزّة الموسِر بعد الإعسار، ويُتلِفون أموال الناس متنعمين.
ایسے خوشی کر رہے ہیں جیسے وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکھتا ہے اور لوگوں کا مال عیاشی میں اڑا رہے ہیں۔
فليت شعرى لو بُنِيَتْ من هذه الأموال التى تُسكَبُ كالماء فى تنعّمات
کاش اس مال سے جو ناپاک دلوں کی عیاشی کے لئے پانی کی طرح بہایا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور
السفهاء جسرٌ للعابرين أو خانٌ للمسافرين، لكان خيرًا وأولى وأنفع
کرنے والوں کے لئے بنایا جاتا یا مسافروں کے لئے کوئی سرا تیار کی جاتی تو بہت ہی مناسب اور بہتر
للناس مِن أن يُبذَل على هذه الطائفة مَظاهرِ الخنّاسِ التى أتلفتْ نفائسَ
اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تھا بہ نسبت اس کے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال خرچ ہوتا ایسا طائفہ
أموال الناس فى الخَضْم والقَضْم، وما مسَّهم فكرُ الدنيا ولا فكر
جس نے کھانے چبانے میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مالوں کو ناحق کھو دیا اور ان کو دنیا اور آخرت کا فکر چھو
الآخرة، وما أخرجهم من الإسلام إلا أسباب معدودة، وأكبرها كثرة
بھی نہیں گیا اور ان کے دین اسلام سے مرتد ہونے کا بڑا باعث کثرت حمق
الحمق وقلة التدبّر. ثم مع ذلك سببُ ارتداد الأكثر منهم اضطرامُ
اور قلت تدبر ہے اور پھر باوجود اس کے ان میں اکثر مرتد ہونے کا سبب بھوک کی آگ کا بھڑک
الأحشاء والاضطرار إلى العَشاء، وشُحُّ مطائبِ الطعام، وحرصُ كأس
اٹھنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بے قرار ہونا اور اچھے اچھے کھانوں کا لالچ اور شراب کی حرص
المُدام، والرغبةُ فى الغِيد، والتوقُ إلى الأغاريد، والميلُ إلى مغاداة
اور نازک اندام عورتوں کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتوں کو دیکھنے کے لئے صبح کو

الغادات ومقاناة القينات وغيرها من الهنات، فسقطوا لأجل ذلک
جانا اور گانے بجانے والی عورتوں سے میل ملاپ رکھنا اور ایسا ہی اور بری خصلتیں پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بھرے
على الدنيا بالقلب الشحيح، كالذباب على المخاط والقيح، وكانوا
ہوئے دل کے ساتھ دنیا پر گرے جیسے مکھی پیپ اور رینٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے
من العقبٰی غافلين. ما بقى لهم شغل من غير شرب الصهباء ، وإسبال ﴿۳۶﴾
بالکل غافل رہے اور ان کو بجز اس کے اور کوئی شغل نہیں رہا کہ شراب پیویں اور نازنخرے کے ساتھ
ثياب الخيلاء ، وأكل الخبز السميذ، ومَلْءِ قِرب البطون بكأس
لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور میدے کی روٹی کھاویں اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالوں کے ساتھ بھریں
النبيذ، وتوهين المقدّسين. أرى المُدام سكنهم، والغبوق خدينهم،
اور پاک لوگوں کی توہین کرتے رہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دوست آرام دہ ان کا خمر ہے اور آدھی رات کی شراب ان کا
والبطن دينهم، ونسوا عظمة اللّٰه مجترئين.
دلی اور اندرونی یار ہے اور پیٹ ان کا دین ہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو دلیری سے بھلا دیا ہے۔
لا تتحامٰى لُسُنُهم من الزور والدجل والمَين، ولا يتقون دَرَنَ
ان کی زبانیں جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہیں کرتیں اور نہ دروغگوئی کی میل سے
الكذب والشَّين. هذه أعمالهم ثم يسُبّون المعصومين. نسوا الآخرة،
بچنا چاہتے ہیں۔ یہ ان کے عمل ہیں پھر معصوموں کو گالیاں نکالتے ہیں آخرت کو بھلا دیا
وفرغوا مِن همّها بما غرَّهم الكفّارةُ، وغلبت عليهم النفسُ الأمّارة. يأكلون
اور کفارہ کے دھوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ ہو بیٹھے اور نفس امارہ ان پر غالب آ گیا جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں
ما يشاءون، ويقولون ما يريدون، لا يعرفون أوصاف الإنصاف، ويرتضعون
اور جو دل میں آتا ہے بول اٹھتے ہیں انصاف کی صفتوں سے ناشناسا اور
أخلاف الخِلاف. وما حملهم على ذلک إلا النفس التى كانت
مخالفت کی چھاتیوں کا دودھ پی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے ان کو آمادہ نہیں کیا بجز ان کے نفس کے

خـليعَ الرسن، مديدَ الوسن، فمالوا عن الحق إلى الباطل، وتركوا أصحاب
جو کھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک گئے اور داہنے ہاتھ کی طرف والوں
اليـميـن. لِـم لا يـنهـاهـم أكابرهـم عن المنكرات، ولِم لا يمنعونهم مِن نقل
کو چھوڑ دیا۔ ان کے اکابر کیوں ان کو بُری باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں گناہوں کی طرف قدم اٹھانے سے
الـخُـطُـوات إلـى خِـطـط الـخـطيّـات، ولِـم يتركونهم فارغين؟ فعندى من
منع نہیں فرماتے اور کیوں ان کو فارغ بٹھا رکھا ہے۔ سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات ان
الواجبات أن تُكتَب عليهم خدماتٌ تناسبُ قومَ كل أحد وحرفةَ كل أحد.
پر مقرر کی جائیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے ان کے مناسب حال ہوں پس چاہیئے کہ نجّار کو تو تیشہ دیا جائے اور
فـليُـعـطِ للنجّار فاسًا، وللطارق النفّاشِ مِنْسجا جِرفاسا، وللحجّام مِشْراطا
دُھنے کے لئے ایک مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد ہوتا کہ ہر یک شخص
وموسٰى، وللعصّار معصرة عظمٰى، لكى يشتغل كل أحد منهم بما هو أهله،
ان میں سے اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے اور تا کہ اس انتظام سے ہر ایک ان میں سے فضول
ويـمتنع مِنْ كـل فـضـولٍ ولـغـوٍ وتـأثيم، ولكى يستريح الخلق من شرهم، ﴿۳۷﴾
گوئی اور بے ہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو ان کی شرارت اور
وعبادُ الله من أذاهم، وفى ذلک نفع عظيم لأكابرهم المغبونين.
ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں ان کے اکابر کو جو زیاں رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے۔

وأمّـا هـذا الـرجل الذى صال علىَّ، فما صال إلا لحاجةٍ ألجأتْه
اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اس اضطرار کی وجہ سے حملہ کیا ہے جو اس کو پیش آئے
إلٰـى ذٰلک، وهو أنه عجِز عن جوابِ سؤالاتٍ قد أوردنـاها عليه وعلى
اور وہ یہ ہے کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو ان میں اور ہم میں
رفـقـائــه فـى مبـاحثةٍ كـانـت بيـنـنـا وبيـنهـم، وتبيّنَ أنهم على الباطل
تھا اس پر اور اس کے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل

وفى ضلال مبين. فتندّمَ غايةَ التندّم، واضطر كمذبوح واعتاص الأمر
اور کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ایسا بے قرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اس پر کام
عليه، فما رأى طريقا يُرضى به قومه إلا طريق البهتانات، فاختاره ليستر
مشکل ہو گیا پس اس کو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر ایک بہتان کا طریق کھلا تھا سو اس کو اس نے
عُواره بتلك المفتريات. فأُشرِبَ فى قلبه أن يستمدّ بوشائه من أهل
دروغ آراستہ ۱۲
اختیار کر لیا تا وہ ان مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اس کے دل میں یہ خیال رچ گیا کہ سرکار انگریزی کے حکام اور اہل
الحكومة والولاية، ويريش بكلمات الشر نَبْلَ السعاية، لعلهم يصلبوننى
حکومت سے بذریعہ اپنی جھوٹی مخبری کے اس کام میں مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتوں کو پر لگاوے تا کہ
أو يقتلوننى، ويعلو أمر قوم متنصّرين. فمنشأ تحريراته هذه الخطرات
حکام مجھ کو پھانسی دے دیں یا قتل کر دیں اور اس طرح سے یہ کرشٹان لوگ غالب آ جائیں۔ سو اصل موجب ان تحریرات کا یہ
المنسوجات لا غيرها، وما اختار هذا إلا لعدم علمه بمراحم الدولة
دلی منصوبے ہیں اور کوئی اور سبب نہیں اور اس نے اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ
علينا وحقوق مخزونةٍ لديها ولدينا. وقد تَهادَينا بأمور تزيد الوِفاقَ،
کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسے باہمی حق ان کے پاس اور ہمارے پاس ہیں اور ہم نے ایسے امور ایک دوسرے کو بطور
وتُخرج من القلوب النفاقَ. فليس على سمائنا الغمامُ ليعزوه إلى ظلامِ
ابر
ہدیہ دیئے ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور نفاق کو دور کرتے ہیں سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہیں تا کوئی نکتہ چین اس کو
النمّامُ، وليس فى كنانتنا مرماة واحدة لنخاف المناضلين. وما رأى هذا
اندھیرے کی طرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش میں صرف ایک ہی تیر نہیں تا ہم مخالف تیر اندازوں سے ڈریں۔ اور اس
المتجنّى الغبىّ أن الدولة البرطانية فهيمة مدبّرة تعرف كل كلمة وما ﴿۳۸﴾
خطا جُو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اس کے نیچے ہے
تحتها، وتفهم كل افتراء وأهله، ولا تتبع رأى كل قتّاتٍ ضَنينٍ. فما كان
پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اس کے اہل کو سمجھ جاتی ہے اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس

لأحد أن يدلّى بغرورٍ هذه الدولةَ أو يخدعها، فإنها تعرف الخائن
کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دھوکا اور فریب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل
القتّاتَ، والدُّخُلُلَ الكاذبَ المِقتاتَ، ولا تشتعل كالمخدوعين، بل
بیجا دینے والا اور جھوٹی مخبری کرنے والا ہو خوب پہچانتی ہے اور دھوکا کھانے والوں کی
تُهجِّمُ عِقابَها على المفترين، وتحملق إلى الذين يسطون على الضعفاء
طرح نہیں بھڑکتی بلکہ اس کی عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور ان کی نظر عتاب ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر
ولا تترُكُنْ سِيَرَ الظالمين. فالحجة التي تُبرِّئنا من وشاية هذا الرجل
حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتے۔ پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہم کو بری کرتی اور اس کی
وتُنقِذنا من إبرامه وتُبعِد عليه نيلَ مرامه، فهو ما ذكرنا آنفا. والله يعلم
مضبوطی فریب سے ہم کو نجات دیتی ہے اور اس کو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی ہے سو وہی دلائل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں
أنّا نحن براءٌ من هذه البهتانات، بل نحن مستحقون أن تُسبِغ الدولة
اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس بات کے مستحق ہیں جو سرکار
علينا مِن أعظم العطيّات، وتجزى جزاءً خيرًا بمزاياها وتعيننا عند
انگریزی اپنے کامل انعام سے ہم کو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا بڑھ کر دیوے اور ضرورتوں
الضرورات، وتحسبنا من المحسنين. هذا هو الأمر الذى ليس فيه
کے وقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنے احسان کرنے والوں میں سے خیال کرے۔ یہ وہ بات ہے جس میں ایک ذرہ کے برابر
تفاوتٌ مثقال ذرّة ويعلمه العالمون. ولكن ليس عندنا علاج الواشى
فرق نہیں اور جاننے والے اس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا
الوقيح والزُّمَّحِ المَضِيح، وقد قلنا كلَّ ما هو مَدْحَرة الكاذبين.
اور سفلہ اور عیب ڈھونڈھنے والا ہو اور ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جن میں ان جھوٹوں کا رد ہے۔

وأمّا ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوى، أعنى صاحب جريدة الإشاعة
اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنی محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ کی

مـحـمـد حسيـن، وقولُه إنه نِعْمَ الرجل ويستحق التحسين، فما نفهَم
اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت
سـرَّ هـذا الأمـر ونتعجّب غاية التعجّب، كيف أثنى عليه الرجلُ الذى
متعجب ہیں کہ کس طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا
يسُـبّ رسـول الـلّـه صـلى الله عليه وسلم ولا يرضى عن مؤمن الذى
ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو محبّ رسول اللہ ہو اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے
يـحـب رسـول الله، وَ يشتـم نبيَّـنـا وسيـدنـا صـلـى الـلّٰه عليه وسلم ﴿۳۹﴾
کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں اور ہم تعریف سے
بـكلمات ترتجف منها قلوب الـمسـلمين. وما ننكر هذا الثناء ، لعلّ
انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کرشٹانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا
البـطـالـوى يـكـون عـنـد المتنصّرين هكذا، ولعله نطق بكلمةٍ سرّتْ
ہے جو دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارے
أعـداءَ رسـولّ الـلّٰه، ولكنا ما نرٰى أن نتكلم فى هذا ولا نطوّل الكلام
میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا
فيه، وكل أحد يؤخذ بقوله، واللّٰهُ يرى عباده الصالحين والطالحين.
جائے گا اور خدا تعالیٰ نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے۔

وأمـا قـول هـذا الـواشي وزعمه كأنى أريد ملكوتًا فى الأرض أو
اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر بننے
إمارة فـى الـقـوم، فإن هى إلا افتراءٌ مبين. ونُشهد كل من يسمع أنّا لسنا
کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے۔ اور ہم ہر ایک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا
طـالبـى ملكوت الأرض، ولا نريد إمارة هذه الدنيا وزينتها الفانية، إن نريد إلا
کی بادشاہت کے طالب نہیں اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس دارفانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف

ملكوت السماء التى لا تنفد ولا تفنى ولا تنقضى بالموت. ولا نطلب
اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا انجام نہیں اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہوسکتی ہے
قهر الناس بالحكومة والسياسة والقضاء ، بل نطلب عزيمةً قاهرة
اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمانروائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں
الأهواء فى الرّضاء المولٰى الذى هو أحكم الحاكمين. وليس أصولنا
جو رضائے مولیٰ احکم الحاکمین کے لئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد اور
إشاعة الفساد والطلاح والتبار ، بل ندعو إلى الصلح والصلاح وطريق
بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور نکوکاروں کے طریق کی طرف
الأبرار ، ونريد أن يتوب الخلق توبة الأخيار ، وأعظم مدّعائنا أن يطلب
بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ایسی توبہ کریں جس طرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ
الناس حقيقةَ الإيمان، ويرغبوا إلى فهم دقائق العرفان، ويكثر التراحم
لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں اور باہم رحم اور مہربانی ان میں
والتحنّن فيهم، وينتهوا من السيّئات وأنواع الهنات، فنجتهد لتحصيل
زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم ایسے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے
هٰذا المقصد بالمواعظ الحسنة، والدعاء والنظر والهمّة. هذه أصولنا، فمن ﴿۴۰﴾
مواعظ حسنہ اور دعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اس کے
عزا إلينا خلاف ذٰلك فقد افترى علينا. وما أقامنا على هذا إلّا الربّ
برخلاف ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اس نے ہم پر افترا کیا اور ہمیں اس بات پر صرف اللہ تعالیٰ
الذى يرسل نوره عند غلبة الظلام، ويبدى دواءً عند كثرة السقام،
نے قائم کیا ہے وہ خدا جو اندھیرے کے وقت اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کے وقت دوا ظاہر کرتا ہے
وينجّى عباده المضطرين. ولا شك أن الفتن قد كثرت فى الأرض
اور اپنے بندوں کو بے قراری کی حالت میں بچالیتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ فتنے زمین پر بہت بڑھ گئے ہیں

وصعدت الأدخنة إلى السماء، وهبّت رياح مفسدة مبيدة من كل
اور بہت سے دخان آسمان کی طرف چڑھے ہیں اور بگاڑنے والی اور ہلاک کرنے والی ہوائیں ہر یک طرف اور
طرفٍ إلى أقصى الأرجاء، ولو فصّلنا هذه الفتن كلها لاحتجنا إلى
ہر یک ناحیہ سے چلی ہیں اگر ہم ان تمام فتنوں کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہمیں کئی کتابیں لکھنے کی طرف حاجت
المجلّدات، وأبكينا كثيرا من الباكين والباكيات، وزلزلْنا أقدام
پڑے گی اور ہم کئی مردوں اور عورتوں کو رلائیں گے اور سننے والوں کے قدم ہلائیں گے
السامعين. وأنتم تعلمون أن لكل داءٍ دواءٌ، ولكل ظلام ضياءٌ، فأراد
اور آپ جانتے ہیں کہ ہر یک بیماری کی ایک دوا اور ہریک اندھیرے کے واسطے روشنی
ربي أن ينير الدنيا بعد ظلماتها، والله يفعل ما يشاء، أأنتم تنكرونه
ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دنیا کو اندھیرے کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو! تمہیں اس سے
يامعشر العاقلين؟ ومع ذلك لسنا نميس كالأمراء، بل نحن نمشي
کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیروں کی طرح ناز سے نہیں چلتے بلکہ
في الطِّمْر كالفقراء، ولا نجرّ ثوب الخيلاء، ونشكر القيصرة
ہم فقیروں کی طرح پھٹے پورانے کپڑوں میں چلتے ہیں اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہیں چاہتے اور قیصرہ اور اس
وحكامها على ما أحسنوا إلينا في أيّام الضرّاء، وندعو لها صدقا
کے حکام کا ان کے ان احسانوں کی وجہ سے شکر کرتے ہیں جو سختی کے زمانوں میں ہم نے دیکھے ہیں اور قیصرہ کے لئے
وحقا ونرسل إليها هدية الدعاء، وندعوها بقول ليّن إلى الإسلام
ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں اور دعا کا ہدیہ اس کو بھیجتے ہیں مگر یہ بات ہے کہ ہم اس کے مذہب پر راضی نہیں ہیں
لتدخل في نعماء أبد الآبدين. بيد أننا لا نرضى بمذهبها، ونحسب
اور ہم جانتے ہیں کہ وہ خطا کاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اس کو اسلام کی طرف بلاتے
أنها من الخاطئين الضالين. وأعجبَنا أنها مع كمال حزمها ولطافة
ہیں تا کہ وہ ہمیشہ کی نعمتوں میں داخل ہو جائے اور ہمیں تعجب ہے کہ ملکہ مکرمہ باوجود اس قدر ہوشیاری کے اور لطافت

فهـمهـا فی أمور الدنیا تعبد عبدًا عاجزًا وتحسبه رب العالمین سبحانه
فہم کے جو اس کو امور دنیا میں حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرے اور اس کو اپنا رب سمجھے حالانکہ وہ حقیقی معبود

لا شـریـک له، وإن شـاء لـخـلَـق ألـوفا مثل عیسٰی أو أکبر وأفضل منه ﴿۴۱﴾
اور پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو ہزاروں عیسٰی بلکہ اس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کر دے اور پیدا کر سکتا

ویـخـلُـق، ومـن یعلم أسراره؟ فتوبوا واتقوا أن تجعلوا له شرکاء وأْتوه
ہے اور اس کے بھیدوں کو کون جانتا ہے پس ان باتوں سے توبہ کرو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اس کے فرمانبردار

مسـلمین. وکیف نظن أن عیسٰی هو اللّٰه وما قرأنا فلسفة یثبت منها أن
بدل بن جاؤ اور کس طرح ہم گمان کریں کہ عیسٰی ہی خدا ہے اور ہم نے تو کوئی ایسا فلسفہ نہیں پڑھا جس سے یہ

رجـلا کـان یـأکـل ویشـرب ویبـول ویتـغوّط وینام ویمرض، ولا یعلم
ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بَول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بے بہرہ

الـغیـب، ولا یـقـدر عـلی دفع الأعداء ، ودعا لنفسه عند مصیبة مبتهلًا
اور دشمنوں کو دفع کرنے سے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے

متـضـرّعـا مـن أول اللیل إلٰی آخره فما أجیبت دعوته، وما شاء اللّٰه أن
وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اس کو ایک پہاڑ کی

یـوافـق إرادتـه بإرادته، وقاده الشیطان إلی جبل فأتبعَه، فما استطاع أن
طرف کھینچ لے جائے اور وہ اس کو روک نہ سکے اور اس کے پیچھے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مر گیا ہو کہ اے میرے

یـفـارقـه، ومـات قـائـلا إیلی إیلی لما سبقتنی، ومع ذلک إلٰهٌ وابن إله
خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اور باوجود ان سب نقصانوں کے خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی۔

سبحانه، إن هذا إلّا بهتان مبین.
اللہ جلّ شانہٗ ان عیبوں سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے۔

وإنی رأیت عیسٰی علیه السلام مرارًا فی المنام ومرارًا فی الحالة
اور میں نے بارہا عیسٰی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی اور ایک ہی

الكشفية، وقد أكل معى على مائدة واحدة، ورأيته مرّة واستفسرتُه مما
خوااں میں میرے ساتھ اس نے کھایا اور ایک دفعہ میں نے اس کو دیکھا اور اس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اس کی
وقع قومه فيه، فاستوى عليه الدهش، وذكَر عظمة الله وطفِق يسبّح
قوم مبتلا ہوگئی ہے پس اس پر دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور
ويقدّس، وأشار إلى الأرض وقال إنّما أنا ترابىٌّ وبرىءٌ مما يقولون،
اس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے بری
فرأيته كالمنكسرين المتواضعين. ورأيته مرة أخرىٰ قائما على عتبة
ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں پس میں نے اس کو ایک متواضع اور کسرنفسی کرنے والا آدمی پایا اور ایک مرتبہ میں نے اس کو
بابى وفى يده قرطاس كصحيفةٍ، فأُلقِىَ فى قلبى أن فيها أسماء عباد
دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اس کے ہاتھ میں ہے سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ
يحبّون الله ويحبّهم وبيان مَرَاتب قربهم عند الله، فقرأتُها فإذا فى ﴿۴۲﴾
اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور اس
آخرها مكتوب من الله تعالىٰ فى مرتبتى عند ربى هو مِنّى بمنزلة
میں ان کے مراتب قرب کا بیان ہے جو عنداللہ ان کو حاصل ہیں پس میں نے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے
توحيدى وتفريدى، فكاد أن يُعرَف بين الناس. هذا ما رأيتُ،
آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور
ويكفيك إن كنت من الطالبين. لا يقال إنها رؤيا أو كشف ومن
عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا یہ ہے جو میں نے دیکھا اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے۔ یہ کہنا
المحتمل أن يتمثل الشيطان فى مثل هذه الواقعات، فإن الشيطان لا
بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات میں شیطان متمثل ہو کر ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی
يتمثل بصورة الأنبياء، فتقبَّلْ هذا السرّ الجليل، ولا تقبل ما قيل.
صورت پر متمثل نہیں ہوتا پس اس بزرگ بھید کو قبول کر اور جو کچھ اس کے مخالف کہا گیا اس کو مت قبول کر

وإنّا قرأنا عليک معارف اللّٰه، فهل لک أن ترغب اليها وتكون من الصالحين؟
اور ہم نے تجھ کو معارف الٰہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھ خواہش ہے کہ ان میں تو رغبت کرے اور نیکوں میں سے ہو جائے۔

ذكرُ بعض اعتراضات الواشی وردها

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا رد

منها قوله أن قسّيسى هذا الزمان ليسوا بدجّالين. ثم بعد
ان میں سے ایک یہ اس کا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں پھر اس کے بعد اس نے
ذلک حثَّ الحكومة البرطانية على إيذائی، ويشير إلى أن هذا
گورنمنٹ برطانیہ کو میرے ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے
الرجل يعتقد أن هذه الدولة هی الدجال المعهود وأنه من الباغين.
کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے اور یہ شخص باغی ہے۔
أمّا الجواب فاعلم أننا لا نسمی الدولة البريطانية دجالا
سو اس کے جواب میں جاننا چاہیئے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجال نہیں رکھتے
معهودا، بل نعلم ونستيقن أن هذه الدولة محققةٌ عاقلة مفكرة فی حقائق
بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقائق موجودات میں فکر
الموجودات، وقد رزقها اللّٰه مّن العلم والحكمة والفلسفة وأنواع ﴿۴۳﴾
کرنے والی ہے اور خدا نے اس کو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم کی
الصناعات، وحفّتْ بها لمعاتُ المعقولات، فهی تعرف الترهات،
صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکیں اس کے محیط ہوگئی ہیں پس اسی وجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتوں کو
وتفضّ خَتْمَ سرِّ المزوّرات، وليست من الذين يرضون بالهذيانات.
خوب پہچانتی اور جھوٹ کے سربستہ راز کی مہر توڑتی ہے اور ان میں سے نہیں جو بے ہودہ باتوں پر راضی ہو جائیں

فکیف یمکن أن تؤمن بهذه الخرافات، بل تحسبها کسَمُرٍ لا أصل له
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتوں پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اس کو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب
أو کطَیفٍ مرکّب من الخزعبلات، ومع ذلک لا میل لها أصلاً إلی
پریشان کی طرح اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اس کے اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ
الدینیات. وفتَن قلبها حبُّ الدنیا وشوق الحکومات، فهی غریقة فی
نہیں اور دنیا کی محبت اور حکومتوں نے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک
دنیاها من الرأس إلی القدم فی کل الخطوات، ولا تمیل إلی دین، وإذا
دنیا میں غرق ہے اور کسی دین کی طرف اس کو میل نہیں اور اگر کسی وقت میل ہوگی تو
مالت فإلی الإسلام، فلا تقبل إلا هذا الدّین وملّة خاتم النبیّین.
اسلام کی طرف اور صرف دین اسلام کو قبول کرے گی اور ملت خاتم النبیین میں داخل ہوگی۔

وإنّا نری أنها ترمُقه بعین المحبّ ولیست علی الضلالة کالمکبّ،
اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہیں بلکہ تدبر میں اپنے دنوں کو بسر
بل تزجی أیامها فی التدبر، ولا تعرض کالمُتکبّر، وإنی أجد آثار رشدها،
کرتی ہے اور متکبر کی طرح کنارہ کش نہیں اور میں اس کے رشد کے آثار پاتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ جلد
وأظن أنها ستمیل إلیه ولا یترکها الله فی الغافلین الضالین. وقد دخل من
اسلام کی طرف میل کرے گی اور خدا اس کو گمراہوں اور غافلوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک طائفہ ان کے
علمائهم فی دیننا طائفة من شبان رُوقةٍ وشارة مرموقة، وآخرون منهم
علماء کا ہمارے دین میں داخل ہوگیا جو جوانان خوشرو اور پسندیدہ صورت ہیں اور ان میں سے ایسے بھی
یکتمون إیمانهم إلٰی حین. وإنا نریٰ أن ملکتنا المکرمة مرجوّة الاهتداء،
ہیں جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ملکہ مکرمہ ہدایت پانے کے لئے امید کی جگہ ہے اور
وقد أعطیتُ لقلبها حُبّ الإسلام وشوق هذا الضیاء، وعسی أن
اس کے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خداتعالیٰ اس

يُـدخـل الـلّٰـه نـور تـوحـيـده فى قلب هذه الملكة الزهراء وقلوب أبنائها
ملکہ نورانی وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں نور توحید ڈال دے اور خداتعالیٰ پر یہ
الـعقلاء ، وليس على اللّٰه بعزيز ، بل قدرته صالحة لهٰذه النور ، وهو على ﴿۴۴﴾
مشکل نہیں بلکہ اس کی قدرت ایسے ہی کام کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
كـل شـىء قـديـر ، وإنـه يـجـذب إليه قلوب الطالبين. وكذٰلك نرٰى أن
ہے اور وہ اپنی طرف طالبوں کے دل کھینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے رکن اس
أعـاظـم أركان الدّولة يميلون إلى التوحيد يومًا فيومًا، وقد نفرت قلوبهم
گورنمنٹ کے دن بدن توحید کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور ان کے دل ان عقائد باطلہ سے نفرت
مـن مثـل هذه العقائد الباطلة، ولا يليق بشأنهم أن يعبدوا بشرًا مثلهم فى
کر گئے ہیں اور ان کی شان کے لائق بھی نہیں کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کریں جو انسانوں کی طرح صفات میں
الـضعف واللوازم الإنسانية، وكيف وقد أعطاهم اللّٰه أنواع العلوم وحظًّا
اور تمام لوازم انسانیت میں ان کا شریک ہے اور ایسا شرک ان سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے ان کو کئی قسم کے علم عطا کئے ہیں
وافرًا من الفهم والعقل، ولا نجد فى محققى هذا القوم رجلا يرضى بهذه
اور فہم اور عقل عنایت کی ہے اور ہم اس قوم کے محققوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں پاتے جو ان
الأبـاطيـل إلا نادرا كالشعرة البيضاء فى اللّمّة السوداء ، وإنّى أعلم أنهم
واہیات باتوں پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کی طرح ہے جو سیاہ بالوں میں ہو اور میں جانتا ہوں کہ
بَيْـضُ الإسـلام، وستـخـرج منهم أفرُخُ هذه الملّة، وستُصرَف وجوههم
یہ لوگ اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب ان میں سے اس ملت کے بچے پیدا ہوں گے اور ان کے منہ
إلـى ديـن الـلّٰـه. إنهم قوم يفتّشون كل أمر، ولا يغضّون الطرف من الحق
الٰہی دین کی طرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ
الـذى حـصـحـص، ولا يَتّئِبـون مـن قبـول الـحـق ويـطلبون ولا يلغبون
بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے اور تھکتی نہیں اور جو

ومن طلب فوجد ولو بعد حين.

ڈھونڈے گا پائے گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے۔

وأما ما خوّف الواشي المزورُ الحكومةَ البريطانية عن بغاوتنا فما

اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی اور

هذا إلا وِشاء وشَتْمٌ، وليس علٰى سِرِّنا ختمٌ، والدولة أعرَفُ من هذا الواشي

گالی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے بھید پر تو کوئی مہر نہیں ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ

وهي ابن الأيام، وبيتنا عندها في هذه النواح عَلَمُ الأعلام، وتعلم رعاياها

واقف اور زمانہ دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اس کے نزدیک اس نواح میں اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی

طبقًا عن طبق، فلا يخفى عليها غرضُ هذا الواشي وليس بمستور عليها

رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اس پر نکتہ چین کی غرض پوشیدہ نہیں اور اس پر نکتہ چین کے اس جزع فزع کا

سرُّ فزعه ومقصد جزعه، بل هي تعلَم حق العلم أمثالَه الذين يريدون

اصل مقصد چھپا نہیں بلکہ وہ ایسے لوگوں کو خوب جانتی ہے کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد

مخاتلة الحكّام مِن سَورة تعصُّبهم وفورة عداوتهم وفساد فطراتهم، وما ﴿۴۵﴾

فطرت سے دھوکا دینا چاہتے ہیں اور ان کے برتن میں بجز فساد کے زہر کے اور کچھ نہیں اور ان کے دل میں بجز

في وعائهم إلا سمّ الفساد، وما في قلبهم إلا مقت الارتداد. أعرضوا عن

مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ اور اس کے جلال سے ان لوگوں نے منہ پھیر لیا اور زمین

المهيمن وجلاله، وعثوا في الأرض مفسدين. وقد كتبْنا غير مرة أنا نحن

میں فساد پر آمادہ ہو گئے ہیں اور ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہوں میں سے ہیں اور کیونکر

من نصحاء الدولة ودواعي خيرها، وكيف وقد جبر الله مصائبنا بها، وأزال

نہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے اس کے سبب سے ہماری مصیبتوں کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور

بها مرارة حياتنا. وكنا في أرضٍ مَحْياةٍ، فأُهلكَ بها كلُّ حيّة كانت

فرمایا اور ہم سانپوں والی زمین پر بستے تھے تو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان سانپوں کو

حولنا، وإن لها علينا إحسانا عظيما فلن ننسى إحسانها، وإنا من الشاكرين.
ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اس کا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گزار ہیں۔
وأمّا ما ذكر هذا الواشي قصةَ جهاد الإسلام، وتظنّى أن القرآن
اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے
يحثّ على الجهاد مطلقًا من غير شرط من الشرائط ، فأيُّ زور و افتراء
جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں اگر
أكبرُ من ذلك إن كان أحد من المتدبرين؟ فليعلم أن القرآن لا يأمر
کوئی سوچنے والا ہو۔ سو جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان
بحرب أحد إلا بالذين يمنعون عباد اللّٰه أن يؤمنوا به ويدخلوا في دينه
لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ
ويطيعوه في جميع أحكامه ويعبدوه كما أُمروا. والذين يقاتلون بغير الحق
خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو
ويُخرجون المؤمنين من ديارهم وأوطانهم ويُدخلون الخَلق في دينهم جبرًا
مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین
وقهرًا، ويريدون أن يطفئوا نور الإسلام ويصدّون الناس من أن يُسلِموا،
میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں
أولئك الذين غضب اللّٰه عليهم ووجب على المؤمنين أن يحاربوهم إن
یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں
لم ينتهوا. فانظر هذه الدولةَ. أيُّ فساد توجد فيها من هذه المفاسد؟ ﴿۴۶﴾
مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد ان فسادوں میں سے ان میں پایا جاتا ہے کیا وہ ہمیں ہماری
أتمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجّنا وإشاعة مذهبنا؟ أو تقاتلنا في ديننا أو
نماز اور روزہ اور حج اور اشاعت مذہب سے ہم کو منع کرتی ہے یا دین کے بارے میں ہم سے لڑتی ہے یا

تـخرجنا من أوطاننا؟ أو يجعل الناس نصارىٰ ظلمًا وجبرًا؟ كلا بل إنها
ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالتی ہے یا لوگوں کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارے لئے
بـريةٌ مـن كـل هـذه الإلـزامـات، بـل هـى لنا من المُعينين. ثم انظرُ إلى
مددگاروں میں سے ہے پھر قرآن کے ان حکموں پر نظر ڈالو جن میں خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں ان
أحـكـامٍ عـلّـمَـنـا الـقـرآن للذين أحسنوا إلينا، وراعوا شؤوننا وكفلوا
کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے جو ہم پر احسان کریں اور ہمارے کاموں کی رعایت رکھیں اور ہماری حاجات کے
شـجـوننا، ومانُوننا وآوَونا، بعدما كنا تائهين. أيمنعنا ربّنا من أن نحسن
متکفل ہو جائیں اور ہمارے بوجھوں کو اٹھالیں اور ہمیں پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ میں لے آویں کیا خدا تعالیٰ ہم کو
إلـى الـمـحـسـنـيـن ونشـكـر الـمـنعمين؟ كلا بل القرآن يأمر بالقسط
اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کریں اور دلی نعمتوں کا شکرادا کریں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو انصاف
والـعـدل والإحسـان والـلّٰه يحب المقسطين. وقد قال فى القرآن وَلۡتَكُنۡ
اور عدل اور احسان کرنے کے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور قرآن میں اس نے یہ
مِّنۡكُمۡ اُمَّـةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ [1]
فرمایا ہے کہ تم میں سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نیکی کی طرف بلاویں اور امر معروف اور نہی منکر کریں اور یہ نہیں کہا
ومـا قـال ولتكن منكم أُمّةٌ يقتلون الكفّار ويُدخلونهم جبرًا فى دينهم. وقال
کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے ہوتے رہیں کہ جو کافروں کو قتل کریں اور ان کو اپنے دین میں جبراً داخل کرتے رہیں اور
جَـادِلۡهـم (أى جـادِل الـنـصـارى) بـالـحكمة والموعظة الحسنة، وما قال
اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیوں سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہا کہ ان کو تلواروں سے قتل کر ڈالو۔
اقتلوهم بالسيوف والصوارم إلا بعد صدّهم عن سبيل اللّٰه ومكرهم لإطفاء
مگر اس حالت میں جبکہ وہ دین سے روکیں اور اسلام کا نور بجھانے کے لئے منصوبے برپا کریں اور دشمنوں
نـور الإسـلام وقيـامهـم فى مقام المعادين، فانظُرۡ ما قال ربّنا ربّ العالمين.
کے مقام میں کھڑے ہو جائیں پس دیکھو تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالموں کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے۔

[1] ال عمران:۱۰۵

وقد بيّنا لک أن الحرب ليس من أصل مقاصد القرآن ولا من جذر
اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قران میں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت کے
تعليمه، وإنما هو جوّز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين إلى انتهائه
وقت تجویز کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت میں جبکہ ظالموں کا ظلم انتہا تک
واشتعال جور الجائرين . وَ لكُمْ أسوة حسنة في غزوات رسول الله صلى ﴿۴۷﴾
پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
الله عليه وسلم، كيف صبر على ظلم الكفار إلى مدة يبلغ فيه صبيّ إلٰى سن
بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک صبر کیا جس میں ایک بچہ
بلوغه، فصبر. وكان الكفار يؤذونه في الليل والنهار. ينهبون أموال
اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھ دیتے اور رات دن ستاتے اور
المؤمنين كالأشرار، ويقتلون رجالهم ونساء هم بتعذيبات تتحدر بتصورها
شریروں کی طرح ان کے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسے بڑے بڑے
دموع العيون وتقشعر قلوب الأخيار، وكذلک بلغ الإيذاء إلى انتهائه
عذابوں سے مارتے کہ ان کے یاد کرنے سے آنکھوں کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نیک آدمیوں کے دل کانپتے ہیں اور
حتى همّوا بقتل نبي الله، فأمره ربّه أن يترک وطنه ويهرب إلى المدينة
اسی طرح دکھ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے
مهاجرا من مكة، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من وطنه بإخراج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا قصد کیا سو اس کے رب نے اس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت
قومه. ومع ذلک ما كان الكفار منتهين، بل لم يزل الفتن منهم تستعِرُّ،
اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا رسانی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے
ومحجّة الدعوة تَعِرُّ، حتى جلبوا علٰى رسول الله صلى الله
بھڑکاتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

عـليه وسلم خيلَهم ورَجِلَهم، وضربوا خيامهم فی ميادين بدرٍ بفوج
معہ اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑھائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے
كثير قـريبًا من المدينة، وأرادوا استيصال الدين. فاشتعل غضب
خیمے کھڑے کر دیئے اور چاہا کہ دین کی بیخ کنی کر دیں تب خدا کا غضب ان پر
اللّٰـه عليهم ورأى قبح جفائهم وشدة اعتدائهم، فنزل الوحی على
بھڑکا اور اس نے ان کے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اس نے اپنی وحی اپنے
رسولـه وقال اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا. وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ
رسول پر اتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق ان کے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں
لَقَدِيْرٌ[1]. فأمر الله رسولَه المظلوم فی هذه الآية ليحارب الذين هم
اس لئے انہیں مقابلہ کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو ان کی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت
بدأوا أول مـرة بعد أن رأى شـدة اعتـدائهـم وكـمـال حـقـدهم
میں ان لوگوں کے مقابل پر ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جن کی طرف سے ابتدا تھی مگر اس وقت اجازت دی
وضـلالهـم، ورأى أنهـم قـوم لا يـرجـى بالمواعظ صلاح أحوالهم.
جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی ان کی طرف سے دیکھ لی اور یہ دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ بجز نصیحتوں سے
فـانـظـر كيف كان حرب رسول اللّٰـه صـلـى اللّٰه عليه وسلم. وما ﴿۴۸﴾
ان کی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور
حـارب نبـى اللّٰـه أعـداءَ الـدين إلا بعد ما رآهم سابقين فی الترامی
نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز نہیں لڑا مگر جب تک کہ اس نے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں
بـالسهـام والتجالد بالحُسام، وما كان الكفار مقتولين فقط بل كان
پیش دست اور سبقت کرنے والے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانبین سے
يسقط من الجانبين قتلى، وكان الكفار ظالمين ضآلين.☆
مرنے والے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے۔

[1] الحج:۴۰ ☆ ربما هو سهو، والصحيح "صائلين" كما تدل عليه الترجمة. (الناشر)

فـليتـدبّـر فی هذا المقام كل عاقل حفظه اللّٰه تعالى عن الحمق
پس اس مقام میں ہر یک عاقل جس کو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدوں کی خصلتوں سے نگاہ رکھا ہو
وصـانـه عن السفاهة وسير اللئام - ليـظهـر عليه حقيقةُ جهاد الإسلام،
فکر کرے اور سوچے تا کہ اس پر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہیے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم
ولينظُرُ أين أثر الظلم فی هذا الجهاد، وأين إيذاء المحسن ذی الإنعام؟
کا نشان کہاں ہے اور کہاں کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ ان دنوں میں تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ میں
بـل كـان رأس الإسـلام فـی تـلـک الأيـام معرَّضًا لدوس الأقدام، وقد
پڑا ہوا تھا اور مسلمانوں پر ایسی مصیبتیں پڑی ہوئی تھیں کہ ان مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے
وردت عـلـى الـمسـلـميـن مصائب إلى حد يُجرى الدموع قصّتُها من
آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے
الـمُقْلتين وتشوى القلوب بنار الآلام. فهل مِن مُنصف ينظرها ويخاف
پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ
قهـر الـربّ الـعـلام، أم انـعدم الإنصاف من قلوب المخالفين؟ هذا هو
انصاف مخالفوں کے دلوں سے اٹھ ہی گیا ہے اور یہی بات
الـحـق ولا نـخـبّـء الـحـق ولا نستـره، والـنـفاق عندنا أكبر الذنوب،
حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور نہ چھپاتے ہیں اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور
والرياء أخطر الخطوب، ومِن سِيَرِ الظالمين المشركين.
ریا سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے۔
فـخـلاصة قـولـنـا إن مسألة الغزوة والجهاد ليست محورَ الإسلام
پس ہمارے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جس کو اسلام کا محور اور
واستـقسـه كـما فهمه الجاهلون المخالفون أو المتجاهلون من المسلمين
استقس کہا جائے جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں

بـل وردت فـی کتاب اللّٰہ تصریحاتٌ علٰی خـلافها کما سمعتَ آیاتِ ﴿۴۹﴾
بلکہ کتاب اللہ میں اس کے برخلاف تصریحات واقع ہیں جیسا کہ تو نے آیتوں کو سن لیا۔
رب الـعـالـمیـن. وأمـا الـعقیدة المشهورة. أعنی قول بعض العلماء أن
اور عقیدہ مشہورہ یعنی قول بعض علماء کا
الـمسیح الموعود ینـزل من السماء ویقاتل الکفار ولا یقبل الجزیة بل
جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑے گا اور جزیہ قبول نہیں کرے گا
إمـا الـقتـل وإما الإسلام. فاعلموا أنها باطلة ومملوءة من أنواع الخطأ
بلکہ دو باتوں میں سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہیئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح
والـزلّة ومـن أمـور تـخـالف نـصـوص القرآن، ومـا هی إلا تلبیسـات
کے خطاؤں اور لغزشوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف
الـمـفتـریـن. یا حسرة علیهم إنهم أَطْرَأُوا عیسی مِن غیر حق حتی قال
مفتریوں کا افترا ہے ان پر افسوس کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو حد سے زیادہ بڑھا دیا
بعضهم إنه ملَک کریم ولیس من نوع الإنسان وقال بعضهم إن هو إلّا
یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا
کـلـمة اللّٰہ وروح اللّٰہ، ولیس فی هذه المرتبة شریکا له. وزاد بعضهم
وہ ایک کلمہ اور روح اللہ ہے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور
عـلیـه حـواشـی أخـری، وقـال هـو مـخلوق أقرب إلی اللّٰہ وأفضل من
بعض نے اس پر اور حاشیئے چڑھائے اور کہا کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتوں سے بڑھ کر
الملائکة، فإن الملائکة لا یُـرفَعون إلی العرش وهو مرفوع علی العرش
ہے کیونکہ ملائک تو عرش پر جا نہیں سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ
لأنـه مـرفـوع إلی اللّٰہ، فهو أفضل من الملائکة کلهم ومن کل ما خُلِقَ
خداتعالیٰ کی طرف اُس کا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر یک فرشتہ اور ہر یک مخلوق سے افضل ہے

و ذُرِئً. هذا بيان بعض العلماء ، وأما صاحب "الإنسان الكامل"
یہ تو بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے
عبدُالكريم الذى هو من المتصوفين، فبلّغ الأمرَ إلى النهاية، وقال إن
جو متصوفین میں سے ہے اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث
التثليث بمعنى حق ولا حرج فيه، وإن عيسٰى كذا وكذا، بل أشار إلى أنه
ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں اور عیسیٰ ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا کہ
ليس بمخلوق. ومنهم من اعتدى فى كذبه وقال بسم الله الآب والابن
وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہے اور بعض آدمی جھوٹ بولنے میں بہت بڑھ گئے اور یہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن و
وروح القدس. كذلك أيّدوا الفِرْية ونصروها. وكان الكذب فى أول
روح القدس اسی طرح انہوں نے جھوٹ کی تائید کی اور جھوٹ کو مدد دی اور جھوٹ پہلے پہلے تو
الأمر قليلًا، ثم من جاء بعد كاذبٍ ألحقَ بكذبه كذبا آخر، حتى ارتفعت ﴿۵۰﴾
تھوڑا تھا پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اُس نے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹ پر زیادہ کیا یہاں تک کہ جھوٹ کی
عمارة الكذب، وجُعل ابنُ عجوزةٍ ابنَ الله، وبعد ذلك جُعل إلٰهَ العالمين،
عمارت بہت اونچی ہو گئی اور ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کر کے مانا گیا خبردار رہو کہ
ألا لعنة الله على الكاذبين. إنْ عيسى إلّا نبى الله كأنبياء آخرين، وإنْ هو إلا
جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ
خادم شريعة النبى المعصوم الذى حرّم الله عليه المراضع حتى أقبلَ على
اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں یہاں تک کہ
ثدى أُمّه، وكلّمه ربُّه على طور سينين وجعله من المحبوبين. هذا هو موسٰى ☆
اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کوہ سینا میں اُس سے ہمکلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا یہ وہی موسیٰ ؑ

☆ (**الفائدة**) كلّم الله موسٰى على جبل وكلم الشيطٰن عيسٰى علٰى جبل فانظر الفرق بينهما ان كنت من الناظرين . منه
خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہمکلام ہوا سو اس دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کرا گر غور کرنے کا مادہ ہے۔۱۲

فتَـى اللّٰه الذى أشار اللّٰه فى كتابه إلٰى حياته، وفرض علينا أن نؤمن بأنه
مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں
حیٌّ فى السماء ولم يمت وليس من الميتين.
کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔
و أما نـزول عيسٰى من السّماء فقد أثبتنا بطلانه فى كتابنا الحمامة،
مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے سو ہم نے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ
وخلاصته أنّا لا نجد فى القرآن شيئا فى هذا الباب من غير خبر وفاته الذى
میں بخوبی ثابت کر دیا ہے اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰؑ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے اور
نـجـدهـا فـى مقامات كثيرة من الفرقان الحميد. نعَمْ جاء لفظ النـزول فى
وفات کا ذکر نہ ایک جگہ بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں۔ ہاں بعض احادیث میں نزول کا
بعض الأحاديث، ولكنه لفظ قد كثر استعماله فى لسان العرب على نـزول
لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ زبان عرب میں اکثر استعمال اس کے
الـمسـافـريـن إذا نـــزلـوا مـن بـلـدة ببلدة أو من مُلك بملك متغربين.
مسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں وارد ہوں اور یا ایک ملک سے دوسرے
والنـزيل هو المسافر كما لا يخفى على العالمين.
ملک میں سفر کر کے آویں اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جاننے والوں پر پوشیدہ نہیں۔
و أمّـا لـفـظ التـوفـى الـذى يـوجـد فى القرآن فى حق المسيح
مگر توفّی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور دوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سو اس میں بغیر معنے مارنے کے
وغيـره من بنى آدم فلا سبيل فيه إلى تآويل أخرى بغير الإماتة، وأخذنا
اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور یہ معنے مارنے کے ہم نے
مـعـنـاه مـن النبى ومن أجلّ الصحابة لا مِـن عـنـد أنـفسنا. وأنت تعلم ﴿۵۱﴾
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہیں یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تُو جانتا ہے کہ

أن الإماتة أمر ثابت دائم داخل فی سنن اللّٰه القديمة، وما من رسول إلا

مارنا ایک امر ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں جو

تُوُفّی وقد خلتْ من قبل عيسى الرسلُ. فإذا تعارض لفظ التوفی ولفظ

فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول

النزول. فإن سلّمنا وفرضنا صحة الحديث فلا بد لنا أن نؤوّل لفظ

اور لفظ توفی میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ

النزول، فإنه ليس بموضوع لنزول رجل من السماء، بل وُضع

نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو

لنزول مسافر من أرض بأرض، فما كان لنا أن نترك معنى وُضع له هذا

مسافروں کے نزول کے لئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں ہوسکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں

اللفظ فی لسان العرب ونردّ بيّناتِ القرآن. وما نجد ذكر السماء فی

اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں آسمان

حديث صحيح، وما نجد نظير النزول فی أمم أولى ☆، بل يثبت خلافه

کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ

فی قصة يوحنا. فلا شك أن هذه العقيدة. أعنی عقيدة نزول المسيح

قصہ یوحنا میں اس کے خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی

☆(**الفائدة**) قال اللّٰه تعالیٰ اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُوْلٰى. صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى[1] ولٰكنا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنی توریت اور صحف ابراہیم میں شواہد تعلیم قرآن موجود ہیں مگر لا نجد ذكر صعود عيسٰی و ذكر نزوله فی التورة ولا مثالا يشابهه و ان التوراة ہم توریت میں حضرت عیسیٰ کے صعود اور نزول کا کچھ نشان نہیں پاتے اور نہ اس کی کوئی مثال پاتے ہیں حالانکہ امام لذكر الامثلة كلها ولاجل ذٰلك سماه اللّٰه اماما فی كتابٍ مبين. منه

توریت تمام مثالوں کے لئے امام ہے اِسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کا نام امام رکھا ہے۔

[1] الاعلیٰ: ۲۰،۱۹

مـن السماء . مبتلاة بـأمـراض لا بـمـرض واحـد يـخالف بيّنات القرآن،
بیماریاں لگی ہوئی ہیں قرآن کی بینات کا مخالف ہے
ويـكذّب أمر ختم الـنبوة، ويبـايـن مـحـاورات الـقوم، ويخالف الآثار التى
ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغائر پڑا ہے اور ان احادیث کے
صرحت فيها موت المسيح. فتَفكّروا أيها الناس إن كنتم من المتفكرين.
برعکس ہے جن میں حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح ہے پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔
وأما الشق الثانى أعنى محاربات المسيح الموعود بعد النـزول، كما
اور دوسرا شق یعنی یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض
هـو زعم بعض الناس الذى ما كان إلا كالغبى الجهول، فهو ليس مذهبنا، بل
جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول
عـنـدنـا هو خيال باطل لا يصلح للقبول، وبعيد عن الحق واليقين وداخلٌ فى
ہے جو لائق قبول نہیں اور حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ
نـمـط الـفضول. وكفى لبطلانه الحديثُ الذى موجود فى البخارى. أعنىَ ﴿۵۲﴾
حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے یعنی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یـضـع الحرب
يـضـع الحربَ، يعنى لا يقاتل المسيحُ الموعود ولا يحارب، بل يفعل كل
جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود کفار سے نہیں لڑے گا اور نہ جنگ کرے گا بلکہ جو کچھ کرے
مـا يـفـعل بالنظر والهمة، ويجعل اللّٰهُ فى نظره تأثيرات عجيبة، وفى أنفاسه
گا اپنی نظر اور ہمت سے کرے گا اور خدا اس کی نظر میں عجیب عجیب تاثیرات رکھ دے گا
بـركـات غـريبة، ويـجـعل فى فهمه وعقله قوة السيف والسنان، ويعطى له
اور اس کے فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دے گا اور اس کو دلائل سے بھرا ہوا
بيـانـا مـمـلُـوًّا مـن البـرهـان، وحـججًا قاطعة لِعُذْرات أهل الطغيان. فهذه
بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتیں اس کو سکھلائے گا جو اہل طغیان کا قطع عذرات کریں پس

هی الحربة السماویة التی ما صنعها أیدی الإنسان، بل أعطیت من ید
یہی آسمانی حربہ ہے جس کو انسان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھوں سے ملا ہے۔
اللّٰہ الرحمن، ونزلت من السماء لا من أعمال أهل الأرضین.
اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیوں سے پس خلاصہ کلام یہ ہے
فالحاصل أن اعتقادنا هو هٰذا، لا کما فهِم الواشی الغبیّ والنمّام الدنیّ،
جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہم نے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہمارے
فإنه خطأٌ فاحش عندنا، ونخطّئُ قائلَ تلک الأقوال، وقد أخطأ من قال
نزدیک صریح غلطی ہے اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہیں بیشک خطا کی جس نے ایسا کہا اور صریح
ووقع فی ضلال مبین. فالحق الذی أرانا الحقُّ الحکیمُ وأنبأنا اللطیف
ضلالت میں پڑ گیا۔ پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیف علیم نے بتلایا
العلیم، هو أن حربة المسیح الموعود سماویة لا أرضیة، ومحارباته
وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اس کی
کلها بأنظار روحانیة، لا بأسلحة جسمانیة، وهو یقتل الأعداء بعقد
روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے
النظر والهمة، أعنی بتصرف الباطن وإتمام الحُجّة، لا بالسهام
قتل کرے گا یعنی تصرف باطن اور اتمام حجت کے ساتھ نہ تیر اور
والرماح والمَشْرَفیّة، وله ملکوت السماء لا ملکوت الأرضین. وأمّا
نیزہ اور تلوار سے اور اس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔ اور
الذین ینتظرون مسیحًا یأتی بالجنود ویخرج کالأسود، ویقتل کل من
وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہیں جو لشکروں کے ساتھ آئے گا اور ہریک کافر کو جو ایمان نہ لاوے
لم یؤمن من الکافرین، وینزل کصاعقة محرقة من السماء ، ولا یکون له
قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلانے والی بجلی کی طرح نازل ہوگا اور بجز

شغل مِن غير سفكِ الدماء، ويكون حريصا على قتل نفس ولو كان ﴿۵۳﴾
خونریزی کے اس کا کوئی اور شغل نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو
خنزيرا، ويأخذ السيف البتّار قبل أن يتمّ حجّته على المنكرين، فنحن
اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکروں پر پوری کرے آتے ہی تلوار پکڑ لے گا۔ سو ہم
لسنا منهم ولا نعرف ذلك المسيح ولا نعلم ولا ندرى أثرا من تلك
ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسے مسیح کونہیں پہچانتے اور ہم خدا تعالیٰ کی کلام میں ان عقائد کا کچھ بھی
الأباطيل فى كتاب الله المبين. فلا نقبل هذه العقيدة أبدًا، ولسنا من الذين
نشان نہیں پاتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو
يقرّون به مقلّدين كالعمين. فالحاصل أنه ليس من عقائدنا، بل إنما هو من
ایک اندھے مقلد کی طرح مان لیں۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے
عقائد شيخ بطّالوى صاحبِ الإشاعة مضلِّ الجماعة، أعنى محمد حسين
عقائد میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعۃ اور مضل جماعت ہے
وأمثاله الذين هُمْ فُلّاح تلك الزراعة. فالملخص أن هذا المسلك
اور ایسا ہی اس کے ہم خیالوں کا جو اس کھیتی کے بونے والے ہیں
من مساعيهم التى يسعون، وآرائهم التى ترون، وأنهم قد رسوا عليه
یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ انہیں کا مسلک ہے جس پر وہ چل رہے ہیں اور یہ انہیں کی رائیں ہیں جو تم دیکھتے ہو
وليسوا بالمنتهين الراجعين، بل يخبرون عنه على المنابر ويذكرونه
اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہیں اور باز آنے والے اور رجوع کرنے والے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر
مُتباشِرين. ومِن أعظم مُنيتهم النفسانية أن يجىء مسيحهم الموهوم
چڑھ چڑھ کر یہ خبریں بتلاتے ہیں اور ان کو یاد کر کے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور ان کی نفسانی خواہشوں میں
كالمليك الجبّار، ويقتل كلَّ من فى الأرض من الكفار، ويجمع غنائم
سے بڑی خواہش یہ ہے کہ ان کا خیالی مسیح دنیا میں آوے اور تمام کافروں کو قتل کرے اور پھر بہت سے لوٹ کے مالوں سے

كثيرة قنطارًا على القنطار، ثم يجعل البطالويَّ وإخوانه من المتمولين.
بٹالوی اور اس کے بھائیوں کو مالدار کر دیوے
وأما نحن فلا نعتقد كذلك، بل نعلم أنهم أخطأوا في هذه الآراء،
مگر ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی راؤں میں خطا کی اور ایک رات ان پر پڑ گئی
وأجنّهم الليل وبعدوا عن الضياء، فما فهموا وما مسّوا مسلك
اور روشنی سے دور جا پڑے پس انہوں نے کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والوں کے مسلک کو چھوا بھی نہیں
المتبصرين، وما سُقوا من المعارف النبويّة والأسرار الإلٰهية، بل أكلوا
اور انہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ میں سے کچھ بھی نہیں پیا بلکہ انہوں نے ان لوگوں کا فضلہ کھایا جو پہلے
فُضلاتِ قومٍ ضلوا من قبل ونبذوا كتاب الله وراء ظهورهم ورضوا
ان سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پھینک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر راضی
بأقوال الختّارين. وكان سرّ هذه العقيدة من أدق المسائل وأصعبها، ﴿۵۴﴾
ہو گئے جو دھوکا دینے والے تھے اور اس عقیدہ کا بھید بہت باریک اور مشکل مسائل میں سے تھا اس لئے موٹی سمجھ
فما فهِمه آراءٌ سطحية وعقول ناقصة، واختاروا طرقًا دون ذلك
اور ناقص عقل والے اس کو سمجھ نہ سکے اور اور راہیں جلدی سے اختیار کر لیں۔ سو وہ
مستعجلين. فتمَّ ما جاء في فَيْجٍ أعوَجَ مِن أصدقِ الصادقين، وإن في هذا
پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ اصدق الصادقین ہے
بُرهانًا للمتفكرين. ثم تفضّلَ الله علينا وكشف هذا السرّ فضلًا ورحما
اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں ایک دلیل ہے پھر خدا تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بھید ہم پر کھول دیا
وهو أرحم الراحمين. يرقّي من يشاء، ويحطّ من يشاء، ويجعل من
اور وہ ارحم الراحمین ہے جس کو چاہتا ہے اوپر لے جاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نیچے پھینکتا ہے اور جس کو چاہتا
يشاء من العارفين. وعلِمنا بتعليمه وفهِمنا بتفهيمه وأُيِّدْنا بتكريمه
ہے عارفوں میں داخل کرتا ہے سو ہم نے اس کی تعلیم سے معلوم کیا اور اس کے سمجھانے سے سمجھے اور اس

وهـو خير المؤيّدين. وألهمَنا أن الحرب حرب روحانی بنظر روحانی.
خیر المؤیدین نے ہم کو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں
وأعـجبـنـی أنهـم يقرّون أن عيسى لا يقاتل يأجوج ومأجوج، بل يدعو
روحانی لڑائیاں ہیں جو روحانی نظر کے ساتھ ہوں گی اور تعجب کہ یہ لوگ پڑھتے ہیں کہ جو
عـليهـم عـنـد اشتـداد الـمـصـائب وهجوم الأعداء كالسهم الصائب،
عیسیٰ یاجوج ماجوج سے نہیں لڑے گا بلکہ سخت مصیبتوں کے وقت بددعا کرے گا اور نیز وہ لفظ
وكـذلک يـقـرأون لـفـظ الـنـظـر فـی كتب الأحاديث ثم ينسونـه ولا
نظر کا کتب احادیث میں پڑھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں اور عاقلوں کی طرح نہیں سوچتے
يتدبرون كالعاقلين. ختم الله على قلوبهم، فلا يفهمون دقيقة من دقائق
خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی پس وہ معرفت کے دقیقوں میں سے کسی دقیقہ کو اور
الـمعرفة، ولا نكتة من نكات الحكمة، بل نرى أن ذهنهم مزمهرّ، ودَجُنُه
حکمت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کو بھی نہیں سمجھتے بلکہ ذہن ان کا بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور بادل
مكفهرّ، فلا يستشفّون لآلئَ الحقائق، ولا يُمعِنون فی الدقائق، ويسبَحون
اس ذہن کا تہ بتہ ہے پس وہ حقیقت کے موتیوں کو عمیق نظر سے دیکھ نہیں سکتے اور الفاظ کی سطح پر
عـلـى سطح الألفاظ، وليسوا فی بحر المعانی غوّاصين. ومن يفهّم رجلًا
تیرتے ہیں اور معانی کے دریا میں غوطہ نہیں مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجھائے جس کو خدا
ما فهّمه اللّٰهُ؟ ومن لم يهده الله فكيف يكون من المهتدين؟
نے نہیں سمجھایا اور جس کو خدا نے ہدایت نہیں دی وہ کیونکر ہدایت یاب ہو جائے۔

هـذه هی العقيدة التی أشهرناها فی كتبنا غير مرّة، ولأجل ذلک
یہ وہی عقیدہ ہے جس کو ہم نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر
كُفّرنا وأُوذينـا وكُـذّبنا وأُفْردنـا كـالذی يُترک فـی البـوادی والفلوات
ٹھہرائے گئے اور دکھ دئے گئے اور جھٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چھوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل میں

﴿۵۵﴾ منفردا، فنحن فی هذه الأوان کغریب فی خانٍ، لا کشَغِبٍ فی حمایة إخوان.
اکیلا چھوڑا جاتا ہے سو ہم اس وقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہیں جو سرائے میں اترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کی طرح
لا نرید الریاسة بل آثرنا الخصاصة، ونبذنا فروةَ إمارة، ورضینا بعباءةِ فقرٍ
جو فساد کرنے والا اور اپنے بھائیوں کی حمایت سے مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہیں چاہتے بلکہ درویشی اختیار
وما بالَیْنا طَعْنَ نُظّارةٍ، ولا لومَ اللائمین. فلا تُبادِرْ یا لاحِسَ کأسِ قسیسین
کی اور ہم نے ریاست کی پوستین کو پھینک دیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کر لی اور دیکھنے والوں کے طعن اور ملامت کی کچھ بھی
إلی ظن السوء، ولا تنفُضْ مِذْرَوَیْک، فإنّ أمرنا متبین واضح ولیس شیء
پرواہ نہ کی سوائے پادریوں کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کی طرف جلدی مت کر اور اپنی سُرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال
فی یدیک، ولست من الحاکمین. فإن کنت تشتاق أن تستقری طرق
روشن ہے اور کوئی بات تیرے اختیار میں نہیں اور نہ تو حاکم ہے۔ اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہوں
النمیمة، فاعلم أنک خائب ولا یحصل لک شیء من غیر ظهور سِیَرِک
کو ڈھونڈے پس جان رکھ کہ یہ مطلب تیرا پورا نہیں ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بُری خصلتیں ظاہر ہوں
الذمیمة، ولا تقدر أن تُخفی ما أبداه ربنا، ولا تضرّ مَن حفظه اللّٰه وهو
گی اور تو اس پر قادر نہیں ہو سکے گا کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اس کو چھپاوے اور جس کو خدا نگاہ رکھے تو اس کو ضرر نہیں
خیر الحافظین. فأَعرِضْ عنها واشتغِلْ بنضرة دنیاک وخضرتها، واصطبِحْ
پہنچا سکتا اور خدا سب محافظوں سے بہتر ہے۔ پس تو ان باتوں سے کنارہ کر اور اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ میں مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور
واغتبِقْ وافرَحْ علی جیفتها، ولا تدخُلْ فیما لستَ أهله، ولا تغضب ولا
دنیا کی مُردار پر خوشی کر اور ان باتوں میں دخل مت دے جن کی لیاقت تجھ میں نہیں اور غضب ناک نہ ہو اور مت بھڑک
تشتعل، فإن مقت اللّٰه أکبر من مقتک، وإن ناره تحرق الظالمین.
کیونکہ خدا تعالیٰ کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اس کی آگ ظالموں کو جلا دیتی ہے۔
والعجب أن أکابر المسیحیین خُدعوا فیک، وما عرفوک حق المعرفة
اور تعجب کہ بڑے پادریوں نے تجھ میں دھوکا کھایا اور اس وقت تک تجھ کو نہیں پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے اور

إلــى هــذا الـوقــت، وعجـزوا عن فَضِّ سـرِّك وكشفِ دعواك وإدراكِ
تیرے بھید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تو نے دھوکا دینے والوں کی طرح
عمقك، وأَكلتهم كـالـخـادعيـن. يـا حسـرة عليهم لِم يضيّعون أموالهم على
ان کو کھا لیا۔ ان پر افسوس کہ وہ کیوں تیرے جیسے لوگوں پر اپنے مال ضائع کر رہے ہیں اور
أمثالك، ولم لا يرجعون إلى اليقظة بعد التجارب المؤلمة، ولم لا يعرفون البطّالين؟
کیوں دردناک تجربوں کے بعد بیدار نہیں ہوتے اور کیوں بطالوں کونہیں شناخت کرتے۔

وأما قولك أن قسّيسى هذا الزمان ليسوا دجّالًا معهودًا، فهذا
اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں ہیں تو یہ تیری دجالیت ہے
دجلك الأكبر. وسـألـت عنى دليلا عليه فاعلم أن هذا ليس قولى بل ﴿۵۶﴾
اور تو نے مجھ سے اس دعویٰ کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے
قاله المسيح من قبلى، فانظر فى إنجيل لوقا فى الإصحاح الثالث ☆ من
مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو انجیل لوقا تیسرے☆ باب چوبیس آیت میں غور کر
آية ۲۴ إلى ۳۰، فستجد ما قلنا بمزاياه وهو هذا يا عدو الطيبين. ”فقال
کہ یہی قول ہمارا مع شئے زائد پائے گا اور وہ یہ ہے اے پاکوں کے دشمن۔ پس مسیح نے ان سے یعنی حواریوں سے کہا
لهـم اجتهِـدوا أن تـدخـلـوا مـن البـاب الـضيق، فإنى أقول لكم إن كثيرين
کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہیں گے
سيـطلبون أن يدخلوا ولا يقدرون مِن بعدما يكون رب البيت قد قام وأغلق
کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہوسکیں گے اس کے بعد گھر کا مالک اٹھا اور دروازہ بند کر لیا اور
البـابَ. وابتـدأتم تقِفون خارجًا وتقرعون الباب قائلين يا رب، يارب' افتحْ
تم نے دروازہ کے باہر کھڑے ہوکر یہ بات کہتے ہوئے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے مالک ہمارے
لنا ۔ يـجيـب ويـقول لكم لا أعرفكم مِن أين أنتم ۔ حيـنئذ تبتدء ون نقولون
لئے دروازہ کھول وہ جواب دے گا اور کہے گا کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اس وقت تم یہ کہنا شروع کروگے کہ ہم نے

☆ سهو، والصحيح، الثالث عشر اور ترجمہ میں تیسرے کی بجائے تیرھویں کیا جائے (الناشر)

أكَلْنـا قدّامک، وعلّمتَ في شوارعنا. فيقول أقول لكم لا أعرفكم من
تیرے سامنے کھایا اور تو نے ہماری گلیوں میں تعلیم دی پس وہ کہے گا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا
أيـن أنتـم، تباعَـدوا عـنـي يـا جـميـع فاعلي الظلم. هناک يكون البكاء
کہ تم کہاں سے ہو اے ظلم پیشہ لوگو! میرے سامنے سے دور ہو اس وقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم
وصـريـر الأسـنان. متى رأيتم إبراهيم وإسحاق ويعقوب وجميع الأنبياء
دیکھو گے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیاء خدا کی بادشاہت میں داخل ہوئے اور تم
في ملكوت الله وأنتم مطروحون خارجا ويأتون من المشارق والمغارب
باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئیں گے
ومـن الشـمـال ومـن الجنوب ويتّكئون في ملكوت الله، وهو ذا آخرون
اور خدا کی بادشاہت میں بیٹھیں گے تب جو پچھلے ہیں وہ پہلے ہوں گے اور جو پہلے ہیں وہ پچھلے ہوں گے۔
يكونون أوّلين، وأوّلون يكونون آخرين ـ هذا ما كتبنا من كتابكم إنجيل
یہ وہ مضمون ہے جو ہم نے تمہاری انجیل لوقا میں سے اس کی عربی عبارت میں لکھا ہے اور
لوقا بعبارته العربية، وما زدنا وما نقصنا بل رقمنا كما هو هو كالناقلين.
نہ ہم نے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے۔

وللمستنكرين المستعرفين أن يرجعوا إلى ذلک الكتاب إن كانوا
اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہوں ان کو اختیار ہے کہ اگر ان کو ہماری تحریر میں شک ہو تو اس کتاب کو
مـن المرتابين. فلا تـضـرِبُ عـنه صفحًا ولا يلفَحْک الحقدُ لفحًا، وفكِّرْ ﴿۵۷﴾
دیکھ لیں پس اس کے انکار میں منہ ٹیڑھا نہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھ کو جلا دے اور منصفوں کی طرح فکر کر۔
كـالـمُنصفين. وانظر أن المسيح سمّاكم في هذه الآية فاعلي الظلم، وقال
اور اس بات میں غور کر کہ حضرت مسیح نے اس آیت میں تمہارا نام ظالم رکھا ہے اور کہا
أُعـرِض عـنـكـم فـي يـوم القيامة وأتصدى بالصدود وأقول لستم مني ولا
کہ قیامت کے دن تم سے کنارہ کروں گا اور کہوں گا کہ تم میری جماعت میں سے نہیں ہو

من هذا الجنود، فاخسأوا يا معشر الظالمين الكافرين. وأشار إلى أنكم
سو اے ظالمو کافرو دور ہو۔ اور اس بات کی طرف اشارہ
لبَستم الحق بالباطل وتركتم أمره وكنتم قومًا دجّالين. وأنت تعلم أن
کیا کہ تم نے حق کو باطل کے نیچے چھپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجھے معلوم ہو کہ
حقيقة الظلم وضعُ الشيء في غير موضعه عمدًا وبالإرادة لينتقب وجهُ
ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے تا راہ چھپ جاوے
المحجّة ويُسَدّ طريق الاستفادة ويلتبس الأمر على السالكين. فالظالم
اور استفادہ کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم
هو الذي يحلّ محلّ المحرّفين ويبدّل العبارات كالخائنين، ويجترء
اس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کرکے
على الزيادة في موضع التقليل والتقليل في موضع الزيادة كَيْفًا وكَمًّا،
کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے
أو ينقل الكلمات من معنى إلى معنى ظلمًا وزورًا مِن غير وجودِ قرينةٍ
اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنے سے دوسرے معنوں کی طرف لے جائے
صارفةٍ إليه، ثم يأخذ يدعو الناسَ إلى مفترياته كالخادعين. وما معنى
حالانکہ اس کے فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر دھوکا دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنے مفتریات
الدجل والدجالة إلا هذا، فليفكّر من كان من المفكّرين.
کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے۔
وأُلقِيَ في روعي أن المسيح سمّى الآخرين من النصارى الدجّالين
اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا
لا الأولين، وإن كان الأولون أيضًا داخلين في الضالّين المحرّفين. والسرّ
اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی تحریف کرنے والے تھے۔ سو

﴿۵۸﴾ فی ذٰلک أنّ الأولین ما کانوا مجتهدین ساعین لإضلال الخَلق کمثل
اس میں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے
الآخرین، بل ما کانوا علیها قادرین. وکانوا کرجل مُصفَّد فی السلاسل
کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں
ومقرَّن فی الحبال وکالمسجونین. وأمّا الذین جاء وا بعدهم فی زماننا هذا
جکڑا ہوا اور قیدی ہو۔ مگر وہ لوگ جو ان کے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ
ففاقوا أسلافهم فی الدجل والکذب، ووضَع اللّٰه عنهم أیاصرهم وأغلالهم،
دجالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کا امتحان کرنے کے لئے ان کی
ونجّاهم عن السلاسل التی کانت فی أرجلهم ابتلاءً من عنده، وکان قدرًا
ہتھ کڑیوں اور ان کے طوق گردنوں کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں سے ان کو نجات دے دی
مقضیًّا من رب العالمین. وکان قدرُ اللّٰه أن یبرزوا بعد ألف سنة من الهجرة
جو ان کے پیروں میں تھے اور یہی ابتداء سے مقدر تھا اور ایک ہزار ہجری گذرنے کے بعد ان کا خروج شروع ہوا
حتی ظهروا فی هذه الأیام کغُولٍ خُلِّصَ وأُخرِجَ من السجن، ثم استوی
یہاں تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسے دیو کی طرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور
علی راحلته لاویًا إلی زافرته وحزبٍ خُلقوا علی شاکلته، وکانوا لقبوله
اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے ان عزیزوں اور اس گروہ کی طرف رخ کر لیا جو اس کے مادہ کے
مستعدّین. ثم أشاعوا کیف شاء وا من أنواع الکفر وأصناف الوسواس
موافق اور اس کے قبول کرنے کے لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے جس طرح چاہا کفروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے
وکانوا قوما متموّلین. وهذا هو الذی کُتِبَ فی الصحف الأولی. أن
وساوس پھیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے۔ اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں لکھی گئی ہے
الثعبان الذی هو الدجّال یلبث فی السجن إلی ألف سنة ثم یخرج
کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد

بفوج من الشياطين، فليتذكر من كان من المتذكرين. كذٰلك
شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلے گا سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے۔
خُلِّصوا بعد الألف وتناسَوا ذمام اللّٰه ونكثوا عهوده واحفظوا ربهم
اور خدا کی حرمت اور اس کے عہد کو بھلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا اور شوخیاں کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا
مجترئين. وجمعوا كل جهدهم لإضلال الناس، واستجدّوا المكائد
اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا اور تمام تدابیر کو
كالخنّاس، وجاء وا بسحر مبين. وأضاعوا التقوىٰ والعمل الصالح،
کام میں لائے اور تقویٰ اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے کفارہ پر تکیہ
واتّكأوا علىٰ كَفّارة لا أصل لها، واتبعوا كل إثم واستعذبوا كل عذاب، ﴿۵۹﴾
کر بیٹھے جس کی کچھ بھی اصل نہیں اور ہر ایک گناہ کی انہوں نے پیروی کی اور ہر یک عذاب کو شیریں
وكذّبوا المقدسين. وتجنّوا وقالوا نحن عباد المسيح وأحباؤه،
سمجھ لیا اور پاک لوگوں کی تکذیب کی اور کوشش کی جو ان کے عیب ڈھونڈیں اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے
وهيهات أن تُراجع الفاسقين مِقَةُ الصالحين. وقد سمعتَ آنفًا أن
اور اس کے پیارے ہیں مگر یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ ایسے فاسقوں کے ساتھ نیک بختوں کا میل جول ہو۔اور
المسيح سماهم فاعلى الظلم، وسمعت أن الظلم والدجل شيء
تو ابھی سن چکا ہے کہ مسیح نے ان کا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہے اور تو نے یہ بھی سن لیا ہے کہ ظلم
واحد، وقد قال اللّٰه تعالٰى اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا[1]، أى لم
اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے کہ اس باغ نے اپنا پورا پھل دیا اور اس میں سے کچھ کم
تنقص، وإطلاق الظلم على النقص الذى كان فى غير محله أو
نہ کیا اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا غیر محل ہو یا ایسی
الزيادة التى ليست فى موضعها أمرٌ شائع متعارف فى القوم، وهذا
زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہے جو قوم میں شائع متعارف ہے اور اسی کا

[1] الكهف:۳۴

هو الدجل كما لا يخفى على المتبصرين.
نام دجالیت ہے جیسا کہ سمجھ دار لوگوں پر پوشیدہ نہیں ۔
فلا شک أن قسّيسى هذا الزمان دجّالون كذّابون يُهلكون
پس کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں جو عام لوگوں کو
عوامّ الناس من نفثاتِ فيهم، وكلِّ نوعِ خداعٍ فيهم. الخَتْر يلمع من
اپنے منہ کی پھونکوں اور اپنے فریبوں سے ہلاک کر رہے ہیں فریب ان کی پیشانیوں پر چمکتا ہے
جبهتم، والتلبيس من صورتهم، ولا نجد فى مكايدهم ودجلهم نظيرهم
اور حق پوشی ان کی صورت سے ظاہر ہے اور ہم ان کے فریبوں اور ان کی دجالیت میں اگلے پچھلے زمانہ میں کوئی
فى تصاريف الزمان، ولا مثيلَهم فى نوع الإنسان. يقتحمون الأخطار
نظیر نہیں پاتے اور نہ نوع انسان میں ان کی مانند دیکھتے ہیں مشکل جگہوں میں گمراہ کرنے
ليُضلّوا الديار، ويبذلون المال للذى رغب إلى دينهم ومال، وتجدهم فى
کے لئے دھس جاتے ہیں اور بہت سے مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہیں جو ان کے دین کی طرف رغبت
كل تلبيس وسيع المورد، وفى كل خداع مبسوطة اليد، وتجدهم فى
کرے اور ہر ایک فریب میں ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہریک مکر میں بڑے لمبے ہاتھ ہیں اور وہ
كل كيد ماهرين. وكما أنّ المسيح يسمّيهم الدجالين فاعلى الظلم
ہر یک منصوبہ میں ماہر ہیں۔ اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام نے ان کا نام دجال رکھا ہے اسی طرح قرآن بھی ان کو دجال
كذلک القرآن سماهم دجالين، وقال يَآَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ ﴿۶۰﴾
کے نام سے موسوم کرتا ہے کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل کتاب کیوں باطل کے ساتھ حق کو
بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[1] يعنى لم لا تتجافون عن
مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو۔ یعنی کیوں تم اس بات سے
الاشتطاط فى تحريف كلمات اللّٰه وأنتم تعلمون أن الصدق
کنارہ نہیں کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف میں حد سے زیادہ بڑھے جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی

[1] اٰل عمران:۷۲

وسيلة الفلاح والكذب من آثار الطلاح؛ وفى التزام الحق نباهة
نجات کا موجب اور جھوٹ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے میں نیک نامی اور
وفى اختيار الزور عاهة، فإياكم وطرقَ الكذّابين. فأشار اللّٰه فى هذا
جھوٹ کے اختیار کرنے میں آفت ہے سوتم کذابوں کا طریق چھوڑ دو۔ پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے
أن علماء النصارى هم الدجّالون المفسدون أعداء الحق وأهله.
اس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد ہیں اور حق اور حق پرستوں کے دشمن ہیں
نسوا ظلمة الرمس فلا يذكرون ما ثَمَّ، وحبُّ الشهوات فيهم عَمَّ
قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اس جگہ ہے یاد نہیں کرتے اور نفسانی شہوتوں کی محبت ان میں
وتَمَّ وغاب أثر الدّين.
پھیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

وأُشرِبَ حسّى ونبَّأَنى حدسى أنهم لا يمتنعون ولا ينتهون حتى
اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹان تو عیسائی فساد سے باز نہیں آئیں گے
يروا مثلَ سننِ اللّٰه التى خلت من قبل، ويروا أبا غمرة، الذى يُضرِم فى
جب تک خدا تعالیٰ کے ان قوانین قدیمہ کو نہ دیکھ لیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور جب تک ایسی بھوک کو نہ دیکھ لیں جو
الأحشاء الجمرةَ، ويكونوا كجريحِ نُوِّبَ متألمين. فحاصل الكلام
اندر کو جلاتی ہے اور جب تک ایسے دردناک نہ ہو جائیں جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ
أنهم الدجال المعهود وأنا المسيح الموعود. وهذا فيصلة اتفق عليها
یہی لوگ دجال معہود ہیں اور میں مسیح موعود ہوں اور یہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور
القرآن والإنجيل، وأكّدها الرب الجليل، فما لكم لا تقبلون فيصلةً اتفق
انجیل دونوں اتفاق رکھتے ہیں اور اس کو موکد طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس کیا وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو
عليها حكمين☆ عدلين. أ تفرّون من الأمر الواضح وتَعرِضون عِرضكم
قبول نہیں کرتے جس پر دو عادل حاکموں نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کھلے کھلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو

☆ سهو، والصحيح "حكمان"(الناشر)

لـلمفاضِح، وتُعرِضون عن نصاحة الناصح، وتسبّون مشتعلين؟ ما لكم لا
رسوائیوں کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والے کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہوکر گالیاں نکالتے
تتنبهون على هذا ولا تـخافون، ولا تدمع أجفانكم ولا يبدأ رجفانكم ولا ﴿۶۱﴾
ہو تمہیں کیا ہوگیا کہ تم ان باتوں سے متنبہ ہوکر نہیں ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہیں ہوتے اور تمہارے بدن پر
تتـوبـون متـنـدّمـيـن؟ ألا تـرون أنـكـم أغـربتم وشذذتم في هذه العقائد،
لرزہ نہیں پڑتا اور پشیمان ہوکر توبہ نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہونی اور نادر باتیں تمہارے عقیدوں میں
وتركتم الأصل وتمايلتم على الزوائد، وخالفتم الأوّلين والآخرين؟ لِم لا
داخل ہیں اور تم نے اصل کو چھوڑ دیا اور زائید اور بے اصل باتوں پر جھک گئے اور پہلوں اور پچھلوں کی تم نے
تسمعون قول الداعي ولا تتبعون الراعي، بل تلدغون كالأفاعي، وتثِبون
مخالفت کی۔ تم کیوں ایک بلانے والے کی آواز کو نہیں سنتے اور چرانے والے کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ تم سانپوں کی
كـالـذئـب الساعي، وتمشون صُمًّا بكمًا عميًا متكبرين مغرورين؟ وإنما
طرح کاٹتے اور دوڑنے والے بھیڑیئے کی طرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کے وقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھ سکتے اور
مثلنا في دعوتكم كمثل الذي يحاور عجماءَ أو ينادي صخرةً صمّاءَ أو
تکبر اور غرور میں چلے جاتے ہو۔ اور تمہیں دعوت کرنے کے وقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا
يـكلّم الميّتين. يا حسرة وآهًا على هٰؤلاء المتنصرين كيف يعرضون عن
ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مردوں سے بات کرے۔ ہائے ان کرسٹانوں پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کئے جاتے ہیں
الـحـق الصريح، ويضطجعون ضِجْعَةَ المستريح، ويتركون ذيل الصبيح
اور ایسے سو رہے ہیں جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہے اور خوبصورت عقائد کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدوں
المليح، ويميلون إلى الشنيع القبيح، ويأبون الله مغمطين. نبذوا أمره نَبْذَ
کی طرف جھکے جاتے ہیں اور ناشکری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے حکم کو یوں پھینک دیا جیسے
الحذاء المرقّع، وكفروا بالكتاب الموقّع مجترئين.
ایک پورانی پھٹی جوتی کو پھینک دیا جائے اور ایسی کتاب سے جس پر الٰہی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کر دیا ہے۔

إلى الدنيا أوَى حزبُ الأجانى   وحسبوها جَنًى حُلْوَ المجَانى

ان لوگوں نے جو بہت ہی گناہوں میں مبتلا ہیں دنیا کو اپنا جاپناہ قرار دیا ہے   اور دنیا کو ایک شیریں اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

نسوا مِن جهلهم يوم المعادِ   وتركوا الدين مِن حُبّ الدِّنانِ

اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے   اور شراب کے خموں سے پیار کر کے دین کو چھوڑ دیا ہے

تراهم مائلين إلى مُدامٍ   وغِيدٍ والغوانى والأغانى

تُو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جھک گئے   اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتیں اور گیت انکے دلوں کو کھینچتے ہیں

وكمْ منهم أسارى عَينِ عِينٍ   ومشغوفين بالبِيض الحِسانِ

اور بہتیرے ان میں سے بڑی بڑی آنکھوں والی عورتوں کے قیدی ہیں   اور بہتیرے سفید رنگ عورتوں کے فریفتہ ہیں

لهنّ على بعولتهن حُكمٌ   ترى كُلًّا كمنطلق العِنانِ ﴿۶۲﴾

وہ عورتیں اپنے خاوندوں پر حکم کرتی ہیں   اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شراب خوار ہیں

دماء العاشقين لهنّ شغلٌ   بعينٍ أخجلتْ ظَبْىَ القِنانِ

اپنے عاشقوں کو قتل کرنا اِن عورتوں کا کام ہے   آلہ قتل اُنکی آنکھ ہے جو پہاڑوں کے ہرنوں کو شرمندہ کرتی ہے

ومِن عَجَبٍ جفونٌ فاتراتٌ   أرينَ الخَلْق أفعالَ السّنانِ

اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکیں جو سست اور نیم خواب ہیں   لوگوں کو برچھیوں کا کام دکھلا رہی ہیں

بناظرةٍ تصيد الناسَ لمحًا   تفوق بلحظها رُمْحَ الطِّعانِ

وہ عورتیں اپنی آنکھ کی نیم نگاہ سے لوگوں کو شکار کرتی ہیں   جن کے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزوں کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

وأنَّى الأمن من تلك البلايا   سوى اللّٰه الذى مَلِكِ الأمانِ

اور ان بلاؤں سے نجات پانا لوگوں کے لئے غیر ممکن ہے   بجز اس کے کہ اس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

فعشّاق الغوانى والمثانى   أضاعوا الدين مِن تلك الأمانى

سو جو لوگ عورتوں اور سرودوں کے عاشق ہیں   انہوں نے انہیں آرزوؤں کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

يصُدّون الورى مِن كل خيرٍ   ويغتاظون من تخليصِ عانى

لوگوں کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتے ہیں   اور اس بات سے غصہ کرتے ہیں کہ کسی قیدی کو رہا کر دیا جائے

عِمایات الرجال تزید منهم وفتن الدهر تنمو کل آنِ
لوگوں میں ان کے سبب سے گمراہی پھیلتی جاتی ہے اور فتنے دم بدم بڑھتے جاتے ہیں

وما من ملجأ من دون ربٍّ کریم قادرٍ کهف الزمانِ
اوران آفتوں سے بچنے کے لئے بجز اس خدا کے کوئی گریز گاہ نہیں جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

فنشکو هاربین من البلایا إلی اللّٰه الحفیظ المستعانِ
سو ہم ان بلاؤں سے بھاگ کر اسی خدا کی طرف شکایت لے جاتے ہیں جو اپنے بندوں کا نگہبان اور بے قراروں کی مدد کرنے والا ہے

جرتْ حزنًا عیونٌ من عیونی بما شاهدتُ فتنًا کالدخانِ
میری آنکھوں سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے جبکہ میں نے ان فتنوں کا مشاہدہ کیا جو دھوئیں کی مانند اٹھ رہے ہیں

فهل وجدتْ ثکالٰی مثلَ وجدی أذًی أم هل لها شأن کشانِی
پس کیا وہ عورتیں جن کے لڑکے مر جائیں ایسا غم کرتی ہیں جو میں کرتا ہوں کیا دکھ کے وقت ان کا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے

﴿۶۳﴾ وکم من ظالم یبغی فسادًا وقسیسین أصل الافتنانِ
بہتیرے ظالم یہی چاہتے ہیں جو دنیا میں فساد اور گناہ پھیلے اور توحید میں فتنہ اندازی کی جڑ پادری لوگ ہیں

تفاحُشهم تجاوزَ کل حدّ کأن غذاء هم فحشُ اللسانِ
پادریوں کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے گویا بدزبانی ان کی غذا ہے۔

فکنتُ أطالعَنَّ کتابَ سابٍّ وتمطُر مُقْلَتی مثل الرّثانِ
میں نے ایک ایسے شخص کی پادریوں میں سے کتاب دیکھی جس نے گالیاں دی ہیں سو میں اس کتاب کو دیکھتا تھا اور میری آنکھوں سے مینہ کی طرح آنسو جاری تھے

رأینا فیه کلِمًا مُحفِظاتٍ وسبَّ المصطفٰی بحرَ الحنانِ
ہم نے اس کتاب میں وہ کلمے دیکھے جو غصہ دلانے والے تھے اور دیکھا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیاں نکالی ہیں جو بخشائش کا دریا ہے

صبرتُ علیه حتی عِیلَ صبری ونار الغیظ صارت فی جَنانی
میں نے اس بات پر صبر کیا یہاں تک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا اور غصہ کی آگ مجھ میں بھڑکی

وتأتی ساعةٌ إن شاء ربی أُقِرُّ العینَ بالخصم المُهانِ
اور وہ گھڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم دشمن کی رسوائی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے

أخــذُنـا السبَّ منهم مثلَ دَينٍ وعــزّتُـنـا لــديهم كـالـرِّهـانِ

ان کی گالیاں ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہیں اور ہماری عزت ان کے پاس گرو کی طرح ہے

سنَغْـشاهـم ببـرهـان كعَضْبٍ رقيــقِ الشـفــرتين أَخِ السنـانِ

ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتھ ان کے سر پر پہنچیں گے جو باریک کناروں والے نیزہ کا بھائی ہے

بفــأسٍ نختلي تلك الخَـلا تا ورمــحٍ ذابــلٍ وقَـنـا البـيـانِ

ہم اس گھاس کو دلائل کے تبر کے ساتھ کاٹیں گے اور نیز برچھی باریک نوک والی اور بیان کے نیزوں سے

بِجمجمة العدا قد حلَّ غُولٌ فنُــخـرجــه بـآيـات المـثـانی

ان دشمنوں کی کھوپڑی میں ایک بھوت داخل ہو گیا ہے سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالیں گے

لنـــا ديـن ودنيـــا للنصارى ومَقْتُ الضـرّتـيـن مـن العِـيـانِ

ہمارے حصہ میں دین آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں دنیا سو یہ دوسوتوں کی دشمنی ہے جس کی حقیقت ہر یک کے چشم دید ہے

سئـمنا كلَّ نوعِ الضيم منهم ولكـن سَبَّــهـم صلّى جـنـانـی

ہم نے ہر یک ظلم ان کا اٹھا لیا مگر ان کی گالیوں نے ہمارا دل جلایا

سعوا أن يجـعـلوا أسدًا نِعاجًا ولـيـثُ اللّٰه لـيـثٌ لا كضانِ ﴿۶۴﴾

انہوں نے کوشش کی کہ تا کسی طرح شیروں کو بھیڑیں بنائیں اور شیر شیر ہی ہیں وہ بھیڑ کی طرح نہیں ہو سکتے

ووَثْبَـتُهـم كسِرْحـانٍ ضَـرِيٍّ وصـورتهـم كـــذی حُـبٍّ مُقانِ

اوران لوگوں کا حملہ اسی بھیڑیئے کی طرح ہے جوشکار کا طالب ہے اور صورت ان کی ایک ملنسار دوست کی طرح ہے

وبـاطـنهـم كـجوف العَير قَفْرٌ مـن التقـوى وبطـنٌ كـالجِـفـانِ

اور اندران کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی اور پیٹ ان پیالوں کی طرح ہے جو کھانے سے بھرے ہوئے ہوں

أرى وَغْلًا جَهـولًا وابـنَ وَغْـلٍ يُـرِى كـالـمرهَـفات لَظَى اللسانِ

میں ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں جو تیز تلواروں کی طرح اپنی زبان کا شعلہ دکھاتا ہے

هـريـرُ الـكـلب لا يحـشو بنـبحٍ عـلـى الـبـدر الـمطـهَّر مِن غُـثانِ

کتے کی آواز اس چاند پر خاک نہیں ڈال سکتی جس کو خدا نے گردوغبار اور دھوئیں سے پاک پیدا کیا ہے

ألا يا أيها اللِّحزُ الشحيحُ — هوَيتَ كذى اللُّبانة فى الهوانِ

اے بخیل بد خلق اور حریص — تو محتاجوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گر گیا

وما تدری الهدی وحملتَ جهلًا — أناجيلَ النصاری كالأتانِ

اور تو نہیں جانتا کہ ہدایت کیا شے ہے اور محض جہل سے تو نے — انجیلوں کو اٹھا لیا جیسا کہ ایک گدھی بھار اٹھاتی ہے

تُنَضْنِضُ مثلَ نضنضة الأفاعی — وتهذی مثل عادات الأدانی

اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ — اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے

هَلُمّ إلی كتاب الله صدقًا — وإيمانًا بتصديق الجنانِ

خدا کی کتاب کی طرف — صدق اور دلی ایمان سے آجا

شُغِفتم أيها النُّوكَی بشوکٍ — وأعرضتم عن الزهر الحِسانِ

بے وقوفو ! تم کانٹوں پر فریفتہ ہو گئے — اور خوبصورت پھولوں سے کنارہ کیا

وآثرتم أماعِزَ ذاتَ صخرٍ — علی مُخضرّةٍ قاعٍ هِجانِ

اور تم نے کنکریوں اور بڑی پتھروں والی زمین جو بہت سخت ہے اختیار کی — اور ایسی زمین کو چھوڑا جو پُر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن إلّا مثلَ دُرَرٍ — فرائدَ زانَها حسنُ البيانِ

اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیوں کی طرح ہے — جو حسن بیان سے اور بھی اس کی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

﴿۶۵﴾ وما مسّتْ أكفُّ الكاشحينا — معارفَه التی مثل الحَصانِ

اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں — جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسے پردہ نشین پارسا عورت چھپی ہوئی ہوتی ہے

به ما شئتَ مِن علم وعقل — وأسرارٍ وأبكار المعانی

اس میں ہر یک وہ علم اور عقل ہے جس کا تو طالب ہے — اور انواع اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اس میں بھری ہیں

يُسكِّت كلَّ مَن يعدو بضغنٍ — يبكّت كلَّ كذّاب وجانی

ہر یک ایسے دشمن کا منہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے — اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغ گو اور گناہ گار ہے

رأينا دَرَّ مُزنتِه كثيرًا — فدَينا ربَّنا ذا الامتنانِ

ہم نے اس کے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے — سو ہم اس خدا پر قربان ہیں جس نے ایسے احسان کئے

ومــا أدراک مـا الـقرآن فیضًا	خـفــیـرٌ جــالـبٌ نـحو الجِـنـانِ
اورتو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کے رو سے کیا شے ہے	وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے
لــــه نـورانِ نـورٌ مـن عـلــوم	ونـورٌ مـــن بیـــان کـالجُــمـانِ
اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے	فصاحت اور بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے
کــلامٌ فــائـق مــا راقَ طـرفی	جـــمـــالٌ بعــده والنَّــیِّـرانِ
وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہریک کلام سے فوقیت لے گیا	اوراس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوااور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دئے
أیاۃُ الشمس عند سَناہ دَخُنٌ	وما لِلَّعُــلِ والسِبُت الیـمـانی
آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے	اورلعل سے نری کے سرخ چمڑے کونسبت ہی کیا ہے گویمن کی ساخت ہو
وأیـن یـکـون لـلـقــرآن مِثــلٌ	ولیـس لـــه بهـذا الـفـضل ثانی
اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیوں کر ہو	کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے
ورِثـنـا الـصُّـحُفَ فـاقتُ کلَّ کُتُبٍ	وسبـقـتُ کـلَّ أسـفـــارٍ بشـانِ
ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جوسب کتابوں پر فائق ہے	ایسی کتاب جواپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے
وجــاء ت بـعـد مـا خــرّتْ خیـامٌ	وخُــرِّبـت البیوت مع المبانی
اوراس وقت آیا جب کہ سب پہلے خیمے منہ کے بل گر چکے تھے	اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے
مـحَــتْ کـلَّ الـطـرائق غیـرَ بِـرٍّ	وجـذّتْ رأسَ بـدعــات الـزمـــانِ
ہریک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا	اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں
کـأنّ سیـوفـــهـا کــانت کـنـارٍ	بهـا حُـرقـتْ مَـخــاریق الأدانی ﴿۶۶﴾
گویا اس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں	ان سے وہ تمام گدکے جل گئے جوسفلہ لوگوں کے ہاتھ میں تھے
إذا اسـتــدعـی کـتـابُ اللّٰه مثلًا	فـعَـیَّ الـقـومُ واسـتــروا کـفـانی
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا	سوقوم مقابلہ سے عاجز ہوگئی اور فنا شدہ چیز کی طرح چھپ گئی
و سُـلـبـتْ جـرأۃُ الإسناف منهم	مِـن الـهـــول الـذی حـلّ الجَـنـانِ
اور پیش قدمی کی ہمت ان سے مسلوب ہوگئی	اور یہ ہیبت الٰہی تھی جو ان کے دل میں بیٹھ گئی

فمِن عجبٍ أكبّوا مثلَ مَيْتٍ وقد مرَنوا على لطف البيانِ

سو یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کی طرح منہ کے بل جا پڑے حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکھتے تھے

وأنزلَه مهيمننا حُدَيًّا ففرّوا كلهم كالمستهانِ

اور خدا تعالیٰ نے اس کو بے مثل اور طالب معارض نازل کیا پس کفار اس کی مثل بنانے پر قادر نہ ہو سکے اور سرگردان ہو کر بھاگ گئے

وصارت عُصْبُهم فِرقًا ثُبِينا فمنهم من أتى بعد الحِرانِ

اور ان کی جماعتیں کئی فرقے متفرق ہو گئے پس بعض ان میں سے تو سرکشی سے باز آ گئے

ومنهم من تلبّبَ مستشيطًا لحرب الصادقين وللطّعانِ

اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آ کر ہتھیار باندھے اور غضب میں آ کر راستبازوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے

فأنتم قد سمعتم ما أصيبوا بضعضعة السيوف من الهوانِ

سو تم سن چکے ہو کہ ان کو کیا کیا سزائیں ملیں اور تلواروں کی سرکوبی سے کیسی ذلت اٹھائی

وكان جزاء سَلِّ السّيف سَيْفًا فذاقوا ما أذاقوا كالجبانِ

اور تلوار کھینچنے کا بدلہ تلوار ہی تھی سو جو کچھ انہوں نے مسلمانوں کو چکھلایا وہ آپ ہی بزدل ہو کر چکھنا پڑا یعنی تلوار کھینچنے والے تلوار سے ہی مارے گئے

إذا دارت رحى البلوى عليهم فكانوا لُهْوَةً فوق الدِّهانِ

اور جبکہ سختی کی چکی ان پر چلی سو ایسے ہو گئے جیسا کہ آٹے کی ایک مٹھی چکی کے اس سرخ چمڑے پر ہوتی ہے جو چکی کے نیچے بچھایا جاتا ہے

فطفقوا يهربون كمثل جُبنٍ فأُخذوا ثم قُتلوا مثل ضانِ

سو انہوں نے ایک نامرد کی طرح بھاگنا شروع کیا پس پکڑے گئے اور بھیڑوں کی طرح قتل کئے گئے

إذا ما شاهدوا قتلَى كقُنَنٍ فرفعوا طاعةً عَلَمَ الأمانِ

اور جبکہ انہوں نے اپنے مقتولوں کو ٹیلوں کی طرح دیکھا تب انہوں نے امان طلب کرنے کے لئے جھنڈیاں اٹھائیں

سَراةُ الحيّ جاء وا نادمينا فرحِم المصطفٰى بحرُ الحنانِ ﴿۶۷﴾

اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہو کر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا

وأمّا الجاهلون فما أطاعوا فأعدمَهم فؤوسُ الاحتفانِ

مگر جاہلوں نے ان کا حکم نہ مانا سو بیخ کنی کے تبروں نے ان کو معدوم کیا

سُقــوا كـأس الـمنـايا ثم سيقوا   إلـى نـارٍ تـلــوِّحُ وجــهَ جــانى

موت کے پیالے ان کو پلائے گئے   اور پھر وہ اس آگ کی طرف کھینچے گئے جو مجرم کا منہ جلاتی تھی

فهــذا أجرُ جهــل الـجاهلينا   مـن الـرحـمــن عـند الاســتنانِ

سو یہ جاہلوں کے جہل کی سزا تھی   یہ سزا خدا تعالےٰ کی طرف سے اس وقت ہوئی جب انہوں نے فسادوں اور ظلموں میں دوڑنا اختیار کیا

ومـا كـان الـرحيــم مُـذِلَّ قومٍ   ولـكـــن بـعـد ظـلــم وافتـنـانِ

اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا   مگر اس وقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

وهـل حُــدِّثـتَ مِن أنبــاء أممٍ   رأوا قبــحًـا بـأفعــالٍ حِسانِ

کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے   جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

وكـل الـنــور فی القـرآن لٰـكنْ   يـمــيـل الهــالكون إلى الدخانِ

اور تمام اور ہریک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں   مگر مرنے والے دھوئیں کی طرف دوڑتے ہیں

بـــه نـلـنـا تُراثَ الــكـامـلينا   بـه سِرُنـا إلـى أقـصـى المعانى

ہم نے اس کے وسیلہ سے کاملوں کی وراثت پائی   ہم نے اس کے وسیلہ سے حقیقتوں کے اخیر تک سیر کیا

فـقُــمْ واطـلُـبْ مـعـارفه بجهدٍ   وخَفْ شـرَّ الـعـواقب والهـوانِ

پس اٹھ اور کوشش کے ساتھ اس کے معارف طلب کر   اور انجام بد اور ذلت کی بدیوں سے خوف کر

أتـخــطُـب عــزّةَ الدنيا الدنيّةْ   أتـطـلـب عيشهـا والعيـش فـانى

کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتوں کا طالب ہے   کیا تو اس دنیا کے عیشوں کو ڈھونڈتا ہے اور اس کے تمام عیش فانی ہیں

أتـرضـى يـا أخـى بـالخان حمقًا   وتـنسٰـى وقـت تبــديـل المكانِ

اے بھائی کیا تو سرائے میں رہنے میں اپنے حمق سے راضی ہو گیا   اور اس وقت کو بھلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہے

علٰـى بُستـان هـذا الدهر فـأسٌ   فـكـم شـجــر يجـاح من الإهـانِ

اس دنیا کے باغ پر تبر رکھا ہے   سو بہت سے درخت جڑ سے اکھیڑے جا رہے ہیں

وكم عـنــقٍ تـكسّــرها المنايا   وكــم كفٍّ وكــم حسنِ البنــانِ ﴿۶۸﴾

اور موتیں بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں   اور بہت ہتھیلیاں اور بہت سے خوبصورت پوریں ٹوٹی چلی جاتی ہیں

تری فی ساعةٍ سُرَرًا لرجُلٍ　　وفی الأخری تراه علی الإرانِ

اورتو یہ تماشا دیکھ رہا ہے کہ ایک گھڑی ایک مرد کے لئے کئی تخت بچھے ہوئے ہوتے ہیں　　اور پھر دوسری گھڑی میں وہی مرد تابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

وإنی ناصح خِلٌّ أمینٌ　　ویدری نورَ علمی من یرانی

اور میں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں　　اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نور علم کو معلوم کر لے گا

یُکرَّمُ جاھلٌ قبل ابتلاءٍ　　وقدرُ الحَبْرِ بعد الامتحانِ

جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے　　اور دانا آدمی کی تعظیم اس کے امتحان کے بعد کی جاتی ہے

وکفّرنی عدوّ الحق حمقًا　　فقلتُ اخسَأْ، یرانی من ھدانی

اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھہرایا　　سو میں نے کہا دفع ہو جس نے مجھے ہدایت دی وہ مجھے دیکھ رہا ہے

صوارمه علیّ مسلّلاتٌ　　وإنی نحو وجه الحِبِّ رانی

اس دشمن کی تلواریں میرے پر کھینچی ہوئی ہیں　　اور میں اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں

وإنی قد وصلتُ ریاض حِبّی　　ویطلبنی خصیمی فی المَحانی

اور میں اپنے پیارے کے باغوں میں پہنچا ہوا ہوں　　اور دشمن مجھے جنگلوں میں تلاش کر رہا ہے

ھوَیتُ الحِبَّ حتی صار روحی　　وأَرُنانی جِنانی فی جَنانی

میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہوگیا　　اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

بوجه الحِبّ لستُ حریصَ مُلکٍ　　کفانی ما أری نفسی کفانی

اس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں　　اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

عمود الخشُب لا أبغی لسقفی　　وحِبّی صار لی مثل البُوانِ

میں لکڑی کے ستون اپنے چھت کے لئے نہیں چاہتا　　اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ ستون

ورثنا المجد من ذی المجد حقًّا　　وصُبِّغْنا بمحبوب مُقانی

ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا　　اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دخلتُ النار حتی صرت نارًا　　ونخلی فاقَ أفکارَ الأفانی

میں آگ میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آگ ہی ہوگیا　　اور میری کھجور گھات پات کے فکروں سے بہت بلند بڑھ گئی

خمّوری منتقاة غیرُ کَدَرٍ	مُشَعْشَعةٌ بماء الاقترانِ	﴿۶۹﴾
اور میری شراب کی ایک چنی ہوئی شراب اور مصفا ہے	جس میں الٰہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے	
ولستُ مواریًا عن عین ربّی	وإن اللّٰه خلّاقی یرانی	
اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں	اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھے دیکھ رہا ہے	
یُدَهْدِءُ رأسَ کذّابٍ غیورٌ	ویُهلکه کصیدٍ مُستهانِ	
وہ جھوٹے کے سر کو خاک میں رولاتا ہے کیونکہ غیرتمند ہے	اور اس کو اس شکار کی طرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو	
وإنا الناظرون إلٰی قدیرٍ	قریب قادرٍ حِبٍّ مُدانی	
اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں	جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اس کے دل میں حائل ہوجاتا ہے	
وإنّا الشاربون کؤوس جدٍّ	وإنّا الکاسرون فؤوس خانی	
اور ہم پر حکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں	اور ہم فضول گو کے تبروں کو توڑ رہے ہیں	
وإنّا الواصلون قصور مجدٍ	وإنّا الفاصلون من الأدانی	
اور ہم بزرگی کے محلوں تک پہنچ گئے ہیں	اور ہم نے ادنیٰ لوگوں سے جدائی اختیار کر لی ہے	
وأبدَرَنا من الرحمن بدرٌ	فنحن المبدَرون ولا نُمانی	
اور ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے	سو ہم چاند کو پانے والے ہیں اور انتظاری کرنے والے نہیں	
ونحن الفائزون کمالَ فوزٍ	ونحن المنعَمون ولا نعانی	
اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں	اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے	
وبارزْنا العدا مُتسلّحینا	ولسنا قاعدین کمثل وانی	
اور ہم مسلح ہوکر مخالفوں کے مقابل پر کھڑے ہوگئے ہیں	ایک سست آدمی کی طرح ہم بیٹھنے والے نہیں ہیں	
وما جئنا الورٰی فی غیر وقت	وذو حجر یری وقت الرَّثانِ	
اور ہم خلق اللہ کے پاس بے وقت نہیں آئے	اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہے	
کخُذْرُوفٍ ندحرجُ رأسَ عجزٍ	وتُبْنا من ملاعبِ صولجانِ	
اور ہم پھرکی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہیں	اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہیں	

عریفٌ فرسُ نفسی عند حرب ویدری السرّ مِن شدّ البِطانِ
میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہے کہ مطلب کیا ہے

مِکَرٌّ ینزلنّ کمثل برق ولا تمضی علیه دقیقتانِ ﴿۷۰﴾
بڑا حملہ آور ہے جو برق کی طرح اترتا ہے اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا

وإنا سوف نُوجَرُ مِن ملیکٍ ونُعطَی منه أجرَ الامتشانِ
اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائیں گے اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہم کو دیا جائے گا

وکأسٍ قد شربنا فی وِهادٍ وأخری نشرَبنُ فوق القِنانِ
کئی پیالے تو ہم نے نشیب میں پیئے اور کئی اور ہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پئیں گے

وهذا کله مِن فضل ربّی ملاذی عاصمی ممّن جفانی
اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانے والا ہے

أری أشجار رحمته عِظامًا مفرِّحةً کزرع الزعفرانِ
اس کی رحمت کے درختوں کو میں بڑے بڑے دیکھتا ہوں خوش کرنے والے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

وقومی کفّرونی مِن عناد وإلحادٍ وتحریف البیانِ
اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے میں کوشش کی

فیا لَعّانِ لا تهلَکْ عَجولًا ولا تهجُرْ فترجِعَ کالمُهانِ
پس اے لعنت کرنے والے میرے، جلدی سے ہلاک مت ہو اور مسلمانوں کو اپنے گروہ سے جدا نہ کر کہ اس میں تیری رسوائی ہے

ووشکُ البَین صعبٌ عند حُرٍّ وإن الحرّ کالحانی یقانی
اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کی طرح ملتا ہے

ولا تعجَبْ لقولی وادّعائی وقد عُلّمتُ مِن أخفی المعانی
اور میرے قول اور میرے دعویٰ سے تعجب مت کر اور مجھے بہت پوشیدہ معنے بتلائے گئے ہیں

وللرّحمٰن فی کلِمٍ رموزٌ وکم قولٍ أسرَّ کمثل کانی
اور خدا تعالیٰ اپنے کلمات میں کئی بھید رکھتا ہے اور کئی قول اس کے ایسے ہیں جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتیں کرتا ہے

وکم کلِمٍ مهفهفةٍ دُقاقٍ هضيمِ الکشح کالغِيد الحِسانِ
اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہیں بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں

فيدری الضامراتِ ذوو الضمورِ ولا يدری سفيهٌ کالسِّمانِ
پس باریک باتوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مرتاض اور دقیق الفکر ہیں اور ان باتوں کو وہ شخص نہیں جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتوں کی طرح ہو

فإن تبغی الدقائقَ مثل إبرٍ فَلِجْ فی سَمّها ودَعِ الأمانی «۷۱»
پس اگر تو ایسے باریک حقائق چاہتا ہے جیسے سوئیاں سوتو سوئی کے ناکہ میں داخل ہوجا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ دے

وإن تستطلِعنْ أنباءَ موتی فمُتْ کالمحرَقين وکُنْ کفانی
اور اگر تو چاہتا ہے کہ مُردوں کی خبریں تجھے معلوم ہوں سوتو ان مردوں کی طرح مرجا جو جلائے گئے اور نابود ہوگئے

وبذلُ الجهد قانون قديم مَنی للطالبين قضاء مانی
اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈھنے والوں کے لئے بنایا ہے

وإنی مُسلم والسِّلْمُ دينی فلا تُکفِرْ وخَفْ ربّ الزمانِ
اور مَیں مسلمان ہوں اور اسلام میرا دین ہے سو تُو کافر مت ٹھہرا اور خداتعالیٰ سے خوف کر

وإن أزمعتَ تکفيری وعذلی فقُلْ ما شئت من شوق الجنانِ
اور اگر تُو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھے کافر کہے اور ملامت کرے سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

ولا نخشی سهام اللاعنينا ولا نغتاظ من تکفير خانی
اور ہم لعنت کرنے والوں کے تیروں سے نہیں ڈرتے اور ایک بے ہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہیں کرتے

جنحنا کاهلًا منّا ذَلولًا لأثقال المطاعن واللِّعانِ
اور ہم نے اپنا ریاضت کش شانہ طعن اور لعنت کے بوجھوں کے لئے جھکا دیا ہے

فإن شاء المهيمن ذو جلال يبرّء رحمةً مما ترانی
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا تو اپنی رحمت سے مجھے ان الزاموں سے بری کردے گا جو تو مجھ پر لگاتا ہے

وفی فمّی لسانٌ غير أنی أُحبّ جوابَ ربٍّ مستعانِ
اور میرے منہ میں بھی زبان ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ خدائے مددگار تجھ کو جواب دے

وآخر کلمنا حمدٌ وشکرٌ لرب محسن ذی الامتنانِ
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے اس محسن رب کے لئے جس کے احسان مجھ پر ہیں

☆☆☆

﴿۷۲﴾ ومن اعتراضات الواشی الضال، الذی ینوم بنعاس الضلال،
اور یہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت میں سوتا ہے اس کے اعتراضات میں سے ایک وہ اعتراض ہے جس کو اس نے
اعتراضٌ بنٰی علیه عقیدته الباطلة فی کتابه التوزین. وتفصیله أنّه
اپنی کتاب توزین الاقوال میں اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہے اور تفصیل اعتراض یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کی اس آیت
رأی فی القرآن الکریم آیة یَوۡمَ یَقُوۡمُ الرُّوۡحُ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ [1]، فتلقّفَ
کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملائکۃ ہے الخ۔ سو اس نے لفظ روح کو اس جگہ سے اچک لیا جیسے ایک حریص ایک
لفظَ الروح کالشحیح، وأراد أن یستنبط منه نزول المسیح، بل
چیز کو اچک لیتا ہے اور چاہا کہ اس سے نزول مسیح پر دلیل قائم کرے بلکہ بے حیائی کی وجہ سے یہ بھی چاہا کہ اس سے حضرت مسیح کی
أن یثبت ألوهیته کالوقیح، فکتَبه مستدلا کالمبطلین الفرحین.
الوہیت ثابت ہو جائے پس اس نے استدلال کے خیال سے باطل پرستوں کی طرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکھا۔

أما الجواب فاعلم أن هذه الآیة لا تفیده أصلًا ولا یثبت منها
اب اس کے جواب میں سمجھ کہ یہ آیت اس شخص کو کچھ بھی مفید نہیں اور اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس
شیء إلا حمقه وجهله وکونه من السفهاء المستعجلین. ولا یخفی
یہی کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر
علی الفضلاء الأعلام أن تأویل الروح بعیسی فی هذا المقام دجلٌ
علماء پر پوشیدہ نہیں کہ اس مقام میں روح کے لفظ سے عیسٰی مراد لینا دجالیت اور
وافتراء، بل جاء فی کتب التفسیر أنه جبرائیل علیه السلام، أو
افترا ہے بلکہ تفسیروں کی رو سے وہ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ
ملَکٌ آخر علی اختلاف الروایات کما لا یخفی علی الناظرین. ثم
ہے اور دونوں قسم کی روایتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پھر منطوق
منطوق الآیة یبدی بالتصریح ویحکم بالتنقیح أن هذه الواقعة متعلقة
آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ قیامت سے

[1] النبأ:۳۹

بـالـقيـامة ولهـا كـالـعلامة، فإن اللّٰه تعالٰى ذكر هذه القصة فى ذكر
متعلق ہے اور اس کے لئے علامت کی طرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو بہشت کے ذکر کے درمیان لکھا
قـصة الـجـنة ونـعـمـائها العامة، ثم صرح بتصريح آخر وقال ذٰلِكَ
ہے اور اس کی نعمتوں کے بیان کرنے کے وقت اس کو بیان فرمایا ہے اور پھر اور بھی تصریح کر کے فرمایا ہے کہ یہ وہی حق
الْيَـوْمُ الْـحَـقُّ، ولـفـظ اليوم الحق فى القرآن بمعنى القيامة، ويعلمه ﴿۷۳﴾
کے کھلنے کا دن ہے اور الیوم الحق قرآن میں قیامت کا نام ہے چنانچہ واقف کار امانت دار اس کو جانتا ہے پس اب غور
كلُّ خبير أمين. فـانـظر كيف بيّن أنها واقعة من وقائع يوم الدين، ثم
کر کہ کیونکر خدا تعالیٰ نے کھول کر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہے پھر تو غور کر کہ وہ لوگ جن کے دل بیمار
انـظـرْ كيف يـفتـرون الـذيـن فى قلوبهم مرض ولا يخافون اللّٰه وما
ہیں اور ان کے دل میں خدائے تعالیٰ کا خوف نہیں کیونکر افترا پردازیاں کر رہے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔
كانوا متقين. فالحاصل أن الآية لا تؤيّد زعم هذا الواشى بل تمزّقه،
پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیت اس نکتہ چین کے زعم کی کچھ مؤیّد نہیں بلکہ یہ تو اس کے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے
وبهـا يقع القول عليه وتجعله الآية من الكاذبين. فإنه يقول إن عيسٰى
اور اس کے ساتھ بات اسی پر پڑتی ہے اور یہ آیت اس کو جھوٹوں میں سے ٹھہراتی ہے کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہے کہ
إلٰـه وابـن إلٰـه، ويـقـول إن الـروح هو اللّٰه وعينه، والآية تبدى أن هذا
عیسیٰ خدا اور خدا کا بیٹا ہے اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہیں اور روح اور خدا ایک ہی ہے اور آیت ظاہر کر
مَيْنُه، وتبدى أن الروح الذى ذُكر هٰهنا هو عبد عاجز تحت حكم اللّٰه
رہی ہے کہ یہ اس کا جھوٹ ہے اور نیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ روح جس کا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہے
وقـدره، ومـا كان له خِيَرَةٌ فى أمره، وإن هو إلا من الطائعين، وما كان
جس کو خدا کے کسی امر میں اختیار نہیں اور کچھ نہیں صرف فرمانبردار ہے اور نیز یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اس روح کو
لـه أن يشـفـع مِـن غيـر إذن الـلّٰـه، لأن الـلّٰه عزّوجلّ قال فى هذه الآية
شفاعت کا اختیار نہیں اور شفیع وہی ہوگا جس کو اذن ملے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں صاف فرما دیا ہے کہ

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
اس روز یعنی قیامت کے دن روح اور فرشتے کھڑے ہوں گے اور شفاعت کے بارے میں کوئی بول نہیں سکے گا مگر وہی
وَقَالَ صَوَابًا[۱] وأُشير في آية عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا[۲]
جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اجازت ملے اور کوئی نالائق شفاعت نہ کرے اور آیت عسٰی ان یبعث میں اشارہ فرمایا
إلى أنه تعالٰى لا يعطى هذا المقام المحمود إلّا نبيَّه وصفيَّه محمدًا
گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے
المصطفى خير الرسل وخاتم النبيين . وأُلقِيَ في روعى أن المراد من
اور کسی کو عنایت نہیں کرے گا اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے
لفظ الروح في آية يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ جماعةُ الرسل والنبيين والمحدَّثين
مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے
أجمعين الذين يُلقَى الروح عليهم ويُجعَلون مكلَّمين. وأما ذِكرهم
اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں مگر یہ شبہ کو روح کے لفظ سے ان کو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیوں
بلفظ الروح لا بلفظ الأرواح، فاعلم أنّه قد يُذكَر الواحد في القرآن ﴿۴۷﴾
یاد نہیں کیا۔ پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے
ويراد منه الجمع وبالعكس، سنّةٌ قد جرتْ في كتاب مبين . وذكرهم
واحد ارادہ رکھتا ہے یہ قرآن شریف کی ایک عادت مستمرہ ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا
اللّٰه بلفظ الروح الذى يدل على الانقطاع من الجسم ليشير إلى أنهم في
یعنی ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہے یہ اس لئے کیا کہ تا وہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر
عيشتهم الدنيوية كانوا قد فنوا بكل قواهم في مرضاة اللّٰه، وخرجوا من
لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہوگئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے
أنفسهم كما يخرج الأرواح من الأبدان، وما بقى لهم النفس وأهواءها
باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہش باقی رہی تھیں

[۱] النبأ:۳۹ [۲] بنی اسرآئیل:۸۰

وكانوا لا ينطقون من الهوى بل بوحيٍ يُّوحٰى، فكأنهم صاروا روح
اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نفس کی
القدس فقط لا نفسَ معه ولا أعراضَها. ثم اعلم أن الأنبياء كنفس
آمیزش نہیں پھر جان کہ انبیاء ایک ہی جان کی طرح ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ
واحدة، لا يقال إنهم أرواح بل يقال إنهم روح، وذلك لشدّة
وہ کئی روح ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ ایک ہی روح ہے اور یہ اس لئے کہ ان میں روحانی طور پر نہایت درجہ پر اتحاد
اتحادهم الروحانية وتناسُب جوهرهم الإيمانية، وبما أنهم فنوا من
واقع ہے اور جوہر ایمانی کی ان میں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اس لئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنی جنبش اور اپنے
أنفسهم وحركاتهم وسكناتهم وأهوائهم وجذباتهم، وما بقي فيهم
سکون اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلی فنا ہوگئے اور ان میں بجز روح القدس کے
إلا روح القدس، ووصلوا الله متبتّلين منقطعين، فأراد الله أن يبين
کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں
في هذه الآية مقامَ تجرُّدِهم ومراتبَ تقدُّسهم وتطهُّرهم من أدناس
ان کے تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں
الجسم والنفس، فسمّاهم روحًا إظهارًا لجلالة شأنهم وطهارة
پس ان کا نام اس نے روح یعنی روح القدس رکھا تا کہ اس لفظ سے ان کی شان کی بزرگی اور ان کے دل کی پاکیزگی
جنانهم، وأنهم سيُلقَّبون بهذا اللقب في يوم القيامة ليُرِيَ اللّٰهُ خَلْقَه
کھل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تا کہ خدا تعالیٰ لوگوں پر ان کا مقام انقطاع
مقام انقطاعهم، وليميز بين الخبيثين والطيّبين. ولَعَمْرُ اللّٰهِ إن هذا هو
ظاہر کرے اور تا کہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اور بخدا یہی بات حق ہے
الحق، فتدبَّروا في كتاب الله ولا تنكروا مستعجلين. وأمّا عيسٰى ﴿۷۵﴾
پس تم کتاب اللہ میں تدبر کرو اور جلد بازی سے انکار مت کرو۔ مگر عیسٰی

علیـه السلام فأنت تعلم أن القرآن لا یسمّیه إلٰهًا ولا ابن إله، بل یبرّئه
علیہ السلام کے بارہ میں تو تو خوب جانتا ہے کہ قرآن ان کا نام خدا یا ابن خدا نہیں رکھتا بلکہ اس کو ان تمام قولوں سے بری
ممـا قیـل، ویـردّ الأقاویل إفراطًا کانت أو تفریطًا ویقیم علیه الدلیل،
کرتا ہے جو اس کے حق میں بڑھا کر یا گھٹا کر کہے گئے تھے اور دلائل سے ثابت کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الٰہی ہے۔ اور
ویبیّـن أنه عبد ومن المقرّبین. وقال فی مقام وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
ایک مقام میں فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے خدا بیٹوں سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہیں۔
سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ . . وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ
اور جو ان میں سے یہ کہے کہ بدوں خدا کے میں بھی خدا ہوں سو ایسے شخص کی سزا جہنم ہوگی اور اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا
نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ . كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ[1] واشترط قولَ الظالمین بلفظ مِن
کرتے ہیں اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونه کی شرط لگا دی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ
دونـه لیُـخـرِج به قومًا أصبی الحبُّ قلوبهم وهیّج کروبهم حتی غلبت
میں خدا کے سوا خدا ہوں سو یہ شرط من دونـه کی یعنی سوا کی اس واسطے لگائی ہے تا ان لوگوں کو ظالم ہونے سے مستثنٰی
علیهـم الـمَـحْـوِیّةُ والسُّکْـر وجنونُ العاشقین، فخرجتْ من أفواههم
رکھے جن کے دلوں کو ان کے دوست حقیقی نے اپنی طرف کھینچ لیا اور ان کے دلوں میں بے قراریاں پیدا کر دیں
کـلـمـاتٌ فـی مـقام الفناء النظری والجذبات السماوی، و ورد علیهم
یہاں تک کہ ان کے دلوں پر محویت اور سکر اور عاشقوں سا جنون آ گیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کے
وارد فـکـانـوا مـن الـوالهیـن؛ فـقـال بعضهم ما فی جُبّتی إلا اللّٰه، وقال
وقت میں ان کے منہ سے کچھ ایسی باتیں نکل گئیں اور بعض واردات ان پر ایسے وارد ہوئے کہ وہ عشق کی مستی سے
بـعـضهـم إن یـدی هذه ید اللّٰه، وقال بعضهم أنا وجه اللّٰه الذی وجّهتم
بے ہوشوں کی طرح ہو گئے سو بعض نے اس مستی کی حالت میں کہا کہ میرے جبہ میں خدا ہی ہے اور کوئی نہیں اور بعض
إلیـه، وأنـا جـنـبُ الـلّٰـه الـذی فـرّطتم فیـه، وقـال بعضهم أنـا أقول
نے کہا کہ میرا یہ ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی وجہ اللہ ہوں جس کی طرف تم نے

[1] الانبیاء:۲۷ تا ۳۰

وأنـا أسمع، فهل فى الدار غيرى، وقال بعضهم أنا الحق؛ فهؤلاء كلّهم
منہ کیا اور میں ہی جنب اللہ ہوں جس کے حق میں تم نے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ میں ہی کہتا ہوں اور میں ہی سنتا ہوں
معفّوون، فإنهم نطقوا من غلبة كمال المحوية والانكسار، لا من
اور میرے سوا اور گھر میں کون ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی حق ہوں سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہیں کیونکہ وہ کمال محویت
الرعونة والاستكبار، وحفّتْ بهم سُكْرُ صهباء العشق وجذبات الحب
سے بولے ہیں نہ رعونت اور تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست برگزیدہ کے جذبات نے ان کو گھیر لیا سو یہ آوازیں
المختار، فخرجت هذه الأصوات من خوخة الفَنَاء لا من غرفة الخيلاء ﴿۷۶﴾
فنا کی کھڑکی سے نکلیں نہ تکبر کے بالا خانہ سے اور دون اللہ کی طرف انہوں نے قدم سے نہیں اٹھایا
وما نقلوا الأقدام إلى دون اللّٰه بل فنوا فى حضرة الكبرياء، فلا شك
بلکہ حضرت کبریا میں فنا ہوگئے سو کچھ شک نہیں کہ ان پر ان کلمات سے
أنهم غير ملومين. ولا يجوز اتّباع كلماتهم وحرص مضاهاتهم، بل هى
کوئی ملامت نہیں۔ اور ان کے ان کلمات کی پیروی جائز نہیں اور نہ یہ روا ہے کہ ان کی مشابہت کی
كلمٌ يجب أن تُطوَى لا أن تُروى، ولا يؤاخذ اللّٰه إلا الذين كانوا من
خواہش کی جائے بلکہ یہ ایسے کلمے ہیں کہ لپیٹنے کے لائق ہیں نہ اظہار کے لائق اور خدا تعالیٰ انہیں سے مواخذہ
المتعمدين المجترئين.
کرتا ہے جو عمداً چالاکی سے ایسے کلمے منہ پر لاویں۔

وعجبتُ للنصارى ولا عَجَبَ من المسرفين، أنهم يقرّون بأن
اور مجھے عیسائیوں سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اس پر کچھ تعجب بھی نہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ
عيسٰى كان عبد اللّٰه وابن آدم، وكان يقول إنى رسول اللّٰه وعبده،
عیسیٰ خدا کا بندہ اور ابن آدم تھا اور کہا کرتا تھا کہ مَیں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں
وحثَّ الناسَ على التوحيد والاجتناب من الشرك، وانكسر وتواضع
اور توحید کے لئے رغبت دیتا تھا اور شرک سے ڈراتا تھا اور کسر نفسی اس میں اتنی تھی کہ

وقال لا تقولوا لی صالحا، ثم یجعلونه شریک الباریٔ ویحسبونه
اس نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو پھر یہ لوگ اس کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اس کو
رب العالمین، ویقولون ما یقولون ولا یخافون یوم الدّین. ویظنون
رب العالمین سمجھتے ہیں اور جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں اور قیامت کے دن سے نہیں ڈرتے۔ اور یہ خیال کر رہے ہیں کہ
أن المسیح صُلب ولُعن لأجل معاصیهم وأُخذ لإنجائهم وعُذّب
مسیح ان کے گناہوں کے لئے مصلوب اور ملعون ہوا اور ان کے بچانے کے لئے ماخوذ اور معذب ہوا
لتخلیصهم، وأن الخَلْق أحفظَ الأبَ بذنوبهم، وكان الأب فظًّا غلیظ
اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہوں سے غصہ دلایا اور باپ
القلب سریع الغضب، بعیدا عن الحلم والكرم، مغتاظًا كالحرق
سخت دل سریع الغضب تھا حلم اور کرم اس میں نہیں تھا
المضطرم، فأراد أن یُدخلهم فی النار، فقام الابن ترحمًا علی
بلکہ غصے سے آگ کی طرح بھڑکا ہوا تھا سو اس نے چاہا کہ خلقت کو دوزخ میں ڈالے سو بیٹا بدکاروں پر رحم
الفُجّار، وكان حلیما رحیما كالأبرار، فمنَع الأبَ من قهره وزیادته،
کرکے شفاعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اس نے اپنے باپ کو قہر اور
فما امتنع وما رجع من إرادته، فقال الابن یا أَبَتِ إن كنتَ أزمعتَ
زیادت سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ
تعذیب الناس وإهلاكهم بالفأس، ولا تمتنع ولا تغفر، ولا ترحم ولا ﴿۷۷﴾
ہے کہ لوگوں کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو ان کو نہیں بخشتا اور نہ
تزدجر، فها أنا أحمل أوزارهم وأقبل ما أَبارَهم، فاغفِرْ لهم وافعَلْ بی
رحم کرتا ہے سو میں تمام لوگوں کے گناہ اپنی گردن پر لے لیتا ہوں سو ان کو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب
ما ترید، إن كان قلیلا أو یزید. فرضِی الأب علی أن یصلب
دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ غضبناک راضی ہوگیا اور اس کے حکم سے بیٹا پھانسی دیا گیا

ابنــه لأجـل خـطـايـا الـناس، فنجّى المذنبين وأخذ المعصومَ وعذّبه
تا گناہ گاروں کو چھڑاوے اور گناہ گاروں کی طرح اس معصوم پر
بـأنـواع البـأس كـالـمـذنبيـن. هٰذا ما قالوا، ولكن العجب من الأب
عذاب ہوا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو عیسائی کہتے ہیں لیکن باپ سے تعجب ہے کہ وہ اپنے
الـذى كـان نشـوانًا أو فى السُّبات أنه نسِى عند صليب ابنه ما كتب
بیٹے کو پھانسی دینے کے وقت اپنے اس قول کو بھول گیا جو توریت میں کہا تھا کہ میں اسی کو
فى التوراة وقـال لا أُهْـلِكُ إلّا الـذى عصانى، ولا آخذ أحدًا مكانَ
ہلاک کروں گا جو میرا گناہ کرے اور میں ایک کی جگہ دوسرے کو نہیں پکڑوں گا سو اس نے
أحد من الـعصاة، فـنـكَـث الـعهـد وأخلف الوعد، وترك العاصين
عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گناہ گاروں کو چھوڑ دیا اور
وأخـذ أحـدًا مـن الـمعصومين. لعله ذهَل قولَه السابق مِن كبر السن
ایسے آدمی کو پکڑا جس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ شاید وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑھاپے
وأرذل العمر وكان من المعمّرين.
اور پیرانہ سالی کے بھول گیا کیونکہ معمر تھا۔

والـعـجـب من الابن أنه كان يعلم أن معشر الجن سَبَقَ الإنسَ
اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنّوں کا گروہ آدمیوں سے
فى الخطأ ولا ينتهجون محجّة الاهتداء، بل تجاوزوا الحد فى شباء ة
گناہ میں بڑھ گیا ہے اور وہ سیدھا راستہ اختیار نہیں کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی میں حد سے زیادہ بڑھ
الاعتداء، ثم تغافلَ من أمر سيآتهم، وما توجّهَ إلى مواساتهم، وما شاء
گئے ہیں پھر اس نے ان کے بارے میں تغافل کیا اور ان کی ہمدردی کے لئے کچھ توجہ نہ کی
أن يـنـتـفـع الـجـن مـن كَـفّـارتـه، ويـكـون لهم حيـاةٌ مـن إبـارتـه
اور نہ چاہا کہ اُس کے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اٹھاوے اور ان کو اس ابدی عذاب سے

ونجاة من نار أبدية التی أُعدّتْ لهم، فما نفعهم إبارته ولا كفّارته،
نجات ہو جو ان کے لئے تیار کیا گیا ہے سو جنوں کو اس کے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا حالانکہ
وكانوا يؤمنون بالمسيح كما شهد عليه الإنجيل بالبيان الصريح،
وہ اس پر ایمان لاتے تھے جیسا کہ اس پر انجیل گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس
فكأنّ الابن ما دعا تلك المذنبين إلى هذا القِرى وتقاعسَ كبخيل
کفارہ کی مہمانی کی طرف ان گناہ گاروں کو نہیں بلایا اور بخیلوں کی طرح
وضنين. ومنّ المحتمل أن يكون للأب ابن آخر، صُلِبَ لتلك ﴿۷۸﴾
تاخیر کی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنّوں کے لئے پھانسی دیا گیا ہو
المعشر، بل من الواجبات أن يكون كذلك لتنجية العُصاة، فإنّ ابنًا
بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسے ہی ہو کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان
إذا صُلِبَ لنوع الإنسان مع قلة العصيان، فكم مِن حرىّ أن يُصلَب ابن
کے لئے جو تھوڑے ہیں پھانسی دیا گیا پس کس قدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنّوں کے لئے پھانسی ملے جو
آخر لنوعٍ جِنّيٍّ الذی ذنبهم أكبر وأكثر، وإلا فيلزم الترجيح بلا
گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑھے ہوئے ہیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی
مُرجِّح باليقين، ويثبت بخل الأب أو بخل البنين. ولا شك أن فِكْرَ
اور باپ اور بیٹوں کا بخل ثابت ہوگا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر
مغفرة قوم عادين والتغافلَ من قوم آخرين، عُدولٌ صريح وظلم مبين،
دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے بلکہ
بل يثبت مِن هذا جهلُ الأب المنّان. أمَا كان يعلم أن المذنبين قومانِ،
اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اس کو معلوم نہیں تھا کہ گناہ گار لوگ دو قومیں ہیں
ولا يكفى لهم صليب بل اشتدت الحاجة إلى أن يكون ابنان
صرف ایک قوم تو نہیں سو دو قوموں کے لئے صرف ایک بیٹے کا پھانسی دینا کافی نہیں بلکہ کافی طور پر یہ مقصد

وصـليبان لا يقال إن الابن كان واحدا فرضِى ليُصلَب لنوع الإنسان،
تب پورا ہوسکتا ہے کہ جب دو بیٹوں کو پھانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لائق نہیں کہ بیٹا تو صرف ایک
ومـا كـان ابـن آخـر لكفّارةِ أبناء الجانّ. لأنا نقول فى جوابه إن الأب
ہی تھا وہ اسی پر راضی تھا کہ وہ فقط نوع انسان کے لئے پھانسی دیا جاوے کوئی دوسرا بیٹا تو نہیں تھا کہ تا جنوں کے لئے
كـان قادرًا على أن يلد ابنا آخر، وما كان كالعاجز الحيران، فلا ريب
پھانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ باپ اس بات پر قادر تھا کہ اس بات کے لئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ اس نے پہلا بیٹا
أنه ترك الجنَّ عمدًا أو من النسيان، أو ما صلَب ابنًا ثانيًا مخافةَ بَتْرِه
جنا پس کچھ شک نہیں کہ اس نے جنّوں کے گروہ کو عمداً عذاب ابدی میں چھوڑا اور محض بخل کی راہ سے ان کے لئے کوئی
كـالجبان. ومن المحتمل أن يكون الابن الآخر أحبَّ من الابن الأوّل
پھانسی پر نہ لٹکایا اور یہی گمان ہوسکتا ہے کہ چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات
إلـى الأب التَّـوُقـان، وهـذا لـيـس بـعجيب عند ذوى الأذهان، فإنه قد
نہیں کیونکہ کبھی یہ بھی اتفاق ہوجاتا ہے کہ
يتـفـق أن الأصـغـر مـن الأبـنـاء يكون أحبّ إلى الآباء . ففكِّرْ فى هذه
چھوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات میں فکر کر
الآراء ، وفـى إلٰـه هـو ذو بـنـات وبـنـيـن. وسبحان ربنا عما يخرج من
(اور اس خدا کے بارہ میں) جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور ہمارا خدا ان باتوں سے پاک ہے جو
أفواه الظالمين.
ظالموں کے منہ سے نکلتی ہیں۔

ثمّ بـعد ذلـك نرٰى أن آدم كان أول أبناء اللّٰه فى نوع الإنسان، ﴿۷۹﴾
پھر بعد اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان میں سے آدم ہی تھا
وقـد أقـرّتْ أنـاجـيـل الـنـصـارى بهـذا البيـان، ومن المعلوم أن الفضل
چنانچہ انجیلیں اس بات کا اقرار کرتی ہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہیں

لـلـمتقدم لا للذی جاء بعده کالمضاھین. وقد خلق اللّٰہ آدم بیدہ وعلی
کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات منہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھ سے اور
صورته، ونفخ فیه روحه بکمال محبته، وأما المسیح فما کان لَبِنةَ أوّلِ
اپنی صورت پر پیدا کیا تھا اور کمال محبت سے اس میں اپنا روح پھونکا مگر مسیح تو
الأساس، بـل جـاء فـی أُخـریـات الناس، وکـان من المتـأخـرین.
پہلی بنیاد کی اینٹ نہیں تھے بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور متاخرین میں سے کہلایا۔ پھر
ثـم الـعـجـب أن إلـه الـنـصـاری ولَد الابنَ ولـم یلد البناتِ، کأنه عاف
تعجب یہ ہے کہ نصاریٰ کے خدا نے بیٹا توجنا مگر بیٹی کوئی نہیں جنی گویا اس نے دامادوں سے
الأَخْتانَ أو کـرِہ أن یـصـاھـر إلا الصِّفُتات، أوْ لم یجد کمثله الشرفاء
کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزّت دار نہ پایا
السراۃ . فهـل مـن أعـجوبة فی السکاری مثل أطروفة النصاری، أم هل
جس کو لڑکی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدوں کے اعجوبہ کی طرح کوئی اور بھی اعجوبہ ہے یا ان کی مانند
رأیـت مثـلهـم مـن الـمـغلّسین؟ والأصل الموجب الجالب إلی هذہ
تو نے کوئی اور بھی اندھیرے میں رات میں چلتا دیکھا۔ اور اصل موجب جس نے عیسائیوں کو اس
الـعـقیـدۃ الفاسدۃ والأمتعة الکاسدۃ، انهماکُهم فی الدنیا مع هجوم
عقیدہ کی طرف کھینچا ان کا دنیا میں غرق ہونا ہے پھر اس کے ساتھ
أنـواع الـعصیان وشوق نعماء الجِنان مع رِجس الجَنان. وأنت تعلم
قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی
أن الشـحّ یُعمِی عینَ رؤیة الصواب، فلا یفتّش الشحیحُ العَجولُ مِن
آنکھ کو بند کر دیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھ نہیں دیکھتا
الوِهاد والحِداب، بل یسعی مستعجلا إلی ملامح السراب، بمجرد
پس اس ریت کی طرف جلدی سے دوڑتا ہے جو پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے

استمـاع قول الكذّاب، وإذا بلغها فلا يجد إلا وادى التباب،
اور ایک جھوٹے کی بات کوسن کر اعتبار کر لیتا ہے اور جب اس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل ہلاک کرنے والے کے
فتضطرم نار العطش وتثِب عليه كالذياب، ويحترق القلب
اور کچھ نہیں پاتا تب اس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اس پر بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہے اور اس کا دل ایسا جلتا
كاحتراق الجلباب، فيسقط على الأرض من غلبة الاضطراب،
ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بے قرار ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے اور اس کی روح پرند
ويطير روحه كالطير ويلحق بالميّتين.
کی طرح پرواز کر جاتی ہے اور مردوں سے جا ملتی ہے۔

فمثلُ قوم اتّكأُوا على الكفّارة من كمال الجهل والغرارة، ﴿۸۰﴾
پس ان لوگوں کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہیں ان لوگوں کی
كمثل حمقى الذين كانوا من قوم متنصرين. طحطَحَ بهم قلّةُ المال
مانند ہیں جو ایک گروہ بے وقوف عیسائیوں کا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال
وكثرة العيال، حتى كان الفقر حَصادَهم والتُرب مِهادَهم، وطعامهم
اور کثرت عیال کی وجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گھاس کاٹا جاتا ہے
بعض الأفانى وسَحْناء هم كالشيخ الفانى، وكانوا من شدة بؤسهم
ان کو کاٹ دیا اور زمین ان کا بچھونا ہوگیا اور کھانا ان کا گھاس پات ہوگیا اور ان کی شکل مارے فاقوں کے بڈھوں
مضطرين. فقيّض القدر لنَصَبِهم ووَصَبِهم أن جاء هم شيخ شَخْتُ
کی سی ہوگئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس بُری تقدیر نے ان کے لئے یہ اتفاق
الخِلْقة، دقيق الشَرَكة، حقير السَّحْنة، وكان توجد فيه آثار
پیش کیا کہ ایک دبلا سا بڈھا ان کے پاس آیا جس کے مکروں کی جالی بہت ہی باریک تھی اور وہ کچھ رودار صورت
الخصاصة والافتقار، ويبيّن حالَه الحِذاءُ المرقّعُ وبلى الأطمارِ
نہیں تھا اور اس میں ناداری اور محتاجگی کے آثار نمایاں تھے اور اس کی پھٹی پرانی جوتی اور پرانی چادریں بتلا رہی تھیں کہ

فدخل وعليه بُرْدانِ رثّانِ، وفي يده سُبحة كسبحة الرُهبان، وكان
کس شان کا آدمی ہے پس وہ ان عیسائیوں کے گھر میں داخل ہوا ایسی حالت میں کہ دو پرانی چادریں اس پر تھیں اور ایک
سائلا معترًّا، وشَعِثًا مغبرًّا، قد لقِي متربةً وضرًّا، حتى انثنى محقوقِفًا
تسبیح ہاتھ میں جیسا کہ راہبوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور دراصل وہ ایک محتاج پریشان حال تھا جو کمال درجہ کی محتاجگی
مصفرًّا وكان لبسُه كثيرَ الانخراق باديَ الإخريراق، وكانت هيئته
تک پہنچ چکا تھا یہاں تک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہو گیا اور کپڑے جابجا پھٹے ہوئے تھے جن کو وہ چھپا نہیں سکتا تھا اور اس کی
تشهد على أنه ما أصاب هِلّةً ولا بِلّةً، وإن هو إلا معروق العظم ومن
صورت کہہ رہی تھی کہ ایک ادنیٰ سی بہبودی بھی اس کو حاصل نہیں اور وہ ایک بدبختی کی حالت میں ہے سو اسی حالت میں
الطالحين. فوَلَجَ حَلْقتَهم بسوء حاله وأفانينِ مقاله، ليخدَعهم بزخرفةِ
وہ ان کے حلقہ میں داخل ہوا اور لگا باتیں بنانے تا کہ اپنی آراستہ کلام سے ان کو دھوکا دے سو اس نے پہلے تو سلام کیا اور
محاله، فسلّم ثم كلّم، وقال هل أدلّكم إلى مكسب مال تنجيكم من إقلال،
پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی آمدن کی راہ بتاؤں جو تمہیں ناداری کی حالت سے نجات بخشے اور تم اس سے
فتكونون ذوی أملاک ورياض، وترفَلون فی ذيلٍ فضفاض، وتُفعِمون
بڑے مال ملک والے ہو جاؤ گے اور تمہارے باغ ہوں گے اور فاخرانہ کپڑوں میں لٹکتے پھرو گے اور روپیہ سے اپنے
صناديقكم كما يفعم الماء فی حياض، فتصبحون متنعّمين؟ فرغبوا مِن
صندوق اس قدر بھر لو گے کہ جس طرح حوضوں میں پانی ہوتا ہے اور بڑے مالدار ہو جاؤ گے سو انہوں نے بے وقوف
حمقهم وشدة شحّهم فی الأموال، وقالوا مرحبًا لک تعال تعال، ودُلَّنا ﴿۸۱﴾
عیسائیوں کے دل اپنی حماقت اور لالچ کی وجہ سے ایسے مال لینے کے لئے للچائے اور کہا کہ مرحبا تشریف لائیے اور ہمیں
إلى هذا المنوال، وإنا نفعل كل ما تأمر، ونحضر أينما تحضر، وستجدنا
ایسی راہ بتائیے اور ہم وہی کریں گے جو آپ فرمائیں گے اور جس جگہ حاضر ہونے کو کہو گے حاضر ہو جائیں گے اور ہم کو
من المتمثّلين الشاكرين. ففرِح الخُدَعةُ فی قلبه على قيد الصيد وإصابة
آپ فرمانبردار اور شکر گذار پاؤ گے۔ پس وہ مکار یہ باتیں سن کر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار مارا گیا

الكيد، وعرَف أنهم سقطوا في شبكته واغترّوا بخديعته، وجاء وا
اورفریب چل گیا اور وہ احمق اس کے دام میں پھنس گئے اور اس کے فریب میں آ گئے اور اس کی سیٹی سن کر اس کے جال کے
تحت فُخّه بصفيره وزفرته، فكلّمهم بأحاديث ملفّقةٍ، وأكاذيب
نیچے آ بیٹھے سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھ کو تم پر بڑا ہی
مزخرَفةٍ، وقال ما لي يأخذني رقّةٌ عليكم، ويهوى قلبي إليكم؟ لعل اللّٰه
رحم آتا ہے شاید خدا تعالیٰ نے میرے چشمہ میں تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے
قدّر لكم حظًّا في منهلي، ونُزُلاً في منزلي، وأراد أن يجعلكم من
اور میرے مہمان خانہ میں تمہاری مہمانی مقدر ہے اور شاید خدا تعالیٰ نے چاہا کہ تم کو مالدار کردے۔ اور مجھے
المتمولين. وقد كنتُ أعلم أنكم مِن أكرمِ جرثومةٍ وأطهرِ أرومةٍ، ومِن
پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسوں کے بیٹے اور دولت مندوں
أبناء بناة المجد وأرباب الجد، والآن أراكم بصفر اليد، فأُلقِيَ في قلبي
کی اولاد ہو اور اب میں تم کو افلاس کی حالت میں دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈالا گیا جو میں تم پر رحم اور
أن أرحمكم وأشفق عليكم، وأقوم لمواساتكم ودفع آفاتكم، وكذلك
شفقت کروں اور تمہاری ہمدردی کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور اسی طرح میری عادت ہے
وقعتْ شِيمتي، واستمرّت عادتي. وخيرُ الناس من ينفع الناس، ويعين
کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاوے اور مسکین لوگوں کی مدد کرے۔
ذوي الفاقات والمساكين. وستَعجُمون عُودَ دعواي وحلاوةَ جَناي،
اور تم عنقریب میرے دعویٰ کی شاخ کا پھل آزما لو گے اور میرے پھل کی حلاوت تمہیں معلوم ہو جائے گی
وإنّي لمن الصادقين. فكلوا هنيئًا مريئًا هذه المائدة الواردة، واستقبِلوا
اور میں سچا ہوں سو تم اس کھانے کو جو اترا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کی طرف رخ کرو
هذه الدولة الحاردة، وخذوا تلك الغنيمة الباردة شاكرين.
جس نے تمہاری طرف آنے کا قصد کیا اور اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو۔

فاذهبوا سارعين مبادرين إلى بيوتكم، لتُعطَوا أجرَ قنوتكم،
سو اپنے گھروں کی طرف جلدی کر کے دوڑو تا کہ تم کو اس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس
وأْتوني بما كان عندكم من أثارةِ مال بقي من زوال، مِن نوع حِليةٍ من ﴿۸۲﴾
وہ سب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنے ہمسائیوں اور
ذهب كان أو فضّة، أو حُلي جيرانكم وخلانكم، ولا تتركوا شيئا منها،
دوستوں کے بھی زیور لے آؤ اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آ جاؤ۔
وارجعوا مستعجلين. وإني أقرأ عليها كلماتٍ كرُقْيةٍ، وأعكف على
اور میں ان زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وہی عمل کرتا رہوں گا تب
هذا العمل إلى بضع ساعة، فتهيج في الحلي ثورةُ مَزِيَّة، وكلُّ حِلية
زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہریک زیور پھولے گا اور بڑھے گا اور ان کا بڑھنا صاف
تربو وتنمو، والزيادات فيها تبدو، حتى تكون الحلي مئةَ أمثالها،
معلوم ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ زیور سو گنا ہو جائے گا۔ اور اس پر کامل
وتنزل عليها بركات بكمالها وتُعجِب الناظرين.
برکتیں نازل ہوں گی اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

ولا تعجبوا لهذا الحديث، فإن فيه سر كسرِّ التثليث، فلا
اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہی بھید ہے جیسا کہ تثلیث کا بھید سو تم
تسألوني عن دلائل كفلسفيين. العمل عجيب، والوقت قريب،
فلسفیوں کی طرح اس کے دلائل مت پوچھو۔ عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم
وتكونون من بعد قومًا متنعّمين. فاغترّوا بقول الكاذب المكّار،
بعد اس کے بڑے مالدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ اس فریبی کی بات پر دھوکا کھا گئے
وحسبوا هذا العمل كالتثليث من الأسرار، بما لكزهم حمارُ الجهل
کیونکہ جہالت کا گدھا ان کو ایسی لات مار چکا تھا جو کاٹنے والی تھی

الجذّارُ، وبتَرهم سيفُ الشحّ البتّارُ. فألقتْ فى الضلالة الثانية
اور لالچ کی تلوار ان کو دو ٹکڑے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے ان کو دوسری
الضلالاتُ الأولى، وتكونتْ مِن ظلمة ظلمة أخرىٰ، فمالوا إليه
گمراہی میں ڈال دیا اور ایک اندھیرے سے دوسرا اندھیرا پیدا ہوگیا۔ پس اس کی طرف ایسے مائل
كما كانوا مالوا إلى عقائد المسيحيين. قالوا ما نشقّ عصا أمرك،
ہوگئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدوں کی طرف مائل تھے اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے
وما نلغى تلاوة شكرك، وقد أتيتَنا من الغيب كملائكة منجّين.
شکر کو ہم نہیں چھوڑیں گے اور تُو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا اترا جیسا کہ فرشتے نجات دینے والے اترتے
فبادَروا إلى بيوتهم فى فكر قُوُتهم وتنضير سَبُروتهم، وما شكّوا وما
ہیں پھر وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اس فکر میں کہ قوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز
تقاعسوا، بل كلٌّ منهم ذهبَ ليأتى به الذهب، وزاب ليزداب، ﴿۸۳﴾
ہوجائے اور کچھ شک نہ کیا اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک ان میں سے دوڑا تا کہ سونا لاوے اور چلنے میں جلدی کی تا کہ وہ کچھ بھار
وكانوا فى سكرة حرصهم كالمجانين. فلما دخلوا ربوعهم مَراحًا،
اٹھالیوے اور اپنی حرص کے نشہ میں سودائیوں کی طرح ہو رہے تھے۔ اور پھر جبکہ وہ اپنے گھروں میں خوش خوش داخل ہوئے
قالوا لأهلها أنعِموا صباحًا، ثم قصّوا عليهم القصّة، وهنّأوهم
تو داخل ہوکر کہنے لگے کہ گڈ مارننگ پھر ان لوگوں کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور ہنس ہنس کر ان کو مبارک باد دی
متبسّمين. فصدّقوا قولهم الذين كانوا كمثلهم فى الجهالة
پس ان لوگوں نے جو جہالت اور گمراہی میں ویسے ہی تھے ان کی باتوں کی تصدیق کی
ونظيرهم فى الضلالة، وكانوا يتغنون فرحين. فنزعوا الحلى من
اور مارے خوشی کے گانے لگے۔ پھر ان لوگوں نے اپنی عورتوں کے اعضاء
أعضاء نسائهم وآذان إمائهم وآناف بناتهم وأيدى أخواتهم وأرجل
اور اپنی لونڈیوں کے کانوں اور اپنی بیٹیوں کے ناکوں اور اپنی بہنوں کے ہاتھوں اور اپنی

أمهـاتهـم، وأشـركـوا فـى تـلـك الـتـجـارة نسـاءَ أصدقـائهم وأزواج
ماؤں کے پیروں سے زیورا تارے اور اس تجارت میں ان لوگوں کو بھی شریک کرلیا جوان کے دوستوں کی عورتیں اور ان کے
أحبّـائهـم، بـل نسوانَ جيرانهم وعذارى أقرانهم، وغادروهن كأشجار
آشناؤں کی بیویاں تھیں بلکہ اپنے ہمسائیوں کی عورتوں اور اپنے ہم مرتبہ لوگوں کی کنواری لڑکیوں کو بھی اس تجارت میں داخل
خـالية مـن ثـمـار وغـادر كل أحد بيته أنقَى من الراحة، طمعًا فى كثرة
کیا اور ان عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا جیسا کہ درختوں سے پھل اتارا جاتا ہے اور ہر یک نے اپنے گھر کو ہتھیلی کی طرح
المال وزيادة الـراحة ثـم رجـعـوا مستبشرين، ونبذوا الحلى أمام يديه
صفاچٹ چھوڑا اس طمع سے کہ مال بڑھے گا اور بہت آرام ہوگا پھر خوش خوش واپس آئے۔ اور آ کر اس مکار کے آگے تمام زیور
فـرحـيـن. فلما رأى المكّار امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه، ورأى حمقهم
ڈال دیا اور اس حرکت کرنے کے وقت بہت خوش تھے پس جبکہ اس مکار نے دیکھا کہ اس کا تھیلا بھر گیا اور سختی جاتی رہی اور یہ
وجهلهم، فرِح فرحًا شديدًا، ووجد نفسه غنيًّا صنديدًا، قال أعلم أنكم
بھی دیکھا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہیں تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئیں ایک غنی رئیس کی طرح پایا کہنے لگا کہ میں جانتا
ذوو حـظ عـظـيـم ومـن الـفـائـزيـن، وسـتـجـتـنـون جَنَى عملكم وتعلُون
ہوں کہ تم لوگ بڑے ہی خوش قسمت ہو اور ان میں سے ہو جو مراد پاتے ہیں اور عنقریب تم اپنے عمل کا پھل چنو گے اور اپنے
مطاجملِكم، وتذكرونني إلى أبد الآبدين.
اونٹ پر سوار ہو گے اور ہمیشہ مجھے یاد رکھو گے۔

ثـم قـال يـا مـعشـر الأخيـار وأكباد هذه الديار، اعلموا أن هذا
پھر کہنے لگا کہ اے نیکوں کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقیناً جانیں کہ یہ عمل
الـعـمل من الأسرار، وقد وجب إخفاء ها من الأغيار، ومن أشراط هذه
اسرار میں سے ہے اور غیروں سے چھپانا اس کا واجب ہے اور اس کی شرطوں میں سے ہے جو
الـرُّقْية قـراءتُهـا فـى الـزاوية عـلـى شـاطئ الوادى عنؔد نهـر جـار فى ﴿۸۴﴾
اس کو گوشہ خلوت میں پڑھیں کسی جنگل کے کنارہ پر اس جنگل میں جہاں نہر بھی

البـادية، و كـذلك عُـلِّـمت من المعلِّمين، فهل تأذنونّي أن أفعل كذا،
جاری ہو اور اسی طرح مجھے استادوں نے سکھلایا ہے۔ اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہیں کہ میں ایسا ہی
وأرجـع إليـكـم بذهب كأمثال الرُّبَى، لترجعوا إلى شركائكم بمال ما
کروں اور ٹیلوں کی طرح مال لے کر واپس آؤں تا تم وہ مال لے کر اپنے شریکوں کے پاس جاؤ
رأتـه عيـن الـنـاظـريـن؟ وسترون قناطيرًا مقنطرة من الذهب الخالص
جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو اور عنقریب تم ڈھیروں کے ڈھیر سونااور خوبصورت مال دیکھو گے
والـمـال الـمـليـح، ولا تـرون نـظيـره في التنجية إلّا كفّارة المسيح،
اور بجز کفارہ مسیح کے نجات دینے میں اس کی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی
ويـكـفـي لدينكم الكفّارةُ ولدنياكم هذه الإمارة، فنجوتم في الدارينِ
ہے اور تمہاری دنیا کے لئے یہ امیری مکتفی ہے سو تم دونوں جہانوں میں
مـن تحريك اليدين ومِن جهد الجاهدين. قالوا الأمر إليك والقلب
محنت اور کوشش کرنے سے آزاد ہو گئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہیں اور
لـديـك، وإنك اليـوم لـديـنـا مـكيـن أميـن. قـال طوبىٰ لكم ستُفتَح
ہمارے دل تیرے پاس ہیں اور آج تو ہماری نظر میں با مرتبہ اور امین آدمی ہے۔ کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے
عليكم أبواب المسرّة وتُعطىٰ لكم مفاتيح الدولة، بل أعلّمكم رُقْيتي،
دروازے کھلیں گے اور تمہیں دولت کی کنجیاں دی جائیں گی بلکہ میں تمہیں یہ منتر بھی
لـكـي لا تضطربون عند غيبتي، ولكي تكون لكم دولة عظمىٰ ومُلكٌ لا
سکھلادوں گا تا میری عدم حاضری میں تمہیں کچھ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہیں ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ
يبـلـىٰ. قـالـوا لا نستـطيع إحصاء شكرك وإنك أكبر المحسنين. قال
دولت ہے اور ایک ایسا ملک ہے جس کا انتہا نہیں انہوں نے کہا کہ ہم تیرا شکر نہیں کر سکتے تو سب احسان کرنے والوں
جَيْـرَ، مـا عـلّـمـتُ أحـدًا هـذا الـعـمـل مـن قبـلـكم، ولا أعلّم بعدكم
سے بزرگ تر ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ تم یقیناً سمجھو کہ یہ عمل مَیں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں سکھایا اور نہ بعد تمہارے کسی کو

قـومًـا آخـريـن. فسـألـوا عنه سرَّ هذا التخصيص وحكمةَ تحديد

سکھاؤں گا۔ پس انہوں نے اس تخصیص کا بھید اس سے دریافت کیا اور اس چمک کے محدود رکھنے کی حکمت پوچھی

هـذا التبـصيـص، فأقسمَ بالأقنوم الذى يجير الجانى أنه ضاها فى

پس اس نے اس اقنوم کی قسم کھائی جو گناہ گار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت میں اقنوم ثانی سے مشابہ ہے۔

هذه العادة بالأقنوم الثانى، وجعلهم كالمسيح من المتفردين. ثم

یعنے جیسے اقنوم ثانی نے حضرت عیسٰے سے پہلے کسی اور سے تعلق نہیں کیا نہ بعد میں کرے گا ایسا ہی اس نے اس قوم سے

شـمّـر ذيـلـه ليـطيـر كـالـعـقاب، فغدا بإزعام الذهاب ولا اغتداءَ

یہ تعلق پیدا کیا اور کہا کہ میں نے اقنوم ثانی کی طرح ہو کر تمہیں مسیح کی طرح اپنے تعلق سے خاص کر دیا ہے پھر اس

الـغـراب، وقـال لهـم عـنـد الـفـرار يـا سادات الأمصار وصناديد

نے اپنا دامن اکٹھا کیا تا کہ عقاب کی طرح اڑ جائے پس اس نے چلے جانے کی نیت سے صبح کی ایسی صبح کہ کبھی

الـديـار، سآتيكم إلى نصف النهار، فانتظِرونى قليلًا من الانتظار، ولا ﴿۸۵﴾

کوے نے بھی نہ کی ہو اور بھاگنے کے وقت ان کو کہنے لگا کہ اے شہروں کے سردارو اور ولائیتوں کے رئیسوں میں

تـأخـذكـم شـىء مـن الاضـطـرار، فـإن الرُقْية طويلة والبُغية جليلة،

دو پہر تک تمہارے پاس آؤں گا سو تم نے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمہیں کچھ بے قراری نہ ہو کیونکہ منتر

والطبيعة عليلة، والمسافة بعيدة، والبرودة شديدة، وما كنت أن أشقّ

بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت

عـلـى نـفسـى فـى هذا الضُّعف والنحافة، وما أجد فى بدنى قوّةَ قطع

پڑتی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہ مشقت اپنے پر اٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ

الـمسـافة، وإنـى نبـذت عُـلَق الدنيا كلها، وتركت كُثْرَها وقُلَّها، وما

قوت بھی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اس کے کچھ اچھا دکھائی

يسـرّنـى إلا ذكـر الـمسيـح ربّ الـعالمين (لعنة الله على الكاذبين)

نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہے۔

ولٰكنّي كلّفت نفسي لكم بما رأيتكم من قبائل الشرفاء

مگر میں نے تمہارے لئے یہ کلفت اٹھائی کیونکہ میں نے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور

ووجدتكم كأطلال الأمراء وفي الضرّاء بعد النعماء ، وبما تحقّقت

میں نے دیکھا کہ تم امیروں کے باقی ماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اس لئے بھی کہ ہم میں اور تم میں

المصافاة وانعقدت المودّات، فهاجت رحمتي وماجت شفقتي،

بہت پیار ہوگیا ہے اور دوستانہ ربط ہوچکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اٹھی

وجذبني بَختُكم المحمود ونجمكم المسعود، فأردت أن أجعلكم

اور موجزن ہوئی اور تمہارے طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا سو میں نے چاہا کہ

كالسلاطين. وسأرجع إليكم مع الجَنى الملتقط، فانتظِروا بالقلب

تمہیں بادشاہ کی طرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لے کر تمہارے پاس آؤں گا سو آرزومند دل

المغتبط، سترون بيضاء وصفراء كحليلة جميلة زهراء ، وأُوافيكم

کے ساتھ میرے منتظر رہو عنقریب تم سونے اور چاندی کے ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسے کہ ایک خوبصورت

كالمبشّرين المستبشرين. فذهب وتركهم مغبونين. فما فهموا أنه غَرَّ

عورت سامنے آجاتی ہے۔ سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا اور ان کو ٹوٹے میں چھوڑ گیا۔ سو انہوں نے نہ سمجھا کہ

وطلب المفرّ، وفرحوا بتصور حصول المراد، ولبثوا يرقبونه رِقبةَ

وہ دھوکا دے گیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کے تصور میں وہ خوش ہوئے اور اسی جگہ ٹھہرا کر ایسے طور سے اس کی

أهلّة الأعياد، وينتظرونه انتظارَ أهل الوداد متنافسين، إلى أن

انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کی جاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہاں تک کہ

تلبست الشمس كالمتندمين نقابَها، وسوّدت كالمحزونين ثيابها،

سورج نے شرمندوں کی طرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غم ناک لوگوں کی طرح سیاہ کپڑے پہن لئے

وألغتْ كالمخدوعين حسابها، واختفتْ بوجهٍ مصفرّ كالمنهوبين. ﴿۸۶﴾

اور اپنے وجود کو دھوکا کھانے والوں کے مال کی طرح حساب سے نظر انداز کر دیا اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ

فـلـمـا طال أمد الانتظار، وتجاوز الوقت من موعد المكّار، وأضاعوا في
لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں جن کے مال لوٹے جاتے ہیں پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہوگیا اور اس مکار کے وعدہ
رِقبة الـزمانَ، وبانَ أن الرجل قد مانَ، نهضوا كالمجانين، وسعوا إلى كل
سے وقت بڑھ گیا اور جبکہ بہت سا وقت انہوں نے انتظار میں ضائع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو جھوٹ بول گیا تو
طـرف مـفتّشيـن، وعـدَوا إلـى اليـمين واليسار مرتعدين، بتصوُّر الحلى
سودائیوں کی طرح اٹھے اور ہر یک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور دائیں بائیں طرف دوڑتے ہوئے گئے اور بڑے زیوروں
الـكبـار وفِـكْـرِ هتک الأستـار. فـلـمـا استيـأَسـوا مـنه كالثكلى سقطوا
کا خیال اور پردہ دری کا بھی فکر تھا پس جب کہ اس کے ملنے سے زن فرزند مردہ کی طرح نو امید ہو گئے تو
كـالـمـوتـى، وأكبّـوا عـلـى وجوههم باكين، وعرفوا أنهم قد خُدعوا بل
روتے ہوئے اپنے مونہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹا گیا اور
جُـدعـوا ومـن القوم قُدعوا، فضربوا على خدودهم قائلين يا ويلنا إنا كنا
قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہوں نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر واویلا ہم تو لوٹے گئے
مـنهوبين مـخدوعين. ثـم ألـقـوا عـلـى رؤوسهم غبار الصحراء، وصعدت
دھوکا دیئے گئے پھر انہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور ان کی فریاد آسمان تک پہنچ گئی
صـرخهـم إلـى السـمـاء، وجـمـعـوا الناس حولهم من شدة الجزع والفزع
تب قوم ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور انہوں نے اس بلا سے نازل ہوئی اور اس زخم سے جس کا شگوفہ نکلا
والبـكـاء. فجاء هم القوم مُهرَعين، فسألوا عن بلاءٍ نـزل وجُرُحٍ ابتزل، وعن
اور اس مصیبت سے جس نے دلوں کو گلایا اور اس حادثہ سے جس نے بے قراری پیدا کی
مـصيبة مـذيبة لـلـقلوب وداهيةٍ مهيّجة للكروب، واستـفسروا من تفاصيل
دریافت کیا اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہوں
الـمـصيبة وكـيـفية الـقصة. فعافُوا أن يبيّنوا خوفًا من طعن الناس والخزى بين
نے بیان کرنے سے دل چرایا کیونکہ وہ لوگوں کے لطن طعن اور خاص و عام

العوام والخواص، ومع ذلک کانوا صارخين. فقال القوم ما لكم لا
میں رسوا ہونے سے ڈرے مگر باوجود اس کے فریاد کر رہے تھے۔ پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو
ترقأ دمعتكم ولا تسكن زفرتكم، أظُلِمُتم من قوم عادين؟ لِم تسترون
نہیں تھمتے اور تمہاری چیخیں کم نہیں ہوتیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیوں تم حقیقت کو چھپاتے
الحقيقة وتزيدون الكربة، ألا ترون إلى لوعةِ كرب المحبّين؟ فصاحوا
اور اپنے دوستوں کی بے قراری کو زیادہ کرتے ہو۔ پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیاں رسیدہ
صيحة المغبون، واستحيوا مِن إظهار الكمد المكنون، ثم بيّنوا القصّة
مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول دیا اور غصہ ظاہر
وأبدوا الغُصّة، وما كادوا أن يبيّنوا، ولكن عجزوا عن إصرار ﴿۸۷﴾
کر دیا اور نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر کریں لیکن اصرار کرنے والوں کے اصرار سے عاجز آ گئے۔ پس ہریک
المصرّين. فلامَهم كلُّ أحد من العقلاء، ومطرت مِن كل جهةٍ سهامُ
عقلمند نے ان کو ملامت کی اور ملامت کرنے والوں کے ہریک طرف
العُذلاء، فنكسوا رؤوسهم متندمين. وقال المعيّرون يا معشر الحمقاء
سے تیر برسے۔ پس انہوں نے شرمندہ ہوکر سر جھکا لئے اور ملامت کرنے والوں نے کہا
وأئمة الجهلاء، ألستم علِمتم أنه جاء كم فقير بادى الخذلان، وعليه
کہ اے احمقو اور جاہلوں کے پیشواؤ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ایک محتاج تمہارے پاس آیا جس کی بے عزتی کھلی کھلی تھی
بُردانِ رثّانِ كالعُثان؟ فمن كان فى أطمار كيف يهبكم رِياشَ أفخارٍ،
اور اس پر پرانی چادریں دھوئیں کی طرح تھیں سو جو شخص آپ ہی پرانی چادریں رکھتا تھا وہ تمہیں لباس فاخرہ
وينجيكم من أسرِ أوطار؟ أما رأيتم عليه أثر الإفلاس، فكيف شغفتم به
کہاں سے دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تم نے افلاس کے آثار اس میں نہیں پائے تھے
أكنتم أنعاما أو من الناس؟ ثم كانت هذه الخرافات بعيدة من قانون
پھر کیوں تم اس کے فریفتہ ہو گئے کیا تم چار پائے تھے یا آدمی تھے پھر قطع نظر اس سے یہ باتیں بھی ازقبیل

القدرة وخارجة من السنن المستمرة، فكيف قبِلتموها وقائلَها إن
خرافات اور قانون قدرت سے بعید تھیں اور خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ سے دور تھیں پس اگر تم عقلمند تھے تو کیوں اس شخص کو
كنتم عاقلين.
اور اس کی باتوں کو قبول کر لیا۔

وكيف نسيتم تجارب الحكماء، أكنتم أنعامًا أو كنشوانِ
اور کیونکر تم نے حکیموں کے تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چار پائے تھے یا شراب سے مست تھے
الصهباء مخمورين؟ وكيف ظننتم أنه صدوق أمين مع أنه خالفَ
اور تم نے کیونکر جانا کہ وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقوں کے برخلاف
الصادقين أجمعين؟ أما رأيتم أطماره؟ أما شاهدتم إزاره؟ أما سمعتم من
بات کہی کیا تم نے اس کی پرانی چادریں نہ دیکھیں کیا تم نے مکاروں کے قصے
قبل قصصَ المكّارين؟ فلا تلوموا أحدًا ولوموا أنفسكم إنكم قد
نہیں سنے تھے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تم نے
أهلكتم نسوانكم وإخوانكم وخلانكم وجيرانكم، فليبكِ على
اپنی بیویوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ہمسائیوں کو ہلاک کر دیا پس چاہیئے کہ ہر یک
فهمكم من كان من الباكين.
رونے والا تمہاری سمجھ پر رووے۔

هذا مثل المسيحيين وكفّارتهم وجهلهم وغرارتهم، وما قلنا
یہ عیسائیوں اور ان کے کفارہ کی مثال ہے اور ان کی نادانی کا نمونہ ہے اور ہم نے
ذلك إلا نصاحةً للّٰه لقوم جاهلين. ولكن المسيح والصالحين من
محض للہ نادانوں کے لئے یہ نصیحت بیان کی ہے۔ مگر مسیح اور اس کے نیک اصحاب اس مثیل
أصحابه مبرَّؤون من ذلك المثل وخطابه، وما نتوجه إلا إلى الخائنين ﴿۸۸﴾
سے مبرا ہیں اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ لوگوں کی طرف ہے

الـذيـن سيـرتهم سيـرة السرحـان ولبـوسهـم لبـوس الـرُّهبـان، وقد تبينَ
جن کی خصلت بھیڑیئے کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور ان کی برگشتگی اور ان کی رات کی سختی ظاہر
انكفاء هم وبرح ليلا ئهم، وتبين أنهم من الضالين المضلين. ومن وقاحتهم
ہوچکی ہے اور ظاہر ہوچکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہیں۔ اور ان کی کمال بے شرمی ہے
أنهـم مـع جهلهم يصولون على الإسلام، ويضلّون طوائف الأنام، ويشيعون
کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے
أنـواع الآثـام، وكانوا قومًا دجّالين. فليندموا على بادرة الاعتقاد، وليخافوا
گناہوں کو پھیلا رہے ہیں اور وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیئے کہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہوں اور
خسرانهم يوم المعاد، وما أنا إلّا نذير من ربّ العالمين.
اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈریں اور **میں تو ایک ڈرانے والا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔**

إنّـي مـن اللّٰـه العـزيز الأكبرِ	حـقٌّ فهـل مـن خـائفٍ مُتـدبّـرِ
میں اس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ اور عزت والا ہے	یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے! جو ڈرے اور سوچے
جـاء ت مـرابيع الهدى ورِهامُها	نـزلـتْ وجَـوْدٌ بـعدها كالعسكرِ
ہدایت کے بہاری مینہ آ گئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو	اتر آئے اور بڑا مینہ اس کے بعد ایک لشکر کی طرح آنے والا ہے
جُـعـلـت ديار الهند أرضَ نـزولها	نـصـرًا بـما صارت محلَّ تنصُّرِ
ان مینہوں کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی	مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانوں میں پھیلنے کی یہی جگہ ہے
فيهـا جـمـوع يشتـمـون نبيَّنـا	فيهـا زروع مـن ضـلالٍ مُـوثَـرِ
اس ملک میں ایسے لوگ ہیں جو ہمارے نبی صلعم کو گالیاں دیتے ہیں	اس ملک میں گمراہی کی کھیتیاں ہیں جو پسند کی گئی ہیں
قـوم يـعـادون التُّـقٰـى مِن خبثهم	ويـؤيـدون أمـورَ ضِـدِّ تـطهُّـرِ
وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنے خبث کے پرہیزگاروں سے دشمنی رکھتی ہے	اور ناپاکی کی باتوں کو شائع کر رہے ہیں
وتـكـنّسـتْ ذاتَ المِرار ظبيُّهمُ	إذ صُـلـتُ عـنـد تناضُلٍ كغضنفرِ
اور کئی مرتبہ ان کے ہرن مجھ سے چھپ گئے	جب کہ میں نے لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کیا

منهم خبيث مفسد متفاحش أُخبِرتُ عنه وليتنی لم أُخبَرِ
ان میں سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے مجھے اس کی اطلاع دی گئی ہے کاش کہ نہ دی جاتی یعنی اس کا وجود ہی نہ ہوتا

غُولٌ يسبّ نبيّنا خيرَ الورٰی لُكَعٌ وليس بعالم متبحّرِ ﴿۸۹﴾
ایک شیطان ہے جو ہمارے نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہے سفلہ نادان فرومایہ ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کوئی عالم متبحر حقائق کی تہ تک پہنچنے والا ہو

يا غُولَ باديةِ الضلالة والهوٰی تهذی هوًی مِن غير عينِ تبصُّرِ
اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان تُو محض ہوا پرستی سے بکواس کر رہا ہے اور معرفت کی آنکھ تجھ کو حاصل نہیں

قطّعتَ قلب المسلمين جميعهم كم صارم لك يا عَبيطُ وخنجرِ
تو نے تمام مسلمانوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اے دروغگو جنگجو ہمیں یہ تو بتلا کہ تیرے پاس کتنی تلواریں اور خنجر ہیں

إنا تصبّرُنا علی إيذائكم والنفس صارخة ولم تتصبرِ
ہم نے تو تمہارے دکھ دینے پر بتکلف صبر کیا مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

إنا نری فتنًا تذيب قلوبنا إنا نری صورًا تهولُ بمنظرِ
ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو دلوں کو گلاتے ہیں ہم وہ منہ دیکھ رہے ہیں جو ہمیں ڈراتے ہیں

جاء وا كمفترس بنابٍ داعسٍ دحسًا ككلب نابح متشذّرِ
وہ ایک شکار مارنے والے کی طرح نیزہ مارنے والے دانتوں کے ساتھ آئے قوم میں تفرقہ ڈالنے والے ہیں اس کتے کی طرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنے کے لئے دم اکٹھی کر لیتا ہے

كانوا ذيابًا ثم وجدوا سَخْلةً فی البرّ منفردًا أسيرَ تحسُّرِ
وہ تو بھیڑیئے تھے سو انہوں نے جنگل میں ایک اکیلا برہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

وتری بطون المفسدين كأنها قِربٌ بما نالوا كمالِ تعَجُّرِ
اور مفسدوں کے پیٹوں کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ مشکیں ہیں کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ ان میں بل پڑتے ہیں

حاذت مطاياهم علی أعناقنا حتی تكسّرنا كعظمٍ أنخَرِ
انہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردنوں پر سخت دوڑایا یہاں تک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کی طرح ہوگئے

فاض العيون من العيون كأنها ماء جری من عَندَمٍ متعصّرِ
آنکھوں سے چشمے جاری ہوگئے گویا کہ وہ دم الاخوین کا پانی ہے جو اس کے نچوڑنے کے وقت چک رہا ہے

فنهضتُ أنصَحهم وكيف نصاحتی قـومًـا أوابـدَ مـعـجَـبين كضيطَرِ

پس میں گالیاں دینے والوں کونصیحت کرنے کے لئے اٹھا اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہوسکتا تھا جو ایک وحشی اور خود بیں اور فرومایہ اور بے خبر آدمی کی طرح ہے

قـد غُـودِرَ الإسـلام مِـن جهلا تهم وخـلَـتْ أمـاعزُ عن سحابٍ ممطرِ

عوام نادان نے ان کے باطل وساوس سے اسلام کو ترک کردیا اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رہ گئی

شاقـت قلوبَ الناس ظُعُنُ جِيائهم فتـأبّـطـوا بُـرَحـاءَ هـم بتخـيُّرِ ﴿۹۰﴾

لوگوں کے دلوں کوان ہودج نشینوں نے شوق دلایا جوان کی ہنڈیوں کے سرپوش کے اندر تھیں سو انہوں نے ان کی بلا کو دیدہ دانستہ بغل میں لے لیا

زُجَـلٌ عـمـون مـنـجّسو عرصاتِنا فَـجَـأَتْ طـوائـحُهـم كذِيبٍ مُبكِرِ

اندھی جماعتیں ہیں جو ہمارے ملک کو پلید کر رہی ہیں ان کے حوادث ناگاہ ہم پر بڑے اور وہ ایسے آئے جیسا کہ بھیڑیا فجر کے وقت شکار کے لئے نکلتا ہے

والـعيـن بـاكية وليس بكـاؤنـا شيـئًـا سِوى الفضل المنير المسفِرِ

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا بجز اس فضل کے جو روشن کرنے والا اور صبح کے وقت آنے والا ہے

إن البـلايـا لا يـرُدُّ رِكـابَـهـا إلا يـدا مـلِـكٍ قـديـر أكـبـرِ

بلاؤں کے اونٹ سواروں کو کوئی رد نہیں کر سکتا مگر اس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

إن الـمهيـمـن لا يُضِـيع عباده فَـافْـرَحْ ولا تـحـزنْ بوقتٍ مُضجِرِ

خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرے گا سوتو خوش ہو اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینے والا ہے غمگین مت ہو

أيهـا المتنصّرون والعادون العمون لقد جئتم شيئًا إدًّا، وجُزتم

اے عیسائیو اور حد سے تجاوز کرنے والے اندھو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تم نے راہ راست کو چھوڑ دیا

عن القصد جدًّا. تعبدون من مات وفاتَ، وعظّمتم العظام الرُّفاتَ،

تم نے اس کو خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیوں کی تعظیم کی

وغمصتم الصادقين. وفيكم مَن إذا كُلِّمَ كَلَّمَ، وإذا سُلِّمَ ثَلَّمَ. تقولون

اور صادقوں کا تم نے عیب پکڑا اور تم میں ایسے شخص بھی ہیں کہ جب ہمکلام ہوں تو بدگوئی سے دلوں کو آزار

إنا لُقِّنّا الحلمَ، وعُلِّمْنا السلمَ، ولكنا لا نجد فيكم قارع

پہنچاویں اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور بے گزند رکھا جائے تو اور بھی رخنہ ڈالیں۔ اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ

هـذه الـصّـفات وقريع هذه الصفات، بل نجدكم حريصين على الضرّ،
ہم کو حلم سکھایا گیا ہے اور صلح کاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم میں ایسا شخص نہیں پاتے جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا
وراغبين في إيصال الشرّ. تسبّون الأخيار، وتلعنون الأبرار، وتختالون
اوران صفتوں کا مالک ہو بلکہ ہم تو تم کو دکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہیں تم نیکوں کو
من الزهو، وتنصبّون إلى اللّهو، وما تنصرتم إلا لتكونوا ذوی جُرُدٍ
گالیاں دیتے اور راستبازوں پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہارے ناز کی چال میں تکبر بھرا ہوا ہے اور لہولعب کی طرف
مربوطة وجِدَةٍ مغبوطةٍ، ولتميسوا في رِياش، وتتخلصوا من فكر
گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونے سے تمہاری یہی غرضیں ہیں کہ تمہارے طویلوں میں گھوڑے ہوں اور قابل
معاش، وتجدوا ما تشتهي الأنفس وتتلذّ الأعين، ولتتجنّوا قطوف
رشک دولت مندی تم کو حاصل ہو اور لباس فاخرہ میں تم لٹکتے پھرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ اور تم کو وہ سب
اللّذات فارغين. ووالله إن فسق النصارى قد عظم في الديار، وأخنوا ﴿۹۱﴾
چیزیں مل جائیں جن کو تمہارے نفس چاہتے ہیں اور جن سے تمہاری آنکھیں لذت حاصل کرتی ہیں اور تا کہ اپنی
على الناس بأنواع التبار. اتّسخت أبدانهم من أوساخ الذُنوب، فما
لذتوں کے چنے ہوئے پھل فارغ بیٹھ کر کھاؤ۔ اور بخدا نصاریٰ کا فسق ملکوں میں بڑھ گیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت
مالوا إلى الذَنوب، وبلغ أمرهم من كثرة الأدران إلى الحِمام، فما
میں لوگوں کو ڈال دیا ہے ان کے بدن گناہوں کی میل سے میلے ہو گئے مگر انہوں نے نہ چاہا کہ پانی کا بھرا ہوا بوکا
عجُّوا إلى الحَمّام، وصاروا بادیَ الجردة كالأنعام، فما آلوا إلى حلل
ان کو ملے اور میلوں کی کثرت سے ان کی نوبت موت تک پہنچی پس انہوں نے حمام کی طرف رغبت نہ کی اور
الإنعام، وأحبوا الذهبَ، والإيمانُ فرَّ وذهَب، فأكبّوا على الدنيا خائنين.
چارپاؤں کی طرح ننگے ہو گئے اور انعام کے لباس کی طرف توجہ نہ کی اور سونے سے پیار کیا اور ایمان بھاگ گیا سو
وكذلك زادت منهم سموم الطغيان، وركدت ريح الإيمان، حتى
دین سے نومید ہو کر دنیا پر گرے اور اسی طرح ان سے گمراہی کی زہریں پھیلیں اور ایمان کی ہوا تھم گئی یہاں تک کہ

صـار الـزمان كليلة حالكة الجلباب هامية الرَّباب، تركوا طريق الخير
زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے انہوں نے اس بھلائی کے طریق کو
الـمـأثـور، ودعَـوا إلى الويل والثبور، ثم صار الكذب عادتهم، وإشاعة
چھوڑ دیا جو مسلسل چلی آتی تھی اور موت اور ہلاکت کی طرف لوگوں کو بلایا۔ جھوٹ ان کی عادت ہوگیا
الفسق سيرتهم، وتوهين المقدسين خصلتهم، ومالُ الإعانات جَرّتهم.
اور فسق ان کی سیرت ہو گیا اور پاکوں کی توہین کرنا ان کی خصلت ہو گئی اور چندہ کا روپیہ ان کا
لا يبالون صغيرة ولا كبيرة، ولا يتقون جرأة ولا جريرة، ويفتِنون قلوب
جال ہوگیا نہ صغیرہ سے ڈریں اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے
الـنـاس بـأنـواع الـوَسـواس، أو يـنـطقون بالبهتان على رسل الرحمن.
تا اور لوگوں کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ میں ڈالیں اور خدا تعالیٰ کے پیغمبروں پر بہتان
وشِـنُشِـنتُهـم الانتـقالُ مِن صيد إلى صيد، والرجوعُ من كيد إلى كيد،
باندھتے ہیں اور ان کی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کی طرف جائیں اور
فتارة يُـرُون الـنسـاءَ، وطـورا بيـضاءَ وصفراء، ومرةً مِياهَهم الغِزار،
ایک مکر سے دوسرے مکر کی طرف رجوع کریں بعض وقت عورتیں دکھاتے ہیں اور بعض وقت سونا اور چاندی اور
وأخـرى الأشـجـارَ والثمار. فنشَب الجهّالُ في شبكتهم، والفسّاق في
کبھی اپنے پانی کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پھل۔ سو ان کے جال میں اکثر جاہل پھنس گئے اور اکثر فاسق
هوّتهم، ونسَلوا مِن كل حدبٍ مصطادين.
ان کے گڑھے میں جا گرے اور وہ ہر یک بلندی سے شکار کرنے کے لئے دوڑے۔

اُنظُرْ إلى الـمتنـصّرين وذانِـهمْ وانـظُـرْ إلى ما بـدأ مِن أدرانهمْ ﴿۹۲﴾
عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبوں کو اور ان میلوں کو دیکھ جو ان سے ظاہر ہوئیں
مِـن كـل حـدب يـنسِـلون تشذّرًا ويـنـجّسـون الأرض من أوثانهم
وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر یک بلندی سے دوڑے ہیں اور اپنے بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہیں

نشكو إلى الرحمن شرَّ زمانهم ونعوذ بالقدّوس من شيطانهم

ہم ان کے زمانے کے شر سے خدا تعالیٰ کی طرف شکایت لے جاتے ہیں اور ان کے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ میں آتے ہیں

هل مِن صَدوق يُوجدَنْ فی قومهم أم هل عرفتَ الصدق فی بلدانهم

کیا کوئی راستباز ان کی قوم میں پایا جاتا ہے یا تو نے شناخت کیا کہ ان کے شہروں میں سچائی بھی ہے

هم يعبدون الآدمی كمثلهم هم ينشرون الفسق فی أوطانهم

وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کر رہے ہیں وہ اپنے وطنوں میں بدکاری کو پھیلاتے ہیں

الماكرون الكائدون من الهوى والزور كالأثمار فی أغصانهم

حرص کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں اور ان کی شاخوں میں جھوٹ پھلوں کی طرح موجود ہے

العين باكية على حالاتهم للعقل حسرات على هذيانهم

آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتیں ہیں

مكرٌ على مكر خيالُ قلوبهم كذبٌ على كذب بيانُ لسانهم

ان کے دلوں کے خیال مکر پر مکر ہے اور ان کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

إنی أراهم كالبنين لِغُوْلِهم إن التطهر لا تحل بخانهم

میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ابلیس کے لئے بطور بیٹوں کے ہیں اور پاکیزگی ان کے کاروان سرائے میں نہیں اترتی

كيف الرجاء وقد تأبّطَ قلبُهم شرًّا أراه دخيلَ جَذْرِ جنانهم

کیونکر امید کریں حالانکہ ان کے دل شرارت کو اپنی بغل میں لئے بیٹھے ہیں اور وہ شرارت ان کے دلوں کے اندر گھسی ہوئی ہے

بل كذّبوا بالحق لما جاء هم وتمايلوا حقدًا على بهتانهم

بلکہ جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے تکذیب کی اور کینہ سے اپنے بہتانوں کی طرف جھک پڑے

كم مِن سموم هبَّ عند ظهورهم كم مِن جَهول صِيدَ مِن أرسانهم

ان کے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائیں چلی ہیں اور ان کی رسیوں سے بہت جاہل شکار ہو گئے

﴿۹۳﴾ هم أنكروا بحر العلوم بخبثهم واستغزروا ما كان فی كِيزانهم

انہوں نے اپنے خبث سے علموں کے دریا سے انکار کیا اور جو کچھ ان کے پیالوں میں تھا ان کو بہت کچھ سمجھا

لا یعلم النوکی دخیلةَ أمرھم مِن غیرِ رقّتھم ولینِ لسانھم

بے وقوف لوگ ان کی اصل حقیقت کو نہیں جانتے بس اسی قدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہیں

واللّٰہِ لولا ضنکُ عیشٍ مُقلِقٍ ما مالَ مرتدّ إلی أدیانھم

اور بخدا اگر تنگی رزق کسی کو تکلیف نہ دیتی تو کوئی مرتد ان کے دین کی طرف میل نہ کرتا

قد جاء ھم قوم بحرصِ لبانھم ولینفُضَنْ ما کان فی أردانھم

ایک قوم تو ان کے دودھ کی حرص سے ان کے پاس آئی تا کہ وہ جو کچھ ان کی آستینوں میں ہے جھاڑ لیں

کانوا کذئب البَرِّ مکلومِ الحشا مِن جوعھم فسعوا إلی عمرانھم

وہ جنگل کے بھیڑیئے کی طرح بھوک سے خستہ اندرون تھے پس وہ ان کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم سُقوا کأس الحتوف بوعظھم قوم خَروفٌ فی یدَی سِرحانھم

ایک قوم نے تو موت کے پیالے ان کے وعظ سے پی لئے اور ایک دوسری قوم برّہ کی طرح اس بھیڑیئے کے ہاتھوں میں ہے

عمّتْ بلایاھم وزاد فسادھم واشتدّ سیل الفتن من طغیانھم

ان کی بلائیں عام ہو گئیں اور ان کا فساد بڑھ گیا اور فتنوں کا سیلاب ان کی بے اعتدالیوں سے بہت سخت ہو گیا

یا رَبِّ خُذْھم مثلَ أخذِک مفسدًا قد أفسدَ الآفاقَ طولُ زمانھم

اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے ان کے طول زمانہ نے دنیا کو بگاڑ دیا

أدرِکْ رجالًا یا قدیرُ ونسوةً رحمًا ونَجِّ الخَلْق من طوفانھم

اے قادر تو اپنے رحم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خبر لے اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش

حلّتْ بأرض المسلمین جنودھم فسرَتْ غوائلھم إلی نسوانھم

ان کے لشکر مسلمانوں کی زمین میں اتر آئے اور ان کی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی

یا ربَّ أحمدَ یا إلٰہَ محمّدٍ اِعصِمْ عبادک من سموم دخانھم

اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الہٰ اپنے بندوں کو ان کے دھوؤں کی زہروں سے بچا لے

یا عونَنا انصُرْ مَن سواک ملاذنا ضاقت علینا الأرض من أعوانھم

اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جاپناہ ہے ہم پر ان لوگوں کے مدد گاروں سے زمین تنگ ہو گئی

﴿۹۴﴾ كَسِّرْ زُجاجتهم إلهي بالصفا واعصِمْ عبادك من سموم بيانهم

اے خدا پتھروں سے ان کے شیشے کو توڑ دے اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کے بچا لے

سبُّوا نبيَّك بالعناد وكذّبوا خيرَ الورى فانظرْ إلى عدوانهم

تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا وہ نبی جو افضل المخلوقات سے ہے سو تو ان کے ظلم کو دیکھ

يا ربّ سحِّقْهم كسحقك طاغيًا وَانْزِلْ بساحتهم لهدم مكانهم

اے میرے رب ان کو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو پیستا ہے اور ان کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے لئے ان کے صحن خانہ میں اتر آ

يا ربِّ مَزِّقْهم وفَرِّق شَمْلَهم يا ربِّ قَوِّدْهم إلى ذوبانهم

اے میرے رب ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دے اے میرے رب ان کو ان کے گداز ہونے کی طرف کھینچ

قد أزمعوا إضلالنا ووبالَنا فاضرِبْ مكايدهم على أبدانهم

انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں میں ٹھان لیا ہے سو تو ان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

وإذا رميتَ فإن سهمك قاتلٌ حَدٌّ كأسياف على شجعانهم

اور جب تو تیر چلاوے تو تیر تیرا قتل کرنے والا ہے تیز ہے اور تلواروں کی طرح ان کے بہادروں پر پڑتا ہے

صِرْنا حَمولةَ جورِهم وجفائهم زُمّتْ ركاب الهجر مِن وثبانهم

ہم ان کے ظلم کے شتر باربرداری ہو گئے جدائی کے اونٹوں کو ان کے حملوں کے سبب سے مہار دی گئی

لولا تَعافَيْنا تعاقُبَ سَبِّهم لرميتُ سهم النار عند عُثانهم

اگر ہم ان کی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نہ کرتے تو میں ان کے دخان کے مقابل پر آگ کے تیر چلاتا

ما يظلم الأشرار إلا نفسهم سترى بندم القلب عَضَّ بنانِهم

ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر سو تو عنقریب دیکھے گا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سرانگشت کاٹیں گے

ظنّوا بأن اللّٰه مخلِفُ وعده فبغوا بأرض اللّٰه من طغيانهم

انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں پورا کرے گا تب وہ خدا تعالیٰ کی زمین میں اپنی بے اعتدالی کی وجہ سے باغی ہو گئے

وقبولُ أمر الحق عارٌ عندهم صعبٌ على السفهاء عطفُ عِنانهم

سو حق کا قبول کرنا ان کے نزدیک عار ہے اور نادانوں پر حق کی طرف باگ پھیرنا سخت ہو گیا ہے

سُودٌ کخافیة الغراب قلوبهم ۔۔۔ والخلْقَ مخدوعون من لمعانهم

ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے وہ پر جو پیٹھ کی طرف ہوتے ہیں ۔۔۔ اور خلقت ان کی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

فارقُبْ إذا صاحبتَهم بمحبّةٍ ۔۔۔ فتنًا بدینک عند اِستحسانهم ﴿۹۵﴾

پس جب تو ان کی صحبت اختیار کرے تو تجھے ۔۔۔ بباعث ان کے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا امیدوار رہنا چاہئے

ولقد دعوتُ الرب عند تناضُلی ۔۔۔ واللّٰهُ تُرسی عند ضرب سِنانهم

اور میں نے اپنے مقابلہ کے وقت اپنے رب کو بلایا ۔۔۔ اور ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

یا مستعانی لیس دونک مَلجأی ۔۔۔ فانصُرْ وأیِّدْنا لهدم قِنانهم

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں ۔۔۔ پس مدد کر اور ان کے پہاڑوں کے توڑنے کے لئے ہماری تائید فرما

یا من یعیّرنی بموت إلٰههم ۔۔۔ أفلا تریٰ ما جَذَّ أصلَ إهانهم

اے وہ شخص جو مجھے اس لئے سرزنش کرتا ہے کہ میں ان کے مصنوعی خدا یعنی حضرت عیسےٰ کی موت کا قائل ہوں ۔۔۔ کیا تو دیکھتا نہیں کہ کس اعتقاد نے ان کی بیخکنی کی ہے

واللّٰهِ إن حیاة عیسی حیّةٌ ۔۔۔ تسعی لتُهلِک کلَّ مَن فی خانهم

بخدا حضرت عیسیٰ کی زندگی ایک سانپ ہے ۔۔۔ وہ سانپ دوڑتا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو ان کی سرائے میں ہیں

جعَل المهیمن حکمةً من عنده ۔۔۔ فی موت عیسی قَطْعَ عرقِ جِرانهم

خدا تعالیٰ نے اس بات میں حکمت رکھی ہے ۔۔۔ کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے ان کا مذہب ذبح کیا جائے

کیف الحیاة و قد تُوُفّیَ مثله ۔۔۔ حزبٌ وخیرُ الخَلق بعد زمانهم

یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہوں حالانکہ ان سے پہلے جتنے نبی آئے ۔۔۔ وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا اور پیچھے سے آیا وہ بھی فوت ہو گیا

هل غادرَ الحتفُ المفاجئ مرسلًا ۔۔۔ أم هل سمعتَ الحیّ من أقرانهم

کیا اچانک پکڑنے والی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا ۔۔۔ یا تو نے کبھی سنا کہ ان کے ہم رتبوں میں سے کوئی زندہ رہا

أتغیظُ ربَّک لابن مریم حِشنةً ۔۔۔ وتحید عن مولی إلی إنسانهم

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کے لئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کینہ ہے ۔۔۔ اور مولیٰ کریم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کے انسان کی طرف جاتا ہے

فاطلُبْ هُداه وما أخالُک تطلبُ ۔۔۔ فَاخْسَأْ وکُنْ منهم ومن إخوانهم

سو تو اللہ کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے ۔۔۔ پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

یا مَن تظنّی البولَ ماءً باردًا	أخطأتَ مِن جهلٍ بِاسْتِسْمانهم
اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا	تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا
یا ربِّ أَرِنی یومَ کسرِ صلیبهم	یا ربّ سلِّطْنی علی جدرانهم
اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا	اے میرے رب ان کی دیواروں پر مجھ کو مسلط کر
فإذا تکلَّمْنا فسیفٌ قولُنا	رمحٌ مبید لا کمِثل بیانهم
اور جب ہم کلام کریں تو ہماری کلام ایک تلوار ہے	ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ ان کے بیان کی طرح
ولقد أُمرتُ من المهیمن بعدما	هاجت دخان الفتن من نیرانهم
اور میں خدا کی طرف سے مامور ہوں	اس وقت کے بعد جو پادریوں کی آگ سے دھوئیں اٹھے
ما قلت بل قال المهیمن هکذا	ما جئتُهم بل جاء وقت هوانهم
یہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ نے اسی طرح کہا	میں ان کے پاس نہیں آیا بلکہ ان کی ذلت کا وقت آ گیا
طورًا أحارب بالسهام وتارةً	أَهوی بأسیاف إلٰی إثخانهم
کبھی میں ان سے تیروں کے ساتھ جنگ کرتا ہوں	اور کبھی میں اپنی تلواروں کے ساتھ ان کے قتل کثیر کی طرف توجہ کرتا ہوں
بمهنّدٍ صافِ الحدید جذمتُهم	وعصایَ قد أفنَتْ قُوَی ثعبانهم
نہایت عمدہ تلوار سے میں نے ان کو کاٹ دیا ہے	اور میرے عصا نے ان کے سانپ کی تمام قوتیں فنا کر دیں
روحی بروح الأنبیاء مضمَّخٌ	جادتْ علیّ الجَودُ من فیضانهم
میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے	اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا
إنّا نرجّع صوتنا بغنائهم	إنّا سُقینا من کؤوس دِنانهم
ہم انہیں کے گیت کو سُروں کے ساتھ گاتے ہیں	ہم انہیں کے پیالوں میں سے پلائے گئے ہیں
قوم فنوا فی سبلِ مَربَعِ ربّهم	والعُمی لا یدرون مطلع شأنهم
وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہوگئی	اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے
کم من شریر أُهلکوا بعنادهم	ورأوا مُدَی نحرٍ وراء کُبانهم
بہت شریر ہیں جو بوجہ ان کے عناد کے ہلاک کئے گئے	اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنے کی کاردیں انہوں نے دیکھ لیں

﴿۹۶﴾

وسیُرغِم اللّٰهُ القدیر أنوفهم ویُری المهیمن ذُلَّ داءِ خُنانهم

عنقریب خدا تعالیٰ ان کی ناکوں کو خاک میں ملائے گا اور ان کی ناک کی بیماری کی ذلت دکھاوے گا

الیوم قد فرحوا برجسِ تنصُّرٍ والحق لا یخطو إلٰی آذانهم

آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہیں اور سچائی ان کے کانوں کی طرف قدم نہیں بڑھاتی

قوم تمیل مع الهوی أفکارهم وعفَتْ نقوشُ الصدق من حیطانهم

یہ ایک قوم ہے جن کے فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جھک پڑتے ہیں اور سچائی کے نقش ان کی دیواروں سے مٹ گئے ہیں

ظهرت کأثر السمّ ثورةُ وعظهم رحلتْ تُقاة الخَلق من إدجانهم ﴿۹۷﴾

زہر کے اثر کی طرح ان کے وعظ کا جوش ظاہر ہے ان کے مقام سے لوگوں کی پرہیز گاری کوچ کر گئی

هل شاهدتْ عیناک قومًا مثلهم أم هل سمعتَ نظیرهم فی ذانهم

کیا ایسی قوم تُو نے کوئی اور بھی دیکھی یا ان کے عیب میں اُن کی کوئی دوسری نظیر بھی سنی

بطریقةٍ سنّتْ لهم آباؤهم یدعو إلی الجَهُلات صوت کِرانهم

اس طریق سے جو ان کے باپ دادوں نے مقرر کیا ہے ان کا طنبور باطل باتوں کی طرف بلا رہا ہے

فکأنّ أبواب المکائد کلها فُتحتْ لفتنتنا علٰی رُهبانهم

پس گویا کہ تمام فریبوں کے دروازے ان پر اس لئے کھولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو

قد آثروا طرق الضلال تعمّدًا ما زاد خسران علٰی خُسرانهم

گمراہی کی تمام راہوں کو پسند کر لیا جس ٹوٹے میں وہ پڑے ہیں اس سے بڑھ کر کوئی اور ٹوٹا نہیں

إن الصلیب سیُکسَرنْ ویُدَقَّقَنْ جاء الجِیادُ وزهَق وقتُ أتانهم

صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا گھوڑے آئے اور گدھیاں بھاگیں

الکذب مجبنةٌ لکل مُباحث لکنهم ترکوا حیاء جنانهم

جھوٹ بولنا ہر یک بحث کرنے والے کے لئے بزدلی کا باعث ہوتا ہے مگر انہوں نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

سمٌّ مبید مهلکٌ فی لبنهم مَکرٌ مُضِلُّ الخَلقِ فی هَدَجانهم

اُن کے دودھ میں زہر ہے جو ہلاک کرنے والی اور مارنے والی ہے ان کی پیرانہ رفتار میں ایک مکر ہے جو خلقت کو گمراہ کرنے والا ہے

فـارُبَـأْ بـدينک عند رؤية وجههم　　واقـنَـعْ بشَوکٍ مِن جَنی بستانهم

پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھ　　اور ان کے باغ کے پھل سے بیزار ہوکر کانٹے پر قناعت کر

الـموت خيـر للفتٰی من خبزهم　　فـاصبـرْ ولا تـجـنَـحْ إلی تَهُتانهم

جوانمرد کے لئے مرنا ان کی روٹی سے بہتر ہے　　پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے مینہہ کی طرف مت جھک

و نـضـارة الدنيا تزول بطرفةٍ　　فـاقـنَـعْ ولا تـنـظُـرْ إلـی أفنانهم

اور دنیا کی تازگی ایک دم میں دور ہوجاتی ہے　　سو قناعت کر اور ان کی شاخوں کی طرف نظر مت کر

الـنـار تسـقـط كالصواعق عندهم　　فتـجـافَ يـا مـغرورُ عن أحضانهم

آگ ان کے پاس بجلی کی طرح گر رہی ہے　　پس ان کے کناروں سے اے دھوکا کھانے والے ایک طرف ہوجا

﴿۹۸﴾ أيـن الـمـفـرّ مـن القضاء إذا دنا　　إلّا إلٰـی رَبٍّ مُـزيـلِ قِـنـانهـم

تقدیر سے کہاں بھاگیں جب آ گئی　　صرف خدا تعالیٰ کی پناہ ہے جو ان کے ٹیلوں کو دور کرے گا

يَسْبـون جهّـالًا بـرقّة لـفـظهـم　　يُصْبون قلب الخَلق من إحسانهم

جاہلوں کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہیں　　اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہیں

فـلـذا يُـحِـبُّ مـزوِّرٌ أديـارَهـم　　مِـن شـحّـه ميلًا إلـی مـرجـانهم

اسی لئے ایک مکار ان کے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے　　اپنے لالچ سے ان کے موتی کی خواہش سے

ولـو انتقدتَ جموعهم فی دَيرهم　　لـوجـدتَ سقطًا شيخهم كعَوَانهم

اور اگر تو ان کے گرجاؤں میں ان کی جماعتوں کو پَرکھے　　تو ان کے بڈھے کو ایسا ہی ردی پائیگا جیسا کہ ان کے درمیانی عمر والے کو

مـا الـفرق بين المشركين وبينهم　　بـل هـم بـنـوا قصرًا علی بنيانهم

ان میں اور مشرکین میں فرق کیا ہے　　بلکہ انہوں نے تو مشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

يهـوی إليهـم كـلُّ نِـكْسٍ فـاسقٍ　　ليبيـت شَبْـعـانًـا بـلـحم جِفانهم

ہر یک ضعیف فاسق اُن کی طرف گرتا ہے　　تا ان کے پیالوں کے گوشت سے پیٹ بھر کے رات گذارے

فـی قـلـبـنـا وجعٌ وشوکُ دعابةٍ　　مـن نَـخْـزِهـم خبثًا وطولِ لسانهم

ہمارے دل میں ایک درد اور ان کے ٹھٹھوں کی وجہ سے ایک کانٹا ہے　　کیونکہ انہوں نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

مـا إنْ أرى أثـر الـدلائـل عندهم ۔ أصبَـوا قـلـوبَ الخلق من عِقيانهم
میں ان کے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا ۔ لوگوں کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کھینچ لیے ہیں

قـد عاث فی الأقوام ذئب شيوخهم ۔ حـدثـتُ فنون الفسق مِن حدثانهم
ان کے بڈھوں کے بھیڑیئے نے قوموں میں تباہی ڈالی ۔ اور ان کے جوانوں سے طرح طرح کے فسق پھیلے

تـعـريسهـم آثـارُ عـزمِ رحيلهم ۔ يُـخـفُون فی الأرْدان حبلَ ظِعانهم
رات کو اترنا ان کے کوچ کی نشانی ہے ۔ اوراپنی آستینوں میں لمبے رسے اسباب باندھنے کے چھپا رکھے ہیں

عـارٌ عـلـى الـفَطِن الزكیّ طعامُهم ۔ ضـارٌ لـخـلـق الـلّٰـه ماءُ شِنانهم
ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کھانا کھاوے ۔ اورخلق اللہ کے لئے ان پرانی مشکوں کا پانی مضر ہے

لـلـمرء قربُ المؤذيات جميعها ۔ خيـرٌ لـحـفـظ الدين من قربانهم
انسان کے لئے تمام موذی جانوروں کا قرب ۔ اُن کے قرب سے اپنا دین بچانے کے لئے بہتر ہے

لکَ كـلَّ يـومٍ ربِّ شـأنٌ مـعـجِبٌ ۔ فـانصُرْ عبادک ربّ فی میدانهم ﴿۹۹﴾
اے میرے رب ہر یک دن تیری عجیب شان ہے ۔ سو تُو اپنے بندوں کی ان کے میدان میں مدد کر

نَـقـنِـى التـضـرّعَ والبكاء تصبّرًا ۔ نـأوى إلـى الـرّحـمٰن من رُكبانهم
ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہیں ۔ اور ان کے سواروں سے ہم خدائے تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں

لِـلّٰـهِ سهـمٌ لا يـطيـش إذا رمٰى ۔ لـلـحـقِّ سـلـطان على سلطانهم
خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا ۔ اور خدا کا قہر ان کے قہر پر غالب ہے

أَنـزِلْ جـنـودک يـا قديرُ لنصرنا ۔ إنـا لـقِـيـنـا الـمـوت مـن لُقُيانهم
اے قادر ہمارے لے اپنا لشکر اتار ۔ کیونکہ ہم ان کے ملنے سے موت کو ملے

يـا ربّ قـد بـلَـغ القلوب حناجرا ۔ يـا ربّ نَـجِّ الـخَـلـق من ثعبانهم
اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے ۔ اے میرے رب خلقت کو ان کے سانپ سے نجات دے

إن الـقـلـوب من الكروب تقطعتْ ۔ فـارحَـمْ وخَلِّصْ روحنا من جانهم
دل بیقراریوں سے ٹکڑے ہو گئے ۔ سو رحم کر اور ہماری جان کو ان کے دیو سے رہائی بخش

ودَعِ الـعِـدا جَزَرَ السِّباع يَنُشُنَهم ۔ واشفِ الـقلـوب بخزيهم وهوانهم
اور دشمنوں کو بھیڑیوں کی بکری بنا تا ان کو پکڑیں اور نوچ نوچ کر کھاویں ۔ اور ہمارے دلوں کو ان کی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

☆☆☆

وأعجبَني طريق المعترض الفتّان أنه لا يمتنع من الهذيان،
اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے مَیں تعجب کرتا ہوں بکواس سے باز نہیں آتا اور
ويهذى كمثل النشوان، ويقول إن عيسٰى هو الروح الذى يوجد ذكره
شرابیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسٰی وہی روح ہے جس کا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے
فى جميع مقامات القرآن، وفى كتب أخرى التى هى من الله الرحمٰن،
اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں حالانکہ وہ اس دعویٰ میں سراسر
وما هو إلا من الكاذبين. فاعلموا يا معشر الطّلاب أنه يسعٰى إلى
جھوٹ بول رہا ہے۔ سوا ے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کی طرف دوڑتا ہے جس میں پانی
السراب ولا يخطو إلى الصواب، وإن فى كلامه دجل عجيب وتمويه
نہیں اور حق کی طرف قدم نہیں رکھتا اوراس کی کلام میں ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دھوکا دہی اور
غريب وكذب مبين. ألا يعلم أن الروح نزل على عيسٰىؑ كما نزل ﴿۱۰۰﴾
کھلا کھلا جھوٹ ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ روح جیسا کہ حضرت عیسٰی پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا
على موسٰى ونبيّين آخرين؟ لِم يلبس الحق بالباطل كالدجّال الغالث؟
اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر۔ کیوں حق کے ساتھ جھوٹ ملاتا ہے جیسے کہ دجال اچھے کے ساتھ برے کو ملانے والے۔ کیا
ألا يقرأ فى الإنجيل متّى الإصحاح الثالث وإذا السماوات قد انفتحت له،
وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہیں پڑھتا کہ یکدفعہ اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل گئے
فرأى روحَ الله نازلةً مثل حمامة وآتيًا عليه ...... ثم أُصعِدَ يسوع إلى البرية
سو اس نے خدا کی روح کو کبوتر کی طرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جنگل کی طرف چلا گیا
من الروح ليجرَّب من الشيطان اللعين. فثبت أنّ روح القدس نزل على
تا شیطان سے آزمایا جاوے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس
المسيح كما نزل على إبراهيم وإسماعيل الذبيح وغيره من المرسلين.
مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور دوسرے نبیوں پر

فاتق ربَّ العباد وفكِّرْ لطلب السَّداد، مجتهدًا لتحصيل الرشاد،
سو خدا سے ڈر اور حق الامر کے ڈھونڈھنے کی فکر کر مگر اس فکر میں
وتاركًا سبل الرقاد وجاهدًا، هل يكون النازل والمنزَل عليه شيئا
کوشش کر اور نیند کی راہوں سے الگ ہو کیا نازل اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتے ہیں
واحدا؟ كلّا بل لا بد من أن يكونا شيئين متغائرين، كما لا يخفى على
بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزیں ہیں جیسا کہ عقلمندوں پر
ذى العينين، وعلى سائر العاقلين. فأىّ دليل أكبر من هذا لقوم
پوشیدہ نہیں۔ پس منصفوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی وہ منصف جو
منصفين، الذين ينثالون إلى الحق موجفين، ولا يتركون الصراط كعمين؟
حق کی طرف متوجہ ہوکر دوڑتے ہیں اور راہ کو اندھوں کی طرح نہیں چھوڑتے اور کونسا فرق ان دو روحوں میں ہے
وأىّ فرق فى الروح النازل على عيسٰى والروح الذى أُعطِيَ لموسٰى كليم
جو حضرت عیسٰی اور حضرت موسٰی پر نازل ہوئیں
رب العالمين؟ ألا تتفكرون يا معشر الظالمين وتسقطون على أراجيف
اے ظالمو! کیا تم کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور جھوٹوں کی خبروں پر گرے جاتے ہو۔ کیا تم
الكاذبين؟ ألا تقرأون فى التوراة الإصحاح الحادى عشر ما قيل إنه قول
توراۃ کے گیارہویں باب میں وہ کلام نہیں پڑھتے جس میں کہا گیا ہے کہ اس خدا کا کلام ہے جو اپنی باتوں میں سب
أصدق القائلين، وهو أنّ الربّ قالَ لِمُوسٰى فأنزلُ وأنا أتكلم معك، ﴿۱۰۱﴾
سے بڑھ کر سچا ہے اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسٰی کو کہا کہ میں اتروں گا اور تجھ سے کلام کروں گا اور اس
وآخذ من الروح الذى عليك وأضع عليهم، أَىْ على أكابر أمّته، وهم
روح میں سے لوں گا جو تجھ پر ہے اور ان پر ڈالوں گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی
كانوا سبعين. وكذلك نزل هذا الروح على جد عيسٰى ومُرشده داؤد
تھے۔ اور اسی طرح روح حضرت عیسٰی کے دادے اور اس کے مرشد یحیٰی پر بھی نازل ہوئی

ویحییٰ وغیرهما من النبیین. ولا حاجة إلى أن نطوّل الكلام ونضیع
اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر۔ اور کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اس کلام کو طول دیں اور وقت کو ضائع
الأوقات ونزید الخصام، فإن الخواص من النصاریٰ والعوام یعرفونه
کریں اور جھگڑے کو بڑھاویں کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتوں کو جانتے ہیں
وما كانوا منكرین. فلم لا تَستشفّ أیها الجهول والغبی المعذول فی
اور منکر نہیں ہیں۔ پس اے نادان کیوں اپنی نظر کو پہلی کتابوں میں عمیق حد تک نہیں پہنچاتا
كتب الأولین؟ ولم لا تقبل النصیحة، وتعادی العقیدة الصحیحة، ولا
اور کیوں نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت کی راہ پر نہیں آتا۔
تكون من المسترشدین؟ نعطیک شهدًا یَنْقَع، وتعدو إلى سمّ مُنقَع،
ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہیں اور تو ایک تیز زہر کی طرف دوڑتا ہے تا اس کو پی
أترید أن تكون من الهالكین؟
لے کیا تیرا مرنے کا ارادہ ہے۔

وأمّا ما ظننتَ أن اللّٰه یسمّی المسیح فی القرآن روحًا من اللّٰه
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا ہے
الرحمٰن، ولا یسمیه بشرًا ومن نوع الإنسان، فأعجبنی أنكم لم لا
اور اس کا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اس کو قرار نہیں دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ کیوں بہتان
تأنفون من البهتان، ولم لا تستحیون من خرافات وتنضنضون نضنضة
سے کراہت نہیں کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہیں کیوں شرم نہیں آتی اور اژدہا کی طرح
الثعبان، وما كنتم منتهین. وتمیسون كالسكاریٰ وجدانًا ووجدًا، ولا
زبان ہلاتے ہو اور باز نہیں آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست
ترون غَورًا ولا نَجْدًا، ولا تخافون هوّة السّافلین. أجعلتم قرّة عیونكم ﴿۱۰۲﴾
چلتا ہے اور نشیب و فراز کو کچھ بھی نہیں دیکھتے اور گڑھے میں گرنے سے نہیں ڈرتے۔ کیا جھوٹ بولنے میں ہی تمہاری

ومسرّة قلوبكم فی الأكاذيب، وطبتم نفسًا بإلغاء طلب الحق وإلقاء
آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اس بات پر خوش ہو گئے کہ حق کو چھوڑ دو اور
حبل اللّٰه القريب، وكنتم قوما عادين؟ ويل لكم. إنكم سقطتم على
خدا کے رسہ کو جو بہت نزدیک ہے پھینک دو۔ تم پر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے
دِمْنَة، وأعرضتم عن روضة، بل تركتم شجراءَ وآثرتم مَرْداءَ، ونزلتم
اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تم نے درختوں والی زمین کو چھوڑا اور ویران بے درخت زمین کو
عن متن الركوبة، واخترتم طريق الصعوبة، وقفوتم أثر المبطلين.
اختیار کیا اور سواری سے تم اتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستوں کے پیچھے لگ گئے۔

وإن كنتم تظنون أن القرآن صدّق قولكم وأعان، وقال فی شأن
اور اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہیں مدد دیتا ہے اور عیسیٰ کے بارہ میں کہا ہے کہ
عيسىٰ ورُوحٌ منه وقيل أنه خرَج مِن لدنه، فما هذا إلا جهل صريح
وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہے تو یہ خیال تمہارا صریح جہل اور مکروہ وہم ہے اور
ووهم قبيح وخطأ مبين. ثم إن فُرِضَ أن قوله تعالى ورُوحٌ منه يزيد شأنَ
کھلا کھلا خطا ہے۔ پھر اگر ہم فرض کر لیں کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑھاتا ہے اور اس کو
ابن مريم، ويجعله ابن اللّٰه وأعلى وأكرم، فيجب أن يكون مقام آدم
ابن اللہ اور بلند تر ٹھہراتا ہے سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح
أرفع منه وأعظم، ويكون آدم أول أبناء ربّ العالمين؛ فإن فی شأن آدم
سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم ہی ہو۔ کیونکہ حضرت آدم کی شان میں
بيان أكبر من شأن عيسىٰ، فتفكَّرْ فی آية فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ[1] وتدبَّرْ
حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے سو عقلمندوں کی طرح لفظ فقعوا لہ ساجدین میں غور کر
كأولی النهى، وفكِّرْ فی لفظ خلقتُ بيدی ولفظ سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ
اور پھر اس لفظ میں غور کر جو خلقت بیدی اور سوّیتہ اور نفخت فیہ

[1] الحجر: ۳۰

مِنْ رُّوْحِيْ[1] وألفاظ أخرى، ليظهَر عليك جلالةُ آدم وشأنه الأعلٰى.
مــن روحــی ہے اور دوسرے لفظوں کو بھی سوچ تا کہ تیرے پرحضرت آدم کی شان اعلٰی ظاہر ہوکیونکہ
فإن منطوق الآية يدل على أن روح الله نـزل في آدم بنـزول أجلى، حتّٰى
منطوق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ روح اللہ آدم میں اترا تھا اور وہ اترنا بہت روشن تھا یہاں تک کہ آدم
﴿۱۰۳﴾ جعله مسجودَ الملائكة ومظهرَ تجلّياتٍ وأقربَ إلى الله الأغنى، وأعلمَ
ملائکہ کا سجدہ گاہ ٹھہرا اور تجلیات عظمٰی کا مظہر بنا اور خدائے غنی سے بہت قریب ہوا
وأفضلَ من الملائكة أجمعين، وخليفةَ الله على الأرضين. وأما الآية
اور افضل ٹھہرا۔ اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ بنا مگر وہ آیت جو
التي نـزلت في شأن عيسى فما تجعله أرفع وأعلى ولا أصفٰى وأزكٰى، بل
حضرت عیسیٰ کی شان میں نازل ہوئی ہے سو وہ اس کو کچھ بہت اونچا نہیں بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی
يثبت منه أن عيسٰى روحٌ من اللّٰه وعبدُه العاجز كأشياء أخرىٰ ومن
ہے بلکہ اس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک روح ہیں جیسا کہ دوسری
المخلوقين. ما سجَده إبليس، بل أمره أن يسجد له، ومع ذلك جرّبه
چیزیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اس کو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو
ذلك الخبيث، وسجد لآدم الملائكة كلّهم أجمعين. وإنّ آدم أنبأ
سجدہ کرے اور اس کا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتوں کو
الملائكةَ بأسماء سائر الأشياء، فثبت أنه أعلم وسِرُّه محيط على الأرض
تمام چیزوں کے نام بتلائے پس ثابت ہوا کہ وہ ان سے زیادہ عالم تھا اور اس کا سر تمام کائنات پر محیط تھا
والسماء، ولكن عيسى أقرّ بأنه لا يعلم الساعة، وأشار إلى أن الملائكة قد
مگر حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اس کو قیامت کا علم نہیں کہ کب آئے گی اور یہ بھی اشارہ کیا کہ ملائک اس سے
فاقوه علمًا وأكملوا الخوف والطاعة، فتفكروا في هذا ولا تمشوا كقوم
علم اور طاعت میں افضل ہیں سو اس بات کو سوچو اور اندھوں کی طرح مت چلو

[1] الحجر: ۳۰

عمين. ثم إذا دقّقتَ النظر او أمعنت فيما حضر، فيظهر عليک أن قوله
پھر اگر تو غور سے دیکھے اور واقعات موجودہ میں غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلّ شانہٗ کا یہ قول کہ
تعالى رُوحٌ منه يشابه قوله تعالىٰ جميعًا منه، فمن الغباوة أن تُثبِت من
روح منہ ایسا ہی قول ہے جیسا کہ اس کا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منہ
لفظ رُوحٌ مِنهُ ألوهيةَ عيسى، ولا تُقِرّ من لفظ جميعًا منه بألوهية أرواح
کے لفظ سے حضرت عیسیٰ کی خدائی تو ثابت کرے اور جمیعاً منہ کے لفظ سے
الكلاب والقردة والخنازير وأشياء أخرى، فإن منطوق الآية يشهد
کتوں اور بلیوں اور سؤروں اور دوسری تمام چیزوں کی خدائی کا اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیت کا
على أنها جميعا منه، فمُتْ من الندامة إن كنت من المستحيين
دلالت کر رہا ہے کہ ہر یک چیز جمیعاً منہ میں داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے ہی نکلے ہیں پس اب ندامت
وتفكروا يا معشر النصارىٰ أليس فيكم رجل من المتفكرين؟ وليس
سے مر جا اگر کچھ شرم ہے اور اے نصرانی لوگو! اس میں غور کرو کیا تم میں کوئی بھی غور کرنے والا نہیں ہے اور کبھی ممکن نہیں
لک أن ترفع فی جوابنا الصوتَ وأن تلاقی من فكرک الموتَ، فإن ﴿۱۰۴﴾
جو تو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اسی فکر میں مر جائے کیونکہ جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح
مثل الكاذب كخُذْروفٍ مُدَحْرَجٍ ولا قرار له عند الصادقين.
گردش میں ہوتا ہے اور سچوں کے سامنے اس کو قرار نہیں۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنين أنه ذكر فی توزينه الذی
اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب
هو عُشُّ الشياطين، أن وحی القرآن كان من الشيطان، وما كان من
توزین میں جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکھتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کی طرف سے تھی اور
الرّوح الأمين، وأَوَّلَ لفظَ شَديدُ الْقُوَى ولفظ ذُو مِرَّة بالخُبث
روح الامین کی طرف سے نہیں تھی اور شدید القوٰی اور ذو مرّۃ کے لفظ کی اس نے

واتّباع الھوی وبتأویلات بعیدۃ ومکائد عُظمٰی، وآذی قلوب
ہوا پرستی کی وجہ سے تاویل کی ہے اور تاویلات بعیدہ اور فریبوں سے کچھ کا کچھ بنایا ہے اور مومنوں کے
المؤمنین، وکذلک ترَک الحیاء ، ووَدَّعَ الارْعِواء ، وحسِب أفضلَ
دل کو دکھ دیا ہے۔ اسی طرح اس نے حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان
الرسل کالمجنون، وتباعدَ عن الحق تباعُدَ الضبّ من النون، وعادَی
کیا کہ نعوذ باللہ ان کو جنّ کا آسیب تھا۔ اور حق سے ایسا دور جا پڑا جیسا کہ سوسمار جو خشک زمین میں رہتی ہے مچھلی سے جو
المصلحین اللامّین. واعترض علٰی فصاحۃ صحف اللّٰہ القرآن وبلاغۃ
پانی میں رہتی ہے دور رہتی ہے اور نیک کاموں کے حامی مصلحوں کی دشمنی اختیار کی اور قرآن شریف کی بلاغت
حبل اللّٰہ الفرقان، ظلمًا وزورًا، لیرضی قومًا بورًا، مع أنہ کان من
فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتوں سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہ شخص جاہل
الجاھلین العمین. وواللّٰہ إنہ جھول لا یعلم لسان العرب وطرق بیانہ،
اور اندھوں کی طرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچھ بھی واقف نہیں اور سوا زبان درازی
ولیس فیہ جوھر سوی حصائد لسانہ، ولأجل ذلک لا یوجد فی کتبہ
کے اس میں کچھ بھی جوہر نہیں اس لئے اس کی کتابوں میں بغیر گالیوں اور بکواس کے اور کچھ بھی نہیں اور یہ تو
شیء من غیر سبّہ وھذیانہ، وما وسِعہ کتمانُ الحق وتخطئۃُ الأَولی
اس سے نہ ہو سکا کہ حق کو پوشیدہ اور اس میں کچھ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہو کر
﴿۱۰۵﴾ الأحقِّ، فعدا کالعِدا إلی التوھین. وما قرأنا کتابًا أغیَظَ من کتبہ، وما
دشمنوں کی طرح توہین کی طرف دوڑا اور ہم نے کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی جو اس کی کتاب سے
رأینا عُبابًا أکثرَ مِن عَبَبِ کذبہ، وما سمعنا سبًّا أکبر من سبّہ، ولا خَبًّا
زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اس کے جھوٹ سے زیادہ ہو اور اس کی گالیوں جیسی کسی کی
کخبّہ، فنأوی إلی اللّٰہ مِن جُبّہ وھو خیر الناصرین. ونعوذ بہ
گالیاں نہیں سنیں اور اس کے فریبوں جیسا کسی میں فریب نہ دیکھا۔ پس اس کے فتنہ سے ہم خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاتے ہیں

من غوائله، ونشكو إليه من رذائله، وما نرى أن ينزع عن الغي بغير
اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی بلاؤں سے ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں اور اس کی بدیوں سے ہم اس کی طرف شکوہ لے
الكيّ، وكذلك كانت سِير المفسدين.
جاتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آجائے۔ اور مفسدوں کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے۔

وقد صدق فيه أخوه الحَفِيُّ والودود الوليُّ، القسيس رجب
''اور اس کے بارے میں اس کے بھائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ اس کا
علی، قال قد صنّف أخونا عماد الدين كتبًا في ردّ الإسلام، وأشاع
قول ہے کہ جب سے ہمارا بھائی عماد الدین اسلام کے رد میں کتابیں تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلائل شائع کئے
دلائل التثليث في الخواص والعوام، فبما كانت دلائله مجموعة
سو اس سبب سے کہ وہ دلائل مجموعہ اباطیل تھے اور ان میں کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی
الأباطيل بعيدة من تنقيد الدليل، ندِمنا غاية الندامة، وصِرْنا هدف
ہمیں بہت ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹھہر گئے اور بعد اس کے ہم مارے شرم کے
الملامة، وما وسِعنا بعدها استحياءً أن نُرِىَ وجوهَنا المسلمين.[1]
ایسے ہو گئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانوں کو اپنا منہ دکھا سکیں۔''

وأما استدلاله من لفظ شديد القوىٰ على الشيطان، ووهمُه
مگر اس شخص کا شدید القویٰ کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القویٰ
أن القوة كله لهذا السرحان، لا للّٰهِ ولا لِمَلَكِ الرحمٰن، فلأجل
اس لئے قرآن میں شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتیں اسی بھیڑیئے کو حاصل ہیں نہ خداتعالیٰ کو اور نہ اس کے کسی
ذلك خُصّ بهذا الاسم في القرآن، فلا نفهم سرّ هذه الأقاويل،
فرشتہ کو حاصل ہیں سو ہم اس کے اس قول کا بھید نہیں سمجھتے
ولا نجد فيها رائحة من الدليل؛ فلعله كذلك قرأ في الإنجيل
اور ہم اس میں کسی دلیل کی بو نہیں پاتے پس اس نے شاید اسی طرح انجیل میں پڑھا ہے

[1] حاشیہ دیکھو صفحہ ۱۴۰

﴿۱-حاشیہ﴾

الحاشیہ متعلق صفحہ ۱۰۵[1] نور الحق الحصّۃ الاُولٰی

و انّا نریٰ ان نکتب ھٰھنا بعض المقالات اھل الاٰراء و اٰراء اھل الدھاء

اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھیں

فی تصانیف عماد الدّین فنکتبھا بعباراتھم الاصلیۃ فی اللسان الھندیۃ

جو انہوں نے پادری عماد الدین کے تصانیف کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں

اعنی اُردو ناقلین من رسالۃ عقوبۃ الضالین المطبوعۃ فی نصرۃ المطابع

سو ہم انہیں کی اردو عبارات نقل کر دیتے ہیں جو رسالہ عقوبۃ الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع

دھلی فی ردّ ھدایۃ المسلمین و ھو ھٰذا یا معشر المنصفین.

دہلی میں درج ہیں اور عقوبۃ الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب نے ردّ ھدایت المسلمین میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے:۔

رائے ہندو پرکاش امرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونوں اخباروں کے مالک اہل ہنود ہیں

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر میں پادری کا کام کرتے ہیں وہیں کے اخبار ہندو پرکاش جلد ۲ نمبر ۴ مطبوعہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۰ و ۱۱ میں جو امرت سر کے اہل ہنود کی طرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ پادری عماد الدین کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ھدایۃ المسلمین) کچھ اُس کتاب سے شورش انگیزی میں کم تر نہیں کہ جس نے بمبئی کے مسلمانوں اور پارسیوں کے صدہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدل کر دیا اور دونوں کو یکلخت ہلاکت کا منہ دکھایا یہاں پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدیؐ اور ھدایۃ المسلمین اور تفسیر مکاشفات امن عامہ کی خلل اندازی میں کس لئے ناکام رہیں پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہیں یا وہ اُن کو سمجھتے نہیں اور صرف مسلمانوں کا انگریزی گورنمنٹ سے دل پھاڑنے کی علت غائی پر تصنیف کی گئی ہیں۔ اگر بفرض محال وہ سارے الزامات سچے بھی سمجھے جاویں تاہم بیچارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہیں کیونکہ اس میں ہر ایسے فعل کا رفاہ عامہ کی نیت سے ہونا مستثنٰی کے لئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہم نے اخبار آفتاب پنجاب جلد ۲ نمبر ۳۹ سے انتخاب کئے ہیں جس بنا پر اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے

[1] روحانی خزائن جلد ہذا کا صفحہ ۱۳۹

وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اس سے صرف مقتبس فقروں کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور جو
شکایت صاحب موصوف پادری عمادالدین کی تصنیفات کے بارہ میں کرتے ہیں بلحاظ ملکی مصلحتوں ﴿۲﴾
کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ اس کی تصانیف سے جس کا حوالہ اوپر درج ہے بلاشبہ مُلکی امن میں خلل
پڑسکتا ہے اور وہ کچھ عجیب ڈھنگ سے مرتب ہوئی ہیں کہ جن کو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شر خیز کہنا ذرا
بھی غیر حق بات نہیں۔ ایسے ایسے ملکی شوروشر کے حق میں جو اس قسم کی کتابوں سے پیدا ہوتا ہے بقول
وقائع نگار موصوف کے سرکار کی طرف سے مناسب انتظام لابُد ہے۔ ہم بتلا سکتے ہیں کہ دانشمند
گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات میں دخل دیا ہے۔ چنانچہ اسی ہندوستان کے اندر لارڈ وِلزلے
صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۷۹۸ء میں ہندوؤں کی رسم جَل پَروا کو حکماً بند کر دیا اور ۱۸۲۷ء کے اندر
لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کی قدیم رسم کو قانون مرتب کر کے موقوف کروا دیا۔
گورنمنٹ اس بات کو معلوم کر لے کہ کیوں ہندوستان کے مسیحی مصنفوں میں سے تمام لوگ پادری
عمادالدین کو ہی انگشت نما کرتے ہیں اس کی یہ وجہ ہے کہ وہ بھی یہی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے
عام لوگ مذہبی ولولہ میں آکر اور حرارت سے مغلوب ہو کر بے ادائیاں کریں اور سرکار میں مُفسد شمار ہو
جاویں۔ ہم نے سنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ سوسائٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے
دوسرے حصہ کو اسی وجہ سے نامنظور کیا ہے کہ اس میں پہلے حصہ سے زیادہ دل شکن باتیں درج ہیں۔
اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا۔'' انتہٰی تمام ہوئی عبارت ہندو پرکاش۔

پادری صاحبوں کے **شمس الاخبار لکھنؤ** مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵/اکتوبر ۱۸۷۵ء نمبر ۱۵
جلد ۷ باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نیاز نامہ جس کے مصنف صفدر علی صاحب
بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہیں۔ عمادالدین کی تصنیفات کی مانند نفرتی
نہیں کہ جس میں گالیاں لکھی ہوئی ہیں اور اگر ۱۸۵۷ء کے مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کے بدزبانیوں اور
بیہودگیوں سے ہوگا۔ جب ان کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن ستّر روپیہ ماہوار اور کوٹھی ملے
جس کے احاطے کے اندر چاہیں تو تیل نکالنے کا کولہو بھی بنالیں۔ ایسے لالچیوں کو کیا کہنا چاہیئے۔ انتہٰی۔
بعینہٖ نقل کا لاصل

☆☆☆

﴿۱۰۶﴾ أوِ استنبط من قصّة إبليس إذا أتى المسيح كالفيل، وقاده بقوته العظمٰى
یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کی طرح اس کے پاس آیا اور ایک بڑی قوت
إلٰى بعض جبال الجليل، وجرّبه بالأباطيل، وما استطاع المسيح أن لا
کے ساتھ گلیل کے ایک پہاڑ پر اس کو لے گیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اس کی آزمائش کی اور مسیح سے یہ نہ ہوا کہ
يميل إليه مِن قَوْدِه، ولا يخطو إلى طَوده، ويأخذ بفوده، ويزيل لظاه
اس کی طرف جانے سے اپنے تئیں روک لے اور اس کے پہاڑ کی طرف قدم نہ اٹھاوے اور اس کے سر کو پکڑ لے اور
بجَوده، بل مشى تِلْوَه كالضعفاء المستضعفين. فإن كان مبدأ الوهم هذا
اور اپنے منہ سے اس کی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اس کے پیچھے کمزوروں کی طرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل
الخيال، كما أنى أخال، فلا نُنكر واقعة المسيح، ونؤمن به كالأمر
موجب یہی خیال ہے جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے انکار نہیں کرتے اور امر صحیح کی طرح اس کو مان
الصحيح، ونقرّ بأن شيطان ذٰلك المسيح كان شديد القوى، فلذٰلك
لیتے ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القویٰ ہی تھا اسی وجہ سے تو وہ اس کو پہاڑوں
قاده إلى جبال عُلى، وقال اسجدنى[1]، أعطيك دولة عظمٰى، ومُلكًا لا يبلٰى،
کی طرف کھینچ کر لے گیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا ملک دوں گا اور ایک ضعیف
وطمِع فى إيمان ضعيفٍ غريب، ووثب عليه كذئب رغيب، وما تركه إلا إلٰى
غریب آدمی کے ایمان میں اس نے طمع کی اور حرص کی وجہ سے بھیڑیئے کی طرح اس پر حملہ کیا اور پھر اس سے
حين ولفظ الحين موجود فى إنجيل لوقا باليقين، فلينظر من كان من
دوبارہ آنے کا پختہ ارادہ رکھ کر دور ہو گیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا میں بالیقین موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔
المرتابين. ولا شك أن الشيطان إذا أتى بعد زمان، فعلّم التثليث عند لقاءٍ
اور کچھ شک نہیں کہ جب شیطان دوسری مرتبہ آیا تو اس نے تثلیث سکھلائی
ثان، وأهلك الهالكين، لأن اللقاء كان من مواعيد الشيطان اللعين. وأما
اور مرنے والوں کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ آنا شیطان کا وعدہ تھا مگر مسیح کے شیطان

[1] فسٹ ایڈیشن میں سہو کتابت سے ایسا لکھا گیا ہے۔ درست اسجدلی ہے۔ (ناشر)

قیاسه علی أفضل الرسل وخیر الأنبیاء ، فقیاس مع الفارق وبعید عن
شدید القویٰ کا قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس مع الفارق ہے اور ایسا قیاس
الحیاء وقد قال نبیّنا صلی اللّٰہ علیه و سلم لِعُمَرَ ما لقِیک الشیطان
حیا سے بعید ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تھا کہ اگر شیطان تجھ کو کسی راہ
فی فَجٍّ إلا سلَک فجًّا غیر فجّک، ویثبت من هذا الدلیل أن الشیطان
میں پاوے تو دوسری راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے۔ اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان
یفرّ منَ عمر کالجبان الذلیل، وأما المسیح فیسمّی أفضل صحابته ﴿۱۰۷﴾
حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کی طرح بھاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا
شیطانا فی الإنجیل، فانظر الفرقَ بینهما خائفا من الرب الجلیل، ولا
پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں میں کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ
تبادر إلی سبل الشیاطین. ثم إذا کانت القوة کلّه للشیطان فما بال
کی طرف مت دوڑ۔ پھر جبکہ تمام قوتیں شیطان کے لئے ہی ٹھہریں تو تمہارے اس کمزور خدا کا
إلٰهکم الضعیف الذی ما له قِبَلٌ بهذا السرحان، بل تبِعه کالمغلوب
کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کر سکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجت مند کی طرح اس کے پیچھے
أو کمحتاج ذی الکروب، وقاده الشیطان بمکر عجیب، ودعاه
لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اس کو کھینچا اور ایک عجیب دھوکا کی طرف اس کو بلایا
إلی إغرار غریب. والعجب أنه مع دعاوی الألوهیّة وإدلال الإبنیّة،
اور تعجب کہ وہ باوجود خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونے کے ناز کے پیچھے لگ گیا
تبِعه بحسن الظن وما فهِم أنه حُوَّلٌ قُلَّبٌ، ووعده بَرْقٌ خُلَّبٌ، وهو
اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور مُتفنّی ہے اور اس کا وعدہ برق بے باران ہے اور وہ
رئیس الکاذبین. وأنتم تعلمون الیهود کانوا یقولون للمسیح إنک ما تُری
جھوٹوں کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خداتعالیٰ کی طرف

الخوارق من الرحمٰن بل من الشیطان، ومعک شیطان من الشیاطین.
سے نشان نہیں دکھلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے۔
ثم إن کان ھذا ھو الحق أعنی إذا فرضنا أن القوة کله للشیطان الذلیل،
پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس
فما جاء فی الإنجیل بکمال التفصیل أن یسوع رجع بقوة الروح إلی
صورت میں انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہو گا جو یسوع گلیل کی طرف روح کی قوت سے گیا تھا
الجلیل لا یکون صحیحًا، بل کذبًا صریحًا وتحریف المحرفین،
بلکہ کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد
ویکون المراد من الروح شیطانًا من الشیاطین.
شیطان ہے۔

ثم إنک ظننت أن القرآن لیس فی بلاغته إلی حد الإعجاز، بل
پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں بلکہ
یوجد فیه رائحة التکلف والارتماز، ولا یمیز رقیقَ اللفظ من الجَزْل،
اس میں تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ ہزل اور رقیق لفظوں سے
والجِدَّ مِنَ الھزل، وفیه ألفاظ وحشیة وکلمات أجنبیة، ولیس بعربی ﴿۱۰۸﴾
خالی نہیں اور اس میں وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہیں اور فصیح عربی
مبین. أما الجواب فاعلم أن ھذا القول منک ومن أمثالک أعجبُ
نہیں سو اب میں تیرا جواب لکھتا ہوں پس جان کہ یہ قول تجھ سے اور اوروں سے جو تیری مانند
العجائب وأعظم الغرائب، ولا یرضی به أحد من المنُصِفین. ألا تعلم یا
ہیں نہایت عجیب ہے اور کوئی منصف اس سے راضی نہیں ہو گا۔
مسکین أنک رجل من الجهّال، وما تدری إلا مکائد الضلال، ولا تعلم
اے مسکین تُو تو نادانوں میں سے ایک نادان آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبوں کے اور کچھ تجھے معلوم نہیں اور

أساليب لسان العرب وطرق بلاغة المقال؟ بل أظن أنک لا تعرف
تجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ لسان عرب کے اسلوب کیا ہیں اور بلاغت کی راہیں کون سی ہیں بلکہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو
حرفا من العربية، فكيف اجترأت على هذه الغَذْمرة الكريهة؟ أتصول
عربی کا ایک حرف بھی نہیں جانتا۔ پس کیونکر تو نے اس آوازِ مکروہ پر جرأت کی
أيها الجاهل الكاهل على الذى أفحمَ أكابرَ بلغاء الزمان، وأتمّ الحجة
اے جاہل کاہل کیا تو اس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاءِ زمانہ کو ساکت کر دیا اور
على فصحاء أهل اللسان، وخضعتْ له أعناق الأدباء، وآمن به نوابغ
زمانہ کے مشہور فصیحوں پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبوں کی گردنیں اس کی طرف جھک گئیں اور شعراء میں بڑے بڑے نابغہ
الشعراء، وجاءوا خاضعين مقرّين؟ أأنت أسبَقُ منهم فى معرفة مواد
اس پر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بن کر اس کی طرف رجوع کر لیا کیا زبان شناسی میں تو ان سے بڑھا ہوا ہے
الأقاويل وتمييز الصحيح من العليل، أو أنت من المجنونين؟ ألا تعلم
اور صحیح اور غیر صحیح میں فرق کرنے میں تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے ۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ
أنهم كانوا أهل اللسان، وقد غُذُّوا بلبان البيان، وكان يُصبون القلوب
وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریری کے دودھ سے پرورش یافتہ تھے اور رنگا رنگ کی عبارات
بأفانين العبارات ومُلح الأدب ونوادر الإشارات، وكانوا فى هذه
اور عجیب اشارات سے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور ان کوچوں میں
السكك وعلمِ محاسنها من الماهرين؟ ألستَ تعلم أن القرآن ما
اور علم محاسن بیان میں ماہر تھے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن نے
ادّعى إعجاز البلاغة إلا فى الرياغة، فإن العرب فى زمانه كانوا فصحاء
اعجاز بلاغت کا دعویٰ کشتی گاہ کے میدان میں کیا ہے کیونکہ عرب اس کے زمانہ میں
العصر وبلغاء الدهر، وكان مدار تفاخُرهم على غُرَر البيان ﴿۱۰۹﴾
فصحاء عصر اور بلغاء دہر تھے اور ان کے باہم فخر کرنے کا مدار فصیح اور با آب و تاب تقریروں پر تھا

وَدُرَرِہ وثمار الکلام وزهره، وكانوا يناضلون بالقصائد المبتكرة
اور نیز کلام کے پھلوں اور پھولوں پر ناز کرتے تھے اور ان کی لڑائیاں نو ایجاد قصیدوں اور پاکیزہ
والخطب المحبَّرة، ولكن ما كان لهم أن يتكلموا فی اللطائف
خطبوں کے ساتھ ہوتی تھیں مگر ان کو لطائف حکمیہ میں بات کرنے کا سلیقہ نہ تھا
الحِكْمية، وما مسّتْ بيانَهم رائحةُ المعارف الإلهيّة، بل كان مسرح
اور ان کے بیان کو معارفِ الٰہیہ کی بُو بھی نہیں پہنچی تھی بلکہ ان کے فکروں کا چراگاہ
أفكارهم إلى الأبيات العشقية، والأضاحيك الملهية، وما كانوا
صرف عشقیہ شعروں اور ہنسانے والے اور غافل کرنے والے بیتوں تک تھا اور مضامین حکمیہ کی
على ترصيعِ مضامين الحِكم قادرين. وكانوا قد مرنوا من سنين على
مرصع نگاری پر وہ قادر نہ تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور
أنواع النظم والنثّر ولطائف البيان، وسُلِّموا وقُبِلوا فی الأقران،
نثر اور لطائف بیان کرنے کے مشتاق تھے اور اپنے ہم جنسوں میں مسلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور
وكانوا أهل اللسان وسوابق الميادين. فخاطبهم الله وقال اِنْ كُنْتُمْ فِيْ
میدانوں میں سبقت کرنے والے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کلام میں شک ہو جو
رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ .... فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ
ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو تم بھی کوئی سورت اس کی مانند بنا کر لاؤ اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز
تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ[۱] وقال
بنا نہیں سکو گے سو اس آگ سے ڈرو جس کے ہیزم افروختنی آدمی اور پتھر ہیں اور وہ آگ کافروں کے لئے طیار کی گئی
قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ
ہے۔ اور فرمایا کہ اگر تمام جن و انس اس بات کے لئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لاویں تو
بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا[۲] فعجز الكفار عن
ہرگز نہیں لا سکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ پس کفار مقابلہ سے عاجز آ گئے

[۱] البقرة:۲۴، ۲۵ [۲] بنی اسرآئیل:۸۹

المقابلة وولّوا الدبر كالمغلوبين. ولما عجزوا عن النضال فی
اور مغلوب ہو کر پیٹھیں پھیر لیں اور جب خوش تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آ گئے
البيان، مالوا إلى السيف والسنان، متندمين مغتاظين وكثير منهم
تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جھک گئے اور بہت سے ان میں سے
أسلموا نظرًا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامری، صاحبِ
اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کر کے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف
المعلقة الرابعة، فإنّه أدرک الإسلام وتشرّف به وأرى الإخلاصَ ﴿۱۱۰﴾
ہے اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص دکھایا اور
التّام، ومات سنة إحدى وأربعين. وكذٰلک كثير منهم أقرّوا بأنّ
سن اکتالیس میں فوت ہوا۔ اور اسی طرح بہتوں نے ان میں سے قرآن شریف کی بلاغت
القرآن مملوٌّ من العبارات المهذَّبة، والاستعارات المستعذَبة،
فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ درحقیقت قرآن عبارات پاکیزہ سے پُر اور شیریں استعارات سے مالا مال
والأفانين المستملَحة، والمضامين الحِكمية الموشَّحة، بل مَن أمعنَ
اور ملیح تقریروں اور آراستہ اور حکمیہ مضمونوں سے بھرا ہوا ہے بلکہ جس نے اس میں نظر غور کی
منهم النظرَ فسعى إلى الإسلام وحضر ودخل فی المؤمنين. فلو كان
سو وہ اسلام کی طرف دوڑا اور ایمان والوں میں داخل ہوا۔ پس اگر قرآن
القرآن متنزلًا من أعلى مدارج الكمال فی فصاحة المقال وبلاغة
فصاحت بلاغت کے اعلیٰ مدارج سے متنزل ہوتا تو مخالفوں پر بات
الأقوال، لكان الأمر أسهل على المخالفين، ولقالوا أيها الرجل إن الكلام
بہت آسان ہو جاتی۔ اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تُو نے پیش کی ہے
الذی عرضتَ علينا والحديث الذی أتيتَه لدينا ليس بفصيح بل ليس
اور جو بات تُو لایا ہے وہ فصیح نہیں ہے بلکہ

بـصـحـيـح، ولا نـجـد فيـه غيـر المعانی المطروقة الموارد والكلام الرقيق
صحیح بھی نہیں ہے اور اس میں معانی مطروقہ الموارد پائے جاتے ہیں اور اس میں الفاظ رقیقہ
البـارد، ومـا جئت بأطيب وأحلى، وفيه ألفاظ كذا وكذا، وإنک أسقطتَ
موجود ہیں اور تُو نے اپنی کلام میں غلطی کی ہے اور مطلب سے دور جا پڑا
فی كلامک وباعدتَ عن مرامک، ولست من المُجيدين؛ فلا حاجة إلى
ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام میں نہیں بلکہ اس میں تو ایسے ایسے لفظ ہیں پس کچھ حاجت نہیں
أن نـأتـی بـمثـله من الأقوال، أو نتوازن فی المقال، ونتحاذٰی حذو النعال،
کہ ہم اس کی کوئی نظیر بناویں یا اس سے نعل بنعل مقابلہ کریں ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی
فـإليک عنّا وتجافَ، واترُک الأوصاف، فإن كلامک سَقَط عند الأدباء
تعریفیں چھوڑ دے کیونکہ تیرا کلام مشہور ادیبوں کے نزدیک
الـمشهـورين والفصحاء الماهرين. ولكنهم ما سرَوا ذلک المسرى، وما
ردّی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہیں چلے اور اس دعویٰ میں انہوں نے کچھ
قـدحـوا فی هذا الدعوى، بل قبِلوا أعلٰى مراتب بلاغته، وعجبوا لعلوِّ شأنِ
جرح قدح نہیں کیا بلکہ انہوں نے تو قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور اس کی عظیم الشان فصاحت سے تعجب
فـصـاحـتـه، وقالوا إنْ هذا إلّا سحرٌ مبين. وأكثرهـم آمـنـوا بإعجازه وأقرّوا ﴿۱۱۱﴾
میں رہ گئے اور کہا کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور اکثر ان کے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کر لیا کہ اس کے باز کی
بتناوُش بازِه، وعجزوا عن دركِ هِنْدازِه، وقالوا كلامٌ فاقَ كلماتِ البشر،
سخت پکڑیں ہیں اور اس کی حقیقت کی دریافت سے عاجز رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب آ گیا اور
وكـلُّـه لُـبٌّ ولـيـس مـعـه شیء من القشر، وعليه طلاوة، وفيه حلاوة، وهو
وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اس کے ساتھ چھلکا نہیں اور اس پر ایک آب و تاب ہے اور اس میں ایک حلاوت ہے اور وہ
غَـدَق لا يـنـفـد مِـن شُـرب الشـاربيـن. ومـا نبسـوا بكلمة فی قدح شأنـه
ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والوں کے پینے سے ختم نہیں ہوتا۔ اور قرآن کے قدح شان

وما فاهُوا بكلامٍ فی جرح بيانه، ونسوا جمال الفكر فی ميدانه، ثم رجعوا
میں وہ کوئی کلمہ منہ پر نہ لائے اور اس کی جرح میں انہوں نے کوئی بات منہ سے نہ نکالی اور اس کے میدان میں انہوں نے
مرعوبين نادمين، وأكثرهم كانوا يبكون عند سماعه ويسجدون باكين.
فکر کے اونٹ دوڑائے تو سہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہوکر رجوع کیا اور اکثر ان کے قرآن کو سن کر روتے اور سجدہ کرتے تھے۔
هٰذا ما نجد فی القرآن الكريم وأحاديث النبیّ الرؤوف
یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم میں پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پڑھتے ہیں
الرّحيم، إيمانًا وديانةً وصدقًا وأمانةً، وما نجد كلمةً خلاف ذلک من
اور ہم نے اس کو ایماناً اور دیانتاً اور امانتاً لکھا ہے اور ہم اس کے برخلاف کوئی ایسا قول بھی نہیں پاتے جو اس وقت نصاریٰ
أسلاف النصارى أو المشركين، وكانوا خيرا منكم فی تنقيد الكلمات
اور مشرکوں کے منہ سے قرآن کی شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قرآن کی پرکھ میں تم سے بہتر تھے۔
يا معشر الجاهلين. وأما ما ظننتَ أن فی القرآن بعض ألفاظ غير لسان
اور یہ جو تُو نے خیال کیا کہ قرآن میں بعض ایسے الفاظ ہیں کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہیں سو
قريش، فقد قلتَ هذا اللفظ من جهل وطيش، وما كنت من
یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت کی راہ سے نہیں۔
المتبصرين. اعلم أيها الغبی والجهول الدنیّ، أن مدار الفصاحة على
اے غبی اور سفلہ نادان تجھے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے
ألفاظ مقبولة سواء كانت من لسان القوم أو مِن كلمٍ منقولة مستعمَلة
خواہ وہ کلمات قوم کی اصل زبان میں سے ہوں یا ایسے کلمات منقولہ ہوں جو بلغاء قوم کے استعمال میں
فی بلغاء القوم غيرِ مجهولة، وسواء كانت من لغة قوم واحد ومن محاوراتهم
آ گئے ہوں اور خواہ وہ ایک ہی قوم کی لغت میں سے ہوں اور ان کے دائمی محاورات
على الدوام، أو خالطَها ألفاظُ استحلاها بلغاءُ القوم، واستعملوها ﴿۱۱۲﴾
میں سے ہوں یا ایسے الفاظ اُن میں مل گئے ہوں جو قوم کے بلغاء کو شیریں معلوم ہوئے اور انہوں نے ان کے

فی النظم و النثر من غیر مخافة اللَّوم، مختارین غیر مضطرین. فلما کان مدار
استعمال اپنی نظم اور نثر میں جائز رکھے ہوں اور کسی ملامت سے نہ ڈرے ہوں اور نہ کسی اضطرار سے وہ الفاظ استعمال کیے
البلاغة علی هذه القاعدة فهذا هو معیار الکلمات الصاعدة فی سماء البلاغة
ہوں پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ ان عبارات بلیغہ کے لئے معیار ہے جو فصاحت کے آسمان پر
الراعدة، فلا حرج أن یکون لفظٌ من غیر اللسان مقبولًا فی أهل البیان، بل
چڑھے ہوئے اور بلندی میں گرج رہے ہیں پس اس بات میں کچھ بھی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغاء نے اس
ربما یزید البلاغة من هذا النهج فی بعض الأوقات، بل یستملحونه فی بعض
کو قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات
المقامات، ویتلذذون به أهلُ الأفانین. ولٰکنّک رجلٌ غَمْرٌ جَهولٌ، ومع
میں اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور نمکین سمجھتے ہیں اور تفنن عبارات کے عشاق اس سے لذت اٹھاتے ہیں مگر تُو تو اے
ذلک معاندٌ وعَجولٌ، فلأجل ذلک ما تعلم شیئا غیر حقدک وجهلک،
معترض ایک غبی اور جاہل ہے اور باوجود اس کے تُو جلد باز اور دشمن حق ہے اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھ نہیں جانتا
وما تضع قدمًا إلا فی دَحْلِک، ولا تدری ما لسان العرب وما الفصاحة، ولا
اور بغیر گڑھے کے اور کسی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تُو نہیں جانتا کہ زبان عرب کیا شے ہے اور فصاحت کسے کہتے ہیں اور صرف
تصدر منک إلا الوقاحة، وما لُقِّنْتَ إلا سبّ المطهَّرین.
بے حیائی تجھ میں ہے نہ اور کوئی لیاقت اور تجھ کو تو کسی نے سکھایا ہے کہ تُو پاکوں کو گالیاں دیتا رہے۔

فاترُکْ أیها الغافل سیرة الأشرار، واستحِ وانظرْ وجهک فی
سو اے غافل شریروں کی خصلت چھوڑ دے اور کچھ شرم کر اور ذرا اپنے منہ کو فکر کے شیشہ میں
مرآة الأفکار. هل قرأتَ شیئا فی مدّة عمرک من فن الأدب، أو عرفت
دیکھ کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑھا ہے یا رنگینی عبارات کے
فی طرقه أفانینَ الوهد والحدب، أو ألّفتَ قطُّ بین کلمتین، ونظمتَ بیتًا
نشیب و فراز تجھے معلوم ہیں یا کبھی تو نے دو عربی کلموں کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے

أو بيتيـن؟ فَإِنْ ادّعيتَ فَأْتِ ببـرهـان مبيـن. وأنـت تعلم أنی خاطبتک فی
پس اگر تُو دعویٰ کرے تو اس بات کا ثبوت پیش کر۔ اور تجھے معلوم ہے کہ مَیں نے براہین میں بھی
البـراهيـن إذ صُلتَ على القرآن والدّين المتين، وما كان خطابی إلا لِأُبْدِیَ
تجھے مخاطب کیا تھا جبکہ تُو نے قرآن شریف پر اور دین اسلام پر حملہ کیا تھا اور میرا مخاطب کرنا صرف
على الناس جهلَک الشديد، وذهنَک البليد، فقلتُ إن كنتَ تزعم أنک ﴿۱۱۳﴾
اسی وجہ سے تھا کہ تا تیرا کُند ذہن اور سخت جاہل ہونا لوگوں پر ظاہر کروں پس مَیں نے کہا کہ اگر
تـعـلـم العربية فأَرِنا مهارتک الأدبية، ونحن نقصّ عليک قصّةً فی لسان
تُو یہ گمان کرتا ہے کہ تُو عربی جانتا ہے سو ہمیں اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان میں تجھ کو
فتَـرْجِمْه فی العربية بأحسن بيان إن كنت فيها من الماهرين. وإن ترجمتَ
سنائیں گے اور تجھ پر واجب ہو گا کہ تُو اس کی عبارت کو عربی بنا کر دکھلا دے
فـلـک خـمـسـون روبية إنـعـامًـا، ثـم نـقـرّ بـفـضـلک ونكرمک إكرامًا،
پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہو جائیں گے اور تیری تعظیم کریں گے
ونحسبُک من الفضلاء المسلمين المرتدّين.[1] ولكنّک سكتَّ كالأنعام،
اور تجھ کو متبحر فاضلوں میں سے تسلیم کریں گے مگر تُو چارپاؤں کی طرح چپ ہو گیا
ومـا مِـلـتَ إلـى الإنعام، وما نبست بكلمة الخير والشرّ خوفًا من هتک
اور انعام لینے کی طرف رخ نہ کیا اور تُو جواب میں چپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہا نہ بد کیونکہ اس میں
الستـر وفـضـوح الـحصر، فثبت أنک غبی قصير الرسن، وما أصابک
تیری پردہ دری اور رسوائی تھی پس ثابت ہوا کہ تُو ایک غبی کم استعداد آدمی ہے اور تجھ کو عربی زبان سے
حـظّ مـن الـلـسـن، وما حرصتَ فی الإنعام لأنّک كنت جاهلًا كالأنعام،
کچھ بھی حصہ نہیں اور تُو نے انعام لینے کی طرف رغبت نہ کی کیونکہ تُو ایک جاہل چارپاؤں کی طرح تھا
ومـا كـان لک حـظّ مـن الـعـربية بـل مـا كـنـت مـن الماسّين. فعلمتُ
اور عالموں میں سے نہیں تھا۔ پس مَیں نے قطعی علم

[1] ترجمہ سے ظاہر ہے کہ اصل لفظ ''المتبحرین'' تھا۔ شمس

بـعلمٍ قطعي أنک لا تعلم العربية، ولا تستطيع أن تخترق في مسالكها
کے ساتھ جان لیا کہ تُو زبان عربی بالکل نہیں جانتا اور تجھے طاقت نہیں کہ اس کے کوچوں میں چل سکے اور اس کی
وتـنصلت في سبلها وسِككها، وما فيک إلا حُمَةُ لاسعٍ، لا حميم فهمٍ
تنگ راہوں میں گذر سکے اور تجھ میں تو صرف نیش نیش زننده ہے اور ایک قطرہ بھی علم وسیع کے مینہ میں سے تیرے
واسعٍ، فـلا تَـفُجَسُ ولا تَعُلُ يا أسفل السافلين. أأنت مع جهلک هذا
پاس نہیں ہے پس تُو اے اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا۔ کیا تو باوجود اپنی اس نادانی کے قرآن میں جرح قدح
تـقـدَح في القرآن، وتزرى على كتاب فاق فصاحته نوع الإنسان، ولا
کرتا ہے اور اس کتاب کا عیب ڈھونڈتا ہے جس کی فصاحت نوع انسان کی فصاحتوں پر غالب آ گئی اور
تـرى صـورتک ولا تـنـظـر إلى مبلغ علمک يا مضيّعَ العقل والدّين؟ وإن
اپنی شکل کو نہیں دیکھتا اور اپنے اندازہ علم کی طرف نگاہ نہیں کرتا اے دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہے۔ اور اگر تو
كـنـت تـحـسـب نفسک شيئا من الأشياء ، وتظن أنک من الأدباء ، فها أنا
اپنے نفس کو کچھ چیز سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ تُو بھی ایک ادیبوں میں سے ہے پس خبر دار ہو جا کہ تیری پتھری کی آگ
قـمـتُ لاستبـراء زَنـدِک، واستشفافِ فِرنُدِک، وقد ابتـدعـتُ هـذه الرسالة ﴿۱۱۴﴾
نکالنے کے لئے مَیں کھڑا ہو گیا ہوں اور تیری تلوار کا جوہر دیکھنے کے لئے میں اٹھا ہوں اور رسالہ عجالہ کو مَیں نے
الـعُـجالة في العربية لهذه الأغراض الضرورية، وهي تحتوي على غُرر البيان
عربی میں اسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چمکیلے بیانوں سے پُر ہے جو موتیوں
ودُرره، ومُـلح الأدب ونوادره، ووشّحتُها بـمحاسن الكنايات وبترصيع لآلِي
کی طرح ہیں اور نیز ادب کی نمکین عبارتوں پر مشتمل ہے اور مَیں نے اس کو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ
الـنـكـات في الـعـبـارات، وفيهـا كثير من الأمثال العربية، واللطائف الأدبية،
کے موتیوں سے مرصّع اور مرصع کیا ہے اور اس میں امثال عربیہ بہت ہیں اور لطائف
والأشـعـار الـمبتـكـرة، والـقـصـائد الـمـحبَّـرة، ولـم أودعُهـا من الأشعـار
ادبیہ بکثرت ہیں اور اسی طرح اشعار نو طرز اور خوبصورت قصیدے بھی اس میں ہیں اور میں اس کتاب میں اشعار

الأجنبية بل كلها نتائج خاطری وثمار شجراء فكری؛ وما فعلتُ هذا إلا
اجنبیہ نہیں لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پھل ہیں اور مَیں نے یہ اس لئے کیا کہ تا
لأسبُر به غَوْرَ عقلك ومقدار فضلك، وأریٰ مبلغ علمك وعذوبة
تیری عقل کا عمق اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤں اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھوں
منطقك، وأُرِیَ الخَلْقَ أإنّك صادق فی دعواك وأهلٌ لبلواك، وهل
کیا تُو اپنے دعویٰ میں سچا اور اپنے شور و شر کا اہل ہے اور کیا تجھے حق ہے کہ تُو
لك حق أن تصول علی كتاب اللّٰه القرآن وبلاغته وسِفْرِ اللّٰه الرحمٰن
کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالیٰ کے صحیفوں کی بلاغت اور اس کے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی کرے
ورياغته كما أنت زعمت، أو من الكاذبين الدجالين. وإنی أُلهمتُ من ربی
سومَیں نے چاہا کہ دیکھوں کہ تُو اپنے دعووں میں سچا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام
أنك لا تقدر علی هذا النضال، ويبدی اللّٰه عجزك ويخزيك ويُثبت
ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کر دے گا اور تجھے رسوا کر دے گا اور ثابت کرے گا کہ تُو
أنك أسير فی الجهل والضلال، ولو اجتمعتْ قومك معك علی هذا
گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم
الخيال، فترجعون مغلوبين. هذا مع اعترافی بأن هذه الرسالة ليست سبّاقَ
مغلوب ہو جاؤ گے یہ باوجود میرے اس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت میں کوئی اعلیٰ درجہ کے
الغايات فی توشيح المقال، بل اقتضبتُها علی جناح الاستعجال، وأعلم
کمال پر نہیں بلکہ مَیں نے جلد جلد اس کو گھسیٹ دیا ہے اور مَیں جانتا ہوں
أن الإتيان بمثلها أمرٌ هيّن علی الأدباء، بل يكفی فی هذا أدنَی التِفاتِ ﴿۱۱۵﴾
کہ اس کی نظیر بنانا ادیبوں پر بہت ہی آسان ہے بلکہ اُن کی ادنیٰ التفات اس کی
البلغاء. فإن اتّسعتَ فی الأدب فليس من التعجب أن تقول أحلی
نظیر بنانے کے لئے کافی ہے پس اگر تُو فن ادب میں وسیع مہارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ اس سے زیادہ تر شیریں

و أفصحَ مما قلتُ إلى أسبوع مع أنک تؤلّف بتأييدِ جموع، لأنک لست
اورزیادہ ترفصیح بنالیوے اور تجھ کو یہ اجازت بھی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ مل کر لکھے کیونکہ ہماری طرف سے
من إعانتهم بممنوع وإنّي ما اتخذت معينا في رسالتي هذه، وقلتُ ما قلتُ
ان سے مدد لینے کی تجھ کو ممانعت نہیں اور میں نے اس رسالہ میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ
من عند نفسي من فضل ربّي في أيّام معدودة كالمقتضبين. ومع ذلک إني
مَیں نے کہا وہ خداتعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کی طرح اپنی طرف سے کہا ہے۔ اور
أُمهِلک وإخوانَک وجميع خلانک وقومک وأعوانک الّذين يقولون
باوجود اس کے مَیں تجھے اور تیرے بھائیوں اور تیرے دوستوں اور تیری قوم اور تیرے مددگاروں کو
إنا نحن المولويون، إلى شهرين كاملين من يوم الإشاعة، لتُرِيَ كمال
جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل مہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور یہ مہلت اشاعت
البراعة، فإن أتيتم بمثلها في هذه المدة التي هي أقل الآجال، وتوازنتم في
کی تاریخ سے ہے تا کہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنا لائے اور اس مدت میں جو بڑی
كل أنواع المقال، ونرى أن قولكم تحاذَى حذو النعال، فلكم خمسة
وسیع مدت ہے تم نے ہر یک مماثلت اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور ہم نے دیکھ لیا کہ نعل بنعل تم نے
آلافٍ روبية إنعامًا منّا وعدًا مؤكّدًا بقسم الله ذي الجلال وإن لم تطمئن
مقابلہ کر دکھلایا تو اس صورت میں ہم تمہیں پانچ ہزار روپیہ انعام دیں گے یہ وعدہ اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کے ساتھ موکد ہے
بالأيمان الإيمانية فنجمع ذهب الشَرْطِ في خزينة الحكومة البريطانية
اور اگر تجھے ایمانی قسموں پر اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ جمع کرا دیں گے
لتكون من المطمئنين. ونُعاهد الله بحلفةٍ أن نعطي العدوّ حقّه عند ظهور
تا کہ تجھے اطمینان ہو۔ اور ہم خداتعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ فریق ثانی کو
غلبةٍ، ولو تخلّفْنا فكنّا كاذبين ونجعل الحكومة البرطانية
اس کا حق اس کے غلبہ کے وقت فی الفور دے دیں گے اور اگر ہم نے تخلف کیا تو پھر جھوٹے ٹھہریں گے اور ہم حکومت انگریزی

حَـكَمًا لهذه القضية، ومخيَّرًا فى هذه الخطّة، ولها أن تعطى إنعامنا كلَّ

کواس مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے حکم مقرر کرتے ہیں اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا کہ ہمارا انعام اس کو دے دے جو

مَـن بـارى كـلامَـنا وأرى بوفق شرطنا نثرًا كنثرٍ ونظمًا كنظم فى القدر

مقابلہ کے وقت پورا اتر آوے اور اس کی شرط کے موافق نظم اور نثر بنا لیوے۔ نظم اپنے قدر اور بلاغت اور التزام حق

والعدّة والبـلاغة والفصاحة والتـزام الـجـدّ والحكمة، هذا عهد منا، ﴿۱۱۶﴾

اور حکمت میں نظم کے مانند ہو اور نثر نثر کے مانند ہو اور خدا کی لعنت اُن پر جو عہد پورا نہ کریں۔

ولـعنة اللّٰه على الناكثين. وللنصارٰى أن يتعاونوا لهذه المقابلة ويقوموا

اور نصاریٰ کا اختیار ہوگا کہ اس مقابلہ میں ایک دوسرے کو مدد دیویں اور سب متفق ہو کر اس معرکہ کے لئے اٹھیں اور

متـفـقيـن لتـلـك الـمـعركة، ويكون بعضهم لبعض ظهيرًا، وليستفسر

بعض بعض کے پشت پناہ بن جائیں اور ایک جاہل باخبر آدمی سے پوچھ لے اور دور و نزدیک سے ہر یک مددگار

الـجـاهـل خبيـرا، ولـيـطلبوا لأنفسهم كل نصير ومعين، وبعيد وقرين،

اور معین اپنے لئے بلا لیں اور مسیح سے بھی مدد لیں جو اُن کی نظر میں خدا ہے اور کوئی خدا نہیں بجز اس کے

ومسيـحَهـم الّـذى هـو ربٌّ فـى أعينهم ولا رَبَّ إلا اللّٰه قيّوم العالمين،

جو قیوم العالمین ہے اور چاہیئے کہ اپنے اس روح القدس سے بھی مدد لیں جو بولیاں سکھاتا تھا

وليستمِدّوا مِن روحهم الذى كان يعلم الألسنة إن كانوا صادقين.

اگر سچے ہیں۔

هٰـذا مـا رضيـنـا عـليه مِن طيب نفسنا وانشراح صدرنا، ورضينا

یہ وہ بات ہے جس پر ہم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے راضی ہو گئے اور ہم اس بات پر

بـالحكومةِ البَريطانِيةِ أن تكون حَكَمًا بيننا وبينهم، فإن تجد هؤلاء الذين

بھی راضی ہو گئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں حَکَم بن جائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگوں کو اپنے

يـصـولـون عـلـى بـلاغة القرآن وفصاحته، ويقولون إنا نحن الـمولويون

قولوں میں صادق پاوے جو قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمانوں کے

كعلماء المسلمين ولسنا مِن السفهاء الجاهلين ولنا يد طولٰى فى تنقيد
علماء کی طرح مولوی ہیں اور نادان نہیں ہیں اور فصاحت اور عدم فصاحت میں فرق کرنے کے لئے
جِدّ القول وهزله وتنقيح رقيق اللفظ وجزله - صادقين فى هذا
ہم میں مادہ ہے اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان میں درحقیقت پیش دستی لے جانے والے ہیں
الامتحان وسابقين فى هذا الميدان، فلتُعْطِهم إنعامنا، وليُكذَّبُ
پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا انعام ان کو لے دے اور ہمیں کاذب خیال کرے اور ان کے کمال
كلامنا، وليُشَعْ كمالُ علمهم فى الديار والبلدان، وليشتهرْ فضائلهم
علم کو ملکوں اور ولایتوں میں مشہور کرے اور دنیا کے کناروں تک ان کے فضائل مشتہر کر دے
إلٰى أقاصى البلدان، ولتُكتَب أسماء هم فى الفاضلين. وإن لم تجدهم
اور ان کے نام فاضلوں میں لکھ لے اور اگر گورنمنٹ ان کو ایسا نہ پاوے بلکہ
مِن العلماء والأدباء ، بَلْ وجدتُهم معشرَ الجهلاء والسفهاء ، بعيدِين ﴿۱۱۷﴾
ان کو ایک جاہلوں کا گروہ پائے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہیں
من هذا الزُّلال مُبْعَدين عن مثل هذا الكمال، فنرجو من عدل الحكومة
پس ہم حکومت برطانیہ کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اس کے
البريطانية أن تمنع بعدُ هؤلاء الكذّابين مِن أن يسمّوا أنفسهم مولويّين،
ان کذابوں کواس بات سے منع کرے کہ اپنے تئیں مولوی کے نام سے موصوف کریں اور باوجود جاہل ہونے کے قرآن
ويصولوا على بلاغة كلام الله مع كونهم جاهلين.
کریم کی بلاغت پر حملہ کریں۔

وأوّلُ مخاطَبِنا فى هذه الدعوة، ومَدْعوُّنا لهذه المعركة، صاحبُ التوزين
اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ میں ہمارا اول مدعو پادری عماد الدین ہے
عماد الدين، فإنه ينكر بلاغة القرآن وفصاحته، ويُرِى فى كلّ كتابٍ وقاحته
کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب میں بے حیائی

ویقول إنّی عالم جلیل ذهین، وإن القرآن لیس بفصیح بل لیس
دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح بھی نہیں ہے اور میں اس میں کوئی
بصحیح، وما أریٰ فیه بلاغةً، ولا أجد براعةً، کما ھو زعم الزاعمین.
بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر
ویقول إنی سأکتب تفسیره، وکذلک نسمع تقاریره، فھو یدّعی
شائع کروں گا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اس کی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آنحضرت
کماله فی العربیة، ویسبّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم بکمال
صلی اللہ علیہ وسلم کو بباعث بے شرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کی
الوقاحة والفِرْیة، ویتزرّی علی کتاب اللّٰه وعلی فصاحته، کأنه عمُّ امرء
ایسے دعویٰ سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے کہ گویا وہ امرا القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام
القیس أو ابن خالته، ویسمّی نفسه مولویًّا ویمشی کالمستکبرین.
مولوی رکھتا ہے اور متکبروں کی طرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذلک نخاطب کلَّ متنصّر ملقَّب بالمولوی، الذی کتبْنا
پھر اس کے بعد ہم ہر ایک کرشٹان کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب کرتے ہیں اور ان سب
اسمه فی الهامش[1] وندعو کلّهم للمقابلة ولهم خمسة آلاف إنعامًا منّا
کے نام ہم نے حاشیہ میں لکھ دیئے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بناویں تو ہماری طرف سے
إذا أتوا بکتاب کمثل ھذا الکتاب، کما کتبنا من قبل فی ھذا الباب، ﴿۱۱۸﴾
ان کو پانچ ہزار روپیہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالمقابل کتاب تالیف کرنے والوں کے لئے ہماری طرف سے

---

[1] مولوی کرم الدین ۔ مولوی نظام الدین ۔ مولوی الٰہی بخش ۔ مولوی حمید اللہ خان ۔ مولوی نور الدین ۔ مولوی سید علی ۔ مولوی عبداللہ بیگ ۔ مولوی حسام الدین بمبئی ۔ مولوی حسام الدین ۔ مولوی نظام الدین ۔ مولوی قاضی صفدر علی ۔ مولوی عبد الرحمٰن ۔ مولوی حسن علی وغیرہ وغیرہ ۔

والمهلةُ منّا ثلاثة أشهر للمعارضين، فإن لم يبارزوا، ولن يبارزوا،
تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آویں گے
فاعلموا أنهم كانوا من الكاذبين.
پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے ہیں ۔

واعلموا أن هذا الإنعام في صورة إذا أتوا برسالة كمثل رسالتنا،
اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہٖ ہمارے اس رسالہ کے
وعُجالة كمثل عجالتنا، وأثبتوا أنفسهم كمماثلين ومشابهين، وأمّا إذا
مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں۔ لیکن اگر بنانے سے انکار کریں
أبوا و ولّوا الدبر كالثعالب، وما استطاعوا على هذه المطالب، وما تركوا
اور لومڑیوں کی طرح پیٹھیں دکھلاویں اور ان مطالب پر قدرت نہ پا سکیں اور نہ توہین قرآن شریف کی
عادة توهين القرآن، وما امتنعوا من قَدْحِ كتاب اللّٰه الفرقان، وما تابوا من أن
عادت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں
يسمّوا أنفسهم مولويين، وما ازدجروا مِن سبّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه
اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشنام دہی سے رکیں اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئیں
وسلم خاتم النبيّين، وما ازدجروا من قولهم أن القرآن ليس بفصيح، وما تركوا
روکیں کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس ان پر خدا تعالیٰ
سبيل التحقير والتوهين، فعليهم من اللّٰه ألف لعنة فَلْيَقُلِ القوم كلهم آمين.
کی طرف سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین ۔

۱ لعنت	۲ لعنت	۳ لعنت	۴ لعنت	۵ لعنت	۶ لعنت
۷ لعنت	۸ لعنت	۹ لعنت	۱۰ لعنت	۱۱ لعنت	۱۲ لعنت
۱۳ لعنت	۱۴ لعنت	۱۵ لعنت	۱۶ لعنت	۱۷ لعنت	۱۸ لعنت
۱۹ لعنت	۲۰ لعنت	۲۱ لعنت	۲۲ لعنت	۲۳ لعنت	۲۴ لعنت

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت ﴿۱۱۹﴾
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۶ لعنت
۶۷ لعنت ۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت
۷۴ لعنت ۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت
۸۱ لعنت ۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت
۸۸ لعنت ۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت
۹۵ لعنت ۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت
۱۰۲ لعنت ۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت
۱۰۹ لعنت ۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت
۱۱۶ لعنت ۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت
۱۲۳ لعنت ۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت
۱۳۰ لعنت ۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت
۱۳۷ لعنت ۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت
۱۴۴ لعنت ۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت
۱۵۱ لعنت ۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت
۱۵۸ لعنت ۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت
۱۶۵ لعنت ۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت
۱۷۲ لعنت ۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت
۱۷۹ لعنت ۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت
۱۸۶ لعنت ۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت
۱۹۳ لعنت ۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت
۲۰۰ لعنت ۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت
۲۰۷ لعنت ۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت
۲۱۴ لعنت ۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت
۲۲۱ لعنت ۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت
۲۲۸ لعنت ۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت
۲۳۵ لعنت ۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت
۲۴۲ لعنت ۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت
۲۴۹ لعنت ۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

﴿۱۲۰﴾ ۲۶۳ لعنت ۲۶۴ لعنت ۲۶۵ لعنت ۲۶۶ لعنت ۲۶۷ لعنت ۲۶۸ لعنت ۲۶۹ لعنت
۲۷۰ لعنت ۲۷۱ لعنت ۲۷۲ لعنت ۲۷۳ لعنت ۲۷۴ لعنت ۲۷۵ لعنت ۲۷۶ لعنت
۲۷۷ لعنت ۲۷۸ لعنت ۲۷۹ لعنت ۲۸۰ لعنت ۲۸۱ لعنت ۲۸۲ لعنت ۲۸۳ لعنت
۲۸۴ لعنت ۲۸۵ لعنت ۲۸۶ لعنت ۲۸۷ لعنت ۲۸۸ لعنت ۲۸۹ لعنت ۲۹۰ لعنت
۲۹۱ لعنت ۲۹۲ لعنت ۲۹۳ لعنت ۲۹۴ لعنت ۲۹۵ لعنت ۲۹۶ لعنت ۲۹۷ لعنت
۲۹۸ لعنت ۲۹۹ لعنت ۳۰۰ لعنت ۳۰۱ لعنت ۳۰۲ لعنت ۳۰۳ لعنت ۳۰۴ لعنت
۳۰۵ اللعنة ۳۰۶ اللعنة ۳۰۷ اللعنة ۳۰۸ اللعنة ۳۰۹ اللعنة ۳۱۰ اللعنة ۳۱۱ اللعنة
۳۱۲ اللعنة ۳۱۳ اللعنة ۳۱۴ اللعنة ۳۱۵ اللعنة ۳۱۶ اللعنة ۳۱۷ اللعنة ۳۱۸ اللعنة
۳۱۹ اللعنة ۳۲۰ اللعنة ۳۲۱ اللعنة ۳۲۲ اللعنة ۳۲۳ اللعنة ۳۲۴ اللعنة ۳۲۵ اللعنة
۳۲۶ اللعنة ۳۲۷ اللعنة ۳۲۸ اللعنة ۳۲۹ اللعنة ۳۳۰ اللعنة ۳۳۱ اللعنة ۳۳۲ اللعنة
۳۳۳ اللعنة ۳۳۴ اللعنة ۳۳۵ اللعنة ۳۳۶ اللعنة ۳۳۷ اللعنة ۳۳۸ اللعنة ۳۳۹ اللعنة
۳۴۰ اللعنة ۳۴۱ اللعنة ۳۴۲ اللعنة ۳۴۳ اللعنة ۳۴۴ اللعنة ۳۴۵ اللعنة ۳۴۶ اللعنة
۳۴۷ اللعنة ۳۴۸ اللعنة ۳۴۹ اللعنة ۳۵۰ اللعنة ۳۵۱ اللعنة ۳۵۲ اللعنة ۳۵۳ اللعنة
۳۵۴ اللعنة ۳۵۵ اللعنة ۳۵۶ اللعنة ۳۵۷ اللعنة ۳۵۸ اللعنة ۳۵۹ اللعنة ۳۶۰ اللعنة
۳۶۱ اللعنة ۳۶۲ اللعنة ۳۶۳ اللعنة ۳۶۴ اللعنة ۳۶۵ اللعنة ۳۶۶ اللعنة ۳۶۷ اللعنة
۳۶۸ اللعنة ۳۶۹ اللعنة ۳۷۰ اللعنة ۳۷۱ اللعنة ۳۷۲ اللعنة ۳۷۳ اللعنة ۳۷۴ اللعنة
۳۷۵ اللعنة ۳۷۶ اللعنة ۳۷۷ اللعنة ۳۷۸ اللعنة ۳۷۹ اللعنة ۳۸۰ اللعنة ۳۸۱ اللعنة
۳۸۲ اللعنة ۳۸۳ اللعنة ۳۸۴ اللعنة ۳۸۵ اللعنة ۳۸۶ اللعنة ۳۸۷ اللعنة ۳۸۸ اللعنة
۳۸۹ اللعنة ۳۹۰ اللعنة ۳۹۱ اللعنة ۳۹۲ اللعنة ۳۹۳ اللعنة ۳۹۴ اللعنة ۳۹۵ اللعنة
۳۹۶ اللعنة ۳۹۷ اللعنة ۳۹۸ اللعنة ۳۹۹ اللعنة ۴۰۰ اللعنة ۴۰۱ اللعنة ۴۰۲ اللعنة
۴۰۳ اللعنة ۴۰۴ اللعنة ۴۰۵ اللعنة ۴۰۶ اللعنة ۴۰۷ اللعنة ۴۰۸ اللعنة ۴۰۹ اللعنة
۴۱۰ اللعنة ۴۱۱ اللعنة ۴۱۲ اللعنة ۴۱۳ اللعنة ۴۱۴ اللعنة ۴۱۵ اللعنة ۴۱۶ اللعنة
۴۱۷ اللعنة ۴۱۸ اللعنة ۴۱۹ اللعنة ۴۲۰ اللعنة ۴۲۱ اللعنة ۴۲۲ اللعنة ۴۲۳ اللعنة
۴۲۴ اللعنة ۴۲۵ اللعنة ۴۲۶ اللعنة ۴۲۷ اللعنة ۴۲۸ اللعنة ۴۲۹ اللعنة ۴۳۰ اللعنة
۴۳۱ اللعنة ۴۳۲ اللعنة ۴۳۳ اللعنة ۴۳۴ اللعنة ۴۳۵ اللعنة ۴۳۶ اللعنة ۴۳۷ اللعنة
۴۳۸ اللعنة ۴۳۹ اللعنة ۴۴۰ اللعنة ۴۴۱ اللعنة ۴۴۲ اللعنة ۴۴۳ اللعنة ۴۴۴ اللعنة
۴۴۵ اللعنة ۴۴۶ اللعنة ۴۴۷ اللعنة ۴۴۸ اللعنة ۴۴۹ اللعنة ۴۵۰ اللعنة ۴۵۱ اللعنة
۴۵۲ اللعنة ۴۵۳ اللعنة ۴۵۴ اللعنة ۴۵۵ اللعنة ۴۵۶ اللعنة ۴۵۷ اللعنة ۴۵۸ اللعنة
۴۵۹ اللعنة ۴۶۰ اللعنة ۴۶۱ اللعنة ۴۶۲ اللعنة ۴۶۳ اللعنة ۴۶۴ اللعنة ۴۶۵ اللعنة
۴۶۶ اللعنة ۴۶۷ اللعنة ۴۶۸ اللعنة ۴۶۹ اللعنة ۴۷۰ اللعنة ۴۷۱ اللعنة ۴۷۲ اللعنة
۴۷۳ اللعنة ۴۷۴ اللعنة ۴۷۵ اللعنة ۴۷۶ اللعنة ۴۷۷ اللعنة ۴۷۸ اللعنة ۴۷۹ اللعنة
۴۸۰ اللعنة ۴۸۱ اللعنة ۴۸۲ اللعنة ۴۸۳ اللعنة ۴۸۴ اللعنة ۴۸۵ اللعنة ۴۸۶ اللعنة
۴۸۷ اللعنة ۴۸۸ اللعنة ۴۸۹ اللعنة ۴۹۰ اللعنة ۴۹۱ اللعنة ۴۹۲ اللعنة ۴۹۳ اللعنة
۴۹۴ اللعنة ۴۹۵ اللعنة ۴۹۶ اللعنة ۴۹۷ اللعنة ۴۹۸ اللعنة ۴۹۹ اللعنة ۵۰۰ اللعنة

۵۰۱ اللعنة ۵۰۲ اللعنة ۵۰۳ اللعنة ۵۰۴ اللعنة ۵۰۵ اللعنة ۵۰۶ اللعنة ۵۰۷ اللعنة ﴾۱۲۱﴿
۵۰۸ اللعنة ۵۰۹ اللعنة ۵۱۰ اللعنة ۵۱۱ اللعنة ۵۱۲ اللعنة ۵۱۳ اللعنة ۵۱۴ اللعنة
۵۱۵ اللعنة ۵۱۶ اللعنة ۵۱۷ اللعنة ۵۱۸ اللعنة ۵۱۹ اللعنة ۵۲۰ اللعنة ۵۲۱ اللعنة
۵۲۲ اللعنة ۵۲۳ اللعنة ۵۲۴ اللعنة ۵۲۵ اللعنة ۵۲۶ اللعنة ۵۲۷ اللعنة ۵۲۸ اللعنة
۵۲۹ اللعنة ۵۳۰ اللعنة ۵۳۱ اللعنة ۵۳۲ اللعنة ۵۳۳ اللعنة ۵۳۴ اللعنة ۵۳۵ اللعنة
۵۳۶ اللعنة ۵۳۷ اللعنة ۵۳۸ اللعنة ۵۳۹ اللعنة ۵۴۰ اللعنة ۵۴۱ اللعنة ۵۴۲ اللعنة
۵۴۳ اللعنة ۵۴۴ اللعنة ۵۴۵ اللعنة ۵۴۶ اللعنة ۵۴۷ اللعنة ۵۴۸ اللعنة ۵۴۹ اللعنة
۵۵۰ اللعنة ۵۵۱ اللعنة ۵۵۲ اللعنة ۵۵۳ اللعنة ۵۵۴ اللعنة ۵۵۵ اللعنة ۵۵۶ اللعنة
۵۵۷ اللعنة ۵۵۸ اللعنة ۵۵۹ اللعنة ۵۶۰ اللعنة ۵۶۱ اللعنة ۵۶۲ اللعنة ۵۶۳ اللعنة
۵۶۴ اللعنة ۵۶۵ اللعنة ۵۶۶ اللعنة ۵۶۷ اللعنة ۵۶۸ اللعنة ۵۶۹ اللعنة ۵۷۰ اللعنة
۵۷۱ اللعنة ۵۷۲ اللعنة ۵۷۳ اللعنة ۵۷۴ اللعنة ۵۷۵ اللعنة ۵۷۶ اللعنة ۵۷۷ اللعنة
۵۷۸ اللعنة ۵۷۹ اللعنة ۵۸۰ اللعنة ۵۸۱ اللعنة ۵۸۲ اللعنة ۵۸۳ اللعنة ۵۸۴ اللعنة
۵۸۵ اللعنة ۵۸۶ اللعنة ۵۸۷ اللعنة ۵۸۸ اللعنة ۵۸۹ اللعنة ۵۹۰ اللعنة ۵۹۱ اللعنة
۵۹۲ اللعنة ۵۹۳ اللعنة ۵۹۴ اللعنة ۵۹۵ اللعنة ۵۹۶ اللعنة ۵۹۷ اللعنة ۵۹۸ اللعنة
۵۹۹ اللعنة ۶۰۰ اللعنة ۶۰۱ اللعنة ۶۰۲ اللعنة ۶۰۳ اللعنة ۶۰۴ اللعنة ۶۰۵ اللعنة
۶۰۶ اللعنة ۶۰۷ اللعنة ۶۰۸ اللعنة ۶۰۹ اللعنة ۶۱۰ اللعنة ۶۱۱ اللعنة ۶۱۲ اللعنة
۶۱۳ اللعنة ۶۱۴ اللعنة ۶۱۵ اللعنة ۶۱۶ اللعنة ۶۱۷ اللعنة ۶۱۸ اللعنة ۶۱۹ اللعنة
۶۲۰ اللعنة ۶۲۱ اللعنة ۶۲۲ اللعنة ۶۲۳ اللعنة ۶۲۴ اللعنة ۶۲۵ اللعنة ۶۲۶ اللعنة
۶۲۷ اللعنة ۶۲۸ اللعنة ۶۲۹ اللعنة ۶۳۰ اللعنة ۶۳۱ اللعنة ۶۳۲ اللعنة ۶۳۳ اللعنة
۶۳۴ اللعنة ۶۳۵ اللعنة ۶۳۶ اللعنة ۶۳۷ اللعنة ۶۳۸ اللعنة ۶۳۹ اللعنة ۶۴۰ اللعنة
۶۴۱ اللعنة ۶۴۲ اللعنة ۶۴۳ اللعنة ۶۴۴ اللعنة ۶۴۵ اللعنة ۶۴۶ اللعنة ۶۴۷ اللعنة
۶۴۸ اللعنة ۶۴۹ اللعنة ۶۵۰ اللعنة ۶۵۱ اللعنة ۶۵۲ اللعنة ۶۵۳ اللعنة ۶۵۴ اللعنة
۶۵۵ اللعنة ۶۵۶ اللعنة ۶۵۷ اللعنة ۶۵۸ اللعنة ۶۵۹ اللعنة ۶۶۰ اللعنة ۶۶۱ اللعنة
۶۶۲ اللعنة ۶۶۳ اللعنة ۶۶۴ اللعنة ۶۶۵ اللعنة ۶۶۶ اللعنة ۶۶۷ اللعنة ۶۶۸ اللعنة
۶۶۹ اللعنة ۶۷۰ اللعنة ۶۷۱ اللعنة ۶۷۲ اللعنة ۶۷۳ اللعنة ۶۷۴ اللعنة ۶۷۵ اللعنة
۶۷۶ اللعنة ۶۷۷ اللعنة ۶۷۸ اللعنة ۶۷۹ اللعنة ۶۸۰ اللعنة ۶۸۱ اللعنة ۶۸۲ اللعنة
۶۸۳ اللعنة ۶۸۴ اللعنة ۶۸۵ اللعنة ۶۸۶ اللعنة ۶۸۷ اللعنة ۶۸۸ اللعنة ۶۸۹ اللعنة
۶۹۰ اللعنة ۶۹۱ اللعنة ۶۹۲ اللعنة ۶۹۳ اللعنة ۶۹۴ اللعنة ۶۹۵ اللعنة ۶۹۶ اللعنة
۶۹۷ اللعنة ۶۹۸ اللعنة ۶۹۹ اللعنة ۷۰۰ اللعنة ۷۰۱ اللعنة ۷۰۲ اللعنة ۷۰۳ اللعنة
۷۰۴ اللعنة ۷۰۵ اللعنة ۷۰۶ اللعنة ۷۰۷ اللعنة ۷۰۸ اللعنة ۷۰۹ اللعنة ۷۱۰ اللعنة
۷۱۱ اللعنة ۷۱۲ اللعنة ۷۱۳ اللعنة ۷۱۴ اللعنة ۷۱۵ اللعنة ۷۱۶ اللعنة ۷۱۷ اللعنة
۷۱۸ اللعنة ۷۱۹ اللعنة ۷۲۰ اللعنة ۷۲۱ اللعنة ۷۲۲ اللعنة ۷۲۳ اللعنة ۷۲۴ اللعنة
۷۲۵ اللعنة ۷۲۶ اللعنة ۷۲۷ اللعنة ۷۲۸ اللعنة ۷۲۹ اللعنة ۷۳۰ اللعنة ۷۳۱ اللعنة ﴾۱۲۲﴿
۷۳۲ اللعنة ۷۳۳ اللعنة ۷۳۴ اللعنة ۷۳۵ اللعنة ۷۳۶ اللعنة ۷۳۷ اللعنة ۷۳۸ اللعنة

۷۳۹ اللعنة ۷۴۰ اللعنة ۷۴۱ اللعنة ۷۴۲ اللعنة ۷۴۳ اللعنة ۷۴۴ اللعنة ۷۴۵ اللعنة ۷۴۶ اللعنة
۷۴۷ اللعنة ۷۴۸ اللعنة ۷۴۹ اللعنة ۷۵۰ اللعنة ۷۵۱ اللعنة ۷۵۲ اللعنة ۷۵۳ اللعنة ۷۵۴ اللعنة
۷۵۵ اللعنة ۷۵۶ اللعنة ۷۵۷ اللعنة ۷۵۸ اللعنة ۷۵۹ اللعنة ۷۶۰ اللعنة ۷۶۱ اللعنة ۷۶۲ اللعنة
۷۶۳ اللعنة ۷۶۴ اللعنة ۷۶۵ اللعنة ۷۶۶ اللعنة ۷۶۷ اللعنة ۷۶۸ اللعنة ۷۶۹ اللعنة ۷۷۰ اللعنة
۷۷۱ اللعنة ۷۷۲ اللعنة ۷۷۳ اللعنة ۷۷۴ اللعنة ۷۷۵ اللعنة ۷۷۶ اللعنة ۷۷۷ اللعنة ۷۷۸ اللعنة
۷۷۹ اللعنة ۷۸۰ اللعنة ۷۸۱ اللعنة ۷۸۲ اللعنة ۷۸۳ اللعنة ۷۸۴ اللعنة ۷۸۵ اللعنة ۷۸۶ اللعنة
۷۸۷ اللعنة ۷۸۸ اللعنة ۷۸۹ اللعنة ۷۹۰ اللعنة ۷۹۱ اللعنة ۷۹۲ اللعنة ۷۹۳ اللعنة ۷۹۴ اللعنة
۷۹۵ اللعنة ۷۹۶ اللعنة ۷۹۷ اللعنة ۷۹۸ اللعنة ۷۹۹ اللعنة ۸۰۰ اللعنة ۸۰۱ اللعنة ۸۰۲ اللعنة
۸۰۳ اللعنة ۸۰۴ اللعنة ۸۰۵ اللعنة ۸۰۶ اللعنة ۸۰۷ اللعنة ۸۰۸ اللعنة ۸۰۹ اللعنة ۸۱۰ اللعنة
۸۱۱ اللعنة ۸۱۲ اللعنة ۸۱۳ اللعنة ۸۱۴ اللعنة ۸۱۵ اللعنة ۸۱۶ اللعنة ۸۱۷ اللعنة ۸۱۸ اللعنة
۸۱۹ اللعنة ۸۲۰ اللعنة ۸۲۱ اللعنة ۸۲۲ اللعنة ۸۲۳ اللعنة ۸۲۴ اللعنة ۸۲۵ اللعنة ۸۲۶ اللعنة
۸۲۷ اللعنة ۸۲۸ اللعنة ۸۲۹ اللعنة ۸۳۰ اللعنة ۸۳۱ اللعنة ۸۳۲ اللعنة ۸۳۳ اللعنة ۸۳۴ اللعنة
۸۳۵ اللعنة ۸۳۶ اللعنة ۸۳۷ اللعنة ۸۳۸ اللعنة ۸۳۹ اللعنة ۸۴۰ اللعنة ۸۴۱ اللعنة ۸۴۲ اللعنة
۸۴۳ اللعنة ۸۴۴ اللعنة ۸۴۵ اللعنة ۸۴۶ اللعنة ۸۴۷ اللعنة ۸۴۸ اللعنة ۸۴۹ اللعنة ۸۵۰ اللعنة
۸۵۱ اللعنة ۸۵۲ اللعنة ۸۵۳ اللعنة ۸۵۴ اللعنة ۸۵۵ اللعنة ۸۵۶ اللعنة ۸۵۷ اللعنة ۸۵۸ اللعنة
۸۵۹ اللعنة ۸۶۰ اللعنة ۸۶۱ اللعنة ۸۶۲ اللعنة ۸۶۳ اللعنة ۸۶۴ اللعنة ۸۶۵ اللعنة ۸۶۶ اللعنة
۸۶۷ اللعنة ۸۶۸ اللعنة ۸۶۹ اللعنة ۸۷۰ اللعنة ۸۷۱ اللعنة ۸۷۲ اللعنة ۸۷۳ اللعنة ۸۷۴ اللعنة
۸۷۵ اللعنة ۸۷۶ اللعنة ۸۷۷ اللعنة ۸۷۸ اللعنة ۸۷۹ اللعنة ۸۸۰ اللعنة ۸۸۱ اللعنة ۸۸۲ اللعنة
۸۸۳ اللعنة ۸۸۴ اللعنة ۸۸۵ اللعنة ۸۸۶ اللعنة ۸۸۷ اللعنة ۸۸۸ اللعنة ۸۸۹ اللعنة ۸۹۰ اللعنة
۸۹۱ اللعنة ۸۹۲ اللعنة ۸۹۳ اللعنة ۸۹۴ اللعنة ۸۹۵ اللعنة ۸۹۶ اللعنة ۸۹۷ اللعنة ۸۹۸ اللعنة
۸۹۹ اللعنة ۹۰۰ اللعنة ۹۰۱ اللعنة ۹۰۲ اللعنة ۹۰۳ اللعنة ۹۰۴ اللعنة ۹۰۵ اللعنة ۹۰۶ اللعنة
۹۰۷ اللعنة ۹۰۸ اللعنة ۹۰۹ اللعنة ۹۱۰ اللعنة ۹۱۱ اللعنة ۹۱۲ اللعنة ۹۱۳ اللعنة ۹۱۴ اللعنة
۹۱۵ اللعنة ۹۱۶ اللعنة ۹۱۷ اللعنة ۹۱۸ اللعنة ۹۱۹ اللعنة ۹۲۰ اللعنة ۹۲۱ اللعنة ۹۲۲ اللعنة
۹۲۳ اللعنة ۹۲۴ اللعنة ۹۲۵ اللعنة ۹۲۶ اللعنة ۹۲۷ اللعنة ۹۲۸ اللعنة ۹۲۹ اللعنة ۹۳۰ اللعنة
۹۳۱ اللعنة ۹۳۲ اللعنة ۹۳۳ اللعنة ۹۳۴ اللعنة ۹۳۵ اللعنة ۹۳۶ اللعنة ۹۳۷ اللعنة ۹۳۸ اللعنة
۹۳۹ اللعنة ۹۴۰ اللعنة ۹۴۱ اللعنة ۹۴۲ اللعنة ۹۴۳ اللعنة ۹۴۴ اللعنة ۹۴۵ اللعنة ۹۴۶ اللعنة
۹۴۷ اللعنة ۹۴۸ اللعنة ۹۴۹ اللعنة ۹۵۰ اللعنة ۹۵۱ اللعنة ۹۵۲ اللعنة ۹۵۳ اللعنة ۹۵۴ اللعنة
۹۵۵ اللعنة ۹۵۶ اللعنة ۹۵۷ اللعنة ۹۵۸ اللعنة ۹۵۹ اللعنة ۹۶۰ اللعنة ۹۶۱ اللعنة ۹۶۲ اللعنة
۹۶۳ اللعنة ۹۶۴ اللعنة ۹۶۵ اللعنة ۹۶۶ اللعنة ۹۶۷ اللعنة ۹۶۸ اللعنة ۹۶۹ اللعنة ۹۷۰ اللعنة
۹۷۱ اللعنة ۹۷۲ اللعنة ۹۷۳ اللعنة ۹۷۴ اللعنة ۹۷۵ اللعنة ۹۷۶ اللعنة ۹۷۷ اللعنة ۹۷۸ اللعنة
۹۷۹ اللعنة ۹۸۰ اللعنة ۹۸۱ اللعنة ۹۸۲ اللعنة ۹۸۳ اللعنة ۹۸۴ اللعنة ۹۸۵ اللعنة ۹۸۶ اللعنة
۹۸۷ اللعنة ۹۸۸ اللعنة ۹۸۹ اللعنة ۹۹۰ اللعنة ۹۹۱ اللعنة ۹۹۲ اللعنة ۹۹۳ اللعنة ۹۹۴ اللعنة
۹۹۵ اللعنة ۹۹۶ اللعنة ۹۹۷ اللعنة ۹۹۸ اللعنة ۹۹۹ اللعنة ۱۰۰۰ لعنت

وَاُشهِدُ الأحرارَ والأُساری، أنی أضَع البرکةَ واللعنة أمام ﴿۱۶۳﴾
اور میں آزادوں اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ مَیں آج برکت اور لعنت نصاریٰ
النصاری، أما البرکة فینالهم برکة الدنیا عند مقابلة الکتاب وینالون
کے آگے رکھتا ہوں برکت سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کے وقت ان کو حاصل ہوگی اور
إنعاما کثیرًا مع الفتح والغِلاب، أو ینالهم برکةُ الآخرة عند التوبة
وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ
وترکِ توهین القرآن وترک صفة السِّرحان، وأما اللعنة فلا یرد
اور ترک توہین قرآن سے ان کو ملے گی مگر لعنت ان پر صرف اس حالت
علیهم إلا عند إعراضِهم عن الجواب، ومع ذلک عدمِ امتناعهم عن
میں وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکیں اور باوجود اس کے
الشتم والسبّ والقدح فی کتاب رب الأرباب رب العالمین.
قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آویں۔

واعلم أنّ کل من هو مِن وُلْدِ الحلال، ولیس من ذرّیة البغایا
اور جاننا چاہیئے کہ ہر یک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں
ونسل الدجال، فیفعل أمرًا من أمرین إمّا کفُّ اللّسان بعدُ وترکُ
اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی
الافتراء والمَین، وإما تألیف الرسالة کرسالتنا وترصیع المقالة کمقالتنا،
اور افترا سے باز آجائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا
ولکن الذی ما ازدجر من القدح فی بلاغة القرآن، وما امتنع من الإنکار
مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قدح سے باز آیا
من فصاحة الفرقان، فعلیه کل ما قلنا وکتبنا فی هذا القرطاس، وعلیه
اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئیں روکا پس اس پر وہ سب باتیں وارد ہوں گی جو ہم اس رسالہ

لعنة اللّٰه و الملا ئكة و الناس أجمعين.

میں کہہ چکے ہیں اور اس پر خداتعالیٰ کی لعنت اور نیز اس کے تمام فرشتوں اور آدمیوں کی ہے۔

فَلْيَقُلُ الْقَوْمُ كلُّهم آمين آمين آمين.

پس چاہیے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

اَلقصيدة فی فضائل القُرآنِ وشأن كتَاب اللّٰه الرَّحمٰن ﴿۱۲۴﴾

قصیدہ قرآن کے فضائل اور کتاب اللہ کی شان میں

لَمَّا أرى الفرقانُ مَيُسمَه تردَّى مَن طغى — مَن كان نابِغَ وقتِه جاء المواطنَ ألثغَا

جب قرآن نے اپنی شکل دکھلائی تو ہر یک طاغی نیچے گر گیا — جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلد گو تھا وہ کُند زبان ہو کر میدان میں آیا

وإذا أرى وجهًا بأنوار الجمال مُصبَّغا — فـدَرَى المعارضُ أنه ألغى الفصاحة أو لغا

اور جب قرآن نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوار جمال سے رنگین تھا — تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قرآن کے معارضہ میں فصاحت بلاغت سے دور ہے اور لغو بک رہا ہے

من كان ذا عينِ النهى فإلى محاسنه صغٰى — إلّا الذى مِن جهله أبغى الضلالة أو بغٰى

جو شخص عقلمند تھا وہ قرآن کے محاسن کی طرف مائل ہو گیا — ہاں وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا

عينُ المعارف كلّها آتاه حِبُّ مُبتغٰى — لا يُنبِئنّ ببحره الزخّار كلبًا مولغا

تمام معارف کا چشمہ خداتعالیٰ نے قرآن کو دیا — اور اس کے بحر زخّار سے اس کتے کو خبر نہیں دی جاتی جس کو تھوڑا سا پانی پلایا جاتا ہے

اِقْبَلُ عيونَ علومه أو أَعرِضَنُ مُستولِغا — واتبَعُ هداه أَوِ اعُصِه إن كنتَ مُلْغًى مُتّغا

اس کے علموں کے چشمے قبول کر یا بے حیا بیباک کی طرح کنارہ کر — اور اسکی ہدایت کا فرمانبردار ہو جا یا اگر تُو احمق فحش گو اور دین کو تباہ کرنے والا ہے تو نافرمان بن جا

مـا غادرَ القرآنُ فى الميدان شابًا بُرُزَغا — قتَـل العِدا رعبًا وإن بارى العدوّ مُسبَّغا

قرآن نے میدان میں کسی ایسے جوان کو نہ چھوڑا جو جوانی میں بھرا ہوا تھا — دشمنوں کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہن کر آیا

قد أنكروا جهلًا وما بلغوه علمًا مَبُلغًا — حتى انثَوا كالخائبين وأضرموا نار الوغى

مخالفوں نے جہل سے انکار کیا اور اس کے مقام بلند تک ان کا علم نہ پہنچ سکا — یہاں تک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بھڑکایا

نورٌ علی نور هُدًی، یومًا فیومًا فی الثغا   مَـن کان مُنکِرَ نوره قد جئتُه متفرّغا

اس کی ہدایتیں نورٌ علٰی نور ہیں اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے   اور جو شخص اس کے نور کا منکر ہے مَیں اسی کے لئے فارغ ہو کر آیا ہوں

فیهـا الـعلوم جمیعها وحلیبُها لمن ارتغا   فیها المعارف کلّها وقلیبُها بل أبلغا

اس میں تمام علم ہیں اور اس میں علوم کا دودھ ہے اسی کے لئے جو اوپر کا حصہ کھا رہا ہے   اور اس میں تمام معارف اور ان کا کنواں بلکہ اس سے زیادہ ہے

أعطی الوری بدِلائه ماءً مَعینا سیِّغَا   أروی الخلائقَ کلّهم إلا لئیمًا أبُدَغا

اس نے اپنے بوکوں کے ساتھ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا   اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اس کے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تھا

مَن جاءه متبختِرًا وأری مُدًی أو مِبُزَغا   فتراه مغلوبًا علٰی تُرُبِ الهوان ممرَّغا «۱۲۵»

جو شخص اس کے آگے تکبر سے خراماں آیا اور اپنی کاردیں اور نشتر دکھلائے   پس تو اس کو دیکھے گا کہ وہ مغلوب ہو گیا اور ذلت کی خاک پر لیٹا

سیفٌ یکسّر ضرسَ مَن باری وجاء مُثَغْثِغا   أسدٌ یمزّق صولُه إن رَاغَ جملٌ أو رغا

وہ ایک تلوار ہے جو اس کے دانت توڑتی ہے جو اس کے مقابل پر آیا   وہ ایک شیر ہے جو اس کا حملہ اس اونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے جس نے اس کی طرف منہ کیا یا آواز کی

ویلٌ لِکَفّارٍ لدیغٍ لا یفارق مَلدَغا   ویل لمن بزَغتْ له شمس فعادی مَبُزَغا

اس کافر مار گزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے کاٹا گیا   اس شخص پر واویلا ہے جس کے لئے سورج چمکا اور پھر وہ مطلع الشّمس سے دشمنی کرنے لگا

مَن فرَّ من فیضانه الأعلی ومما أفرغا   مـا کان قلبًا تائبا بل کان لحمًا أسُلَغا

جو شخص اس کے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بھاگا   وہ رجوع کرنے والا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداز نہ ہوا

وأمّا قول المعرض الفتّان أن **ذی مِرَّةٍ** اسم الشیطان، وقال أن

مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرّۃ شیطان کا نام ہے اور جو اس نے کہا کہ

المِرّة هی مادة الصفراء ، وباطل کل ما یخالفه من الآراء ، فهذا کلّه

مـــــرّہ مادہ صفرا کو کہتے ہیں اور اس کے برخلاف ہر یک رائے باطل ہے پس یہ اس کا تمام کذب

کـذب ودجـل وتـلبیـس، ونعوذ بالله من الدجّالین المفتّنین. بل الأمر

اور دجل اور تلبیس ہے اور دجالوں اور فتنہ انگیزوں سے خدا کی پناہ۔ بلکہ

الـصـحیـح الـذی یـوجد نظائره فی کلماتِ بلغاء لسان العرب ونوابغ

وہ امر صحیح جس کی نظیریں اہلِ زبان کے بلیغوں اور فصیحوں کے کلمات میں پائی جاتی ہیں یہ ہے کہ

ذوی الأدب، أن أصل المِرّة إحكامُ الفَتْل وإدارة الخيوط عند الوصل،
تاگہ کو جب بٹ دے کر پختہ کرتے ہیں تو اس پختہ کرنے کا نام مرّہ ہے اور مرّہ کے معنوں کا اصل یہ ہے کہ اسقدر تاگہ
كما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس، ثم نقلوا هذا اللفظ من
کو بٹ چڑھایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنے صاحب تاج العروس شارح القاموس نے کئے
الإحكام والإدارة إلى نتيجته أعنى إلى القوة والطاقة، فإن الحبل إذا
ہیں پھر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑھانے سے منتقل کر کے اس کے نتیجہ کی طرف لے آئے یعنی قوت اور طاقت کی
أُحكِمَ فَتْلُه فلا بد من أن يتقوّى بعد أن يُشَدّ ويُسَوَّى، ويكون كشىء
طرف جو بٹ چڑھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگا کو بٹ چڑھایا جاوے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ
قویّ متين. ثم نُقِلَ منه إلى العقل كنقل الحقل إلى الحقل، لأن العقل
چڑھانے کے بعد اس میں قوت اور طاقت پیدا ہو جائے اور ایک شے قوی متین ہو جائے۔ پھر یہ لفظ عقل کے معنوں کی
طاقة تحصل بعد إمرار مقدمات وإحكام مشاهدات تُجَلِّيها الحسُّ ﴿۱۲۶﴾
طرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو بمعنی زمین خوش پاکیزہ ہے حقل یعنے کھیت نوسبزہ کی طرف منتقل ہو گیا کیونکہ
المشترك من الحواسّ بإذن ربّ الناس وأحسن الخالقين. ثم نُقل
عقل بھی ایک طاقت ہے جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک
هذا اللفظ فى المرتبة الرابعة إلى مزاج من الأمزجة أعنى الصفراء
ان مشاہدات کو حواس سے باذن رب الناس لیتی ہے۔ پھر یہ لفظ بمرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کی طرف منتقل کیا
التى هى إحدى الطبائع الأربعة، لشدّة قوتها ولطافة مادتها، ولكونها
گیا یعنی صفرا کی طرف جو طبائع اربعہ میں سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت میں باقی
مصدرَ أفعال قويّة وموجبًا لجُرأةٍ وشجاعة وكلِّ أمر يخالف عاداتِ
اخلاط سے بڑھ کر ہے اسی واسطے صاحب اس کا مصدر افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اس سے ایسے
الجبان ويوافق سِيَر الشجعان، فتفكَّرْ إن كنتَ من الطالبين.
امر صادر ہوتے ہیں جو بزدلی کے مخالف ہیں پس تُو فکر کر اگر طالبِ حق ہے۔

وأمّا نظيره في أشعار بُلغاء الجاهلية ونبغاء الأزمنة الماضية،
لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعراء اور فصحاء کے اشعار میں سے اس کی نظیر طلب کرے پس تیرے لئے ایک
فكفاك ما قال امرؤ القيس في قصيدته اللاميّة
شعر امرء القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ اس نے کہا ہے۔

دَرِيرٍ كخُذْرُوفِ الوَلِيدِ أَمَرَّهُ تَتابُعُ كَفَّيْهِ بِخَيْطٍ مُوَصَّلِ

امرّہ یعنی بٹ دیا اور مروڑ دیا

وكذٰلك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبي الذي هو نابغ في اللسان العربي، وقال
اور اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بھی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تھا اور اس نے یہ
في القصيدة الخامسة من السبع المعلقة، ونحن نكتبه نظيرًا لمعنى الإدارة، وهو هذا .
شعر قصیدہ خامسہ سبعہ معلقہ میں کہا ہے کہ

تَرَى اللَّحِزَ الشَّحِيحَ إذا أُمِرَّتْ عليه لما له فيها مهينا

امرّت یعنی چکر دیا جائے اور پھرایا جائے

ومن عجائب لفظ المِرّة اشتراكُه في العربية والهندية في معنى الإدارة
اور لفظ مرّہ کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنے بٹ دینے اور مروڑ دینے میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے
وإحكام الفتل بالمبالغة، فإن الهنديين يقولون للإمرار مروڑنا كما لا
کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ
يخفى على الهنديين. وهذا ثبوت صريح من غير شائبة المَين لاستخراج ﴿۱۲۷﴾
ہندیوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور یہ صریح ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج
أصل حقيقة الذي هو دائر بين اللسانَين، وفيه نكتة تسرّ المحققين.
اس سے ہوتا ہے جو دو زبانوں میں دائر ہے اور اس میں ایک نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے۔
وأمّا لفظ ذِي مِرَّة بمعنى العقل، فإن كُنتَ تطلب منّا نظيره مع
لیکن لفظ ذی مرّۃ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اس کی نظیر معلوم کرنا ہو

تصحیح النقل، فاعلم أنّ صاحب تاج العروس شارح القاموس فسّر لفظ
پس جاننا چاہیئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ
ذی مِرّة بمعنی ذی الدهاء ، وقال یُقال إنه لَذُو مِرَّة أی عقلٍ فی مَثَلٍ
ذی مرّہ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے اور تمثیل کے طور کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انہ لذو مرۃ اور
العرب العرباء وإن لم یکفِک هذا المثل مع أنه هو الأصل، وتطلب منّا
مراد اس سے انہ لذو عقل رکھتے ہیں اور اگر تیرے لئے یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تُو ایامِ جاہلیت
نظیرًا آخر من الأیام الجاهلیة والأزمنة الماضیة، فاقرأْ هٰذا البیت من
کا کوئی شعر اس کی تائید میں طلب کرے تو یہ بیت غور سے پڑھ
صاحب القصیدة الرابعة من السبع المعلّقة، وکان من نبغاء الزمان وفی
جو سبعہ معلقہ میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباء زمان
البلاغة إمام الأقران، وزاد عمره علی مئة وخمسین، وهو هذا
اور فصحاء اقران میں سے تھا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تھا۔

رَجَعا بِأَمرِهِما إِلی ذی مِرَّةٍ حَصِدٍ وَنُجْحُ صَریمةٍ إبرامُها

وہ دونوں ذی مرّہ کی طرف یعنی ذی عقل کی طرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنے سے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے
واعلم أن هذه القصائد معروفة بغایة الاشتهار کالشمس فی نصف النهار،
ہیں اور جاننا چاہیئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں جیسے سورج دوپہر کے وقت
وقد أجمع کافة الأدباء وجهابذ الشعراء علی فضلها وکمال براعتها،
اور تمام جماعت فصیح شعراء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں اور
واتفق عامة البلغاء علی حسنها ونباهتها، واختارها الحکومة الإنکلیزیة
اس کے حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ میں
لطلباء مدارسها وسُبقاءِ کوالجها وشرّاباء کَیالِجها لتکمیل القارئین ﴿۱۲۸﴾
کالجوں کے پڑھنے والوں اور علوم ادبیہ کے پیالے پینے والوں کے لئے ان کی تکمیل تعلیم کی غرض سے

ولا ينكرها إلا الذى مِثلك غبى وشقى كعمين.

داخل کیا ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا بجز اس شخص کے جو تیرے جیسا غبی اور شقی اور اندھوں کی طرح ہو۔

هٰذا ما أوردنا لإلزامك وإفحامك من نظائر المتقدمين

یہ وہ نظائر شعراء متقدمین ہیں جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے

وكلام المشهورين المقبولين. وأمّا ما يظهر من سياق كلام اللّٰه وسباقه

مگر وہ امر جو کلامِ الٰہی کے سیاق سباق اور اس کے

ومِن عقدِ درِّ حِقاقِه، فهو طريق أقرب من ذلك للمسترشدين. فإنه

موتیوں کی لڑیوں کے حقہ سے معلوم ہوتا ہے تو وہ طریق ہدایت طلبوں کے لئے بہت قریب ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ

تعالٰى كما وصف روح القدس بقوله ذُوْمِرَّةٍ،[1] كذلك وصفه فى

نے جیسا کہ روح القدس کو ذی مرّہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام میں ذی قوۃ کے ساتھ منسوب

مقام آخر بذى قوة فقال ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ[2] فقوله فى مقام ذُو

کیا ہے اور کہا ہے کہ ذو قوۃ عند ذی العرش المکین۔ پس خداتعالیٰ کا ایک مقام میں جبرئیل کو ذو مرّہ کہنا اور

مِرَّةٍ وفى مقام ذُوقُوَّة شرح لطيف بأفانين البيان، وكذلك جرت سُنّة

دوسرے مقام میں ذو مرّہ کی جگہ ذو قوّۃ کہہ دینا یہ ذو مرّہ کے معنے کی ایک شرح لطیف ہے جو تبدیل بیان سے کی گئی

اللّٰه فى القرآن، فإنه يفسّر بعضَ مقاماته ببعض آخر ليزيد الاطمئنان،

ہے اور اسی طرح قرآن کریم میں اللہ جلّ شانہٗ کی یہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات قرآن اس کے بعض آخر کے

وليعصم كتابه من تحريف الخائنين.

لئے بطور تفسیر ہیں تا کہ خداتعالیٰ اپنی کتاب کو خیانت کرنے والوں کی تحریف سے بچاوے۔

ولقد ذكر اللّٰه تعالى فى كتابه المحكم وسِفره المكرم صفاتٍ

اور خداتعالیٰ نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفوں میں روح القدس کے اور صفات بھی

أخرى للروح الأمين، وبيّن عبارته وصدقه وأمانته وقُربه من رب العالمين

بیان کئے ہیں اور اس کی پاکیزگی اور اس کی سچائی اور اس کی امانت اور اس کے قرب کا ذکر کیا ہے

[1] النجم:۷ [2] التکویر:۲۱

فلا یحسبه شیطانا إلا الذی هو شیطان لعین.

پس اس کو شیطان وہی سمجھے گا جو خود شیطان ہے۔

ومن اعتراضات هٰذا العاصی الغافل عن یوم یؤخذ المجرمون

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے ایک یہ ہے کہ وہ گمان

بالنواصی، أنه یظنّ کأنّ القرآن أخطأ فی بیان مذهب النصارىٰ ﴿۱۲۹﴾

کرتا ہے کہ گویا قرآن کریم نے مذہب نصاریٰ کے بیان کرنے اور انکے عقیدوں کی تفسیر میں غلطی کی ہے

وعقائدهم، وما فهِم مقصد عمائدهم، وعزا إلیهم ما یخالف عقیدة

اورگویا قرآن شریف نے نصاریٰ کے عمائد کے مطلب کونہیں سمجھا اوران کی طرف وہ امر منسوب کیا جوان کے عقائد کے

المسیحیین. فاعلم أنّ بیانه هذا بهتان عظیم وکذب مبین، والحق أن

مخالف ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ یہ بیان اس کا سراسر بہتان اور صریح جھوٹ ہے اور

القرآن لما جاء کانت النصارىٰ فرقا متفرقین، فبعضهم کانوا یعبدون

حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہوا تو نصاریٰ کئی فرقے تھے اور بعض حضرت مسیح

المسیح، وبعضهم معه أُمَّه، وبعضهم کانوا یسجدون لتصاویرهما

اوران کی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض ان کی تصویروں کے بھی پجاری تھے اور ان کی ایسی پرستش کرتے تھے

ویعبدونهما کعبادة رب العالمین. وکان اللجاج بینهم قد احتدّ والحِجَاج

جیسی خدا تعالیٰ کی کرنی چاہیئے اوران میں باہم لڑائیاں اور جھگڑے بہت تیز ہوئے ہی تھے اور وہ سب کے سب

قد اشتدّ، وکان کلّهم قومًا ضالّین، إلا قلیلا منهم کانوا موحّدین مع

گمراہ تھے۔ مگر تھوڑے ان میں سے موحد بھی تھے مگر انہوں نے اور اور بدعات ساتھ ملا رکھی تھیں اور اندھوں کی

بدعات أخرى وکانوا کالعمین. فبیّن القرآن ما رأى وبکّتهم وسکّتهم

طرح تھے سو قرآن نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے ان کو ملزم اور لا جواب کیا اور اپنے لفظوں

ببیان أجلى، وقال أنتم تعبدون إنسانا من دون اللّٰه الأغنىٰ، وما تعبدون

میں فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلیٰ کی پرستش نہیں کرتے

ربکم الأعلی، فما برّء وا أنفسهم بل سکتوا کالمفحَمین المُقِرّین.
پس وہ لوگ اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جس پر الزام وارد ہوتا ہے یا
فوقعت علیهم الحجة وقام البرهان وثبت أنهم کانوا یعتقدون کما بیّن
اقراری ہو جاتا ہے پس ان پر حجت واقع ہوئی اور دلیل قائم ہوگئی اور ان کی خاموشی سے ثابت ہوگیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قرآن
القرآن وکانوا مشرکین. ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصاری
نے فرمایا اور درحقیقت مشرک تھے۔ پھر ان لوگوں کے گذر جانے کے بعد دوسرے نصاریٰ دنیا میں ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادوں کے آثار
وقرأوا کتب الفلسفة فبُهتوا وصاروا کالسکاریٰ، ورأوا أنفسهم فی
پر قائم تھے پس انہوں نے فلسفہ کی کتابیں پڑھیں اور ان کے مسائل سے عادت پکڑی اور اس کے کوچوں سے خُو پذیر ہو گئے اور اپنے تئیں
الشِرک کالأساری، فتأسّفوا علٰی مذهبهم متندمین. ففکّروا لإصلاح
دیکھا کہ اپنے مذہب میں خطا کی بلکہ نافرمانی کی سرکشی کی پس وہ مبہوت ہو گئے اور ایسے ہو گئے جیسا کہ کوئی نشہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے
ما فسد وترویج ما کسد، فقُتلوا کیف فکّروا وذُکّروا وما بدّلوا إلا
اپنے تئیں شرک میں مبتلا ایسا دیکھا جیسا کہ کوئی قیدی ہوتا ہے پس ان کو اپنے مذہب پر نہایت تاسف ہوا جو شرمندگی سے ملا تھا پس وہ اس سوچ
حُلَلَ المقَال مع اتحاد المآل، فتَعْسًا لقوم ظالمین. وغَشِیَهم ما ﴿۱۳۰﴾
میں لگے کہ کسی طرح اپنے ناپاک مذہب کی اصلاح کریں اور اس متاع کم قدر کو رواج دیں مگر خدا نے ان پر تباہی ڈالی انہوں نے اصلاح
غَشِیَهم من آفات الضلال، وتلاقَوا فی مآل الأقوال، وما کانوا
کے لئے صرف مکارانہ تدبیریں سوچیں اور ناپاک عقائد میں سے کچھ بھی نہ بدلا صرف تقریر کا پیرایہ بدلا دیا باوجود یکہ مآل ایک ہی تھا سو
مستشفّین. أسخطوا المولٰی لیُرضوا عبیده، ونسوا وعیده ومواعیده،
ظالموں کی ہلاکی ہو۔ کیسی گمراہیوں کی آفتوں نے ان کو گھیر لیا اور مآل قول میں اپنے پہلے بھائیوں میں متحد ہو گئے اور تعمیق نظر سے نہ دیکھا۔
ونبذوا وراء ظهورهم تعلیم النبیّین. ولا شک أنهم اتخذوا عیسٰی إلٰهًا
مولیٰ کو ناراض کر دیا تا کہ اس کے بندوں کو راضی کریں اور خدا تعالیٰ کے وعدے اور وعید بھلا دیے اور نبیوں کی تعلیموں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک
من دون رب العالمین۔ وهو عندهم مالک یوم الدّین ویقولون
دیا۔ اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو من دون اللّٰہ خدا بنایا ہے۔ اور وہی ان کے نزدیک سزا جزا کا مالک ہے۔ اور کہتے ہیں کہ

لا أثر يومئذ معه من البشريّة، مع كونه مجسّمًا ومركّبًا من العظم
قیامت کے دن اس کے ساتھ بشریت میں سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سراسر وہ خدا ہی ہوگا باوجود
واللحم كالآدميين. هذه عقيدتهم وعقيدة الذين غلّسوا قبلهم فى
اس کے جو اس کے ساتھ جسم بھی ہوگا اور ہڈیاں اور گوشت بھی۔ جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہے یہ ان کا عقیدہ ہے
مبادى الأيّام أمام أعين الإسلام، ثم فى هذا الزمن انفتحت أعينهم
اور ان لوگوں کا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک میں چلے اور اسلام کی آنکھوں کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر
وقلّت ظلمتُهم بما شاعت فيهم العلوم العقلية والحِكم الفلسفية،
جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں اس زمانہ میں اُن کی آنکھیں کھلیں اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ میں علوم عقلیہ
فرأوا سَوءةَ مذهبهم واستحالة مطلبهم، فبادروا إلى التأويلات
اور حکم فلسفیہ شائع ہو گئے سو انہوں نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ
مخافةً من الملامات والتشنيعات، وتخوّفًا من كلمات
تاویلات کی طرف دوڑے تا ملامتوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنے والوں سے
المستهزئين، لأنّ الفطرة الإنسانية تأبى من قبول هذه العقيدة
اپنا بچاؤ کریں کیونکہ انسانی فطرت اس کمینہ عقیدہ
الدنيّة، والخرافات الرديّة الّتى هى بديهة البطلان عند الرجال
اور خرافات ردّیہ کے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مَردوں اور عورتوں کے
والنسوان، خصوصًا فى هذه الأيام الّتى مالت العقول السليمة إلى
نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ عقول سلیمہ
التوحيد، وهبّتْ من كل طرف رياحُ التنزيه للّٰه الوحيد، وكسدتْ
توحید کی طرف مائل ہوگئی ہیں اور ہر ایک طرف سے تنزیہہ الٰہی کی ہوا چل رہی ہے اور مشرکوں کے
سُوقُ المشركين. فأنّى لهم أن يخفوها بعد إظهارها ونشرها وإزاحة ﴿۱۳۱﴾
بازار کسمپرسوں کا مصداق ہوگئے ہیں۔ مگر اب یہ کہاں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقائد کو ان کے شائع ہونے کے بعد پوشیدہ

قشـرهـا؟ أيُخفون أمرًا أُشيعَ فی البلاد والأرضين؟ ومثلُ الذين بدّلوا
کر سکیں کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہیں جو ملکوں اور زمینوں میں مشہور ہو گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے
الـطيّبـات بالخبيثات وتركوا الـحسـنـات وبادروا إلى السيئات ولا
طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا او بدیوں کی طرف دوڑے اور
يتـقـون الـلّـه فی إخفاء العثرات وتأويل الخرافات، كمثل رجلٍ كان
اپنی لغزشوں کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل میں خداتعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان کی مثال
يـأكـل البُـرازَ مِـن مدة مديدة، ويحسبه من أغذيةٍ لطيفةٍ جديدةٍ، ولا
ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اس کا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ
يتـنبّه علٰى أنه رجس وقذر لا من أطعمة الآدميّين، فلاقاه رجل لطيف
میں سے سمجھتا تھا اور اس بات سے خبردار نہیں تھا کہ یہ تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانوں کی غذا۔ پس ایک شخص ایسا
نـظيف ومـع ذلـک زكی وظريف، فرآه يأكل الغائط فأَنَّبَه كما يؤنّب
اس کو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا اور نیز زیرک اور ظریف بھی تھا پس اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا
الـحَكَمُ المايطَ، وقال ما تفعل ذٰلک؟ أتأكل البراز يا بُرازَ الخبيثين؟
جو گوہ کھا رہا ہے تب اس نے اس کو ایسی سرزنش کی جیسے کہ ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر کیا تُو گوہ
فتـنـدّمَ وفـكّرَ فی نفسه كيف يزيح برص هٰذه الملامة، وكيف ينجو
کھاتا ہے اے خبیثوں کے گوہ۔ پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کروں
مـن شـناعة الندامة، فنَحَتَ جوابا كالذين يرون أُجاجهم كماء مَعينٍ،
اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤں پس اس نے ان لوگوں کی طرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور
وقـال إنی ما آكل البـراز، ومـا كـنتُ أن أَحتاز فما أبالی الإفزاز، وما
میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہیں ایک جواب گھڑا اور کہا کہ مَیں گوہ نہیں کھاتا اور نہ اس کو اکٹھا کرتا ہوں سو مَیں کسی کے ڈرانے
أوعـزتُ إلٰـى هٰـذا الأمـر الـذی هـو أكبـر المكـروهـات، وإن هو
کی پرواہ نہیں رکھتا اور مَیں نے اس امر کی طرف جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیش قدمی نہیں کی اور یہ صرف

إلا تهمةُ مَذّاعٍ ذی البهتانات وإنی من المبرَّئین. وإن العدوّ ما
ایک دروغ گو بہتان تراش کی تہمت ہے اور مَیں اس سے بری ہوں۔ اور دشمن معترض نے
عرف الحقیقة ونسِی الطریقة، فإنی آکل أجزاءً غذائیةً التی
حقیقت کو نہیں سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا کیونکہ میں ان اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہوں
تنفصل من الهضم الْمَعِدی بإذنِ خالق الأشیاء ، وتدفعها الطبیعة
جو ہضم معدے سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہیں اور پھر طبیعت ان کو
﴿۱۳۲﴾ إلی بعض الأمعاء ، فتخرج من المَبرز المعلوم مع قلیل من
بعض امعاء کی طرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز معلوم سے نکلتے ہیں اور تھوڑا سا صفراء ان کے ساتھ
الصفراء ، فهذا شیء آخر ولیس ببراز کما هو زعم الأعداء ، بل
ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے۔ بلکہ یہ تو ایک غذا ہے جو ہمارے جیسے
هو غذاء أُعِدَّ لمثلنا الطیّبین.
پاکوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

فاتقوا هذا المثال وفکّروا فی سوانح المسیح وفیما قال. وکل
پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اس نے فرمائیں اور جو کچھ عیسیٰ نبی
ما قال عیسٰی نبی اللّٰه فهو طیب، ولکن تعسًا للذی لا یفهم الأقوال
اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی مگر ان پر واویلا جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا اور تعلیم کو
وإنّا نبکی علٰی حال الظالمین والمؤذین الکالمین، بل ندعو اللّٰه أن یهدیهم
بدل دیا اور ہم ظالموں کے حال پر اور دکھ دینے والوں اور دل خستہ کرنے والوں پر روتے ہیں بلکہ دعا
ویرحمهم وهو خیر الرّاحمین. وواللّٰه إنّا لا نضحک بل نبکی علی
کرتے ہیں کہ خدا ان کو ہدایت دے اور ان کے حال پر رحم کرے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔
حالکم أنکم تسترون الأمر وتتکلّفون أیها الجائرون. ما لکم لا تفهمون؟
اے ظالمو! تمہیں کیا ہوا کہ تم سمجھتے نہیں

وإنّا نُريكم فلا تنظرون، ونعطيكم فلا تأخذون، وتفترون الكذبَ ولا
اور ہم تمہیں دکھلاتے ہیں اور تم دیکھتے نہیں اور ہم تمہیں دیتے ہیں اور تم لیتے نہیں اور تم جھوٹ باندھتے ہو اور شرم نہیں
تستحيون، وأيقظَكم الموقظون فلا تستيقظون. ألا تتقون الذى إليه
کرتے اور تمہیں جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہیں کیا تم اس سے ڈرتے نہیں جس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے یا
تُرجعون، أو ظننتم أنكم من المتروكين؟
تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں چھوڑا جائے گا۔

وقد قلتُ آنفا إن القرآن ما بيّن حال النصارىٰ على نهج واحد، بل
اور میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قرآن نے نصاریٰ کا حال ایک طور سے بیان نہیں کیا
جعل بعضهم على بعض كشاهد، وقال إن بعضهم يعبدون المسيح
بلکہ بعض کو بعض کا گواہ ٹھہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور اس کو عمداً خدا
ويتخذونه إلٰهًا عمدًا، وبعضهم يعبدون معه أُمَّه ويحمدونها حمدًا، وفيهم
بنا رکھا ہے اور بعض اس کے ساتھ اس کی ماں کی بھی پرستش کرتے ہیں اور اس کی حمد میں مشغول ہیں اور تھوڑا سا فرقہ
فرقة قليلة يعبدون الله ويحسبونه رحيمًا ورحمانًا، ويحسبون المسيح ﴿۱۳۳﴾
ایسا بھی ہے جو موحد ہے اور خداتعالیٰ کو رحیم و رحمان سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور
بشرًا وإنسانًا، وهذه الفِرق الثلاثة كانوا فى عهد نبيّنا صلى الله عليه وسلم
یہ تینوں فرقے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ اور
موجودين، والقرآن قُرِءَ عليهم إلى قرون ومِئِين، فما قال أحد منهم أن القرآن
صدہا سال ان پر قرآن پڑھا گیا مگر کوئی ان میں سے معترض نہ ہوا کہ قرآن ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کرتا ہے
يعزو إلينا ما يخالف عقائدنا وتعاليم عمائدنا، ولا يفهم سرَّ أقانيمنا، ويخطى
جو ہمارے عقائد کے مخالف ہیں اور کسی نے نہ کہا کہ قرآن ہمارے اقنوموں کے بھیدوں کو نہیں سمجھتا اور
فى بيان تعاليمنا وإن كنتَ تظن أنه قال أحد كمثل هذه الأقوال، أو وجدتَ
ہماری تعلیموں کے بیان میں خطا کرتا ہے اور اگر تیرا گمان ہے کہ کسی نے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی

كتابا شاهدا على هذا المقال، فأَخْرِجْ لنا كتابك إن كنت من
کتاب دیکھی ہے جوان باتوں پر شاہد ہوتو تیرے پر واجب ہے کہ ہمارے روبرو وہ کتاب پیش کرے اگر تُو سچا ہے۔
الصادقين. وإن لم تستطع فاتق الله ولا تتّبع آراء قومٍ فاسقين.
اور اگر تُو پیش نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور فاسقوں کی راؤں کی پیروی مت کر۔
واعلموا أنكم قد فهمتم في أنفسكم في هذا الزمان الذي هو زمان
اورتم خوب یاد رکھو کہ تم نے اس زمانہ میں جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دلوں میں سمجھ لیا ہے
التدبّر والإمعان، أن عقائدكم خرافات وفيها آفات، وتضحك عليكم
کہ تمہارے عقائد محض خرافات ہیں اور ان میں ایسے آفات ہیں جن پر
الصبيان والنسوان، فتريدون أن تلقوا عليها رداء التأويلات لعلكم
لڑکے اور عورتیں بھی ہنستی ہیں پس تم چاہتے ہو کہ ان پر تاویلوں کی چادر ڈال دو
تخلصون من الملامات، ومِن لعن اللاعنين؛ فزيّنتم الباطل لتدحضوا به
تاکہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے بچ جاؤ۔ پس تم نے باطل کو آراستہ کیا تاکہ تم
الحق وكنتم قومًا مسرفين. وأمّا خُبث عقائدكم فليس شيء يخفى على
حق کواس کے ساتھ باطل ٹھہراؤاورتم ایک حد سے نکلنے والی قوم ہو۔اورتمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے
الناس، أو يخفى مِن عينِ كَيِّسٍ ذي الفهم والقياس. ألستم تعبدون عيسٰى
جو لوگوں پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسیٰ کی
في هذا الزمان كما كنتم تعبدون في أيام نزول القرآن؟ ألستم تمجّدونه ﴿۱۳۴﴾
اس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قرآن کے وقت پرستش کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کی طرح اس کی
وتقدّسونه وتعظّمونه كمثل إله العالمين؟ ألستم تقولون إن كل أمر فُوِّضَ
تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے۔ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک امر
إلى عيسٰى، وهو الله في الأولٰى والأخرٰى، وهو الذي تُرجَعون إليه
عیسیٰ کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اِس جہان اور اُس جہان میں ہے اور وہی ہے جس کی طرف رجوع دیے جاؤ گے

وتحضرون لديه، ويحكم بينكم كملِكٍ أكرم وأعظم، وتعرفونه
اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم میں بادشاہ کی طرح فیصلہ کرے گا اور تم اس کو اس کی صورت کے ساتھ پہچان
بصورته أنه ابن مريم؟ فموتوا ندامةً يا معشر المشركين ـ وكيف
لو گے کہ یہ ابن مریم ہے سوائے مشرکو! شرمندگی سے بچ جاؤ۔ اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہو گئے
تُخفون شِرككم وقد ظهرت الأسرار وبدت الأخبار، وأشعتم عقائدكم
اور خبریں آشکارا ہو گئیں اور تم نے جلدی سے اپنے عقائد شائع کر دیے اور ایسے دوڑے جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور
بالاستعجال وزففتم زفيف الرال و إنّا عرَفناكم وعرفنا الكيد والفنَّ،
ہم نے تم کو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کریں بعد اس کے جو ہم شناسا ہو گئے۔ تم وہ
فكيف نحسن بكم الظنَّ، بعدما كنا عارفين؟ إنكم قوم تُضلّون الناس
قوم ہو جنہوں نے خلق اللہ کو مکروں کے ساتھ گمراہ کر دیا تا کہ تمہاری باطل باتوں کی طرف وہ میل کریں اور تمہاری خرافات
بتلبيساتكم ليميلوا إلى جهلاتكم، ويقبلوا خزعبلاتكم ويجيئوكم
کو قبول کریں اور جادو زدہ لوگوں کی طرح تمہارے پاس آ جائیں۔ اور ہم نے تم سے نبی صلعم کی نسبت گالیاں سنیں اور
كمسحورين. وإنّا سمعنا منكم سبَّ نبيِّنا مع الافتراء والمَين، وأُحرِقْنا
افتراء اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا سو ہم کسی کے پاس شکایت نہیں
بالنّارَين، وما نشكو إلا إلى الله وهو خير الناصرين.
کرتے اور محض اللہ تعالیٰ کی طرف شکایت لے جاتے ہیں اور وہ خیر الناصرین ہے۔

القصيدة الفريدة التى يهُدُّ الأحقاف، ويزيلُ غَينَ العَينِ ويأخذُ الصَّادَّ ولَوْ عَلا الْقَاف

قصیدہ نادرہ جو ریت کے تودوں کو ویران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیرنے والے کو پکڑ لیتا ہے اگرچہ کوہِ قاف پر چڑھ جاوے

تركتم أيها النَّوكى طريقَ الرشد تزويرا — على عيسَى افْتريتم مِن ضلالتكم دَقاريرا
اے نادانو تم نے رشد کا طریق محض دروغ آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا — اور عیسیٰ علیہ السلام پر تم نے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

﴿۱۳۵﴾ فقلتم إنـه الـمختارُ إحياءً وتدميرا هو اللّٰه الذی قد قدّر الأشياء تقديرا

پس تم نے کہا کہ وہی مارنے اورزندہ کرنے کا مختار ہے وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کیں

قد اغتاظ الأبُ الحاضِی فقام الابن تذكيرا فما نفعتْ نصائحُه فقَبِلَ الابنُ تعزيرا

باپ نے اپنے غصہ کوافروختہ کیاپس بیٹانصیحت دینے کے لئے اٹھا مگر بیٹے کی نصیحت نے اس کوکچھ فائدہ نہ پہنچایااور بیٹے نے تکلیف کومنظور کیا

أحبَّ الوالدُ المُغتال إهلاكا وتخسيرا فجاء الابنُ كالمُنجِی ونادَى الخَلْقَ تبشيرا

باپ خونی نے لوگوں کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اس نے لوگوں کوخوشخبری سنائی

وقلتم إنـه رَدَّ الأمورَ إليه تَوقيرا كأنّ أباه قد شاخا ونابَ الابنُ تخييرا

اور تم نے کہا کہ سب اختیارات اس کو دیے گئے گویا اس کا باپ بوڑھا ہوگیا اور بیٹے کو اپنا قائمقام کر دیا

وقلتم إنه الحامی ونبغی منه تَخْفِيرَا وهذا كله شِركٌ فَدَعْ كذبًا وتَسْحِيرَا

اورتم نے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور یہ سب شرک ہے پس جھوٹ اور دھوکا دینے کو چھوڑ دو

وما فی نورنا ريب ولن تخفوه تغييرا فهل حُرٌّ يخاف اللّٰه لما جئتُ تحذيرا

اور ہمارے نور میں کوئی دخان نہیں پس تم ان کوایسا پوشیدہ نہیں کر سکتے جیسے کہ ایک شے پوشیدہ کی جاتی ہے اور کیاتم میں کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ مَیں ڈرانے کے لئے آیا

وهـذا قولـنـا حَقٌّ وطهَّرْناه تطهيرا ولكن النصارى آثَروا خُبثًا وخنزيرا

اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے مگر نصاریٰ نے خبث اورخنزیر کو اختیار کیا ہے

ومِن تلبيسهم قد حرَّفوا الألفاظ تفسيرا وقـد بانتْ ضلالتُهم ولو ألقوا المعاذيرا

اور ان کی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں اور ان کی گمراہی ظاہر ہو چکی ہے اگر چہ اب عذر پیش کریں

الإعـلان تـنبيهًـا لكلّ من صال على القرآن من الـنـصـارى وغيـرهـم من أهل العدوان

قـد كتبنا مِن غير مرة أن القـرآن الـكـريـم قد جمع التعاليم وأكمل التفهيم، وأنه مشتـمل على علوم الأولين والآخرين، وهو بعُلُوِّه كأبحرٍ لا كحِياضٍ، وفاق كلَّ لُجّةٍ بذيلٍ

فضفاض، وفيه نور أصفى من نور العين، ونقىٌّ من الدرن والشين. صحفٌ مطهّرة فيها كتبٌ قيّمة وحِكَمٌ مُعجِبة، مع حسنِ بيان وبلاغة ذى شان تسرّ الناظرين. وهو إعجاز عظيم بفصاحة كلماته، وبلاغة عباراته، ورفعة معارفه، وباكورة نِكاته، ولكن النصارى وأتباعهم أنكروا هذا الكمال، ونحتوا الشكوك وزيّنوا الأقوال، وجاء وا بمكر مبين. فقال بعضهم إن القرآن فصيح ولا ننكر الفصاحة ولا نختار الوقاحة، ولكن تعليمه ليس بطيّب ونظيف، ولا يوجد فيه مِن وعظ لطيف، بل هو يأمر بالمنكر وينهى عن المعروف، وكل ما علّم فهو سَقَطٌ كالمريض المَؤُوف، ولا يصلُح للصالحين. أقول كل ما هو قلتم فهو كذب صريح، ولا يقول كمثله إلا الذى هو وقيح، أو من المفترين. إنكم لا تستطلعون بعيون الصدق والسداد، ولا تسلكون إلا مسالك العناد، وما تعلمون إلا طرق الاعتساف، وما غُذِّيتم بلبان الإنصاف، وما أراكم إلا ظالمين. أَعَرَفْتم حقيقة القرآن، مع كونكم محرومين من علم اللسان، ومُبعَدين من سكك العرفان؟ أتظنّيتم البحر سرابًا مستورًا، مع كونكم عُميًا وعُورًا؟ لا تعلمون حرفًا من العلوم العربية، ولا تملكون فتيلا من البساتين الأدبية، بل أراكم كأخى عَيلةٍ، الماشين فى ظلام ليلة، ثم تلك الدعاوى مع مفاقر الجهل والضلال، والإنكارُ من شمس العلوم بأنواع المكائد والاحتيال، كبرٌ عظيم وفسقٌ قديم، فسبحان ربنا كيف يمهل الفاسقين ﴿۱۳٦﴾

أيها الجهلاء أنتم تصولون على كلامٍ قد أُودعتْ سِرَّ المعارف أَسِرَّتُه، ومأثورةٌ سُمْعتُه وشُهرتُه، ومشهورةٌ عصمتُه وطهارته، ومسلَّمٌ نِضارُه ونَضُرتُه، واشتهر تأثيره وقوّته، فلا يُنكره إلا من فسدتْ فطرتُه. ألا ترون إلى قصرٍ شادَه القرآن، وإلى علوم أكملها الفرقان، وإلى أنوارٍ أترعَ فيه الرحمن

ووالـلّٰـه لا نـظيـرَ له فی إحياء الأموات ونفخِ الروح فی العظام الرفات جاء
فـی وقـتِ انـقـراضِ حِيَـل الـصـلـحاء ، وظَهَرَ بعد اكفهرار الليلة الليلاء ،
ووجـد الـخَـلـق كمعروق العظم وأخِ العيلة، أو كنائم فی الليلة، فنوّر وجهَ
الـنـاس ولا كـإنارة النهار، وناوَلَهم مالًا كثيرًا مِن دُرر العلم وأنواع الأنوار
فـانـظـر هل ترى مثله فی تأثير؟ ثم ارجِعِ البصر هل ترىٰ من نظير؟ أنسيتَ
ظلمةَ أيام الإنجيل؟ أما جاءک خبر من ذلک الجيل؟ كيف كانت إحاطة
الـضـلالات عـلـی كـل زمـان ومـكـان؟ أمـا لاحظتَ أو ما سمعتَ مِن ذی
عـرفـان؟ كأنهم كانوا انحطّوا إلی اللحد، ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد،
وأكلتُهم ضلالاتهم كمَيتٍ أكلتُه الدودُ، ورُمَّ إيمانُهم كمثل ما يُنخَر العود.
أمـا قـرأتَ أحـوال تـلـک الأزمان؟ ألست تذكرها وعيناک تهملان؟ فأیّ ﴿۱۳۷﴾
شـیء نَوَّرَ الزمنَ بعد الظلام، وذكّر اللّٰهَ بعد ذكر الأصنام، وجاء بشربٍ مِن
تـسـنيـم بـعـد حميمٍ داعٍ إلی الحِمام؟ فاعلم أنه هو القرآن المبارک الذی
نـجّی الخَلق من موت الاجترام، وأنشر الأمواتَ من الرِّجام، وأنـزل الجَود
بعد أيام الجَهام. فمن هنا نفهَم وجوهَ ضرورة القرآن ومنافعه لنوع الإنسان
وإن كـنـتَ لا تتـرک الإدلال بـإنـجيلک والاغترارَ بصحّة عليلک، ولا
تتـوب مـن أقـاويـلـک، فهـا أنـا أدعـوک لـلـنـضال، وللتفريق بين الهدی
والـضـلال، مستعيـذًا بـالـلّٰـه مـن شرّ الدجّال؛ فهل لک أن تتصدّی لهذا
الـمـضـمـار، ليتبـدّی حـقيـقةُ الأسرار؟ إنّک تريد أن تُقوِّض مجد القرآن
وبـنيانه، ونريد أن نُمزِّق الإنجيل ونُريک أدرانه، وواللّٰه إنّا من الصادقين،
ولـسـنـا مـن الـكاذبين المزوِّرين وواللّٰه إن إنجيلكم الموجودة غبار وتباب
ودمـار، ولـيـس بـمُـعـلِّـمِ الـحكمة بل سامرٌ ومِهُذار، فتنـزيهُه ومدحُه عارٌ،
وجُـرُحـه جُبـار. وإنّا لا نجد فيه خيرًا، بل شرًّا وضيرًا، ونعوذ باللّٰه من شرّه

وكمال ضرّه، ونحولقُ على غفل المادحين. كتابٌ مُضِلٌّ يدعو الناس إلى المحظورات بل المهلكات، ويفتح عليهم أبواب الهنات والسيئات والإباحات وعبادة الأموات، ويجعلهم من المشركين. وأشأَمَ فى بعض المقالات، وأيمنَ فى الأخرى، وما تمالکَ أن يقصد فى مشيه ويختار وسطًا كذوى النهى، ولأجل ذلک طعنوا فيه فلاسفةُ القوم، ووخَزوه بأسنّة اللوم، وقالوا لا حاجة إلى ردّه، فإنه كافٍ لرَدِّ نفسِه، ونراهم قائمين على فَوهتهم، وهم من النصارى ومن أكابر عصبتهم، بل مِن حكمائهم لا كمثل هؤلاء مِن جهلتهم، وتجد كثيرا منهم مُلبِّين داعىَ الإسلام أفضلَ الرسل وخيرَ الأنام وخاتمَ النبيين.

فيا أيها الأعداء من النصارىٰ وفى الشِرک كالأسارىٰ، لِم تتكلمون كالسكارى، وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذى بارىٰ؟ بارِزوا للنضال إن كنتم من أهل الكمال ومن الصادقين. واعلموا أن تحقيقَ الحق مِن كرم الطبع، والصولَ مِن غير حق مِن سِيَر السبُع، فعَدُّوا عن اللذع والقذع، وهلمّوا إلى التناضل والثَّلْع. ونحن نُحكِّم بعضَ حُكمائكم فى هذا الأمر، ونعاهد اللّٰه أنّا نقبل كل ما حكموا من غير العذر فهل لكم أن تُبرزوا لنا تعاليم الإنجيل، وكل ما هو فيه من لطائف الأقاويل؟ وكذلک نكتب لكم معارف القرآن ودقائق صحف اللّٰه الرحمن، فيَزِنَهما الحَكَمُ بميزان العقل والدهاء، ويحكم بين الخصماء، فإن كنا نحن المغلوبين، فنقبل لأنفسنا أن نُعذَّب كالمجرمين، ونُقتَل كالفاسقين الكاذبين؛ وإن كنّا من الغالبين، فلا نطلب من المتنصرين إلا أن يكونوا من المسلمين.

فيا عدوَّ الحق إنک مدحتَ الإنجيل فهَرَفْتَ، ونَحَتَّ الفِرْيةَ فأغربتَ وأطرفتَ، فهل بعد الدعاوى فرار، وبعد الإقرار إنكار؟ فأين تفرّ وقد جاء وقت ﴿۱۳۸﴾

افتضاحک، فلا تستر وجهک بوِشاحک، ولک من الورق ألفين، إن كنتَ تُثبتُ فضل الإنجيل بغير المَيْن. وأنّی لک هذا يا رئيسَ المزوِّرين؟ أيها النصاری ما تنصّرتم لتنوير العين، بل لجَمْعِ العَينِ وجذبات الأَجْوَفَينِ، وتركتم تكاليف الصلاح لمطائب الجِفان ولذّاتِ الراح، وتمدحون فی قلوبكم مَربَعَ اللذّات لا تعليم عيسی وطريق النجاة، وتستوكفون الأُكُفَّ بذمّ الطيّبين، ليرشح علی يدكم إناءُ قسّيسين. ويلكم إنكم تركتم مَن عَظُمَ وجَلَّ، وأعرضتم عن الوَبْل واستسقيتم الطَلَّ، وما فكّرتم فی عيسی وصرفتم العمر بعسیٰ ولعلّ. أَرُونی كتابا تعلقتم بأهدابه، أو اسمعوا منّی محاسنَ الفرقان ونُخَبَ عُجابه، وتوبوا مِن ذكر محاسن الإنجيل ولطائف آدابه. أهو يشابه الفرقانَ فی بيان النكات، أو يتحاذٰی فی الدرجات، أو يتوازن فی دقائق الكلمات؟ كلا. إن القرآن قد انفرد فی كمال الصفات ومعارف الإلٰهيات، وإراءةِ الوسط الذی هو من أعظم الحسنات فما للبدر التام وجُنُحِ الظلام؟ أتعظّمون الكتاب الذی مملوّ من المنكرات، وجاز عن القصد ودعا إلی السيّئات؟ أاغتررتم بزخرفة محاله، ومدحتموه قبل اختبار حاله؟ مع أنكم رأيتم أنه لا يُعلِّم طرق الكمالات، ولا سُبل المجاهدات الموصلة إلی رب الكائنات، ولا يُفصِّل أحكام الربّ ولا يُرغِّب فی العبادات، بل يدعو الناس إلی التنعم والراح والراحة، وينهَب حرارةَ الإيمان ويغادر بيتهم أنقی من الراحة. فاذكروا الموتَ أيّها الغافلون، وشمّروا أيها المقصّرون، وحقّقوا ولا تتبعوا الظنون، وتدبّروا وأمِعنوا كأهل الأنظار، ولا تخالسوا كتخالُس الطَّرّار، وقُوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفّار، ولا تنصلتوا انصلات الفرار، ولا تُؤْثِروا حَرَّ الظهيرة علی بَرْدِ الصبح وسير الحديقة وأكل الثمار. قوموا لاستثمار السعادة، وأْتونی بصدق الإرادة، واعلموا أن اللّٰه يعلم ما تأتمرون وما تُظهرون

وما تتخافتون، وقد غمرتكم مواهبه فى الدنيا فلِم تنسون الآخرة كالمتمرّدين؟ أتخيّرتم الدنيا وما هى إلا دار فانية، وعجوزة زانية، وسترجعون إلى اللّٰه ربّ العالمين، فتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر للبِّ، وتُحرَقون بنار الحسرة والجَبّ، وتدخلون فى غيابة الجُبّ مخذولين. وما كتبتُ إلا لاستبراء زَنْدِكم واستشفافِ فِرِنْدِكم، لأكشف ما التبسَ على الناس، وأُنجّى الخَلق من الوسواس الخنّاس. فانزِعوا عن الغىّ، وارجِعوا مَنْشَرَكم إلى الطىّ، فإن العاقل يقبل الحق ولا يتأخّر كمن عصى، ولا يحتاج إلى العصا. أتريدون أن تُمسكوا رمق الإنجيل، وقد مزّقه سيفُ اللّٰه الجليل؟ فلا تُعرضوا كالضنين البخيل، ﴿۱۳۹﴾ ولا تعثوا فى الأرض مفسدين. أتريدون أن ترفعوا ما هوى، وترقعوا ما مزّق اللّٰه وأوهى؟ فلا تحاربوا اللّٰه كالمجانين، وغلِّسوا فى صباح اللّٰه وبادِروا إلى الحق كأهل الصلاح وكالعباد السابقين. وادخُلوا البستان واتركوا النيران، وانظروا الرَّوحَ والريحان، واقتطِفوا واتّقوا الشوكَ والشيطان إنكم لا تُمهَلون كما لم تمهَلوا آباؤكم، فلِمَ قست قلوبكم، وطاغت أهواءكم؟ وسينصر اللّٰه عبده ودينه، ولن تضرّوه شيئا، ولن تستطيعوا أن تطفئوا نور اللّٰه ولو مِتُّمْ جهدًا وسعيا وهذا آخر كلامنا وخاتمة جولان أقلامنا، وكفاك إن كنت من أهل التقاة ومن الطالبين. والحمد للّٰه أوّلًا وآخرًا، وظاهرًا وباطنًا وهو نِعم المولٰى ونعم النصير.

فكِّرُ فى قولى يا من أنكرنى، وحَرِّكْ قدمَك للّٰهِ الواحد، ودَعِ التذكر للمعاهد

أيها العزيز أقصّ عليك قصّتى إن استمعتَ، وحبّذا أنت لو اتّبعتَ. قد سمعتَ كلام الذين بادروا إلى تكفيرى، فأوضح لك الآن معاذيرى، وإن شئتَ فكُنْ عذيرى أو من اللائمين. إنى امرؤ من المسلمين، أؤمن باللّٰه وكتبه ورسله وخيرِ خَلْقِه

خاتَمِ النبيين. لستُ من الذين يجترئون على خلاف المأثور من خير الكائنات، بل من الذين يخافون ربهم ويطهّرون الخطراتِ. بيد أنى أُعطيتُ مقاماتِ الرجال، وعلّمنى ربّى فهدانى إلى أحسن المقال، وجعلنى مهديَّ الوقت ومن المجددين. فما فهِم المكفّرون كلامى، وكفّرونى قبل التدبّر فى مرامى، فقلتُ واللّٰهِ لستُ بكافر ويعلم ربّى إسلامى، فما تركوا قول التكفير، بل أصرّوا على ما فعلوا وظلموا فى التقرير والتحرير، وقالوا كافر كذّاب، ونتربّص عليه العذاب. واللّٰه يعلم أنهم من الكاذبين المفترين، أو الجاهلين المستعجلين. أأفتريتُ على اللّٰه بعدما أفنيتُ عمرى فى مساعى الدّين، حتى جاوزت الخمسين؟ وحمانى مُقُلةُ ربّى من سُبل الشياطين، وما كانت مُنيتى فى مدّة عمرى إلا حماية دينِ خيرِ الأنام وإعلاءِ كلمة الإسلام، وكفى باللّٰه شهيدا وهو خير الشاهدين. ﴿۱۴۰﴾

يا ربّ يا ربّ الضعفاء والمضطرّين، ألستُ منک؟ فقُلْ وإنک خير القائلين. كثُر اللعنُ والتكفير، ونُسِبْتُ إلى التزوير، وسمعتَ كله ورأيتَ يا قدير، فافتَحْ بيننا بالحق وأنت خير الفاتحين. ونَجِّنى من علماء السوء وأقوالهم، وكِبرهم ودلالهم، ونَجِّنى من قوم ظالمين. وأَنْزِلْ نصرًا من السماء، وأَدْرِکْ عبدک عند البلاء، ونَزِّلْ رجسک على الكافرين. وصرتُ كأذلّةٍ مطرودَ القوم ومورد اللوم، فانصرنا كما نصرتَ رسولک ببدرٍ فى ذٰلک اليوم، واحفَظْنا يا خيرَ الحافظين. إنّک الربّ الرحيم، كتبتَ علٰى نفسک الرحمة، فاجعل لنا حظًّا منها وأَرِنا النصرة، وارحمنا وتُبْ علينا وأنت أرحم الراحمين. ربّ نجّنى مما يقصدون، واحفَظْنى مما يريدون، وأَدْخِلْنى فى المنصورين. ربّ فَرِّجْ كربى، وأحسِنْ منقلبى

وأظفِرْنی بقُصْوٰی طلبی، وأرِنی أيام طربی، وكُنْ لی يا ربّی، يا عالِمَ همّی
وأَرَبی، وصافِنی وعافِنی يا إلهَ المستضعَفين. كذّبنی كلُّ أخِ الترّهات،
وكفّرنی كلُّ أسير الجهلات، وما بقِی لی إلا أن أنتجع حضرتَک،
وأطلب عونک ونصرتک، يا قاضِیَ الحاجات، لعلّک تردّ نهاری بعد
أن صغَتْ شمسی للغروب، وضجر القلب من الكروب. ووالله ما تَأَوُّهِی
لِفَوْتِ أيامِ السرور ولا لـلتنعم والحبور، بل للإسلام الذی صال عليه
الأعداء، وأفَلَتْ شموسُه وطالت الليلة الليلاء، وظهرت المداجاةُ فی
فِرق الإسلام والتفرقةُ فی أمّة خير الأنام. وأمّا الكفّار وأحزاب اللیام، فقد
انتظموا فی سِلک الالتيام. والحسرة الثانية أن فينا العلماء والفقهاء
والأدباء، ولكنهم فسدوا كلّهم وأحاطت عليهم البلاء، إلا ما شاء الله.
ربّ فارحَمْ وتقبَّلْ منّا دعاء نا، وإليک الشكوى والتجاء. يقولون إنّا
نحن أعلام الدين وعمائد الشرع المتين، ولكنی ما أرى فيهم أحدًا كذی
مِقْوَلٍ جَرِیٍّ، خادمِ دينِ نبيِّنا كمُحِبٍّ ولیٍّ، بل سقطوا فی الشهوات
والأهواء والدعاوی والرياء، وما أجد أكثرهم إلا فاسقين. وكنت أخال
فی رَيْقِ زمانی أنهم أو أكثرهم من أعوانی، ولكنهم ولّوا دبرهم عند
الابتلاء، وكان هذا قدرًا مقدّرًا من حضرة الكبرياء، فالآن أُفرِدتُ
كإفراد الذی يبيتُ فی البيداء، أو كالذی يقعد فی أهل الوبر وسكان
الصحراء، فالآن قلّتْ حيلتی وضعفت قوّتی، وظهر هوانی على قومی
وعشيرتی، ولا حول ولا قوّة إلا بک يا ربّ العالمين. إليک أنبتُ، ﴿۱۴۱﴾
وعليک توكّلتُ، وبک رضيتُ. ربّ فاستُرْ عَوراتی، وآمِنْ رَوعاتی،
ولا تذَرْنی فردًا وأنت خير الوارثين. بيدک البذلُ والعطاء، والعزُّ والعلاء

وإذا أتيتَ فلا يأتي البلاء ، وإذا نزلتَ فلا ينزل الضرّاء . وأشهد أن لا إله إلا أنت، ولا رافِعَ إلا أنتَ، ولا دافِعَ إلا أنتَ، عليک توكّلتُ، وبحضرتک سقطتُ، وأنت كهف المتوكلين. أَحْسِنْ إليّ يا مُحسنی، ولا أعلم غيرک من المحسنين وصلِّ وسلِّمْ على رسولک ونبيّک محمد وعَظِّمْ شأنه، وأَرِ الخَلق برهانه، إنّا جئناک لدينه باكين تعلم ما فی قلوبنا، وتنظر ما فی صدورنا، وإنّا معک طوعًا، وما ندّخر عنک صدقًا وروعا، وما كنا أن نهتدی

لولا أن هديتَنا، وما وجدنا إلا ما أعطيتَنا، فلا حَمْدَ إلا لک
ويرجع إليک كل حمد الحامدين. إنّک ربّ رحيم
وملِکٌ كريم، فمن جاءک ووالاک وأحبّک
وصافاک، فلا تجعله من الخائبين. فبشریٰ
لعبادٍ أنت ربهم، وقومٍ أنت مولاهم
سبقتْ رحمتُک غضبَک، ولا تُضيّع
عبادک المخلصين، فالحمد لک
أوّلًا وآخرًا وفی
كل حين

ٹائیٹل بار اوّل

پہلے جمع کرالیں اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کیلئے تیار ہوں اور انعامی روپیہ جمع کرانا

الحمد لله الذي اجزل لنا طوله وانجز وعده واتم قوله وارى بعض الآيات وافحم المنكرين والمنكرات فاردت ان اظهر سناها لمن ام مسالك هداه ولم اخل تنتابني نصر الله الكريم وعون الله الرحيم الى ان ظهرت آية الخسوف والكسوف من الله الرحمن الرؤف فالقى في روعي ان اولف رسالة في هذا الباب هداية للطلاب فالفتها لله الاحب الاحق وجعلتها حصة من حصتي **نور الحق** ومعها انعام خمسة آلاف للذين يلغون كعذاف والذين يكذبون القران ويتبعون الشيطان ويتكلمون في **بلاغة القران** ولا يحسبونه من الله الرحمان واردت بتاليف هذه الرسالة **وحصة الاولى** ان اظهر جهالة النوكى وضلالة تلك الحمقى واكشف خديعتهم على اولي النهى وارى الحق لمن يرى وبعد ما ازمعت تاليف هذا الكتاب الهمت من رب الارباب ان الكافرين والمكفرين لا يقدرون على ان يؤلفوا كتابا مثل هذا في نثرها ونظمها مع التزام معارفها وحكمها فمن اراد ان يكذب الهامي فليأت بمثل كلامي فان المهدي يهدى الى هو ولا يهدى اليها غيره ولا يدركه معاندة ولو كان على الهوى اسيره وهذا الكتاب الذي هو الطف

سمّي الحصة الثانية من

نور الحق

هذه رسالة كالعضب الجراز لافحام كل من غمص المبراز واول مخاطبينا بالاطلاع في الانعام المتنصرون الذين هم كالانعام وعمادهم الذي يرى عنقه كالنعام واخوانه الذين يقولون انا نحن المولويون الماهرون في العربية والعلوم الادبية ثم البطالوي الشيخ **محمد حسين** مضل العوام بكلمات كالسراب او كالجهام ثم بعد هؤلاء كل مخالف من اهل الاهواء وكل من قال اني ارضعت ثدي الادب وحويت معرفتي من علوم العرب مع خلافه في الملة والمشرب فالآن ننتظرهم هل يقومون في الميدان كفتيان على منبر الانتزاع والمرادان او يولون الدبر ويشهدون على انفسهم انهم كانوا من الخاطئين

طبع في المطبع مفيد عام في بلدة لاهور في ١٣١١ من الهجرة

تعداد جلد ۳۰۰۰ قیمت فی جلد ۶ ر

اَلْحصّة الثّانية من نُور الحق ﴿۱﴾

نورالحق کا دوسرا حصہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آية الخسوف والكسوف مِنْ آيات اللّٰهِ الرَّحِيم الرَّؤوف

خسوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے

الـحـمدُ للّٰه المحسن المنّان جالِي الأحزانِ، والصلاة والسّلام على
اس خدائے محسن کا شکر ہے جو احسان کرنے والا اور غموں کو دور کرنے والا ہے اور اس کے رسول پر درود اور
رسـولـه إمـام الإنس والجانّ، طيّب الجَنان، القائد إلى الجِنان، والسلام على
سلام جو اِنس اور جنّ کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والا ہے اور اس کے ان اصحاب پر سلام
أصـحـابـه الـذيـن سعوا إلى عيون الإيمان كالظمآن، ونوّروا في وقت ترويق
جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسے کی طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی
الـليـالـي بِنيِّرَي إكمالِ العمل وتكميل العرفان، وآلِه الذين هم لشجرة النبوّة
کمال سے روشن کئے گئے۔ اور اس کی آل پر درود جو نبوت کے درخت کی
كـالأغصان ولشامّة النبي كالريحان. أمّا بَعْدُ فاعلموا يا معشر الإخوان وصفوة
شاخیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کے لئے ریحان کی طرح ہیں۔ اس کے بعد اے بھائیو!
﴿۲﴾ الـخلانّ، أنّ أيّام اللّٰـه قـد قـرُبـتْ، وكـلـمـات اللّٰه تجلّتْ وبدَتْ، وظهرت
اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خداتعالیٰ کے دن نزدیک آ گئے اور خداتعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہو گیا اور روشن ہو گیا

الآيتان المتظاهرتان، وانخسف النيّرانِ في رمضان، وجاء الماء لإطفاء
اور دو ایسے نشان ظاہر ہو گئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کا خسوف کسوف رمضان میں واقع ہو گیا
النيران، فطوبیٰ لكم يا معشر المسلمين، وبُشریٰ لكم يا طوائف المؤمنين.
اور آگ کے بجھانے کے لئے پانی آ گیا سوائے مسلمانو تمہیں مبارک ہو اور اے مومنوں کے ٹولو تمہیں بشارت ہو۔

القصيدة في الخسوف والكسوف واقتضبتُها لقتل
خسوف کسوف کے بارے میں ایک قصیدہ جس کو مَیں نے بھیڑیئے کے قتل کرنے
السِّرْحان وتنجية الخَروفِ
اور برّہ کے بچانے کے لئے بے تامل کہہ دیا ہے۔

غَسَا النَّيِّرانِ هدايةً لِلْكَودَنِ ۔۔۔ يقولانِ لا تترُكْ هُدًى وتَدَيَّنِ
سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کے لئے تاریک ہو گئے ۔۔۔ اور بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑ اور راستبازی اختیار کر

وإنّهما كالشاهدينِ تظاهَرَا ۔۔۔ هما العدل قد قاما فهل من مؤمنِ
اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں ۔۔۔ وہی گواہ صادق ہیں جو شہادت دینے کے لئے کھڑے ہو گئے پس کیا کوئی ایماندار ہے جو توجہ کرے

وقد فرّ قومي نخوةً وتعصّبًا ۔۔۔ وأين المفرّ من الدليل البيّنِ
اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی ۔۔۔ مگر روشن دلیل سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے

وتركوا حديث المصطفیٰ خيرَ الوریٰ ۔۔۔ فسادًا وكبرًا مع دَعاوِی التسنّنِ
اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا ۔۔۔ اور یہ چھوڑنا محض فساد اور تکبر سے تھا باوجود اس کے جو اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرتے تھے

وما بقِي لِلنُّوكیٰ مفرٌّ بَعْده ۔۔۔ وإنّي أراهم كالأسير المقرَّنِ
اور اس کے بعد نادانوں کے لئے کوئی گریز گاہ باقی نہ رہا ۔۔۔ مَیں ان کو اس قیدی کی طرح دیکھتا ہوں جو پا بزنجیر ہو

وقد نبذوا التقوی وراء ظهورهم ۔۔۔ وألْهَتْهُمُ الدنيا عن المولی الغَنِیٌ
اور انہوں نے تقویٰ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا ۔۔۔ اور دنیا نے ان کو خداتعالیٰ سے غافل کر دیا

وواللّٰهِ إن اليوم يوم مبارک ۔۔۔ يذكّرنا أيامَ نصرِ المُهيمنِ
اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے ۔۔۔ جو ہمیں خداتعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

﴿۳﴾ وهـٰذا عطـاءٌ مِّن قديرٍ مُكـوِّنٍ
اور یہ اس قادر کی عطا ہے جو نیست سے ہست کرنے والا ہے

وفضلٌ من اللّٰهِ النّصير المهوِّنِ
اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنے والا ہے

ففاضت دموع العين منّى تأثُّرًا
سو متأثر ہونے کی وجہ سے میرے آنسو جاری ہو گئے

إذا ما رأيتُ حنانَ ربٍّ محسنِ
جبکہ مَیں نے خدائے محسن کی یہ بخشائش دیکھی

قد انكسفت شمسُ الضُّحٰى لضيائنا
سورج ہماری روشنی کے لئے کسوف پذیر ہوا

لِيظهَرَ ضوءُ ذُكائنا عند مُمعِنِ
تاکہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پر ظاہر ہو

ترى أَنوارَ الدِّين فى ظلماتها
تُو اس کی تاریکی میں دین کے نور دیکھتا ہے

ولُمّاتِها كأنها أرضُ مخزن
اور ایسا ہی اس کے اس حادثہ میں جو اس پر پڑ رہا ہے اور وہ ایسا ویرانہ سا ہو گیا ہے جیسا کہ وہ ویرانہ زمین ہوتی ہے جس کے نیچے خزانہ ہو

وليس كُسوفًا ما ترى مثلَ عَندَمٍ
اور یہ کسوف نہیں جو دم الاخوین کی طرح تجھے نظر آتا ہے

بل احمرَّ وجهُ الشمس غضبًا على الدنى
بلکہ ایک کمینہ پر غصہ کرنے کی وجہ سے سورج کا چہرہ سرخ ہو گیا

وحُمرتُها غيظٌ ترىٰ فى خدِّهَا
اور اس کی سرخی ایک غصہ ہے جو اس کے رخساروں میں نمودار ہے

علٰى جهلات القوم فانظُرْ وامُعِنِ
اور یہ غصہ قوم کی بیہودگیوں پر ہے پس دیکھ اور غور سے دیکھ

ظَلامٌ مُنيرٌ يملأُ العَينَ قرّةً
ایک روشن کرنے والا اندھیرا ہے جو آنکھ کو ٹھنڈک کے ساتھ پُر کر دیتا ہے

ويسقى عطاشَ الحق كأس التّيقنِ
اور حق کے طالبوں کو یقین کے پیالے پلاتا ہے

ولو قبلَ رؤيتهٖ أنابَ مخالفى
اور اگر اس سے پہلے میرا مخالف حق کی طرف رجوع کرتا

لَهُدِىَ إلى الأسرار قبل التّفكُّنِ
تو شرمندہ ہونے سے پہلے حقانی بھیدوں کو پا لیتا

ولكنّه عادىٰ وقفّل قلبه
مگر اس نے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو مقفل کر دیا

فقُلْنا اهْلَكَنْ فى جهلك المتمكّنِ
سو ہم نے کہا کہ اپنے مستحکم جہل میں مر جا

رأيت ذوى الآراء لا يُنكروننى
مَیں نے اہل الرائے لوگوں کو دیکھا کہ وہ تو میرا انکار نہیں کرتے

وذى لَوثةٍ يعوى لوجعِ التَّسكّنِ
اور ایک غبی آدمی جو عقل کی دولت سے محروم ہے اسی ناداری کے درد سے بھیڑیئے کی طرح آواز کر رہا ہے

فإن كنتَ تبغى اللّٰه فاطلُبْ رضاءه
سو اگر تُو خداتعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اس کی رضا ڈھونڈ

وإن كنت تبغى النَّحرَ فى الحجّ فَامْتَنِ
اور اگر تُو حج میں قربانی کرنا چاہتا ہے تو منیٰ میں جا

يـقِـى خـاطـبُ الـدنيـا الدنيّة مالَها | ومـن أزمـعَ الـعــقبـى فللّهِ يقتـنـى
دنیا نابکار کا طالب دنیا کے مال کو نگاہ رکھتا ہے | اور جو عاقبت کا قصد کرے وہ عاقبت کے لئے ذخیرہ اکٹھا کرتا ہے
وقـد ظـهـر الـحـقُّ الـصـريح ونورُهُ | فـلا تتبـعـوا جهلًا عمايات ضَيْزَنى ﴿۴﴾
حق صریح اور اس کا نور ظاہر ہو چکا | سوتم اپنی جہالت سے دشمن کی باطل باتوں کی پیروی مت کرو

أيضًا فى الخسوف والكسوف لدعوة الضالين والأمر بالمعروف

ظهَـر الـخسوف وفيه نورٌ والهدى | خـــيـرٌ لـنـا ولـخـيـرنا أمـرٌ بَدَا
خسوف ظاہر ہو گیا اور اس میں نور اور ہدایت ہے | یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کے لئے ایک امر ظاہر ہوا ہے
هبّتْ ريـاحُ الـنّـصـر من محبوبنا | مشـمـولةٌ قـد بـرّدَتْ حـرَّ العِدَا
مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کی طرف سے چلیں | یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا
فـى لـيـلةٍ قُـدَّتْ ثـيـابُ غَـمـامهـا | بـرقُ الـرَّواعـدِ كـان فيها مُرْجِدا
اس رات میں خسوف ہوا جس کے بادل کے کپڑے پھاڑے گئے | اور بادلوں کی چمک جو ان میں تھی وہ دلوں کو ہلا رہی تھی
قـمـرٌ مُـعـينُ الصَّـادِقينَ مباركٌ | حَـكَـمٌ مُهِـينُ الـكَاذِبِيْنَ تهـدُّدَا
ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے | ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں ثالث ہے جو جھوٹوں کو دھمکی دے کر رسوا کر رہا ہے
ردِف الـكسـوفُ خسـوفَه من ربّنا | ليُهِـيـنَ فتّـانًـا شـريـرًا مُفْسِـدا
خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا | تا کہ خداتعالیٰ مفسد شریر فتنہ گر کو رسوا کرے
شمس الضحىٰ برزتْ برعبِ مُبارِزٍ | أفتـلـك أَمْ سيفٌ مبيـدٌ جُـــرِّدَا
سورج ایک رعب ناک شکل میں سپاہیوں کی طرح ظاہر ہوا | کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی
سقطتْ على رأس المخالف صخرةٌ | كـالسَّـمْـهَـرِيَّةِ شَـجَّـهُ أو كَالمُدىٰ
مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا | جس نے نیزے کی طرح یا کاردوں کی طرح اس کے سر کو توڑ دیا
إنّـا صـفـحـنـا عـن تفاحُــشِ قولِهٖ | قـلـنـا جَهُـولٌ قـد هَذَى متجـلّدا
ہم نے اس کی بدگوئی سے اعراض کیا | ہم نے کہا کہ ایک بے وقوف ہے جو شتاب کاری سے بک رہا ہے

لـكـنْ مُـؤيِّـدُنـا الَّذِى هو نـاظـرٌ
مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے

مـا شـاء أن يُّـؤذِى الـعَبِيطُ مُؤيَّدا
اس نے نہ چاہا جو ایک دروغ گو اس کے تائید یافتہ کو دکھ دیوے

نـصـرٌ مـن الـلّٰـهِ الـقـريب بِفَضْلِهٖ
یہ خداتعالیٰ کی طرف سے مدد ہے جو قریب ہے

إن الـمُهَيْـمِـنَ لا يُـؤخِّــــر مَوْعِدا
خداتعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا

﴿۵﴾ قُـضِـىَ الـنّـزاعُ وشَاهِدَان تظاهرَا
فیصلہ ہوگیا اور دو گواہوں نے گواہی دی جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں

لِيُبَــكِّـتَ الْـمَـوْلٰى أَلَدًّا أسْمَدَا
تا خداتعالیٰ ایک بڑے جھگڑالو اور متکبر کو ملزم کرے

قـمـــرٌ كـمــثل حمـامَةٍ بِدَلَالِهٖ
چاند اپنے ناز میں کبوتر کی طرح ہے

شـمـس بتبشيـرٍ تُشـابِـهُ هُـدْهُـدَا
آفتاب بشارت دینے میں ہُد ہُد سے مشابہ ہے

قِـطْـعَــاتُهَـا تَهْدِى الْقُلُوْب كأنها
اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ

زُبُـرٌ تـجــدّ نقوشَ شمـسٍ مُقْتَدَا
کتابیں ہیں جو ہمارے آفتاب یعنی رسول اللہ صلعم کے نقشوں کو تازہ کرتے ہیں

أَوَ مِثْـلُ وَاشِـمَةٍ أُسِفَّ نـؤُورُهـا
یا اس عورت نگار بند کی طرح جس کا نقش کرنے کا دھواں

خــدًّا كـمـخـدُودٍ ووَجُهًـا أَغْيَـدَا
اس رخسار پر بُرکا گیا جو بوجہ نشان نقش داغ دار رخسار کی طرح ہو اور نرم منہ پر بُرکا گیا

يـا أيهـا الـمتــــجرّمون بعجـلةٍ
اے وے لوگو جو شتابکاری اور حسد سے باطل الزام لگاتے ہو

حَسَـدًا تَـجَـرَّمَ غَيْـمُـكم وتقـدَّدا
تمہارا بادل نابود ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

كـنّـا نَـرىٰ أَسَفًـا تـأجُّـلَ بَهْمِكم
ہم افسوس سے تمہارے بزغالوں کی جماعتوں کو دیکھا کرتے تھے

فـاليَـوْم صَفُّ الـمفـسدين تبدَّدا
پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہو گئیں

وَقَـدِ اسْتَبَـاحَ الـغُـولُ جَوْهرَ عقله
اور ایک دیو نے اپنے جوہر عقل کا استیصال کر لیا

حَتّـى انْثَــنٰـى مِنْ أَمْرِهٖ مُتَـرَدِّدَا
یہاں تک کہ وہ اپنے مطلوب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا

إنّ السّـعيـد يـجـىءُ مُلتَقِطَ النُّهٰى
سعید آدمی عقل حاصل کرنے کے لئے آتا ہے

ولـقِيْـطةُ الشَّيْـطَـانِ يـزرى مُلْحِدَا
اور شیطان کا پروردہ ملحدانہ طور پر عیب جوئی کرتا رہتا ہے

إنّـا سَلَـخْـنَـا شَهْـرَ رَمَضَانَ الَّذِىْ
ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے

فيـهِ الخُسُوفُ مع الكُسُوْفِ تفرَّدَا
جس کا خسوف اور کسوف بے مثل ہے

القـمــرُ ساريةٌ ومثـلُ عشـيّةٍ
رمضان کا چانداس بادل کی طرح ہے جو سر شام آتا ہے اور نیزرات کے بادل کی طرح
والشـمـس غـادٍ مُـدجِنٌ قَطرَ النَّدَا
اور سورج اس بادل کی طرح ہے جو صبح آتا ہے اور محیط ہوتا ہے جو بخشش کا بادل ہے

هـذا مـن اللّٰـه المهـيمن آيــةٌ
یہ خداتعالیٰ کی طرف سے ایک نشان ہے
ليُبِيْـد مَـن تَـرَک الهُدیٰ مُتعـمّدا
تا کہ اس کو ہلاک کرے جو عمداً ہدایت کو چھوڑتا ہے

فـاسعَـوا زُرَافَـاتٍ وَوُحْـدَانًا لـهٗ
پس ٹولے ٹولے اور اکیلے اکیلے اس کی طرف دوڑو
مُتَـنَـدِّمـيـن وبَـادِرِيْنَ إِلَی الهدیٰ
اور چاہیئے کہ تمہارا دوڑنا شرمندگی کی حالت میں ہو اور ہدایت کی طرف جلدی قدم اٹھے

ظهرت خطاياكم وحصحصَ صدقُنا
تمہاری خطا ظاہر ہو گئی اور ہمارا سچ کھل گیا
فـابـكـوا كثُكلیٰ فی الزَّوايا سُجَّدا ﴿۶﴾
پس اس عورت کی طرح جس کا لڑکا مر جاتا ہے گوشوں میں سجدہ کرتے ہوئے آہ و نالہ کرو

صـارت ديار الهند أرضَ ظهورها
ہند کی زمین اس نشان کے ظاہر ہونے کا مقام قرار پائے
ليُسَكِّـتَ الـرحْـمٰن غُولًا مُفْـنِدا
تا کہ خداتعالیٰ دروغ گو کو ملزم کرے

فـأَذِبَّةُ الأَوْهَـامِ قُـصَّ جناحُـهـا
پس وہموں کی مکھیوں کے پر کاٹ دیئے
رُحـمًـا علٰی قوم أطاعُوا أحـمـدا
اس قوم پر رحم کر کے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی

فتَجـافَ عن أيّامِ فَيـجٍ أعـوجٍ
پس ٹیڑھے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو
حِـجـجٌ خـلَـوْنَ تـغـافُلًا وتمـرُّدا
وہ برس ایسے ہیں جو تغافل اور سرکشی میں گذر گئے

كـانـت شَـرِيْـعَتُـنَـا كَزَرْعٍ مُعْجِبٍ
ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کھیتی تھی
فيهـا تـعـرّتْ مثلَ أَزْعَــرَ أَرْبَدا
مگر ان برسوں میں ایسی برہنگی اس کی ظاہر ہوئی جیسے وہ جانور جس پر بال نہ ہوں اور خاکی رنگ ہو

اَلعَــيْـنُ بَـاكية عَـلٰی أطـلالِهَـا
آنکھ اس کی آثار عمارت پر رو رہی ہے
يـا ربِّ فـاعـمُـرْ خَـرْبَهـا مُتَوَحِّدَا
اے میرے رب اب تُو ہی اس کے ویرانہ کو پھر آباد کر

وأمّـا تـفـصيـل الـكلام فی هٰذَا المَقَام، فاعْلَمُوْا يا أَهْلَ الإِسْلام
اب ہم اس مقام میں اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہیں پس اے اہلِ اسلام
وأتبـاع خيـر الأنـام، أن الآية الّتـی كـنتم تُوعَدون فی كتاب اللّٰه العلّام
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جس کا قرآن کریم میں تم وعدہ دیے گئے تھے

وتُبشَّرون مِن سيّد الرسل نورِ اللّٰه مُزيلِ الظلام أعنى خسوف النَّيِّريْنِ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سید الرسل اور اندھیرے کو روشن کرنے والا ہے تمہیں بشارت ملی تھی یعنی
فی شهر رمضان الذى أُنزل فيه القرآن، قد ظهر فی بلادنا بفضل اللّٰه
رمضان شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا وہ نشان
المنّان، وقد انخسف القمر والشمس وظهرت الآيتان، فاشكروا اللّٰه ﴿۷﴾
ہمارے ملک میں بفضل اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے
وخرّوا له ساجدين.
پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اس کے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو۔
وإنّكم قد عرفتم أن اللّٰه تعالى قد أخبر عن هذا النبأ
اور تمہیں معلوم ہے کہ خداتعالیٰ نے اس واقعہ عظیمہ کے بارے میں
العظيم فى كتابه الكريم، وقال للتعليم والتفهيم فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ
اپنی کتاب کریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور جتلانے کے لئے فرمایا ہے پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور
وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ [1]
چاند گرہن ہو گا۔ اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب اس روز
فتفكّروا فى هذه الآية بقلب أسلم وأطهر، فإنه من آثار القيامة لا
انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ سو اس نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کے ساتھ فکر کرو
من أخبار القيامة كما هو أجلى وأظهر عند العاقلين. فإن القيامة
کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہے قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہو سکتی جیسا کہ عقلمندوں کے نزدیک نہایت
عبارة عن فساد نظام هذا العالم الأصغر وخلق العالم الأكبر،
صاف اور روشن ہے۔ وجہ یہ کہ قیامت اس حال سے مراد ہے جبکہ اس عالم اصغر کا نظام توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر
فكيف يقع فى حالة الفكّ الخسوف الذى تعرفون
پیدا کیا جائے پس کیونکر فکِ نظام کی حالت میں وہ خسوف کسوف ہو سکتا ہے جس کے علل اور

[1] القيامة: ۱۰

بـاليـقين لا بالشک، عِلله وأسبابه، وتفهمون مواقعه وأبوابه؟ وكيف يظهر
اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اس کے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تم نے سمجھے ہوئے ہیں
أمـرٌ لازم لـلـنـظـام بـعـد فَکّ الـنـظـام والـفسـاد التام؟ فإنكم تعلمون أن
اور وہ امر جو نظام عالم کا ایک لازمہ ذاتی ہے کیونکر بعد فک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ
الـخسـوف والـكسوف ينشآن من أشكال نظاميةٍ وأوضاعٍ مقرّرة منتظمة،
خسوف اور کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا اوضاع مقررہ
عـلـى أوقـات مـعيّنة وأيّام معروفة مبيّنة، فكيف يُعزَى وقوعها إلى ساعةٍ لا ﴿۸﴾
منتظمہ پر موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہے جو فن ہیئت میں بیان کئے گئے ہیں پس کیونکر
أنسـابَ فيهـا ولا أسباب، ولا نظامَ ولا إحكام؟ فانظروا إن كنتم ناظرين ثمّ
اُن کو اس گھڑی کی طرف منسوب کیا جائے جس میں نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو
مـن لـوازم الـكسـوف والخسوف أن يرجع القمر والشمس إلى وضعهما
اگر کچھ سوچ سکتے ہو پھر لوازم خسوف اور کسوف میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سورج اور
الـمـعـروف، ويـعـودا إلٰی سيرتهمـا الأُولٰـی، وفـی هـويّتهـمـا داخلٌ هذا
چاند اپنی اصلی وضع کی طرف رجوع کریں اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آویں اور خسوف کسوف کی تعریف میں
الـمعنٰی،وأمّا تكوير الشمس والقمر فی يوم القيامة فهی حقيقة أخرى، ولا
یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی حالت کی طرف رجوع کریں مگر تکویر شمس وقمر جو قیامت میں ہوگی وہ اور حقیقت ہے
يُـرَدُّ فيهـمـا نورُهما إلٰی حالة أولی، بل لا يكون وقوعه إلا بعد فكّ النظام
اور تکویر کے وقت نور شمس و قمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں آئے گا بلکہ تکویر کا وقوع فک نظام
والـفسـاد التـام وهدم هذا المقام، وما سمّاه اللّٰه خسوفا وكسوفا بل سماه
اور فساد تام اور انہدام کلی کے وقت ہو گا اور اس کا نام خداتعالیٰ نے خسوف کسوف نہیں رکھا بلکہ
تـكـويـرا أو كشـط الأجـرام، كـمـا أنتم تقرأون فی كلام اللّٰه العلّام فثبت
اس کا نام تکویر اور کشط رکھا ہے جیسا کہ تم خداتعالیٰ کے کلام میں پڑھتے ہو۔ پس

من هذا الكلام عند الخواص والعوام، أن ما ذُكر من الآية فی هذه الآية فهو
اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت ہو گیا کہ جو نشان خسوف کسوف قرآن شریف میں یعنی اس
يتعلّق بالدنيا لا بالآخرة، وعَزْوُه إلى القيامة بناءً على الرواية خطأٌ فی
آیت میں لکھا ہے وہ دنیا سے تعلق رکھتا ہے نہ آخرت سے اور قیامت کی طرف اس کو منسوب کرنا اور کسی روایت کو پیش کرنا
الدّراية، بل هو خبر من أخبار آخر الزمان وقربِ الساعة واقتراب الأوان
خطا فی الدرایت ہے بلکہ وہ آخر زمانہ اور قرب قیامت کی خبروں میں سے ایک خبر ہے
كما لا يخفى على المتدبّرين. ويؤيده ما جاء فی الدارقطنی عن محمدٍ
جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے
الباقر بن زين العابدين قال إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خَلْق السماوات
روایت کی ہے کہا ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے جب
والأرض، ينكسف القمر لأوّل ليلة من رمضان وتنكسف الشمس فی ﴿۹﴾
سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی رات کے اول میں ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ
النّصف منه وأخرج مثله البيهقیُّ وغيره مِنَ المحدّثين. وقال صاحب
کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے
الرسالة الحشرية شاه رفيع الدّين الدهلوی الذی هو جليل الشأن من
محدث بھی اور صاحب رسالہ حشریہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی بھی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اس
علماء الملّة إن جماعة من أهل مَكّة يعرفون المهدی بالتفرس التام، وهو
نے کہا ہے کہ ایک جماعت اہل مکہ میں سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لے گی اور وہ اس وقت رکن اور مقام میں
يطوف بين الركن والمقام، فيبايعونه وهو كارهٌ من بيعة الأنام وعلامة هذه
طواف کرتا ہوگا تب اس حالت میں اس کی بیعت کریں گے اور وہ کراہت کرتا ہوگا کہ کوئی اس سے بیعت کرے اور اس
القصة عند محدّثی الملّة أن القمر والشمس ينكسفان فی رمضان خلا قبل
قصہ کی علامت جیسا کہ محدثین ملت نے روایت کی ہے یہ ہے کہ چاند اور سورج کو اس رمضان میں گرہن لگے گا جو

تـلـک الواقعة وأمّا نحن فما اطلعنا علٰی مسانید تلک الآثار، وطرق توثیق
اس واقعہ سے پہلے گذر چکا ہو مگر ہم نے ان روایتوں کے اسانید پر اطلاع نہیں پائی اور ان روایات کی توثیق کے
هذه الأخبار، إلا علی القدر المشترک الذی عرفناه بتواتر الروایة وحسن
طریقے ہمیں معلوم نہیں ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمیں علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے جس کو ہم نے
الدرایة ومشاهدة الـواقـعة وقیـام البرهان، وقد وافقَه نصوصُ القرآن ولو
تواتر روایت اور حسن درایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قائم ہونے سے دریافت کیا ہے اور نصوص قرآن کریم اس کے
بـإجـمـال البیـان ومـع ذٰلک نـریٰ هذه الآثار وقد ظهر فی أهل مکة غَلْیٌ
موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان میں ہی ہو اور باوجود اس کے ہم ان نشانوں کو دیکھ رہے ہیں اور اہل مکہ میں ایک جوش پیدا ہوا
یُصَـدِّق هـذه الأخبـار وقـرأتُ فـی مـکتـوب أنهـم ینتظرون الـخسوف
ہے جو ان خبروں کی تصدیق کرتا ہے اور مَیں نے ایک خط میں پڑھا ہے کہ وہ خسوف اور کسوف کے سخت انتظار کر
والکسوف بالانتظار الشدید، ویرقُبونهما رِقْبَةَ هلالِ العید. وما بقی فیها ﴿۱۰﴾
رہے ہیں اور اس کی ایسی انتظار کر رہے ہیں جیسا کہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے اور
بیـت إلّا وأهـلـه ینامون ویستیقظون فی هذه الأذکار، فهذا تـحریک من
مکہ میں کوئی ایسا گھر باقی نہیں رہا جس گھر کے باشندے سوتے جاگتے یہی ذکر نہ کرتے ہوں سو یہ اس خدا کی طرف سے
اللّٰه الذی أراد إشاعة هذه الأنوار. وإنی أریٰ أن أهل مکة یدخلون أفواجًا
تحریک ہے جس نے ان نوروں کا پھیلنا ارادہ فرمایا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اہلِ مکہ خدائے قادر کے گروہ
فـی حِـزب الـلّٰه القادر المختار، وهذا من ربّ السّماء وعجیب فی أعین
میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی آنکھوں میں
أهـل الأرضیـن. وذکَـر بـعـض الـمتأخّرین أنّ القمر ینخسف فی الثالث
عجیب اور بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی تیرہ تاریخ میں رات کو
عشـر مـن لیـلة رمـضان، والشمس فی السابع والعشرین، ولا منافاة بینه
ہو گا اور ۲۷ رمضان کو سورج گرہن ہو گا اور باوجود اس کے یہ ایک ایسا بیان ہے کہ اس میں

وبيـن مـا روى الـدارقطني إلا قليلا عند المتفكرين فإن عبارة الدارقطني
اور دارقطنی کے بیان میں سوچنے والوں کی نگاہ میں کچھ زیادہ فرق نہیں کیونکہ دارقطنی کی عبارت ایک
تـدل بدلالةٍ صريحة وقرينة واضحة صحيحة، علٰى أن خسوف القمر لا
صریح بیان اور قرینہ واضحہ صحیحہ کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی
يـكون في أول ليلة رمضان أصلاً، ولا سبيل إليه جزمًا وقطعًا، فإن عبارته
تاریخ میں ہرگز نہیں ہو گا اور کوئی صورت نہیں کہ پہلی رات واقع ہو کیونکہ اس عبارت میں
مقيّدة بـلـفـظ الـقمر، ولا يُطلق اسم القمر على هذا النَّيِّر إلا بعد ثلاث
قمر کا لفظ موجود ہے اوراس نیّر پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہیں جاتا بلکہ تین رات کے بعد اخیر
ليـال إلـى آخـر الشهـر، وسُمّي قمرًا في تلك الأيام لبياضه التّام، وقبل
مہینہ تک قمر بولا جاتا ہے۔ اور قمر اس واسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوب سفید ہوتا ہے اور تین رات سے پہلے
الثـلـث هـلال وليس فيه مقال، وهذا أمر اتفق عليه العرب كلُّهم وجُلُّهم
ضرور ہلال کہلاتا ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں اور یہ وہ امر ہے جس پر تمام اہل عرب کا
إلـى هذا الزمان، وما خالفه أحد من أهل اللسان، ولا ينكره إلّا مَن فُقدت
اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان میں سے اس کا مخالف نہیں اور نہ انکاری مگر وہ شخص جس کی
بـصيرته وماتت معرفته، ولا يخرج كلمةٌ خلاف ذٰلك مِّن فم إلّا مِن فمِ ﴿۱۱﴾
بصیرت گم ہو گئی ہے اور معرفت مر گئی ہے اور ایسا کلمہ کسی مونہہ سے نہیں نکلے گا بجز اس کے جو غبی
غـمُـرٍ جـاهـل، أو ذي غِـمْـر متـجـاهـل، ولا تسمعها من أفواه العاقلين.
جاہل ہو یا وہ جو کینہ ور اور دیدہ دانستہ اپنے تئیں جاہل بناتا ہو اور عقلمندوں کے مونہہ سے تُو ایسا کلمہ نہیں سنے گا۔

---

[1] قـال صـاحـب تـاج العروس يُسمّى القمر لليلتين من اول الشهر هَلَالًا وفي الصحاح القمر بعد ثلاث الى اٰخر الشهر وقال بعضهم الهلال الى سبع وقال ابو اسحاق والذي عندي وما عليه الاكثر ان يُسمّٰى هلالا ابن ليلتين فانه في الثالثة يتبين ضوءه۔ منه

فإن كنت فی شک فارجع إلى القاموس وتاج العروس والصحاح وكتاب
اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح اور ایک بڑی کتاب
ضخيم المسمّى لسان العرب، وجميع كتب اللغة والأدب، وأشعار الشعراء
مسمّی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعروں کے شعر اور
وقصائد النبغاء، ولک منّا ألف من الورق المروّج إنعامًا إن تُثبت خلاف
قدماء کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھ کو دیں گے اگر تو اس کے برخلاف ثابت
ذلک كلامًا فلا تُحرِّفْ كلام سيد الأنبياء وإمام البلغاء والفصحاء، واتق
کر سکے پس تُو سید الانبیاء کے کلام اور امام البلغاء کے کلموں کو ان کے اصل معنوں سے
الله يا مسكين، ولا تجترء فی شأن أفصَحِ العجم والعرب ومقبول الشرق
مت پھیر۔ اور اے مسکین خداتعالیٰ سے ڈر اور اس کامل کی شان میں دلیری مت کر جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق
والغرب أيفتی قلبُک ويرضٰی سِرُبُک بأن الأعرف الأفصح الذی أُعطِیَ له
و غرب میں مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پر فتویٰ دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر راضی ہے کہ وہ اعرف اور افصح جس کو
الجوامع والكلام الجامع، وجُعلتْ كلماته كلها مملوّة من غُرَرِ الفصاحة
کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اس کو ملا اور تمام کلمات اس کی فصاحت اور بلاغت کے موتیوں سے
ودُرَرِ البلاغة والنوادر العربية، واللطائف الأدبية، واللبوب اللغوية، والحقائق
اور عربی کے نادر مضمونوں سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے مغزوں سے اور حقائق حکمیہ سے پُر تھے
الحِكْمية، هو يُبتلَى بهذا العثار، ويترک جزل اللفظ ويختار رقيقًا سَقْطًا
وہی اس لغزش میں مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چھوڑ کر ایک غیر محاورہ اور ردّی اور غلط لفظ
غلطًا غير المختار، بل يخالف مُسلَّماتِ القوم ومقبولاتِ بُلغاء الديار، ويصير
استعمال کرے۔ بلکہ مسلّمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے زمانہ کے مقبول لفظوں کو چھوڑ دے
ضحكةَ الضاحكين؟ ووالله ما يصدر هذا الخطأ المبين والعثّار المهين ﴿۱۲﴾
اور ہنسنے والوں کے لئے ہنسی کی جگہ ہو جائے۔ اور بخدا یہ خطاء مبین اور لغزش ذلیل کرنے والی کسی منجمد عقل اور سطحی رائے

مِن فطنةٍ خامدة وروية ناضبة، فكيف يصدر مِن فارسِ ذلك الميدان،
سے بھی صادر نہیں ہو سکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت کے میدان کا سوار ہے
بل سيّد الفرسان؟ ما لكم لا تنظرون عزّةَ اللّٰه ورسوله يا معشر
بلکہ سواروں کا سردار ہے تمہیں کیا ہوگیا جو تم اللہ اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اے دلیری کرنے والوں
المجترئين؟ أبُخلُكم أحبُّ إليكم وأعزُّ لديكم مِن خاتم النبيين؟ ألا
کے گروہ کیا تمہارا بخل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پیارا نہیں۔ کیا
تعرفون أن هذا اللفظ في هذا المحل منكرٌ مجهول لا يُعرَف استعماله
تم نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اس کا استعمال ثابت
في كلمات أهل اللسان، وما أورده قطّ بليغ ولا غير بليغ في موارد
نہیں اور کسی بلیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غبی رطب یابس جمع
البيان، وما أخذه عند اضطرارٍ غبيٌّ حاطبُ ليل، فكيف سلطانُ الفصاحة
کرنے والے نے بھی اضطرار کے وقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کس طرح اس کی زبان پر جاری ہوتا جو
وسيّدُ خَيلٍ؟ وقد سُبِرَ بذلك غورُ عقلكم ومقدار نقلكم ومبلغ علمكم
سلطان الفصاحت اور سپہ سالار ہے اور اس لفظ سے تمہاری عقلیں آزمائی گئیں اور تمہاری نقل
وفضلكم وحقيقة أدبكم وحديقة حَدَبِكم، فإنكم عزَوتم إلى سيد الأنبياء
کا اندازہ ہوگیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری اونچی زمین کے باغ کی حقیقت سب کھل
ما لا تُعزىٰ إلى جهول من الجهلاء، تكاد السماوات تنشقّ من هذا
گئی کیونکہ تم نے سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سے جاہل کی طرف منسوب نہیں کر سکتے
الاجتراء، فاتقوا اللّٰه ذا الكبرياء، ولبُّوا دعوةَ الحق تلبيةَ أهل الاهتداء،
قریب ہے جو اس شوخی اور جرأت کی شامت سے آسمان پھٹ جائیں سو تم خدائے بزرگ سے ڈرو اور حق کی دعوت قبول کرو
قد وقع واقع فلا تميلوا إلى المِراء واتبِعوا قول النبي الذي إشارته حُكْمٌ
جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہونا تھا ہو چکا اب تم جھگڑے کی طرف مت جھکو اور اس نبی صلعم کی

وطاعته غُنمٌ، ولا تكونوا من الأشقياء ، ولا يفرُطُ وهمُكم إلى الألفاظ مِن
پیروی کرو جن کی اشارت حکم ہے اور فرمانبرداری ان کی غنیمت ہے اور بدبختوں میں سے مت بنو اور چاہیے کہ تمہارے
غير دواعٍ كاشفةِ الخفاء ، بل فَتِّشوا الحقيقة واعرفوا الطريقة بحسن ﴿۱۳﴾
وہم الفاظ کی طرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے دور نہ جا پڑیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور نیک نیت
النيّات، ولا تلاعبوا كالصبيان بالأمور الدينيات وأىّ حرج عليكم أن
کے ساتھ راہ کو پہچان لو اور دینی امور سے بچوں کی طرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج
تقبلوا ما بان كالبديهات وتتركوا طرق الأكاذيب والتمويهات؟ وإننى
وارد ہوتا ہے اگر تم اس امر کو قبول کرلو جو کھل گیا ہے اور جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو اور مَیں تمہارے لئے
ناصح أمين، ويرانى ربى عالم المخفيات، عارف الصادقين والكاذبين.
ناصح امین ہوں اور میرا رب عالم الخفیات مجھے دیکھ رہا ہے اور وہ صادقوں اور کاذبوں کو پہچانتا ہے۔

عَلَى أَنَّنِى رَاضٍ بِأَنْ أُظْهِرَ الْهُدٰى وَأُلْحَقَ بِالدَّجَّالِ ظُلْمًا مِنَ الْعِدىٰ
اوران سب باتوں کے ساتھ مَیں راضی ہوں کہ ہدایت کو ظاہر کروں اور دشمنوں کے ظلم سے دجال کے ساتھ ملایا جاؤں

فالتأويل الصحيح والمعنى الحق الصريح أن المراد من خسوفِ أوّلِ
پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان
ليلةِ رمضان أن ينخسف القمر فى ليلة أولى من ليال ثلاثٍ يكمُل نور القمر فيها
میں ہوگا اس کے معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا
وتعرف أيّام البِيض، ولا حاجة إلى البيان ومع ذلك إشارةٌ إلى أن القمر إذا
اور ایام بیض کو تُو جانتا ہے حاجت بیان نہیں اور ساتھ اس کے اس بات کی طرف بھی اشارت ہے کہ جب
خسف فى الليلة القمراء الأولى فينخسف فى أول وقتها لا بعد مرور زمان [1]
چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا نہ یہ کہ کچھ وقت گزر کر ہو

[1] جاء فى بعض الروايات من بعض قليل الدرايات ان الشمس تنكسف فى اول ليلة رمضان ولا يخفٰى
بعض کم فہم نے بعض روایات میں لکھ دیا ہے کہ سورج گرہن پہلی رات رمضان میں ہو گا حالانکہ

كـمـا هـو الظاهر عند زكـىّ ذى عِـرْفان. وكذلك خُسِفَ القمر ورآه

جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا اور بہتوں نے اس

كثيـر مـن أهـل هـذه البـلدان. وحسبُک ما رأيتَ، بل برؤيته صلّيتَ،

ملک کے لوگوں میں سے دیکھا اور جو تو نے آپ دیکھ لیا بلکہ دیکھ کر نماز بھی پڑھی وہ تیرے لئے کافی ہے

وتبيّنَ الحق المنير، وتقطّعت المعاذير، فلا تكن من المرتابين.

اور حق کھل گیا اور تمام عذر ٹوٹ گئے۔ پس اب تو تردد نہ کر۔

﴿۱۴﴾ أَيَا مَنْ يدَّعِي عَقْـلًا وفَهْـمًا | إلٰى مَا تُؤْثِرَنْ وَعْثًا ووَهْمًا

اے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعویٰ کرتا ہے | کب تک تو وہم اور پھسلنے کی جگہ کو اختیار کرے گا

أَتَحْسَبُ نَارَ غَضْبِ اللّٰهِ رِزْقًا | أَ تَجْعَلُ سَهْمَ قَهْرِ اللّٰهِ سَهْمًا

کیا تو خداتعالیٰ کے غضب کی آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہے | کیا تو خداتعالیٰ کے قہر کے تیر کو ایک حصہ خیال کرتا ہے

لا يُـقــال إن الـخسـوف فـى أوّلِ وقـتِ ليـلةِ رمضـان مـا ظهر إلا فى

یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن صرف پنجاب اور اس کے قرب و جوار

البنجاب وما يليه من البلدان، وما رُئِىَ أثرُه فى غير هذه الأماكن فما تمّ البُرهان

کے ملکوں میں ظاہر ہوا ہے اور اس کا نشان دوسرے ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا پس دلیل ناقص رہی کیونکہ

لأنّـا نـقـول إن الـمـقـصـد أيضـا مـحـدود فـى هٰذه البلدان، فإنها هى المظهر

ہم کہتے ہیں کہ اس پیش گوئی کا مقصد بھی انہیں ملکوں میں محدود ہے اس لئے کہ یہی ملک

بقیہ حاشیہ

﴿۱۳﴾ انّ ھٰذا امر بديهى البطلان واعجبنى شان تلک الرواة الم يكن لهم نظرا الى البديهيات الم يعلموه

یہ امر بدیہی البطلان ہے اور ان راویوں کے حال سے مجھے تعجب آتا ہے کیا بدیہیات کی طرف بھی انہیں نظر نہیں تھی کیا وہ

ان كسوف الشمس لا يكون فى الليل بل فى النهار واذا طلعت الشمس فاين الليل يا ذوى الابصار. منه

جانتے نہیں تھے کہ سورج گرہن رات کو نہیں ہوا کرتا بلکہ دن کو ہوتا ہے اور جب سورج چڑھا تو پھر رات کہاں ہے آنکھوں والو۔

للمسيح الموعود وللمهدى المسعود، وأمّا الديار الأخرى فلا مهدى فيها
مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کے لئے محدود ہے مگر دوسری ولائتیں پس اُن میں نہ مہدی ہے
ولا عيسى، ولأجل ذلك ما ظهر الخسوف ولا الكسوف فى ديار العرب
نہ عیسیٰ اور اسی جہت سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور
وبلاد الشام، ليزيل الله ظنون العوام، ويُبطل خيالات المبطلين. والسرّ فى
بلادِ شام میں ظاہر نہیں ہوا تا کہ خدا تعالیٰ عوام کے ظنون کو دور کر دے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دور فرماوے
ذلك أن مُلكنا البنجاب كان فى علم الله مَولدًا للمسيح الموعود
اور اس میں بھید یہ ہے کہ ہمارا ملک پنجاب خدا تعالیٰ کے علم میں مسیح موعود اور
والمهدى المسعود ، فأراد الله أن يهدى الخَلق إليه بتخصيص الإمارات
مہدی مسعود کا مولد تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ نشانوں اور علامتوں کو خاص کر کے خلقت کو اس کی
وتعيين العلامات، ليعرفوا المدّعى بالآيات والداعى بالكرامات. وأمّا إذا
طرف رہنمائی کرے تا کہ لوگ مسیحیت اور مہدویت کے مدعی کو اس کے نشانوں اور کرامات سے شناخت کر لیں لیکن اگر
فرضنا ظهورَ آيات المهدى فى مُلكنا هذا وظهورَ المهدى فى بلادٍ أُخرىٰ،
ہم یہ فرض کر لیں کہ مہدی کا نشان تو ہمارے ملک میں ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں ہوگا تو یہ خیال
فهذا ليس من المعقول، وليس له أثر فى المنقول، ومع ذٰلك لا يوجد ﴿۱۵﴾
معقول نہیں ہے اور منقول میں اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور باوجود اس کے دوسرے ملکوں میں ایسے
فيها مَن ادّعى أنّه مهدى الزمان ومُرسَلُ الرحمٰن، فتعيّنَ بدليل الخُلف
شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے مہدی الزمان اور مرسل الرحمان ہونے کا دعویٰ کیا ہو پس دلیل خلف کے رو سے
صدقُنا عند ذوى العرفان فيا مُتّبِعَ العثرات والمعائب أَمْعِنْ فى هذا
اہل معرفت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہوا پس اے لغزشوں اور عیبوں کے پیروی کرنے والے اس کلام میں
بالفكر الصائب، لعل الله يخلّصك من شبكة الشياطين، ويسقيك
اچھی طرح غور کر شاید خدا تعالیٰ تجھے شیاطین کے جال سے خلاصی بخشے اور یقین کے پیالے

كـأس اليـقيـن. ولا تـركَـنْ إلٰى أخلّاءِ دنياك، فإنهم يعادونك إذ الله
پلا دے اور اپنے دنیا کے دوستوں کی طرف مت جھک کیونکہ جب خدا تعالیٰ تجھے دشمن
عاداك، فتبقى مخذولا مردودًا وتصير من الملومين.
قرار دے گا تو وہ بھی تجھ سے دشمنی کریں گے تو پھر تو مخذول مردود رہ جائے گا اور ملامت زدہ ہو گا۔

وكَمْ مِن نَدامَى أدارُوا الكُؤوسَا   وفى آخِرِ الأَمْرِ شَجُّوا الرُّؤوسَا
اور بہت سے حریفان شراب ہیں جو آپس میں پیالے پھیرتے تھے اور آخر میں ایک دوسرے کے سر توڑے

إِلى ما تُداجِي شريرًا عَمـوسَا   فَدَعْ وَاذْكُرَنْ قَمْطرِيرًا عَبوسَا
کہاں تک تو شریر ظالم سے مدارات کرے گا۔ سو چھوڑ اور اس دن کو یاد کر جو قمطریر اور عبوس ہے

ولا تَخْشَ قومًا يُبيدون جِسْمًا   وَخَفْ قَهْرَ ربٍّ يُبيدُ النـفوسَا
اور ان لوگوں سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہیں اور اس رب سے ڈر جو جانوں کو ہلاک کرتا ہے۔

فثبـت مـن هـذا التـحـقيـق الـلطيف أنّ لفظ النصف الذى جاء فى
سو اس تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث
حـديـث الإمام التقى العفيف، ليس المراد منه كسوف الشمس فى نصف
امام باقر میں آیا ہے۔ اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف میں ہوگا
ذلك الشهـر الشـريف كما فهِمه بعضٌ من ذوى الرأى الضعيف وأصرّوا
جیسا کہ بعض ضعیف الرائے آدمیوں نے سمجھا اور اس پر ایسا ہی
عليه كالغبىّ السخيف والمعاند العِتْرِيف، وما فكّروا كالعاقلين المنصِفين،
اصرار کیا کہ جیسے ایک غبی کم عقل یا معاند گستاخ اصرار کرتا ہے اور عقلمندوں اور منصفوں کی طرح نہیں سوچا
بـل الـمـراد مـن قوله وتنكسف الشمس فى النصف منه أن يظهر كسوفُ
بلکہ اس کو یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن
الشـمـس مـنـصِّـفًـا أيّـامَ الانـكسـاف، ولا يُجاوز نصفَ النهار من يوم ثان
ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کر دے گا اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن کے نصف سے

فإنه هو حدّ الإنصاف فكما قدّر اللّٰه انخساف القمر فی أوّل ليلة من أيام ﴿۱۶﴾
تجاوز نہیں کرے گا کیونکہ وہی نصف کی حد ہے پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات
الخسوف، كذلك قدّر انكساف الشمس فی نصف من أيام الكسوف، ووقع
میں چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اس میں
كما قدّر كما أخبر خير المخبرين. فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ
گرہن ہو سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے جن کو وہ اصلاح خلق کے لئے
رَّسُوْلٍ.[1] وهذا نبأ عظيم من أنباء الغيب وأرفعُ من مبلغ العقول، فلا شك أنه
بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر
حديث من خير المرسلين، وله طرق أخرىٰ تشهد على صحته ☆ وصدّقه
المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور بھی طریق ہیں جو اس کی صحت پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن نے
القرآن، فلا يُنكره إلا الملحد الفتّان، ولا يكذّبه إلّا من كان من الظالمين.
اس کی تصدیق کی ہے پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کرے گا اور بجز ظالم کے

☆ **الحاشية:** قد عرفت ان خبر اجتماع الخسوف والكسوف موجود فی القراٰن الكريم
تجھے معلوم ہے کہ اجتماع خسوف و کسوف کی خبر قرآن میں موجود ہے
وجعله اللّٰه من امارات النبأ العظيم ويوجد هذا الحديث فی كتب اهل التشيع كما يوجد
اور خداتعالیٰ نے قیامت کی نشانیوں میں سے اس کو ٹھہرایا ہے اور شیعہ کی کتابوں میں خبر ایسی ہی
فی كتب اهل السنة ووجدنا كل حزب عليه متفقين وكذٰلك جاء فی صحف اشعيا النبی فی الاصحاح
پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ سنت و جماعت کی کتابوں میں اور ہم نے ہر ایک گروہ کو اس پر متفق پایا اور اشعیا نبی کی کتاب
الثالث عشر و فی كتاب يوئيل النبی فی الاصحاح الثانی وفی انجيل متی فی الاصحاح الرابع
۱۳ باب اور یوئیل نبی کی کتاب کے دوسرے باب اور انجیل متی کے ۲۴ باب میں یہ خبر موجود ہے
والعشرين ولا حاجة الى التفصيل فان الكتب موجودة فاقرءها كالمتدبرين. منه
تفصیل کی حاجت نہیں کتابیں موجود ہیں سو تدبر سے دیکھو۔منہ

[1] الجن :۲۷۔۲۸

وقـال المعاندون والعلماء المتعصّبون إن هذا الحديث ليس بصحيح، بل هو
کوئی مکذب نہ ہوگا اور متعصب معاندوں اور متعصب مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ
قـولُ كـذّاب وقيـح ومـا لهـم بـذلك مـن عـلـم، كبُرتْ كلمةً تخرج من
کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان مولویوں کے پاس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو
أفـواههـم، إن يـقـولـون إلا كـذبا، وكذّبوا ما أظهر الله صِدقه وجلّى، ما كان
ان کے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے اس حدیث کی تکذیب کی جس کی خدا تعالیٰ نے سچائی
حـديثًا يُفترىٰ، ولكن عُمِّيتْ عليهم وطُبِعَ على قلوبهم طبعًا. يا حسرةً عليهم
ظاہر کر دی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہو سکے لیکن ان کی بینائی جاتی رہی اور ان کے دلوں پر مہر لگ گئی
لِـم ينكرون الحق معاندين؟ ما لهم لا يتّقون يوم الدّين؟ ما لهم لا يفكّرون في
ان پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بن کر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا سزا کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے
أنـفسهـم أنـه حـديث قد أنار صدقه، ولا يصدّق اللّٰهُ قولَ الكذّابين؟ وما كان
کہ یہ ایک حدیث ہے جس کی سچائی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے
اللّٰـه ليُـطـلِـع عـلى غيبه كاذبًا دجّالا عدوَّ الصادقين، وقد علمتَ ما جاء في
دجال کو جو سچوں کا دشمن ہے اپنے غیب پر مطلع فرماوے اور اس بارے میں جو کچھ قرآن میں ہے تجھے معلوم ہے
كتـاب مبيـن وكيف يـكـذّبـونـه وإنّ ظهور صدقه يشهد بشهادة واضحة أنه
اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیش گوئی کا سچا ہو جانا صاف گواہی دے رہا ہے کیونکہ حدیث رسول صادق امین
كـلامُ رسـولٍ صـدوقٍ أمين. وكان الإمام محمد ن الباقـر من أئمة المهتدين
کی ہے۔ اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ اماموں میں سے اور
وفلذةَ الإمام الكامل زين العابدين. وفي سلسلة الحديث رجال من الصادقين ﴿۱۷﴾
امام زین العابدین کا گوشہ جگر تھا اور نیز حدیث کے سلسلہ میں سچے آدمی موجود ہیں
الـذيـن كـانـوا يـعـرفـون الـكـاذبين وكذبهم وما كانوا مستعجلين. وما كان
ایسے آدمی جو جھوٹوں اور ان کے جھوٹ کو شناخت کرتے تھے اور جلد باز نہیں تھے اور یہ ان سے

لهـم أن يكتبوا حديثا فی صحاحهم وهم يعلمون أنه لا أصلَ له، بل فی رُواته
بعید تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے صحاح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے
رجل من الكذّابين الدجّالين. أخلَطوا الخبيث بالطيّب بعد ما كانوا على خُبثه
اور اس کے بعض راوی کذاب اور دجال ہیں کیا انہوں نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے
مستيـقـنيـن؟ وإن كان هذا هو الحق فما بال الذين خلطوا قذرًا بالماء المَعين
خبث پر یقین رکھتے تھے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہے جنہوں نے پلیدی کو آب صاف کے ساتھ
متعمّدين وهم كانوا أوّل عالمٍ بأحوال الرُواة المفترين. أهُمْ صلحاء عندكم؟
ملا دیا اور وہ مفتریوں کے حالات سے خوب واقف تھے کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہیں
كـلا بـل هم أوّل الفاسقين. وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا [1] أو كان
نہیں بلکہ اول درجہ کے فاسق ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے یا
مُـعيـنَ روايـات الكاذبين؟ أفأنت تشهد أن الدارقطنی وجميع روايات هذا
جھوٹوں کی روایتوں کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث کے
الحديث وناقِلوه فی كتبهم وخالِطوه فی الأحاديث من أوّل الزمان إلى هذا
اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اول زمانہ
الأوان كـانوا من المفسدين الفاسقين وما كانوا من الصالحين؟ وأنت تجد
سے اس زمانہ تک مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے اور
كُتب الـقـوم مـمـلوّةً من الحديث الذی سمّيتَه موضوعًا فی مـقالك مع
تو قوم کی کتابوں کو اس حدیث سے پُر پائے گا جس کا نام تو موضوع رکھتا ہے
زيادة عـلـمهـم مـنك ومـن أمثـالك، ومع زيادة اطّلاعهم على حقيقة
باوجود اس کے جو ان کا علم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگوں سے زیادہ ہے اور پھر وہ تجھ سے زیادہ تر
اشتبهـتْ عـلـى خيـالك، فـلا تتبّـعْ جـذباتِ نفسك وفكِّرْ كالمتّقين.
اصلی حقیقت پر اطلاع رکھتے ہیں پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب نہ ہو اور نیک بخت بن جا۔

[1] الانعام:۲۲

﴿۱۸﴾ أفأنت تشکّ فی حدیث حصحصت صحّته وتبيّنت طهارته أنه ضعيف
کیا تو اس حدیث میں شک کرتا ہے جس کا صحیح ہونا کھل گیا اور جس کی پاکیزگی ظاہر ہوگئی ہے کہ وہ
فی أعين القوم، أو هو مورد اللؤم، أو فی رُواته أحد من المطعونين؟
قوم کی نظر میں ضعیف ہے یا وہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اس کے راویوں میں سے کون مطعون ہے۔ کیا یہ
أفذلک مقام الشکّ أو کنت من المجنونين؟ وقد صدّقه اللّٰه وأنار
مقام شک کا ہے یا تو دیوانوں میں سے ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق کی ہے
الدليل، وبرّأ الرُواةَ مما قيل، وأرَى نور صدقه أجلٰى وأصفٰى، فهل بقى
اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کی سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہیں۔
شک بعد إمارات عظمٰى؟ أتشکّون فی شمس الضحى؟ أتجعلون النُّورَ
پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سورج میں شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیرے
کالدّجٰى؟ أتَعاميتم أو کنتم من العمين؟ أتقبلون شهادة الإنسان ولا تقبلون
کی طرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلف نابینا بنتے ہو یا حقیقت میں اندھے ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو
شهادة الرحمٰن وتسعون معتدين؟ أأنت تعتقد أن اللّٰه يُظهر على غيبه
اور رحمان کی قبول نہیں کرتے اور حد سے بڑھ کر دوڑتے ہو کیا تو اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے
الکذّابين المفترين المزوِّرين؟ أتشکّ فی الأخبار بعد ظهور صدقها؟
لوگوں کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مفتری اور مزور ہیں کیا تو ان خبروں میں شک کرتا ہے جس کا صدق ظاہر ہوگیا
وإذا حصحصَ الصدق فلا يشکّ إلّا من کان من قوم عادين. وهذا أمر لا
اور جب صدق ظاہر ہوگیا تو صرف وہی لوگ شک کریں گے جو حد سے بڑھتے ہیں۔ اور یہ وہ امر ہے جو
يحتاج إلى التوضيح والتعريف، ولا يخفى على الزکیّ الحنيف، وعلى کل
توضیح اور تعریف کا محتاج نہیں اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور نہ اس شخص پر جو
من أمعن کالمتدبرين. ثم اعلمْ يا ذا العينين أن لفظ النصف لفظ ذو معنيين
امعان نظر اور تدبر سے دیکھے۔ پھر اے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں ذومعنیین ہے

فـكـمـا أن لـفـظ الأوّل يـدلّ عـلى أوّل وقت الليلة بالمعنى المعروف، ومع
پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث میں ہے معنے معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پر دلالت کرتا ہے
ذٰلک عـلـى ليـلة أولٰى من أيام الخسوف، فَكَذٰلِكَ لفظ النصف يدل على
اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے۔ سو اسی طرح حدیث میں نصف کا لفظ ہے جو
نصف ثان من نصفَيِ الشهر الموصوف، ومع ذٰلك على وقتٍ منصِّفٍ لأيام
دوسرے نصف پر مہینہ کے دو نصفوں میں سے دلالت کرتا ہے اور ساتھ اس کے سورج گرہن کے
الـكسـوف، وهـو أوّلُ نصفَى النهار فى الثامن والعشرين. وأمّا أيام الكسوف
اس وقت منصف پر دلالت کرتا ہے جس نے کسوف کے دنوں کو اپنے وقوع سے
مِـن مـولى علّام فـاعـلـم أنهـا عـنـد أهل النجوم ثلاثة أيـام، وهـى من السّابع ﴿۱۹﴾
نصفا نصف کر دیا اور وہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ دوپہر تک تھی اور کسوف کے دنوں کی بابت
والـعشـرين من الشهر القمرى إلى التاسع والعشرين، وتنكسف الشمس فى
اگر سوال ہوتو جاننا چاہیئے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سے انتیس تاریخ تک اور کسوف یعنی سورج
أحـد مـنهـا عـنـد اقتران القمر على شكل خاص بعد تحقُّقِ اختصاص، كما
گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اس وقت ہوتا ہے کہ جب شکل خاص پر اقتران قمر ہو جیسا کہ نجومیوں کے
شهدتْ عليه تجارب المنجّمين. فأخبر رسول اللّٰه صلّى اللّه عليه وسلم خيرُ الأنام
تجارب اس پر گواہی دیتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی
أن الشـمـس تنكسف عند ظهور المهدى فى النّصف من هذه الأيـام، يعنى الثامن
کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی
والـعشـريـن قبل نصف النهار، وكذٰلك ظهر كما لا يخفٰى على أولى الأَبْصارِ.
اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔
فانظر كيف تمّتْ كلمةُ نبيّنا صدقًا وعدلا، فاتّق اللّٰه ولا تكن من الممترين.
پس دیکھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی پس خدا سے ڈر اور شک کرنے والوں

ومن هٰهنا بانَ أن الذى خالف هذا البيان، وزعم أن الشمس تنكسف فى

میں سے مت ہواور اس جگہ سے یہ بات کھل گئی کہ جس شخص نے اس کے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ

السابع والعشرين أو فى نصف رمضان فقد مان، وما فهِم قول رسول الله صلعم

مطلب ہے کہ سورج گرہن ستائیسویں تاریخ میں ہو یا پندرھویں رمضان میں ہو اس نے بڑی غلطی کھائی ہے اور جھوٹ

وما مسّ العرفان، بل أخطأ فيه من قلّة البضاعة والعيلة، كما أخطأ فى الخسوف

بولا ہے اور آنحضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب سے غلطی کی ہے جیسا کہ خسوف قمر کو

فى أوّل الليلة، وما كان من المصيبين. وما قلتُ من نفسى بل هذا إلهام من ربّ

چاند کی اول رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا اور یہ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ کے الہام

العالمين. وذلك عصرٌ مجموعٌ فيه الناسُ كما جُمع القمر والشمس وقرُب

سے کہا ہے۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں سب آدمی جمع کئے جائیں گے جیسا کہ سورج اور چاند جمع کئے گئے اور سختی کا وقت

البأس، فقوموا متنبّهين أيها الأناس. ما لكم لا يترككم النعاس؟ ومن كان من عند

نزدیک کیا گیا۔ پس اے لوگو خبردار ہو کر اٹھو کیا سبب کہ تمہیں نیند نہیں چھوڑتی اور جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو تو اس

اللّٰه فما له الزوال، فامكروا كل المكر ولن تزول منكم الجبال، ولن تُعجزوا

کے لئے زوال نہیں ہے۔ پس تم ہر یک مکر کر لو اور تمہارے مکروں سے پہاڑ دور نہیں ہو سکتے اور تم اے گمراہی کے بیٹو

اللّٰه يا أبناء الضلال. إنه عزيز ذو الجلال، جعل على قلوبكم أكنّةً فلا تفقهون ﴿۲۰﴾

خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب اور صاحب بزرگی ہے تمہارے دلوں پر اس نے پردے ڈال دیئے اس لئے تم اس

أسراره، وكنتم قومًا محجوبين. إنّما استزلّكم الشيطان ببعض ما

کے بھیدوں کو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئے جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں شیطان نے تم کو تمہارے بعض

كسبتم، فما فهمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بئس القرين. وإن كنتم

گناہوں کی وجہ سے گرا دیا سو تم نے حق کو نہ سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی پیروی کرنے لگے۔ اور جو امر ثابت اور

لا تقبلون ما ظهر كمُنكِرٍ وقيحٍ، وتظنون أنه حديث غير صحيح،

ظاہر ہو گیا تم اس کو ایک بے حیا کی طرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے

وأنه ليس من خير المرسَلين، فأْتوا بنظير من مثله فی حِججٍ خلونَ من قبل
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے۔ پس تم گذشتہ زمانوں میں سے اس کی نظیر لاؤ
زمـاننا إلٰى أوانِنا إن كنتم صادقين. وأَرُونا كتابا فيه ذِكرُ رجل ادّعى أنه من
اگر تم سچے ہو اور ہم کو کوئی ایسی کتاب دکھلاؤ جس میں ایسے آدمی کا ذکر ہو جو اس نے
اللّٰه الرحمٰن وأنه المهدى المسعود القائم من المحسن المنّان، وأنه
دعویٰ کیا ہو جو میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور میں ہی مسیح موعود اور مہدی ہوں اور
المسيح الموعود لإطفاء نائرة أهل العدوان، وأنه أُرسلَ لإصلاح الزمان
اہل ظلم کا شعلہ دور کرنے کے لئے آیا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تا دین کو زندہ کروں
ليجدّد الدين ويعلّم طرق الإيمان، ثم كان دعواه مُقارنَ هذه الآية من
اور ایمانی طریقے سکھلاؤں۔ پس اس کا دعویٰ اس نشان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے زمانے
الحكيم الحنّان، وجمَع اللّٰه فی أيام ادّعائه الخسوفَين فی رمضان، صادقًا
میں سورج گرہن کر دے خواہ وہ سچا ہو یا
كان أو من الكاذبين. وإن لم تأتوا بمثله، ولن تأتوا أبدًا، ولا تملكون إلا
جھوٹا۔ اور اگر تم اس کی مثل پیش نہ کر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکو گے اور بجز جھاگ کے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا۔ پس
زبدًا، فاعلموا أنه آية لی من اللّٰه الولیّ، هو ربّی أيّدنی من عنده وعلّمنی
جانو کہ وہ میرے لئے خدائے قریب سے ایک نشان ہے۔ وہ میرا رب ہے۔ اس نے اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے
من لدنه وتولاّنی، وفتَح علیّ أبوابَ علوم الذين خلوا من قبل وجعلنی من
دوست پکڑا اور اس نے مجھ پر ان راستبازوں کے علوم کھول دیئے جو پہلے گزرے ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا۔
الوارثين. ها أنتم كذّبتم بآية اللّٰه وما استطعتم أن تأتوا بمثلها. ومنكم قومٌ ﴿۲۱﴾
خبردار تم نے خدا تعالیٰ کی آیتوں کو تو جھٹلایا اور تکذیب بھی کی مگر اس نشان کی نظیر پیش نہ کر سکے بعض تم میں
صدّقوا بعدما أمعنوا وحدّقوا، فأیّ الفريقين أحقُّ بالأمن يا معشر
سے وہ ہیں جنہوں نے غور کرنے کے بعد تصدیق کی پس اے جلد باز و سوچو اور غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے

المستعجلين؟ ألا تخافون أنكم كذّبتم حديث المصطفٰى وقد ظهر
قریب تر با امن کونسا گروہ ہے۔ کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اس کا
صدقُه كشمس الضحى؟ أتستطيعون أن تُخرِجوا لنا مثله في قرون
صدق چاشت گاہ کے آفتاب کی طرح ظاہر ہوگیا۔ کیا تم اس کی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا
أولٰى؟ أتقرأون في كتابٍ اسمَ رجل اِدّعٰى وقال إنّي من اللّٰه الأعلٰى،
تم کسی کتاب میں پڑھتے ہو کہ کسی شخص نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں اور پھر اس کے زمانہ میں رمضان
وانخسف في عصره القمرُ والشمس في رمضان كما رأيتم الآن؟ فإن
میں چاند اور سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا۔ پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو
كنتم تعرفونه فبيِّنوا يا معشر المنكرين، ولكم ألف روبية من الورق
اور تمہیں ہزار روپیہ انعام ملے گا اگر ایسا کر دکھاؤ۔ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو
المروّج إنعامًا مني، فخُذوا إن تُثبتوا، وأُشهِدُ اللّٰه على عهدي هذا،
اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے
واشهَدوا وهو خير الشاهدين. وإن لم تُثبتوا، ولن تثبتوا، فاتّقوا النار
بہتر ہے۔ اور اگر تم ثابت نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں
التي أُعدّت للمفسدين.
کے لئے طیار کی گئی ہے۔

قضَى بيننا المولٰى فلا تَعْصِ قاضيا | وأَطْفِءْ لَظَى الطَّغْوى وفارِقْ حاضيا
خدا تعالیٰ نے ہم میں فیصلہ کر دیا پس فیصلہ کرنے والے کی نافرمانی مت کر | اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جولڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہو اس سے جدا ہو جا

وودِّعْ وُجودَ الظالمين وَجُودَهم | ولا تذكُرَنْ يُسرًا وعُسرًا ماضيا
اور ظالموں کے وجود اور ان کی بخشش کو رخصت کر دے یعنی چھوڑ دے | اور گزشتہ تنگی فراخی کو یاد مت کر

وغادِرْ ذَرَى أهلِ الهوى ورِضاءَ هُمْ | وبادِرْ إلى الرحمن واطلُبْ تَراضيا
اور اہل ہوا کی پناہ اور رضا مندی کو چھوڑ دے | اور رحمان کی طرف جلد قدم اٹھا اور کوشش کر کہ وہ تجھ سے راضی ہو اور تو اس سے راضی

ولا تَشْظَيَنْ مِثل الشَّذى أو ضالِعٍ || وكُنْ في شوارِعِه ضَلِيعًا نَاضِيا

اور چلنے سے مت عاری ہو جیسے کتے کی مکھی اور وہ گھوڑا جو پیر میں لنگ رکھتا ہے || اور خدا تعالیٰ کی راہوں میں ایک مضبوط گھوڑا اور سب سے آگے نکلنے وال بن جا

وإنْ لَعَنَک السفهاءُ مِن طلبِ الهُدیٰ ﴿۲۲﴾

اور اگر سفیہ لوگ بوجہ طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فَكُنْ في مَراضي اللّٰه باللَّعْنِ راضيا

سو خدا تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے لعنت پر راضی ہو جا

ثم إذا كانت حقيقة الكسوف بالتعريف المعروف أنه هيئةٌ
پھر جب کہ سورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ اس ہیئت حاصلہ کا نام ہے
حاصلة مِن حول القمر بين الشمس والأرض في أواخر أيام الشهر،
کہ جب سورج اور زمین میں چاند حائل ہو جائے اور یہ حائل ہو جانا مہینہ کے آخر ایام میں ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ
فكيف يمكن أن يتكلم أفصحُ العجم والعرب بلفظٍ يخالف محاوراتِ
وہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح ہے اور وہ ایسا لفظ بولے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے
القوم واللّغةَ والأدب؟ وكيف يجوز أن يتلّفظ بلفظٍ وُضع لمعنى عند
بالکل مخالف ہو اور جائز ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے
أهل اللسان، ثم يصرفه عن ذٰلک المعنى من غير إقامة القرينة وتفصيل
موضوع ہے پھر اس کو بغیر اقامت کسی قرینہ کے اس معنے سے پھیرا جائے کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ
البيان؟ فإن صرف اللفظ عن المحاورة ومعانيه المرادة عند أهل الفن
اور معنی مراد مستعملہ سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک جائز نہیں مگر اس حالت میں
وأهل اللغة لا يجوز لأحد إلا بإقامة قرينة موصلة إلى الجزم واليقين. وقد
کہ کوئی قرینہ یقینی قائم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے
ذكرنا أن القرآن يصدّق هذا البيان، ولو كان الخسوف والكسوف في أيامٍ
ہیں کہ قرآن اس بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اگر کسوف خسوف ایسے ایام میں ہوتا جو اس

غيـر الأيـام المعتادة بالتقليل أو الزيادة، لما سمّاه القرآن خسوفا ولا كسوفا،
کے لئے سنت قدیمہ میں نہیں ہے تو قرآن اس کا نام خسوف کسوف
بـل ذكـره بـلـفظ آخر وبيّنه ببيان أظهر، ولكن القرآن ما فعل كذا كما أنت
نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ سے بیان کرتا لیکن قرآن نے ایسا نہیں کیا
تـرىٰ، بل سمّى الخسوف خسـوفـا ليُـفهِّم الناسَ أمرًا معروفًا. نعم، ما ذكَر ﴿۲۳﴾
جیسا کہ تو دیکھتا ہے بلکہ اس کا نام خسوف ہی رکھا تا کہ لوگوں کو سمجھاوے کہ یہ خسوف معروف ہے
الـكسوف باسم الكسوف، ليشير إلى أمر زائدٍ عـلى المعتاد المعروف، فإن
کوئی اور چیز نہیں ہاں قرآن نے کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کی طرف اشارہ
هذا الكسوف الذى ظهر بعد خسوف القمر كان غريبًا ونادرة الصور، وإن
کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن کے ہوا یہ ایک غیر معمولی
كـنـتَ تـطـلب على هٰذا شاهدًا أو تبغى مُشاهدًا فقد شاهدتَ صُورَه الغريبة
اور نادرۃ الصور تھا اور اگر تو اس پر کوئی گواہ طلب کرتا ہے یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے
وأشـكاله العجيبة إن كنتَ من ذوى العينين. ثـم كفاك فى شهادته ما طُبع
پس اس سورج گرہن کی صور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہے پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر
فى الجريدتين المشهورتين المقبولتين. أعنى الجريدة الإنكليزية بانير ،
کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار
وسِوِل مِلِترى كَزِت ، المشاعتين فى مارج سنة ۱۸۹۴ء والمشتهرتين.
یعنی پانیر اور سول ملٹری گزٹ میں لکھی گئی ہے اور وہ دونوں پرچے مارچ ۱۸۹۴ء
وأمّـا تـفـصـيـل الشهـادتيـن فهـو أن هـذا الكسوف الواقع فى ۶/ إبريل
کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں۔ اوران کی گواہیوں کی تفصیل یہ ہے کہ ان دونوں پرچوں میں لکھا ہے کہ یہ کسوف اپنے
سنة ۱۸۹۴ء متـفـرّد بـطـرائـفه، ولم يُرَ مثله من قبل فى كوائفه، وأشكاله
عجائبات میں متفرد اور غیر معمولی ہے یعنی وہ ایک ایسا کسوف ہے جو اس کی نظیر پہلے نہیں دیکھی گئی اور اس کی شکلیں

عـجيبة وأوضـاعـه غـريبة، وهـو خارق للعادة ومخالف للمعمول والسنّة،
عجیب ہیں اور اس کی وضعیں غریب ہیں اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے۔
فثبـت مـا جـاء فـي القرآن وحديث خاتم الـنبيين. ولا شك أن اجتماع
پس اس سے وہ غیر معمولی ہونا ثابت ہوا جس کا بیان قرآن کریم اور حدیث خاتم الانبیاء میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں
الـخسـوف والكسوف في شهر رمضان مع هذه الغرابة أمر خارق للعادة.
کہ کسوف خسوف اس مہینہ رمضان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہونا ایک امر خارق عادت ہے
وإذا نـظـرتَ مـعه رجلا يقول إني أنا المسيح الموعود والمهدي المسعود
اور جب کہ اس کے ساتھ تو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہے کہ میں مسیح موعود اور مہدی ہوں اور خسوف
والـمـلهَم المرسَل من الحضرة، وكان ظهوره مقارنًا بهذه الآية، فلا شك
کسوف کے ساتھ اس کا ظہور مقارن ہے پس کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امور ایسے
أنهـا أمـور مـا سُـمِـع اجتـمـاعها في أوّل الزمان، ومن ادّعى فعليه أن يثبِت
ہیں جو پہلے کسی زمانہ میں جمع نہیں ہوئے جو انکار کرے اور ثابت کر کے دکھلاوے کہ کسی
وقـوعَـه في حين من الأحيان. ثم لما ظهرت هذه الآية في هذه الديار وهذا ﴿۲۴﴾
وقت پہلے اس سے یہ کسوف خسوف معہ مدعی مہدویت کے وقوع میں آ چکا ہے۔ پھر جبکہ یہ نشان اسی ملک
الـمـقـام، ولـم يـظهـر أثرٌ منها في بلاد العرب والشام، فهذه شهادة من الله
اور اسی مقام میں ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام میں کچھ اس کا نشان
العـلّام لـصدق دعوانا يا أهل الإسلام، فقُوموا فُرادىٰ، فُرادىٰ، واتركوا مَن
نہ پایا گیا سو یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے صدق دعویٰ پر ایک نشان ہے پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو
بـخِـل وعادَى، ثم تَفكّروا ودَعُوا عِنادا، ولا تلْقوا بأيديكم إلى التهلكة ولا
شخص بخیل اور دشمن ہو اس کو چھوڑ دو پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک مت کرو
تُـفسـدوا إفسـادا، ولا تُـعـرضـوا مستعـجـلـيـن. يـا عباد الله رحمكم الله
اور جلدی سے کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا

اتقوا اللّٰه ولا تتكبّروا، وفكّروا وتَدبَّروا، أيجوز عندكم أن يكون
فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو
المهدى فى بلاد العرب أو الشام، وآيتُه تظهر فى هذا المقام؟ وأنتم
بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو
تعلمون أن الحكمة الإلٰهية لا تُبعِدُ الآيةَ من أهلها وصاحبها ومحلّها،
کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی
فكيف يمكن أن يكون المهدى فى مغرب الأرض وآيته تظهر فى
پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اس کا نشان
مشرقها؟ فكفاكم هذا إن كنتم من الطالبين.
مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔

ثم مع ذلك لا يخفى عليكم أنّ بلاد العرب والشام خالية عن أهل
پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے
هذه الادّعاء، ولن تسمع أثرًا منه فى تلك الأرجاء، ولكنكم تعلمون أنّى
مدعی کے وجود سے خالی ہیں اور ان اطراف میں ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ میں کئی
أقول مِن بضع سنين بأمر رب العالمين، إنّى أنا المسيح الموعود والمهدى
برس سے بامر رب العالمین کہہ رہا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی
المسعود، وأنتم تكفّروننى وتلعنوننى وتكذّبوننى، وجاء تكم البيّنات وأُزيلت ﴿۲۵﴾
مسعود ہوں اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور جھٹلاتے ہو اور کھلی کھلی نشانیاں تمہارے پاس پہنچیں اور تمہارے
الشبهات، ثم كنتم على التكفير مصرّين. أعجبتم أن جاء كم منذر منكم على
شبہات دور کئے گئے اور پھر تم کافر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہے۔ کیا تم نے تعجب کیا کہ تم میں سے ایک ڈرانے والا صدی
رأس المائة فى وقت نزول المصائب على الملّة واشتداد العِلّة، وكنتم
کے سر پر آیا اور اس وقت آیا کہ جب دین اسلام پر مصیبتیں اتر رہی تھیں اور بیماری بہت شدت کر گئی تھی اور

تـنـتـظـرون مـن قبـل كـانـتـظـار الأهِلّة، وقد جـاء كـم فى أيـامِ إحـاطةِ
تم اس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تھے کہ جیسی چاند کی انتظاری کی جاتی تھی اور آنے والا اس وقت تمہارے پاس آیا کہ
الـضـلالات وتـغيُّـرِ الـحـالات، بـعـدما ترك الناس الحقيقة، وفارقوا
جب گمراہئیں محیط ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے اس وقت کے بعد کہ لوگوں نے حقیقت کو چھوڑ دیا اور طریقت
الـطـريـقة؟ ألا تـنـظـرون أو صـرتم كالعمين؟ ألا تذكرون ما قال عالم
سے دور جا پڑے کیا تم دیکھتے نہیں یا تم اندھوں کی طرح ہو گئے کیا تم وہ باتیں یاد نہیں کرتے جو عالم الغیب نے کہیں اور اس
الغيب وهو أصدق القائلين، وبشّـر كم بإمامٍ آتٍ فى كتابه المبين،
نے تمہیں ایک آنے والے امام کی قرآن کریم میں خبر دی ہے۔ اور کہا کہ ایک گروہ
وقال ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ[۱] ولكلّ ثلّةٍ إمامٌ، فانظروا هل
پہلوں میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا۔ اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک امام ہوتا ہے سوسوچو کیا اس میں
فيه كلام، فأين تفرّون من إمام الآخرين.
کوئی کلام ہے سو تم امام الآخرین سے کہاں بھاگتے ہو۔

القصيدة

بُشـرىٰ لـكـم يـا مـعشـرَ الإخوانِ
تمہیں اے جماعت برادران بشارت ہو
طُـوبٰـى لـكم يا مَجمَعَ الخُلّانِ
تمہیں اے جماعت دوستان مبارک ہو

ظهـرت بُروقُ عنـاية الحـنّـانِ
خدا تعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی
وبـدا الـصـراط لمن له العيـنانِ
اور جو شخص دو آنکھیں رکھتا ہے اس کے لئے راہ کھل گیا

الـنّـيِّـرانِ بهـذه البُلـدانِ
سورج اور چاند کو ان ملکوں میں
خُسِـفَـا بـإذن الـلّٰه فى رمضـانِ ﴿۲۶﴾
باذن اللہ رمضان میں گرہن لگ گیا

[۱] الواقعة: ۴۰، ۴۱

و بشارةٌ مِن سيّدٍ خيرِ الوریٰ ظهرتْ مُطهّرةً من الأدرانِ

اور ایک بشارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے پاک طور پر ظاہر ہوگئی کہ کوئی میل اس کے ساتھ نہیں

ولها كصاعقة السّماء مَهابةٌ وتشذُّرٌ كتشذُّر الفرسانِ

اور ان میں صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے اور سواروں کی طرح ایک رعب ناک گردن کشی ہے

اليومَ يومٌ فيه حصحصَ صدقُنا قد مات كلُّ مكذّبٍ فتّانِ

آج وہ دن ہے جس میں ہمارا صدق ظاہر ہوگیا اور ہر ایک مکذب فتنہ انگیز مر گیا

اليومَ يبكی كلُّ أهل بصيرةٍ متذكّرًا لمراحم الرحمٰنِ

آج ہریک اہل بصیرت رو رہا ہے اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو یاد کرنا ہے

ومصدِّقًا أنوارَ نبأ نبيّنا ومعظّمًا لمواهب المنّانِ

اور دوسرے یہ سبب کہ رونے والے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کی تصدیق کرتے ہیں اور بخشائیش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہیں

اليوم كلُّ مبايع ذی فطنة ازداد إيمانا علیٰ إيمانِ

آج ہریک دانا بیعت کرنے والا اپنے ایمان میں ایسا زیادہ ہوگیا کہ گویا نیا ایمان پایا

اليوم من عادی رأی خُسرانَه والتاحَ مقعدُه من النّيرانِ

آج ہریک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا اور اس کا آگ میں ٹھکانا ہونا ظاہر ہوگیا

اليوم كلُّ موافق ذی قربةٍ قد شدَّ رَبْطَ جنانه بجنانی

آج ہریک موافق ذی قربت نے اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کر لیا

ظهرتْ كمثل الشمس حجّةُ صدقنا أو كالخيول الصافناتِ بشانِ

آفتاب کی طرح ہمارے صدق کی حجت ظاہر ہوگئی یا اپنی شان میں ان گھوڑوں کی طرح جب قدم کے مقابل پر ان کا قدم پڑتا ہے

مات العِدا بتفكُّنٍ وتندُّمٍ والحق بانَ كصارمٍ عريانِ

دشمن شرمندگی اور ندامت سے مر گئے اور حق ایسا کھل گیا جیسا کہ ننگی تلوار

اللّٰهُ أكبر كيف أبدی آيةً كشَفَ الغطا بإنارة البرهانِ

کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکر اس نے نشان کو ظاہر کیا برہان کو روشن کر کے پردہ کو کھول دیا

﴿۲۷﴾

هلْ كان هذا فعلَ ربٍّ قادرٍ   أم هل تراه مكائدَ الإنسانِ
کیا یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے   یا تو اس کو انسان کا فریب سمجھتا ہے

هذا نجومٌ أو من الجَفْر الذی   فكّرتَ فيه كمفترٍ فتّانِ
کیا یہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے   جس میں تو نے مفتریوں فتنہ انگیزوں کی طرح فکر سے کام لیا ہے

فارجِعْ إلی الحق الذی أخزی العدا   وأهانَ كلَّ مكفِّرٍ لعّانِ
سو اس خدا کی طرف رجوع کر جس نے دشمنوں کو رسوا کیا   اور ہر یک کافر ٹھہرانے والے لعنت کرنے والے کو بے عزت کر دیا

اليوم بعدَ مرور شهر صيامنا   عِيدٌ لأقوامٍ لنا عِيدانِ
آج رمضان کے گزرنے کے بعد   اور لوگوں کے لئے ایک عید ہے اور ہمارے لئے دو عیدیں

اليوم يومٌ طيّب ومباركٌ   يُخزی بآيته ذوی الطغيانِ
آج دن پاک اور مبارک ہے   اپنے نشانوں کے ساتھ رسوا کر رہا ہے

مَن حارب المقبولَ حاربَ ربَّهُ   فهوی شَقًا فی هُوّة الخسرانِ
جس نے مقبول سے جنگ کیا اس نے اپنے رب سے جنگ کیا   سو وہ بدبختی سے زیاں کاری کے گڑھے میں گرا

مَن كان فی حفظ الإلٰه وعَوْنِهِ   مَن يُهلِكَنْه وإنْ سعی الثَّقَلانِ
جو شخص خدا تعالیٰ کی حفاظت اور مدد میں ہو   اس کو کون ہلاک کر سکتا ہے اگرچہ جنّ و انس کوشش کریں

كِيدُوا جميعًا كلُّكم لإهانتی   ثم انظُروا إكرامَ من صافانی
تم سب مل کر میری اہانت کے لئے کوشش کرو   پھر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہے جس نے مجھے اپنی دوستی کیلئے خالص کیا ہے

قُوموا لتحقيری بعزمٍ واحدٍ   ثم انظُروا إعظامَ من والانی
تم میرے حقیر کرنے کے لئے ہی ایک ہی قصد کے ساتھ اٹھ کھڑے ہو   پھر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھے عزت بخشتا ہے جس نے مجھے دوست پکڑا ہے

كونوا كذئبٍ ثم صُولوا بالمُدیٰ   ثم انظُروا إقدام مَن ناجانی
تم بھیڑیئے ہو جاؤ پھر کاردوں کے ساتھ حملہ کرو   پھر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان میں آتا ہے جو میرا ہمراز ہے

هل يستوی أهل السعادة والشقا   أفأنت أعمی أو أخُ الشيطانِ
کیا سعید اور بدبخت برابر ہو سکتا ہے   کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بھائی

الوقت يدعو مصلحًا ومجدّدًا ۔ فارْنوا بنظرٍ طاهرٍ وجنانِ

وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلا رہا ہے ۔ سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو

﴿۲۸﴾ أتظنّ أنّ اللّٰه يخلف وعده ۔ أفأنت تُنكر موعدَ الفرقانِ

کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کرے گا ۔ کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

يا أيها الناس اترُكوا طرق الإبا ۔ كُونوا لوجه اللّٰه من أعوانی

اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو ۔ اور خالصًا للہ میرے انصار میں سے بن جاؤ

يا أيها العادون فی جهلاتهم ۔ توبوا من الإفساد والطغيانِ

اے وے لوگو جو باطل باتوں میں حد سے گزر گئے ہو ۔ فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

لا تُغضبوا المولٰی وتُوبوا واتّقوا ۔ وكخائف خِرّوا على الأذقانِ

اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو ۔ اور ڈرنے والوں کی طرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو

القمر يهديكم إلى نور الهدیٰ ۔ والشمس تدعوكم إلى الإيمانِ

چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے ۔ اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے

ظهرتْ لكم آياتُ خلّاق الورى ۔ فی مُلكِكم لمؤيَّدٍ سُبْحانِیُ

تمہارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان ظاہر ہو گئے ۔ وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کے لئے ظاہر ہوئے

هل هذه مِن قسمِ عملِ مُنجِّمٍ ۔ أو آيةٌ عُظمٰی عظيم الشّانِ

کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے ۔ یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

هٰذا حديثٌ مِن نبیٍّ مصطفٰی ۔ كهفِ الأنام وسيّد الشجعانِ

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے ۔ پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کے

جلتِ الفتوحُ وبان صدق كلامنا ۔ وتبيّنتْ طرق الهدى ومكانی

فتوح ظاہر ہو گئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا ۔ اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہوگیا

أفبعدَ ما كُشِف الغطا بقِی الإبا ۔ ويلٌ لمجترءٍ مُصِرٍّ جانیِ

کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی ۔ اس شک پر واویلا ہے جو گستاخ اصرار کرنے والا گنہگار ہو

ما کان قطُّ ولا یکون کمثلہٖ شهرٌ بهذا الوصف فی الأزمانِ
اس مہینے کی طرح نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا اس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

شهدتْ ید المولٰی فهل منکم فتًی یُبْدِی المحبّة بعد ما عادانی
خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے گواہی دے دی پس کیا کوئی مرد ہے جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے

وأراد ربّی أن یُرِی آیاتِهِ ویمزّق الدجّال ذا الهذیانِ ﴿۲۹﴾
اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشانوں کو ظاہر کرے اور دجال فضول گو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے

إنی أری کالمیْتِ مَن آذانی لا تسمعَنْ أصواتَه آذانی
جس نے مجھے دکھ دیا میں اس کو مردے کی طرح دیکھ رہا ہوں اور میرے کان اس کی آواز نہیں سنتے

هذا زمان قد سمعتم ذکره مِن خیرِ خلقِ اللّٰه والقرآنِ
یہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سن چکے ہو کس سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن سے

مَن فاته هذا الزمان فقد هوی واختار جهلا وادِیَ الخذلانِ
جس کو یہ زمانہ فوت ہوگیا پس وہ نیچے گرا اور اپنی جہالت سے وادی خذلان کو اس نے پسند کر لیا

کم من عدو یشتُمون تعصّبًا ویرون آیاتی ونورَ بیانی
بہت ایسے دشمن ہیں کہ محض تعصب سے گالیاں نکالتے ہیں اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہیں

وخیالهم یطفو کحُوتٍ میّتٍ لا ینظرون مواقعَ الإمعانِ
اور ان کا خیال مردہ مچھلی کی طرح تیرتا ہے غور کے موقعوں کو وہ نہیں دیکھتے

شهدتْ لهم شمس السماء ومثلها قمرٌ فیرتابون بعد عِیانِ
ان کے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہیں

خرجوا من التقوی وترکوا طرقهُ بوساوسٍ دخلتْ من الشیطانِ
تقویٰ سے خارج ہو گئے اور تقویٰ کی راہ چھوڑ دی بباعث ان وسوسوں کے جو شیطان کی طرف سے اس میں داخل ہوئے

یا مُکْفِری أهلِ السعادة والهدیٰ الیوم أُنزِلتم بدارِ هوانِ
اے وے لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو آج تم ذلت کے گھر میں اتارے گئے

تـوبـوا مـن الـهـفـوات يغفر ذنبكم
اپنی لغزشوں سے توبہ کرو تا تمہارے گناہ بخشے جاویں
والـلّٰـهُ بَـرٌّ واسعُ الغـفـرانِ
اور خدا تعالیٰ نکوکار وسیع المغفرت ہے

قـد جـاء مَهْـدِيُـكم وظهرتْ آيةٌ
تمہارا مہدی آ گیا اور نشان ظاہر ہوگیا
فـاسـعـوا بـصـدق القلب يا فتيانی
سو اے میرے جوانوں دلی صدق سے کوشش کرو

عـنـدی شهـادات فـهـل من مؤمن
میرے پاس گواہیاں ہیں پس کوئی ایمان لانے والا ہے
نـورٌ يـرى الـدانـی فهل من دانـی
ایک نور ہے جونزدیک آنے والا اس کو دیکھتا ہے پس کیا کوئی نزدیک آنے والا ہے

﴿۳۰﴾ **ظهـرتْ شهـادات فبعـد ظهورها**
گواہیاں ظاہر ہو گئیں سو ان کے ظہور کے بعد
مـا عـذركـم فـی حـضرة السلطانِ
اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا عذر کرو گے

هـذا أوان الـنـصر من رب السّما
یہ رب السماء کی طرف سے مدد کا وقت ہے
ذی مُـصْـمِـيـاتٍ مُـوبِقِ الفتّانِ
جس کے تیر خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

نـزلـتْ مـلائكة السماء لنصرنا
ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتے اتر آئے
رَعَـبَ الـعـدا مـن عسكرٍ روحانی
لشکر روحانی سے دشمن ڈر گئے

دخـلـتْ بروق الدّين فی أرض العدا
دین کی روشنی دشمنوں کی زمین میں داخل ہوگئی
وبـدا الهُـدىٰ كـالدّرر فی اللمعانِ
اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کی طرح ظاہر ہوگئی

أفـتـرقُـبـون كظالـمـين جهالةً
کیا تم ظالموں کی طرح محض اپنی جہالت سے
رجـلا حـريصَ السفک والإثخانِ
ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خونریزی کا حریص اور بہت خونریز ہو

لستـم بـأهـلٍ لـلمعارف والهدى
تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف اور ہدایت تمہیں معلوم ہو
فتـلاعبـوا بـالـدّيـن كـالصّـبيانِ
سو بچوں کی طرح دین کے ساتھ کھیلتے رہو

لا تـعـرفـون نـكـات صحفِ إلٰهنا
تم ہمارے خدا کے صحیفوں میں جو معارف ہیں ان کو پہچانتے نہیں
تتـلـون ألـفـاظًا بغير معـانِی
اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

قـد جـئتـكـم مثلَ ابن مريم غربةً
میں ابن مریم کی طرح غریب ہوکر تمہارے پاس آیا ہوں
حـقٌّ وربّـی يسـمـعَـنُ ويرانی
یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

السيفُ أنفاسي ورُمحي كلمتي
میرے انفاس میری تلوار ہیں اور میرے کلمات میرے نیزے ہیں
ما جئتكم كمحاربٍ بسِنانِ
اور میں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھ نہیں آیا

حقٌّ فلا يسع الورىٰ إنكارُهُ
یہی سچ ہے پس انکار پیش نہیں جا سکتا
فاترُكْ مِراءَ الجهل والكفرانِ
سو جہالت اور ناسپاسی کی لڑائی کو چھوڑ دے

يا طالبَ الرحمٰن ذی الإحسان
اے خدا ذوالاحسان کے طلب کرنے والے
قُمْ وَالِهًا واطلُبْه كالظمآنِ
شیفتہ کی طرح اٹھ اور پیاسے کی طرح اس کو ڈھونڈ

بادِرْ إلیّ سأُخبرنّك مشفِقًا
میری طرف دوڑ کہ میں تجھے شفقت کی راہ سے خبر دوں گا
عن ذٰلك الوجه الذی أصبانی
اس منہ سے جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا

أَحْرِق قراطيس البغاوة والإبا
بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلا دے
واركَنْ إلى الإيقان والإذعانِ ﴿۳۱﴾
اور یقین کی طرف جھک جا

أُعطيتُ نورًا مِن ذُكاء مهيمنی
مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے
لِأُنيرَ وجهَ البرِّ والعمرانِ
تاکہ میں جنگلوں اور آبادیوں کو روشن کروں

بارزتُ لِلّٰهِ المهيمنِ غيرةً
میں اللہ تعالیٰ کے لئے غیرت کی راہ سے میدان میں نکلا ہوں
أدعو عدوَّ الدّين فی الميدانِ
اور دشمن دین کو میدان میں بلاتا ہوں

واللّٰه إنّی أوّلُ الشجعانِ
اور بخدا میں سب بہادروں سے پہلے ہوں
وستعرفَنَّ إذا التقَی الجمعانِ
اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونوں لشکر ملیں گے

من كان خصمی كانَ ربّی خَصمَهُ
جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اس کا دشمن ہوگا
قد بارزَ المولٰی لمن بارانی
خدا اس کے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

إنّی رأيتُ يد المهيمن حافِظی
میں نے خدا کا ہاتھ اپنا محافظ دیکھا
ومؤيِّدی فی سائر الأحيانِ
اور ہر ایک وقت میں اپنا مؤید پایا

مِن فضله إنی كتبتُ معارفا
یہ اس کے فضل سے ہے جو میں نے معارف لکھے
أدخلتُ بحر العلم فی الكيزانِ
اور علم کا دریا کوزہ میں داخل کر دیا

يا قوم في رمضان ظهرتْ آيتي ۔۔۔ من ربّنا الرّحمٰن والديّانِ
اے میری قوم میرا نشان رمضان میں ظاہر ہوا ۔۔۔ خدائے رحمان اور جزاء دہندہ سے

فاقرأْ إذا ما شئتَ آيةَ ربّنا ۔۔۔ خَسَفَ الْقَمَر وتَجافَ عن عدوانِ
پس اگر تو چاہے تو ہمارے رب کی آیت کو پڑھ ۔۔۔ اور وہ آیت یہ ہے خسف القمر اور ظلم سے الگ ہو جا

ثم الحديث حديث آل محمدٍ ﷺ ۔۔۔ شرح لما يتلى مِنَ الفُرقانِ
پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ۔۔۔ قرآن شریف کی آیات کی شرح میں

هٰذا كلامُ نبيّنا وحبيبنا ۔۔۔ فافرَغْ إليه وخَلِّ ذِكْرَ أداني
یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے ۔۔۔ پس اس کی طرف متوجہ ہو اور ادنیٰ لوگوں کا ذکر چھوڑ دے

هٰذا أشدُّ على العدا وجموعهم ۔۔۔ مِن وقعِ سيفٍ قاطعٍ وسنانِ
یہ پیشگوئی دشمنوں پر بہت سخت ہے ۔۔۔ تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت

والحُرُّ بعد ثبوت أمرٍ قاطعٍ ۔۔۔ يُهْدىٰ ولا يصغٰى إلى بهتانِ ﴿۳۲﴾
اور ایک آزاد آدمی ثبوت قطعی کے بعد ۔۔۔ ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کی طرف کان نہیں دھرتا

لا تُعرِضوا عنّي وكيف صدودكم ۔۔۔ عن مُرسَلٍ يهدي إلى الفرقانِ
تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکر تم ایسے بھیجے ہوئے سے ۔۔۔ کنارہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

ما جاءني قومي شقًا وتَباعدوا ۔۔۔ فتركتُهم مع لوعة الهجرانِ
میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دور ہوگئی ۔۔۔ پس میں نے باوجود سوزش جدائی انہیں چھوڑ دیا

إني رأيت بهجرِ قوم فارقوا ۔۔۔ حالًا كحالةِ مُرسَلٍ كَنْعاني
میں نے اس قوم کی جدائی میں جو جدا ہوگئی ۔۔۔ وہ حالت دیکھی جو یعقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

وسألتُ ربّي فاستجاب لِيَ الدُّعا ۔۔۔ فرجعتُ مَجْلُوًّا من الأحزانِ
اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی ۔۔۔ پس میں غموں سے نجات یافتہ ہو گیا

إنّ العدا لا يفهمون معارفي ۔۔۔ ويكذّبون الحق كالنّشوانِ
دشمن میرے معارف کو نہیں سمجھتے ۔۔۔ اور مستوں کی طرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

لا ينــــظرون تــــدبّرًا وتفــكّرًا
اور تدبر اور تفکر سے نہیں سوچتے
وتـأبّـطـــوا الاوَهَـــامَ كَالْأَوْثَانِ
اور وہموں کو بتوں کی طرح اپنی بغل میں رکھتے ہیں

إنّ الـعـقـول عـلـى النقول شواهدٌ
عقلیں نقلوں پر گواہ ہیں
تـحــتـاج أثـقــالٌ إلٰـى مـيـزانِ
بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

إن الـنُّـــهـى مَـلَـكَـتْ يَدَاهُ قُلُوْبَنَا
عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دلوں کے مالک ہیں
ونـرىٰ بَـريقَ الـحق بالـبرهانِ
اور حق کی روشنی ہم برہان سے ہی دیکھتے ہیں

إن الـعدا يئسوا إذا كُشِفَ الهدىٰ
دشمن نومید ہو گئے جب کہ ہدایت کھل گئی
فـالـيـوم لـيـس لهم بذاک يَـدانِ
پس آج ان کو اس کے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہیں

يـا لاعِـــنـى خَفْ قَهْرَ ربٍّ قـادرٍ
اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر
والـلّٰـهِ إنّـى مسـلـم ذو شـانِ
اور بخدا میں ایک مسلمان ذی شان ہوں

واللّٰهِ إنّـى صـادق لا كاذبٌ
اور بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب
شهـدتْ سماء اللّٰه والمَـلَوانِ
آسمان اور رات دن نے گواہی دے دی

وَدَّعْـتُ أهـوائـى لـحُبِّ مهيمنى
حرص و ہوا کو میں نے خدا تعالیٰ کے لئے رخصت کر دیا
وتـركـتُ دنيـاكـم بـعطفِ عِنانى ﴿۳۳﴾
اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وتـعـلّـقَـتْ نفسى بحضرةِ ملجأى
اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا
وتـــبـرّأتُ مِـن كـل نَشْبٍ فـانى
اور ہریک مال فانی سے بیزار ہوگیا

لا تـعـجَـلـوا وتَـفـكّروا وتَدبَّروا
مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو
والـعـقـل كـل الـعـقل فى الإمعانِ
اور تمام عقل غور کرنے میں ہے

إن كـنـتَ لا تبغى الهدى وتُكذّبُ
اور اگر تو ہدایت کو قبول نہیں کرتا اور تکذیب کرتا ہے
فـأَضِـــرَّنـى بـجـوارحٍ ولسـانِ
سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دکھ پہنچا

والْعَـنْ ولـعـنُ الصادقين وسبُّهم
اور لعنت کرتا رہ اور سچوں کو لعنت کرنا
متـــوارثٌ مِـن قـــادِمِ الأزمـــانِ
قدیم زمانہ سے لوگوں کا ورثہ چلا آیا ہے

لن تُعجِزوا بمكائد ربَّ السما
لِلّٰهِ سُلطانٌ على السلطانِ

تم ہرگز اپنے فریبوں سے خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے
خدا تعالیٰ کا تسلط ہریک تسلط پر غالب ہے

اُنظُرْ ذُكاءً ثم قمرًا مُنصِفًا
ھذانِ للكذّاب ينخسفانِ؟

سورج اور چاند کو منصف ہونے کی حالت میں دیکھ
کیا ان دونوں کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا

يا لاعنی خَفْ قَھْرَ ربٍّ شاھدٍ
ويُريك آياتٍ من الإحسانِ

اے میرے لعنت کرنے والے خدا تعالیٰ سے جو گواہ ہے خوف کر
اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

قمر القدير وشمسه بقضائه
خُسِفَا وأنت تصول كالسِّرحانِ

چاند اور سورج کو گرہن لگا
اور تو ابھی بھیڑیئے کی طرح حملہ کر رہا ہے

لِلّٰهِ آيات يُريھا بعدھا
ھذانِ قد جاءاك كالعنوانِ

ان دونوں کسوفوں کے بعد خدا تعالیٰ کے اور بھی نشان ہیں
یہ دونوں عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہیں

ھذا من اللّٰه الكريم المحسنِ
فاستيقِظوا مِن رقدة العصيانِ

یہ خدائے کریم محسن کی طرف سے ہے
سو تم نافرمانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

من كان فی بئر الشقا متھافتًا
لا يُنصَرَنْ بل يُھلَكَنْ كالعانی

جو شخص بدبختی کے کنوئیں میں گرنے والا ہو
اس کو مدد نہیں دی جاوے گی بلکہ وہ قیدی کی طرح مرے گا

لَا تحسبوا بَرَّ الفساد حديقةً
عَذْبَ الموارد مثمِرَ الأغصانِ ﴿۳۴﴾

تم ایسے باغ کو فساد کا جنگل مت خیال کرو
جس کا میٹھا پانی اور شاخیں پھلدار ہیں

لا تظلموا لا تعتدوا لا تجرُؤوا
وتَباعَدوا عن ذلك اللّھبانِ

ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو
اور اس لہبان سے دور رہو

لا تُكفِروا يا قومِ ناصِرَ دينكم
واخشَوا المليكَ وساعةَ اللقيانِ

اے میری قوم دین کے حامی کو کافر مت ٹھہراؤ
اور اس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے

قد جئتكم يا قومِ من ربّ الوریٰ
بُشریٰ لتوّابٍ إذا لاقانی

اے میری قوم میں تمہاری طرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں
اس توبہ کرنے والے کو خوشخبری ہو جب وہ مجھ سے ملے

أُرسلتُ من ربّ الأنام فجئتكم | فاسعوا إلٰى بُستانه الرّيّانِ
مَیں خداتعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا پس تمہاری طرف آیا | پس خداتعالیٰ کے تر و تازہ باغ کی طرف دوڑو

هذا مقام الشكر إنّ مُغيثكم | قد خصَّكم بعنايةٍ وحنانِ
یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریاد رس نے | تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

يا قوم قُوموا طاعةً لإمامكم | وتَباعدوا مِن معتدٍ لَعّانِ
اے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبردار بن کر کھڑے ہو جاؤ | اور اس شخص سے دور رہو جو حد سے تجاوز کرنے والا اور لعنت کرنے والا ہے

قد جاء يومُ اللّٰه فارْنُوا واتقوا | وتَستَّروا بملاحف الإيمانِ
خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو | اور ایمان کی چادروں سے اپنی پردہ پوشی کر لو

لا يُلْهِكم غولٌ دنيٌّ مفسدٌ | عن ربّكم يا معشرَ الحَدَثانِ
تمہیں کوئی مفسد کمینہ اپنے رب سے مت روکے | اے نو عمر لوگو

قد قلتُ مرتَجِلًا فجاءت هٰذه | كالدّرر أو كسبيكة العقيانِ
میں نے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ | موتی کی طرح ہے یا اس سونے کی طرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے

ما قلتُها من قوتي لٰكنّها | دُرَرٌ من المولٰى ونظمُ بناني
میں نے اس کو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر وہ | موتی خداتعالیٰ سے ہیں اور میرے ہاتھوں نے پروئے ہیں

يا ربّ باركها بوجه محمّدٍؐ | ريق الكرام ونخبة الاعيانِ
اے خدا محمد صلعم کے منہ کے لئے اس میں برکت ڈال | جو سب کریموں سے افضل اور برگزیدوں سے برگزیدہ ہے

ثمّ اعلم أن اللّٰه نفث فی روعی أن هذا الخسوف والكسوف فی ﴿۳۵﴾
پھر جان کہ خداتعالیٰ نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک
رمضان آيتان مخوّفتان، لقوم اتبعوا الشيطان، وآثروا الظلم والطغيان، وهيّجوا
نشان ہیں جو ان کے ڈرانے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو
الفتن وأحبّوا الافتنان، وما كانوا منتهين. فخوّفهم اللّٰه بهما وكلَّ مَن تبع هواه
اختیار کر لیا۔ سو خداتعالیٰ ان دونوں نشانوں کے ساتھ ان کو ڈراتا ہے اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا

وخانَ، وتَرَكَ الصدق ومانَ، وعصى اللّٰه الرحمٰن؛ فيتأذّنُ اللّٰه لئن
کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی پس خدا تعالیٰ پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی
استغفَروا ليغفِرَنّ لهم ويُرِى المنَّ والإحسانَ، ولئن أبَوا فإن العذاب قد
معافی چاہیں تو ان کے گناہ بخشے جائیں گے اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا
حان. وفيهما إنذار للذين اختصموا من غير الحق وما اتقوا الرب الديّان،
وقت تو آ گیا اور اس میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور
وتهديدٌ للذى أبٰى واستكبر وما ترك الحِران، فاتقوا اللّٰه ولا تعثوا فى
ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا سو خدا سے ڈرو اور زمین پر
الأرض مفسدين. وما لكم لا تخافونه وقد ظهرت آية التخويف من ربّ
فساد کرتے مت پھرو۔ اور تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کے نشان ظاہر ہو گئے
العالمين. وقد ثبت فى الصحيحين عن نبيِّ الثَّقَلينِ وإمامِ الكَونَينِ صلّى اللّٰه
اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
عليه وسلم فى الدارينِ، أنه قال لتفهيم أهل الإيمان ان الشمس والقمر
مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالیٰ کے
آيتان من آيات اللّٰه لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته، ولكنهما آيتان من
نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کے لئے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالیٰ
آياته يخوّف اللّٰه بهما عباده، فإذا رأيتموها فافزعوا إلى الصَّلاة، فانظُرْ كيف
کے دو نشان ہیں خدا تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو
أوصى سيدُ السادات وخاتم النبيّين. وفى الحديث إشارة إلى أنّ تلك
تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت صلعم نے خسوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث
الآيتين من الرحمٰن مخصوصتان لتخويف عُصاة الزمان، ولا يظهران إلّا عند
میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں اور اس وقت ظاہر

كثرة المعاصى وغلوّ الخَلق فى العصيان، وكثرة الخبيثات والخبيثين،
ہوتے ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں اور
ولأجل ذلک أمر صلعم عند رؤيتهما لفعل الخيرات والمبادرة إلى
اسی غرض سے رسول اللہ صلعم نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں
الصالحات من الصلوات والصدقات بإمحاض النيات والدعاء والبكاء ﴿۳۶﴾
اور نیک کاموں کی طرف جلدی کریں جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور
كالقانتين والقانتات، والرجوعِ إلى الله والذكر والتضرعات، والقيام
اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام اور رکوع
والركوع والسجدات، والتوبة والإنابة والاستغفار، وطلبِ المغفرة من
اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور
الغفار، والخشوع والابتهال والانكسار، ومثلِ ذلک على حسب الطاقة
خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی حسب طاقت
من الإحسان وفَکِّ الرقبة والعتاقة ومواساة اليتامٰى والغرباء، والتذلّل كل
احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غم خواری اور جناب الٰہی میں
التذلّل فى حضرة الكبرياء، ربّ السّماوات والأرضين. فكان السرّ فى
تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی بجا آوری میں جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہے یہی بھید
هذه الأعمال والخشوع والابتهال أن الشمس والقمر لا تنكسفان إلا عند
ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ
آفة نازلة وداهية منزلة، وعند قرب أيّام البأس وانعقاد أسباب الشر الذى
جب کوئی آفت نازل ہونے والی ہو اور کسی مصیبت کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے
هى مخفية عن أعين الناس، ويعلمها ربّ العالمين. فتقتضى رحمة الله تعالٰى
جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف ان کو خدا تعالیٰ جانتا ہے پس خدا تعالیٰ کی رحمت

وحكمته التی تری اللطف والجمال أن يعلّم الناسَ عند كسوفٍ طرقًا
اور اس کی پر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلاوے جو کسوف کے
هی تدفع موجباتِه وتزيل سيّئاته، فعلّمهم هذه الطرقَ علی لسان خير
موجبات کو دور کر دیں اور اس کی بدیوں کو ہٹا دیں پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریقے سکھلا دیئے۔
المرسلين. ولا شک أن الحسنات يُذهبن السيّئات، وتطفی نيرانًا
اور کچھ شک نہیں کہ بدیاں نیکیوں سے دور ہوتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہنے والوں کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہیں۔
دموعُ المستغفرين. وإذا عمل عبدٌ عملا صالحا بإمحاض النية
اور جس وقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس سے راضی کر دیتا ہے
وكمال الطاعة، وأرضی به ربه بتحمُّل الأَذِيّة، فيعارض هذا العملُ
پس وہ نیک عمل اس کی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جس کے اسباب مہیا ہو گئے ہیں
الذی كَسَبَه الشرَّ الذی انعقد سببُه، فيجعله الله من المحفوظين. وهذا
پس خدا تعالیٰ اس عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ
من سنة الله أن الدعاء يردّ البلاء ، ولا يلتقی دعاء وبلاء إلا وإنّ الدعاء
بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی دونوں جمع نہیں ہوتیں مگر دعا باذن الٰہی بلا پر غالب آتی ہے جب
يغلب بإذن الله إذا ما خرج من شفتَی الأوّابين، فطوبٰی للدّاعين.
ایسے لبوں سے نکلتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں سو دعا کرنے والوں کو خوشخبری ہو۔

وإذا كان كسوف أحد من الشمس والقمر دالًّا علٰی آفات الزمان، ﴿۳۷﴾
اور جبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتوں پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جس میں
ومُوجِبَ أنواعِ البلايا والخُسران، فما بالُ زمان اجتمع فيه كسوفانِ، فاتقوا
دونوں گرہن جمع ہو گئے ہوں سو خدائے تعالیٰ سے ڈرو
اللّٰه يا معشر الإخوان، ولا تكونوا من الغافلين. لا يقال إن النيّرَين ينكسفان
اور غافل مت ہو۔ یہ کہنا بے جا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن

مـن أسبـاب أُثبِتَـتْ بـالبـرهان، وفُصِّلتْ فی الکتب بتفصیل البیان، فما لها
ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابوں میں درج ہیں۔ پس ان کو ان آفات سے
ولآفـات تتـوجـه إلـی نـوع الإنسـان، عند کثرة العصیان؟ لأن الأمر الذی
کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہوں کی شامت سے آتی ہیں کیونکہ عارفوں کے نزدیک یہ بات
مُثبَـتٌ عـنـد أولـی الـعرفان هو أن اللّٰه خلَق الإنسان لیُدخِله فی المحبوبین
مسلّم ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کو محبوبوں میں یا مردودوں
المقبولین أو المردودین المطرودین. وجعَل تغیُّراتِ العالم دالّةً علٰی خیره
میں داخل کرے اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیر عالم کے انسان کی خیر اور شر
وشـره، ونـفعِه وضرّه، وجعَل العالم له کمثل المبشّرین والمنذِرین؛ وکلما
اور نفع اور ضرر پر دلالت کرنے والے پیدا کئے ہیں اور اس کے لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کی طرح بنا دیا ہے اور ہر یک
أراد الـلّٰـه مِن عذاب وتعذیب أهل الزمان، فلا ینـزل إلا بعدما أذنبتْ أیدی
وہ عذاب جو خدا تعالیٰ نے انسانوں کی سزا دہی کے لئے مقرر کیا ہے وہ قبل اس کے جو انسان گناہ کرے
الإنسـان، وأصـرّ عـلیـه کإصرار أهل الطغیان، واعتدی کالمجترئین. وقد
اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے گذر جائے نازل نہیں ہوتا۔
جـعـل لکل شیء سببًا فی العالمین، وجعَل کلَّ آیة مخوّفة فی الزمان تنبیهًا
اور خدا تعالیٰ نے عالم میں ہر یک شے کے لئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر یک ڈرانے والا نشان بدبختوں اور زیادتی کرنے
لأهل الشـقاوة والـخسـران، وإنـذارًا لـلـمسـرفین. ومبشرةً للّذین نزلوا
والوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہ نشان ان کے لئے مبشر ہے جو
بـحضرة الـوفـاء، وحـلّـوا مـحلّ الصفاء والاصطفاء منقطعین. وهذه سنة
وفا کے آستانہ پر اتر آئے اور صفا اور اصطفاء میں منقطع ہو کر نازل ہوئے۔ اور یہ ایک سنت
مستمرة، وعادة قـدیـمة، تـجد آثارها فی قرون خالیة، من حضرة متعالیة
قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے پائے گا۔

﴿۳۸﴾ فكذٰلك جاء فی كتب الأولين. وإن كنتَ فی شك فانظر الإصحاح
اور اسی طرح پہلی کتابوں میں آیا ہے۔ اور اگر تجھے شک ہے پس تو دوسرا باب یوئیل نبی کی
الثانی من صحف يوئيل والثانی والثلاثين من حزقيل، واتق اللّٰه ولا
کتاب کا اور بتیس۳۲ باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ
تتبع سبل المجرمين.
کی پیروی مت کر۔

وحاصل الكلام أن الخسوف والكسوف آيتان مخوّفتان، وإذا
اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دوڈرانے والے نشان ہیں اور جب یہ دونوں جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ
اجتمعا فهو تهديد شديد من الرحمٰن، وإشارةٌ إلى أن العذاب قد تقرّر وأُكِّدَ من
کی طرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ظالموں کے لئے بہت
اللّٰه لأهل العدوان. ومع ذلك مِن خواصهما أنهما إذا ظهرا فی زمان وتجلّيَا
نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اس کے ان کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ دونوں مل کر کسی زمانہ میں
لبلدان، فينصر اللّٰه أهلَها المظلومين. ويقوّی المستضعَفين المغلوبين، ويرحم
ظاہر ہوں اور کسی ملک پر ان کا ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں ان کی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں
قومًا أُوذوا وكُفّروا ولُعنوا من غير حق، فينزل لهم آيات من السماء،
کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دیئے گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے سو ان کی تائید کے
وحمايات من حضرة الكبرياء، ويخزی المنكرين المعادين، ويحكم بالحق
لئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ منکروں اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کر
وهو أحكم الحاكمين. ويقضی بين المتشاجرين، ويقطع دابر المعتدين.
دیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور نزاعوں کا تصفیہ کر کے تجاوز کرنے والوں کی بیخ کنی کر دیتا ہے۔ سو ان کو ایک شرمندگی
فتصيبهم خجالةٌ وإحجام، وتندُّم وانهزام، وكذلك يجزی الكاذبين.
اور زد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ جھوٹوں کو سزا دیتا ہے

يحبّ الضعفاءَ الأتقياء ، ويُجيح أصلَ المفسدين الذين يتركون وصايا
کمزوروں اور نیک بختوں کو دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی بیخ کنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح اور ان کے
الحق ومواقعها، ويَقْفُون ما ليس لهم به علم، ويقولون آمنّا بالقرآن
مواقع چھوڑ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جن کا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر
وماهم بمؤمنين. يصرّون على أمور لا يعلمون حقيقتها، وأُمروا بالتزام
ایمان لائے حالانکہ نہیں ایمان لائے ان امور پر اصرار کرتے ہیں جن کی حقیقت کی انہیں خبر نہیں
طرق التقوىٰ فتركوها، وكفّروا إخوانهم المؤمنين. أولئك يئسوا من ﴿۳۹﴾
اور حکم تھا کہ تقویٰ کے طریقوں کو لازم پکڑو سو انہوں نے ان راہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بھائیوں کو
أيام اللّٰه وبشاراتها ونبذوها وراء أبعَدِ المُبعَدين، وسيعلمون كيف
کافر ٹھہرایا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دنوں اور ان کی بشارتوں سے نا امید ہو گئے اور ان کو بہت دور ڈال دیا۔
يكون مآل المفتّنين الخائنين.
پس عنقریب جان لیں گے کہ فتنہ پردازوں اور خیانت پیشوں کا انجام کیا ہے۔

ومن خواص هذين الكسوفين أنهما إذا اجتمعا فى رمضان
اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ رمضان میں جمع ہوں وہ رمضان
الذى أنزل اللّٰه فيه القرآن. فيُشيع اللّٰه بعدها العلومَ الصادقة الصحيحة،
جس میں قرآن نازل ہوا۔ سو ان کے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلائے گا اور بدعات باطلہ کو دور کرے گا اور
ويُبطِلُ البدعاتِ الباطلة القبيحة، ويهوى الناس إلٰى إمامهم باستعدادات
خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان تجلّی دکھلائے گا وہ نہایت مہربانی کی تجلّی ہوگی اور زمین میں اس کی
شتى، وتجرى من العلوم الحقة أنهارٌ عظمٰى، ويتوجّه الخَلق من القشر
مثل نہ پائی جائے گی اور لوگ اپنے امام کی طرف مختلف استعدادوں کے ساتھ آئیں گے اور علوم حقہ سے نہریں
إلى اللُّبّ، ومن البُغض إلى الحُبّ، ومن المجاز إلى الحقيقة
جاری ہوں گی اور لوگ چھلکے سے مغز کی طرف توجہ کریں گے اور بغض سے حب کی طرف پھریں گے اور

ومـن التّيـهِ إلى الطريقة، ويتنبه الذين أخطأوا مشربَهم من الحق والصواب،
مجاز سے حقیقت کی طرف آئیں گے اور آوارہ گردی سے راہ راست کی طرف رخ کریں گے اور جنہوں نے اپنے
ويـرجـع الـذيـن سرّحوا أفكارهم فى مرعى التباب، ويتندم الذين ضاع من
مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو جائیں گے اور جو ہلاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کریں گے اور جن کے ہاتھوں
أيـديهم تعظيمُ الإمام، ويتطهّر الذين تلطّخوا من أنواع الآثام، ويهيج تلك
سے امام کی تعظیم ضائع ہوگئی وہ شرمندہ ہوں گے اور جنہوں نے ان دنوں کا قدر نہیں کیا وہ ندامت اٹھاویں گے اور جو لوگ
التـأثيـراتُ فـى قُـوى الأفلاک بحكمِ مالک الإحياء والإهلاک، فيمتلأُ
گناہ میں آلودہ تھے وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے قویٰ میں جوش میں آئیں گی اس مالک کے
الـعـالَمُ من الوحدانية وأنوار العرفان، ويُخزى الله حُماةَ الشرک والكذب
حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس یہ عالم توحید اور معرفت کے نور سے بھر جائے گا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹ
والـعـدوان، وتـأتى أيامُ جذبات الله بعدَ أيّـام الـضلال، وتجد كل نفسٍ ما ﴿۴۰﴾
اور ظلم کے حامیوں کو رسوا کرے گا اور بعد گمراہی کے جذبات الٰہی کے دن آئیں گے اور ہریک نفس
تـليق بها من الكمال، فمن كان حَرِيًّا بمعارف التوحيد يعطى له غَضٌّ طَرِیٌّ
اس کمال کو پالے گا جو اس کی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف کے لائق ہوگا اس کو تازہ بتازہ
مـن حـقـائـق الكتاب المجيد، ومن كان مستعِدًّا للعبادات، يُعْطٰى له توفيق
حقائق قرآن شریف عطا ہوں گے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا اس کو حسنات کی
الـحسـنـات والـطـاعـات، ويـجعل الله مقامَ المجدِّد مركزَ البلاد ومرجع
توفیق دی جائے گی اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کرے گا اور مرجع عباد ٹھہرائے گا
العباد، ويبلغ أثره إلٰى أقصى الأرضين.
اور زمین کے کناروں تک اس کا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل أن من خواص هذا الاجتماع رجوعَ الخَلق إلى الله المطاع
پس خلاصہ کلام یہ کہ اس خسوف کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف

وعُسْرَ المتكبّرين ويُسْرَ المنكسرين. ولِلّٰهِ فيها تجلّيات جمالية وجلالية،
لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہوں گے اور شکستہ دل راحت پائیں گے اور خدا تعالیٰ کی اس کسوف خسوف میں تجلیات
فلا تعجب فإن الحضرة متعالية. فتقديم القمر على الشمس إشارةٌ إلى
جمالی اور جلالی ہیں پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کی طرف اشارہ ہے
تقديم التجلّى الجمالى، وانكسافُ الشمس بعده إشارةٌ إلى التجلّى
اور پھر اس کے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلی کی طرف اشارہ ہے
الجلالى، فاتقوه إن كنتم متقين. وفى هذا التجلى الجلالى والجمالى
اور اس جلالی اور جمالی تجلی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ
إشارةٌ إلى أن مهدى آخر الزمان ومسيح تلك الأوان يوصف بكل نوعِ
مسیح آخر الزمان دونوں نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہریک سعادت میں سے اس کو
فقر وسيادة، ويعطى نصيبًا معتدًّا به مِن كل سعادة، ويُصبَّغ بصبغ القمريِّين
قمریوں اور شمسیوں نصیب ہوگا
والشمسيِّين، والجماليِّين والجلاليِّين، بإذن أحسن الخالقين. فلا تتيهوا
اور جمالیوں اور جلالیوں کے رنگ دیا جائے گا۔ پس تم وسوسوں کے جنگلوں
فى بَوادى الوسواس، واعلموا أنّ مَقْتَ اللّٰه أكبر من مقت الناس، فلا تتبعوا
میں آوارہ مت پھرو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب انسانوں کے غضب سے زیادہ ہے پس تم
خطوات الخنّاس، وأْتونى مؤمنين. وأدعو اللّٰهَ أن يهب لكم فهمًا وّ بصرًا ﴿۴۱﴾
خناس کی پیروی مت کرو اور مومن بن کر میرے پاس آ جاؤ۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ تمہیں سمجھ اور
ولسانًا وقلبًا وأُذنًا ووجدانًا، ويهديكم ويجعلكم من المهتدين.
زبان اور دل اور کان اور وجدان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دے اور ہدایت مندوں میں کر دے
اعلموا يا معشر الغافلين أن اللّٰه لا يضيع الدّين، وقد جرت سُنّته
اے غافلوں کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ کی سنت

واستمرّت عادته، أنه إذا جاء زمان الظلام وجُعِل دينُ الإسلام غَرَضَ
اور عادت اسی طرح پر جاری ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آ جائے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ ٹھہرایا جاوے
السهام، وطال عليه ألسنةُ الخواصّ والعوامّ، واختار الناسُ طرقَ
اور اس پر خواص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کرلیں
الارتداد، وأفسدوا في الأرض غاية الإفساد، فتتوجه القيّوميّة الإلٰهيّة
اور زمین میں غایت درجہ کا فساد ڈال دیں پس قیّومیت الٰہیہ توجہ فرماتی ہے کہ تا دین کی حفاظت کرے
إلٰى حفظه وصيانته، ويبعث عبدًا لإعانته، فيجدّد دينَ الله بعلمه
اور کوئی بندہ اس کی اعانت کے لئے کھڑا کر دیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنے علم اور صدق اور امانت کے ساتھ
وصدقه وأمانته، ويجعل الله ذلك المبعوث زكيًّا وبالفيوض حريًّا،
تازہ کر دیتا ہے اور خدا اس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اس کی آنکھ کھولتا ہے اور اس کو تازہ بتازہ
ويكشف عينَه ويهَب له علمًا غضًّا طريًّا، ويجعله لعلوم الأنبياء من
علم بخشتا ہے اور نبیوں کے علموں کا اس کو وارث ٹھہراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرایوں میں
الوارثين. فيأتي في حُللٍ تُقابلُ حُللَ فساد الزمان، وما يقول إلا ما علّمه
آتا ہے جو فساد زمانہ کے پیرایوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اسے سکھایا ہو اور
لسان الرحمٰن، وتُعطَى له فنون من مبدأ الفيضان، على مناسبات فساد
مبدء فیضان سے کئی قسم کے علم اس کو دیئے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق
أهل البلدان. ثم لا تعجب مِن أنّ روحانية القمر تقبَل بعضَ أنوار الله
ہوں۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ چاند کی روحانیت حالت انخساف میں کچھ انوار الٰہی قبول کر لیتی ہے
في حالة الانخساف، وروحانية الشمس في وقت الانكساف، فإن هذا
ایسا ہی سورج کی روحانیت بھی کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کے بھیدوں اور
من أسرار إلٰهية، وعجائبات ربّانية، فلا تكن من المرتابين.
عجائبات میں سے ہے پس اس میں شک مت کر۔

وربما يختلج فی قلبک أنّ القرآن لا يشير إلٰی رمضان، فاعلَمْ
اور بسا اوقات تیرے دل میں یہ گذرے گا کہ قرآن رمضان کی طرف اشارہ نہیں کرتا پس جان
أنّ الفرقان ذكره على الطريق المجمَل المَطْوِیّ، وهو كاف للبصير ﴿۴۲﴾
کہ قرآن نے مجمل طور پر خسوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے
الزكیّ، ولا حاجة إلٰی تفصيل وتبيين.
اور کسی تفصیل کی حاجت نہیں ۔

وأما إذا سألت شيئًا عن تفصيله، فأعلّمک أقلَّ من قليله،
لیکن اگر تو کچھ اس کی تفصیل چاہے سو میں کمتر از کم تجھے بتلاتا ہوں سو جان کہ
فاعلم أن الله تبارک وتعالٰی أسّس نظام الدين من رمضان، فإنه أنزل
خدا تعالیٰ نے دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اس میں
فيه القرآن، فلما ثبتتْ خصوصية هذا الشهر المبارک بنظام الدين،
قرآن نازل کیا ہے پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینہ میں
وفيه ليلة القدر وهو مبدأ لأنوار الدين المتين، وثبت أن العناية
لیلہ القدر ہے اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الٰہیہ
الإلٰهيّة قد توجهت إلٰی نظام الخير فی رمضان وأجرت الفيضانَ، فبانَ
رمضان میں ہی نظام خیر کی طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتدا فیضان کا اسی مہینہ سے
أن الله لا يتوجه إلٰی إعانة النظام فی آخر أيام الظلام إلا فی ذلک
ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت
الشهر المبارک للإسلام. وقد عرفتَ أن الانخساف والانكساف
صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا ہے کہ خسوف اور کسوف
توجُّهٌ جمالیّ وتجلٍّ جلالیّ، وفيه أنوارٌ لنشأة ثانية، وتبدلات روحانية
جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہ تجلی نشأۃ ثانیہ اور تبدلات روحانیہ کے لئے ہے

وهـو لبـنة أولٰى لتأسيس نظام الخير وتعمير المساجد وتخريب الدير،
اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور دیر کی خرابی کے لئے اور
وتـغلُب فيه القوىٰ السماوية على القوى الأرضية، والأنوار المسيحية
اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آ جائیں گی اور مسیحی نور
عـلـى الـحِيـل الـدجّالية، ويُرى اللّٰهُ خَلْقَه سراجًا وهّاجًا، فيدخلون فى
دجالی حیلوں سے بڑھ جائیں گے اور خدا تعالیٰ اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائے گا پس وہ
دين اللّٰه أفواجًا، وكان قدرًا مقضيًّا من ربّ العالمين.
فوج درفوج دین الٰہی میں داخل ہوں گی۔

القصيدة

﴿۴۳﴾

قـد جـاء يومُ اللّٰه يومٌ أطيبُ
خدا کا دن آ گیا جو پاک دن ہے
بُشرىٰ لـذى رُشـد يـقـوم ويـطلبُ
اس رشید کو خوشخبری ہو جو کھڑا ہوتا ہے اور اس کو ڈھونڈتا ہے

سبـقـتْ يـدا جبّـارِنا سيفَ العدا
ہمارے جبّار کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے
فتـرى الـعـدوَّ النِّكْسَ كيف يُترَّبُ
پس تو دشمن ضعیف کو دیکھے گا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے

وأنـا الـمسيـحُ فلا تظـنـنْ غيرَهُ
اور میں ہی مسیح موعود ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر
قـد جاءك المهدى وأنت تُكذِّبُ
تیرے پاس مہدی موعود آیا اور تو تکذیب کرتا ہے

هـل غادرَ الكفارُ من نوع الأذىٰ
کیا کفار نے کسی قسم کا دکھ اٹھا رکھا ہے
أم لا تـرى الإسـلام كيف يُـذوَّبُ
یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے

حلّتْ بأرض المسلمين جموعهم
مسلمانوں کی زمین میں ان کے گروہ نازل ہوئے
وخبيـثُـهـم يـؤذى الـنبـىَّ ويَـأْشِبُ
اور ان میں سے جو پلید ہے وہ نبی صلعم کو دکھ دیتا اور عیب نکالتا ہے

إنّي أرىٰ إيذاءهم وفسادهم
میں ان کے ایذا اور فساد دیکھتا ہوں
ويذُوب روحي والوجودُ يُثقَّبُ
اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں سوراخ ہوتا ہے

عينٌ جرتْ مِن قطرِ دمعٍ عينُها
آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے
قلبٌ علٰى جُمُر الغضا يتقلّبُ
دل افروختہ کوئلوں پر جو غضا کی لکڑی کے ہیں لوٹ رہا ہے

مِن كل قُنّاتٍ وجبلٍ شاهقٍ
تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے
وشوامخٍ نسلوا ووُطئَ المِجُنَبُ
اوراونچے پہاڑوں سے دشمن دوڑے اورعرب کی سرحد تک پہنچ گئے

وعلى قِنان الشامخات مصيبةٌ
اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت ہے
عُظمٰى فأين الوهد منهم تهرُبُ
پس نشیب ان کے حملوں سے کہاں بھاگ جائیں

ريح المصائف قد أطالت لهبها
گرمی کی ہوا نے اپنے شعلے لمبے کر دیئے
مِن سَوُمِها وسهامِها نتعجّبُ
اس کے چلنے اور اس کی لو سے ہم تعجب کرتے ہیں

ما بقِى مِن سبب ولا من رُمَّةٍ
کوئی پکا سبب اور کوئی کچا سبب باقی نہ رہا
إلّا الّذى هو قادر ومسبِّبُ
مگر وہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے

شبّوا لظَى الطَّغوىٰ فبعد ضرامه
انہوں نے حد سے بڑھنے کی آگ کو بھڑکا دیا سواس کے بھڑکنے کے بعد
هاجَ الدّخان وكلّ طرف يشغبُ ﴿۴۴﴾
دھواں اٹھا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی

حَرَقٌ كجبلٍ ساطعٌ أسنامُه
یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اس کی چوٹی ہے
فِتَنٌ تبيد الكائنات وتنهَبُ
یہ وہ فتنے ہیں جو ہلاک کرتے جاتے اورلوٹتے جاتے ہیں

إنّي أرىٰ أقوالهم كأسِنّةٍ
میں ان کی باتوں کو برچھیوں کی طرح دیکھتا ہوں
تؤذى القلوبَ جروحُها وتعذّبُ
دلوں کو ان کے زخم دکھ دیتے ہیں اورعذاب پہنچاتے ہیں

أو كابنِ عمِّ المرهَفات كلالةً
یا وہ دور کے رشتہ سے تلواروں کے چچیرے بھائی ہیں
أو كالسهام المُصمِيات تُتبِّبُ
یاوہ ان تیروں کی طرح جوخطانہیں کرتے ہلاک کرنے والے ہیں

ظَلَعوا إلى ظلمٍ وزيغٍ حِشْنَةً
کینہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کی طرف مائل ہو گئے
وإلى كلامٍ يُؤذِيَنُ ويحرِّبُ
اوراس کلام کی طرف مائل ہوئے جودکھ دیتی اورغصہ دلاتی ہے

وأرى الـدنیَّ الغُولَ یھوی نحوھم
اور میں کمینہ دیو کو دیکھتا ہوں جو ان کی طرف جھکتا ہے
وإلـى أشـائبِ قـومهـم يتـأشّبُ
اور ان جماعتوں میں ملتا ہے

إبـلٌ مـن الـفـاقـات أُحْنِقَ صلبُها
ایک اونٹ ہے جو فاقوں سے اس کی کمر دبلی ہوگئی
فـاخــتـار أديارًا لـقُـوتٍ يكسِبُ
سو اس نے گرجا اختیار کیا تاقوت حاصل کرے

ليسوا من الأسرار فی شیء هُدًی
اسرار ہدایت میں سے ان کو کچھ بھی حصہ نہیں
مـا إنْ أرى مَـن بـالدقـائق يَـأْرَبُ
میں ان میں کوئی نہیں دیکھتا جو باریک باتوں کو شناخت کرنے والا ہو

مـا آمـنوا حتی إذا خَسَفَ الـقمرُ
ایمان نہ لائے یہاں تک کہ چاند گرہن ہوا
عَـلِهَـتْ قـلـوبُ المنكرين وأُنِّبوا
منکروں کے دل حیران ہو گئے اور سرزنش کئے گئے

يـئِسـوا من الرحمـٰن والكلِمِ الّتی
خدا تعالیٰ سے نومید ہو گئے اور نیز ان کلموں سے
كـانـوا عـلـيــهـا قـائـمـين وثُرِّبوا
جن پر قائم تھے اور سرزنش کئے گئے

أولم تكُنْ تدری قلوبُ عِدا الهدی
کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہیں ان کے دل نہیں جانتے
أنّ الـمهيــمـن يُخْزِيَنْ مَن ينكُبُ
کہ خدا تعالیٰ راہ سے پھرنے والے کو رسوا کرتا ہے

أولـم تـكـنْ عـينُ البصير رقيـبَنا
کیا دیکھنے والے کی آنکھ ہم کو تاڑ نہیں رہی
هل يستوی الأتقی ورجلٌ أَحْوَبُ
کیا پرہیز گار اور گنہ گار دونوں برابر ہو سکتے ہیں

﴿۴۵﴾ ظهرت عـلامات الخسوف بليلة
چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنما میں
طَـلِـقٍ لـذيـذٍ والـرواعـدُ تصخَبُ
ظاہر ہو گئیں اور بادل آواز کر رہے ہیں

متــفـرقٌ غيـمُ السـماء وزَجُـلُه
بادل الگ الگ ہیں اور ان کی جماعتیں سفید ہیں
بِيضٌ كـأنّ نِعـاجَ وادٍ تَسْـرُبُ
گویا جنگل کی بھیڑیں ایک طرف چلی جاتی ہیں

طـورًا يُـرى مثـل الظباء بحسنها
بعض وقت تو یہ بادلوں کے ٹکڑے ہرنوں کی طرح اپنے حسن میں ظاہر ہوتے ہیں
أُخـرى كـآرام تـمـيسُ وتهـرُبُ
اور کبھی کم عمر ہرنوں کی طرح ناز سے چلتے اور بھاگتے ہیں

قَـمَـرٌ كـظُعُنٍ والسحابُ قِرامُـها
چاند ہودج نشین عورتوں کی طرح ہے اور بادل اس ہودہ کا موٹا پردہ ہے
والـريـحُ كِـلّتُهـا ليُـنْهَی الأجْنَبُ
اور ہوا اس کا باریک پردہ ہے تا کہ اجنبی کو روکا جاوے

صُبّتْ على قمر السماء مصيبةٌ
آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی
وكمثلنا بزوالِ نورٍ يُرْعَبُ
اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے

إنى أرىٰ قطرًا لديه كأنّه
میں مینہ اس کے پاس دیکھتا ہوں گویا کہ وہ
يبكى كرجل يُنْهَبَنْ ويُخيَّبُ
اس شخص کی طرح روتا ہے جو لوٹا جائے اور نومید کیا جائے

يا قمرَ زاويةِ السّماء تصبَّرَنْ
اے گوشہ آسمان کے چاند
مثلى فيدرككَ النّصيرُ الأقربُ
میری مانند صبر کر پس خدا تیری مدد کرے گا

أَبْشِرْ سينحسر الظلامُ بفضله
خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائے گی
إن البليّةَ لا تدوم وتذهَبُ
مصیبت ہمیشہ نہیں رہتی اور چلی جاتی ہے

إن المهيمن لا يُضِيع ضياءَه
خدا اپنی روشنی کو دور نہیں کرتا
فلكلِّ نورٍ حافظٌ ومؤرِّبُ
اور ہر یک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کرنے والا

هذا ظلام الساعتين و إنّنى
یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور میں
مِن بُرهةٍ أرنو الدُّجى وأُعذَّبُ
ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہوں اور دکھ اٹھا رہا ہوں

تَلِجُ السحابَ لِتَبْكِيَنَّ تألُّمًا
تو بادل میں داخل ہوتا ہے تا کہ درد دل سے رو دے
والصّبر خيرٌ للمصاب وأصوَبُ
اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے

ذرفتْ عيونُك والدموعُ تحدّرتْ
تیرے آنسو جاری ہو گئے
مِن مثلك الأوّابِ هذا أعْجَبُ
اور یہ تیرے جیسے اوّاب سے عجیب ہے

هلّا سألتَ مجرِّبًا عند الأذىٰ
تو نے دکھ کے وقت کسی تجربہ کار کو کیوں نہ پوچھا
ولكلّ أمرٍ عقدةٌ ومُجرِّبُ ﴿۴۶﴾
اور ہر یک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی ایک تجربہ کار

تبكى علىٰ هذا القليل من الدُّجىٰ
تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے
سِرْنا بجَوف الليل يا مُتأوِّبُ
ہم تو رات کی وسط میں پھر رہے ہیں اے رات کے ابتدا میں آنے والے

أُثْنى علىٰ ربّ الأنام فإنه
میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں
أبدىٰ نظيرى فى السّماء فأَطْرَبُ
جو اس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا

قمرُ السماء مشابهٌ بقريحتی
كطَلِيحِ أسفارِ السّرَى يتطرّبُ
آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے
اس اونٹ کی طرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے خوش ہے

نَصَعَتْ مقاصدُ ربّنا بخسوفه
فاطلُبْ هداه وما أخالُك تطلُبُ
اس کے گرہن سے ہمارے خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے
سو اس کی ہدایت کو ڈھونڈھ اور میں نہیں امید رکھتا کہ تو ڈھونڈے

ظهرتْ بفضل اللّٰه فی بلداننا
آياتُه العظمٰی فتوبوا وارْهَبوا
خدا کے فضل سے اس کے بڑے نشان
ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے پس توبہ کرو اور اس سے ڈرو

قمرٌ كمثل ظعينةٍ فی ظعنها
شاقَتْك جلوتُه وفيها ترغَبُ
چاند ایسا ہے جیسے ہودہ میں ہودہ نشین عورت
اس کا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے

وَدَقُ الرّواعدِ قد تعرَّضَ حولهُ
إرْزامُها فی كل حين يُعْجِبُ
بادلوں کا، مینہ اس کے گردا گرد ہے
ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے

غيمٌ كأطباقٍ تَصِرُّ خيامُه
رعدٌ كمثل الصالحين يُؤوِّبُ
بادل طبق بر طبق سے اس کے خیموں کی آواز آ رہی ہے
اور بادل کی گرج نیک بختوں کی طرح تسبیح میں ہے

قمرٌ بحِلْيته مُشاكِهةِ الدَّمِ
وجهٌ كغضبانٍ يهُول ويُرعِبُ
چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے
غصہ والوں کی طرح منہ ہے جو ڈراتا ہے

فی جَلْهَتَيْهِ بدا السحابُ كأنّه
كِففٌ على أيدی التی هی تَغْضَبُ
اس کے دونوں کناروں میں اس طور سے بادل ہے گویا وہ
سوئی کے نقش کے دائرے ہیں اس عورت کے ہاتھ میں جو غصہ میں ہو

قد صار قمرُ اللّٰهِ مطعونَ الدُّجَی
ليلٌ منيرٌ كافرٌ فتعجَّبوا
خدا تعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی
چاندنی رات اندھیری رات بن گئی پس تعجب کرو

إنّی أراه كَنُؤْیِ دارٍ خَرِبَةٍ ﴿۴۷﴾
لم يبق إلا مثل طَلَلٍ يَشْجَبُ
میں اس کو خراب شدہ گھر کی خندق کی طرح دیکھتا ہوں
صرف نشان کی طرح باقی رہ گیا ہے جو غمگین کرتا ہے

كُسِفَتْ ذُكاءُ اللّٰه بعد خسوفه
إنی أراها مثل دارٍ تُخْرَبُ
پھر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا
اور میں اس کو دیکھتا ہوں جیسا کہ گھر خراب شدہ

كُسفتْ وظهَر الكَدْرُ فی أجْزَاعِها
گرہن لگا اور اس کے تمام کناروں میں گرہن ظاہر ہو گیا
عَفَتِ الإنارةُ مثل ماءٍ يَنْضَبُ
اور روشنی اس طرح دور ہو گئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا جاتا ہے

حتی انثنتْ فی الساعتين ككافرٍ
یہاں تک کہ دو گھنٹہ میں شب تاریک سے مشابہ ہو گیا
ضاهتْ نذيرًا يُكْفَرَنُ ويُكذَّبُ
اس نذیر سے مشابہ ہوا جس کو کافر ٹھہرایا گیا

وتبيّنتْ صورُ الظلام كأنها
اور اندھیرے کی کئی صورتیں ظاہر ہوئیں گویا کہ سورج نے
ألقتْ يدًا فی الليل أو هی كوكبُ
اپنا ہاتھ رات میں ڈال دیا یا وہ ایک ستارہ ہے

النّيِّرانِ تجاوَبا فی أمرنا
سورج اور چاند ہمارے امر میں متفق ہو گئے
قاما كشهداءٍ وزالَ الهَيْدَبُ
اور گواہوں کی طرح کھڑے ہو گئے اور شک کا بادل دور ہو گیا

لما رأيتُ النيِّرَينِ تكسَّفَا
جبکہ میں نے دیکھا کہ سورج گرہن او چاند گرہن ہوا
وأنارَ وجههما وزال الغَيهبُ
اور پھر دیکھا کہ ان دونوں کا منہ روشن ہو گیا اور تاریکی جاتی رہی

ففهمتُ مِن لُطف الكريم بخُطّتی
پس میں خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام میں سمجھ گیا
أنّ السَّنا بعدَ الدّجٰی مُترقَّبُ
کہ اندھیرے کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

النيّران يُبشِّران بنصرنا
سورج اور چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہیں
غَرَبَا ونيِّرُ دينِنا لا يَغْرُبُ
وہ دونوں غروب ہو گئے اور ہمارے دین کا نیّر غروب نہیں ہوگا

يا معشر الأعداء توبوا واتقوا
اے دشمنوں کے گروہو توبہ کرو اور بچو
واللّٰهِ إنی مُرسَلٌ و مقرَّبُ
اور بخدا میں بھیجا گیا ہوں اور قریب کیا گیا ہوں

إن كان زعمُ العلم علّةَ كِبركم
اگر تمہارے تکبر کا سبب علم کا زعم ہو
فأْتوا بمثل قصيدتی وتَعرَّبوا
تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لاؤ اور عرب بن کر دکھاؤ

هٰذا ما أردنا لإزالة أوهامكم وتسكيتكم وإفحامكم، فاقطعوا ﴾۴۸﴿
یہ وہ ہے جو ہم نے تمہارے وہموں کے دور کرنے کے لئے اور تمہارے ساکت کرنے کے لئے ارادہ کیا ہے
خصامَكم واجتنِبوا آثامكم، وفكِّروا علی وجه الجِدّ لا العبث، واخشَوا
پس اپنے جھگڑوں کو ختم کرو اور گناہوں سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا تعالیٰ کے

جلال الله لا قولَ الشيخ والحَدَثِ. وأيّها الشيخ ضعيف النظر، تُبْ فإنک عن
جلال سے ڈرو نہ کسی بوڑھے اور جوان کی بات سے اور اے شیخ کم نظر توبہ کر کیونکہ تو حق سے میل کرتا ہے اور میرے پاس آ کہ
الحق تميل، وتعالَ أُعالِجْ عينک وعندی الكُحلُ والمِيل، ويزيل الله بَلْبالَک،
میں تیری آنکھوں کا علاج کروں اور میرے پاس سرمہ اور سلائی بھی ہے اور خدا تعالیٰ تیری بے قراری کو دور کر دے گا اور تیرے
ويصلح ما عَرَى بالَک، إن كنت من الطالبين. ولا تقُلْ إنّی أعلم علومًا كذا
دل کو درست کر دے گا اور بشرطیکہ تو طالب حق بنے گا۔ اور یہ بات مت کہہ کہ میں فلاں فلاں علم جانتا ہوں کیونکہ ہم تجھے
وكذا، فإنّا نعرفک ونعلم من أنت ولا تخفی، وعهدی بک سفيهًا، فمتی
جانتے ہیں کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہیں اور میں تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہوں پس تو کب سے عالم فاضل
صرت فقيهًا؟ ألا تترک فضولک ولا تغادر غُولک؟ ألستَ من المستحيين؟
ہو گیا کیا تو اپنی فضولیوں کو نہیں چھوڑے گا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہیں ہوگا کیا تو حیا کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔

وقد طويتُ ذكر أخبار المهدی فی هذا الكتاب، فإنی فصّلتُه فی كتب
اور میں نے مہدی کا ذکر اس کتاب میں لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اس کو دوسری کتابوں میں مفصل طور
أخرى للأحباب، إلا أننی ذكرتُ فی هذا آيةً عظيمة هی أوّلُ علامةٍ لظهوره
پر لکھ دیا ہے خبر دار ہو کہ میں نے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کے لئے ایک پہلی نشانی ہے اور مامور کی مدد
وأوّلُ سهمٍ من الله لتائيد مأموره، فإن النيِّرَين قد خسفا، ورآهما كل ذی عينَين،
کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک پہلا تیر ہے کیونکہ سورج اور چاند کا گرہن ہو گیا اور ہر یک آنکھوں والے نے ان کو دیکھ
فنابا منابَ عَدْلَين، فتوبوا واذكروا قولَ سيّد الثَّقَلَين، وقد حصحص الصدق
لیا پس وہ دونوں دو عادل گواہ کے قائم مقام ہو گئے پس توبہ کرو اور سید الثقلین کی بات کو یاد کرو اور اس سے کوئی انکار نہیں
فلا ينكره إلا متّبع المَين. فلا تفرحوا بما لديكم، ولا تصفّقوا بيديكم، ولا تمشوا
کرے گا بجز اس شخص کے جو جھوٹ کا پیرو ہو پس اپنے خیالات سے خوش مت ہو اور تالیاں مت بجاؤ اور ناز میں خوش
مزهوّين مرِحين متغامزين بعينَيكم، ولا تغرّدوا بِمَلأِ شَدْقَيكم، ولا ترقصوا ﴿۴۹﴾
ہوتے ہوئے آنکھوں سے اشارہ کرتے ہوئے مت چلو اور باچھیں چیر چیر کر سرود مت لگاؤ اور مت ناچو

ولا تخالفوا بين رجلَيكم، فإن اللّٰه قد أخزاكم وأراكم جزاء اشتطاطكم،
کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں رسوا کیا اور تمہارے تجاوز کا بدلہ تمہیں دیا اور
وعاداكم فلا تحاربوا اللّٰه إن كنتم متّقين. وإن كنتم تظنون أن المهدى
تمہیں دشمن پکڑا پس خدا تعالیٰ سے لڑائی مت کرو اگر تم پرہیز گار ہو۔ اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور
والمسيح يخرجان بالسيف والسنان ويصبّغون الأرض بالسفک والإثخان،
مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلیں گے اور زمین کو خون ریزیوں سے پُر کر دیں گے
فما نشأ هٰذا الوهم إلّا من سوء جهلاتكم وزيغ خيالاتكم، وما كان اللّٰه
سو یہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے اور تمہارے کچے خیال اس کا موجب ہیں اور خدا تعالیٰ ایسا
مُهلِکَ أهل الأرض قبل إتمام الحجّة وتكميل الموعظة. أيُهلِکُ عباده
نہیں ہے جو دنیا کو اتمام حجت سے پہلے ہلاک کر دے۔ کیا وہ بے خبر بندوں کو ہلاک کرے گا۔
وهم كانوا غافلين غير مطّلعين؟ ألا ترون المَغْربيّين من الأقوام الإنكليزية
کیا تم انگریزوں کی قوم کو نہیں دیکھتے
والملل النّصرانية. ما بلَغهم شيء من معارف القرآن ودقائق الفرقان، وتاللّٰهِ
کہ قرآن اب تک ان تک نہیں پہنچا اور دقائق فرقان سے بے خبر ہیں اور بخدا وہ بچوں کی
إنّهم كالصّبيان غافلون من أسرار دين الرحمٰن. أيجوز قتل الصبيان عندكم؟
طرح ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھیدوں سے غافل ہیں کیا تمہارے نزدیک بچوں کا قتل کرنا جائز ہے اس کا
بيِّنوا إن كنتم تعلمون قوانين الدين المتين. ستقولون هذا دجّال يخالف عقائدنا
جواب دو اگر تم شریعت کے قانونوں سے واقف ہو۔ عنقریب کہو گے کہ یہ دجال ہے کہ ہمارے عقائد قدیمہ کی
القديمة ويبدّل الأصول العظيمة، فاعلموا أن اللّٰه لا يُنزِل آياتِه لتائيد الدجّال،
مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولوں کو بدلاتا ہے۔ سو تم جان لو کہ خدا تعالیٰ دجال کی تائید میں نشان ظاہر
ولا يؤيّد من كان أهل الضلال. فاعلموا أني لست بكذّاب ولا أتبع طرق
نہیں کرتا اور گمراہوں کی مدد نہیں کرتا سو میں کذاب نہیں ہوں اور نہ ہلاکت کے طریقے کی

تباب، ولكنكم كنتم قومًا عمين. واللّٰهُ يعلم ما فی قلبی وقلبكم ويعلم الكاذبين.
پیروی کرتا ہوں بلکہ تم اندھوں کی طرح ہو گئے ہو اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور تمہارے دل میں ہے اور نیز
يؤخّر الذين عصوا لِأَجلٍ معدّود، فإذا تمّت الحجّة وانكشفت المحجّة، ﴿۵۰﴾
جھوٹوں کو جانتا ہے۔ نافرمانوں کو ایک مدت تک تاخیر دیتا ہے پس جب حجت پوری ہو گئی اور راہ کھل گیا تب اس کا عذاب ان کی
فيتوجه رِجزُ اللّٰه إلی العادين. سنّةٌ قد خلت من قبل، ألا ترون سوانح
طرف توجہ کرتا ہے جو حد سے گذر جاتے ہیں۔ یہ ایک سنت ہے جو پہلے گذر چکی ہے۔ کیا تم رسولوں کی سوانح نہیں دیکھتے؟ پھر تم یہ
المرسلين؟ ثم إنكم تعلمون أنّ الذين جعلهم اللّٰه حاكمين فی دياركم لا ترون
بھی جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے انگریزوں کو تمہاری ولایت میں حاکم ٹھہرادیا ہے سو تم بجز نیک ذاتی کے ان سے کچھ نہیں دیکھتے اور
منهم إلّا كرم الطبع، ولا يؤذونكم باللّذْع والقَذع، وإذا تحكّمونهم فيعدِلون،
دل دکھانے اور گالیاں دینے سے وہ تمہیں ستاتے نہیں اور جب تم ان کو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہیں اور تحقیق کرتے ہیں اور ظلم نہیں
ويحقّقون ولا يعدِلون، ويحافظون ولا ينهَبون، وإذا سألتموهم فيعطون ولا
کرتے اور تمہاری نگہبانی کرتے ہیں اور مال کو نہیں لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ وہ احسان کرتے
يمنعون. ولا شكّ أنهم يُحسنون ولا يظلمون، ولا يمنعوننا من شعائر ديننا
ہیں اور ظلم نہیں کرتے اور ہمارے دین کے شعائر سے اس قدر مدت تک بھی ہمیں منع نہیں کرتے جس مدت تک جوتی کی دوال کو
أينما يُعقَد شِسْعٌ أو يُشَدُّ نِسْعٌ، ولا يبطشون جبّارين. فأحسِنوا إلی الذين أحسَنوا
گرہ دی جاوے یا گھوڑے کے تنگ کو کھینچا جاوے اور ظالموں کی طرح حملہ نہیں کرتے سو تم ان سے احسان کرو جو تم سے احسان
إليكم، واللّٰه يحبّ المحسنين. واشكروا اللّٰه أنه أعطاكم حُكّامًا لا يؤذونكم فی
کرتے ہیں اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور خدا کا شکر کرو جو اس نے تم کو ایسے حاکم دیئے ہیں جو تمہیں تمہارے
دينكم، ولا يزجرونكم من إشاعة براهينكم، ففكّروا ولا تعثوا فی الأرض
دین میں دکھ نہیں دیتے اور دلائل دین کے شائع کرنے سے تم کو نہیں روکتے سو تم سوچو اور زمین میں فساد کرتے مت پھرو۔ اور اگر تم
مفسدين. وإن كنتم تبكون مِن صفر يديكم ومرقع نعليكم، فعسی أن يُغنيكم اللّٰه
اس لئے روتے ہو کہ تمہارے ہاتھ خالی ہیں اور تمہارا جوتا پھٹا ہوا ہے پس قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے

مـن فـضـلـه ويـعـطيـكم من مننه، فتوبوا إليه وأصلِحوا فإنه يتولّى الصالحين.
تم کو غنی کر دے۔ اس کی طرف جھکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحوں کو دوست رکھتا ہے۔
قُومـوا لإشـاعة القرآن وسِيروا فى البُلدان، ولا تَـصبُـوا إلى الأوطان، وفى
قرآن کے شائع کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور شہروں میں پھرو اور اپنے ملکوں کی طرف میل مت کرو اور
البلاد الإنكليزية قلوب ينتظرون إعاناتِكم، وجعل اللّٰه راحتهم فى معاناتكم،
انگریزی ولایتوں میں ایسے دل ہیں جو تمہاری مددوں کا انتظار کر رہے ہیں اور خدا نے تمہارے رنج ان کے رنج میں
فـلا تـصـمـتـوا صـمـوتَ مَـن رأى وتَـعـامى، ودُعى وتحامى. ألا ترون بكاء ﴿۵۱﴾
راحت لکھی ہے☆ پس تم اس شخص کی طرح چپ مت ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کر لے اور بلایا جاوے اور پھر کنارہ کرے کیا
الإخـوان فـى تـلـك الـبـلـدان وأصوات الخلان فى تلك العمران؟ أصرتم
تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح
كـالـعـلـيـل وصـار كـسـلُـكـم كـالـداء الدخيل، ونسيتم أخلاق الإسلام ورِفق
ہو گئے اور تمہاری سستی اندرونی بیماری کی طرح ہو گئی اور اسلام کے اخلاق تم نے بھلا دیئے اور تم نے
خيـرالأنـام، وصـارت عادتكم سُهُومة المُحَيّا، وسُهُوكة الرَّيّا، ويُبرّحكم السيرُ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہو گئی اور تم نے مومنوں کا
الـمطوّح من البنات والبنين. قُوموا لتخليص العانين وهداية الضالين، ولا تكبّوا
خلق بھلا دیا۔ اے لوگو قیدیوں کے چھڑانے کے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور تلوار اور
عـلـى سيـفـكـم وسنانكم، واعرِفوا أسلحةَ زمانكم، فإن لكل زمان سلاح آخر
نیزوں پر افروختہ ہو کر مت گرو اور اپنے زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ
وحـرب آخر، فلا تجادلوا فيما هو أجلى وأظهر. ولا شك أن زماننا هذا يحتاج
کے لئے ایک الگ ہتھیار اور الگ لڑائی ہے پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ
إلـى أسـلـحة الدليل والحجة والبرهان، لا إلى القوس والسّهم والسّنان، فأعِدُّوا
دلیل اور برہان کے ہتھیاروں کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ کا محتاج نہیں۔ پس تم

☆ ترجمہ میں سہو ہوا ہے۔ درست ترجمہ یوں ہے ”اللہ نے تمہاری معاونت میں ان کی راحت رکھی ہے“ ناشر

لـلأعـداء مـا تـرون نـافـعًا عند العقلاء . ولن يمكن أن يكون لكم الفتح إلا
دشمنوں کے لئے وہ ہتھیار طیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حجت قائم کرنے
بإقامة الحجّة وإزالة الشبهة، وقد تحركت الأرواح لطلب صداقة الإسلام،
اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو۔ اور بلاشبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کرنے کے لئے حرکت
فـادخُـلـوا الأمـرَ مـن أبوابه ولا تتيهوا كالمستهام. فإن كنتم صادقين وفی
میں آ گئی ہیں پس تحصیل مقصد کے لئے دروازہ میں سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور
الـصـالـحـات راغبيـن، فـابـعثوا رجالًا من زمرة العلماء ليسيروا إلى البلاد
صلاحیت کی طرف راغب ہو تو تم علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تاکہ واعظ بن کر انگریزی
الإنكليزية كالوعظاء ، ليُتمّوا على الكَفَرة حُجَجَ الشريعة الغرّاء ، ويؤيّدوا
ملکوں کی طرف جائیں اور تا کافروں پر شریعت کی حجت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں
زُمَـرَ الأصـدقـاء ، ويقوموا لهمٓ مـعـاونيـن. والأمر الذى أراه خيرًا وأنسب ﴿۵۲﴾
اور ان کی مدد کے لئے کھڑے ہو جائیں اور جس طریق کو میں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ
وأصـلـح وأصـوب، فهو أن يُنتخب لهذا المهم رجل شريف عارف لسان
یہ ہے کہ اس مہم کے لئے کوئی آدمی ماہر زبان منتخب کیا جائے جیسا کہ
الإنـكـلـيـزية كـحِبِّى فى الله المولوى حسن على، فإنه من ذوى الهمة وإنه
حبی فی اللہ مولوی حسن علی کہ وہ اہل ہمت میں سے ہے اور وہ اس امر کے لائق ہے
صالح لهذا الخطة، ومع ذلك تقىّ زكىّ وجرىٌّ لإشاعة الملّة. ولكن هذه
اور باوجود اس کے نیک بخت اور اشاعت اسلام کے لئے دلیر ہے لیکن یہ مراد بجز متمول لوگوں کی
المُنْية لا تتمّ إلا بهممِ رجال ذوى مال، الذين يبذلون جهدهم لخدمة القوم
ہمت کے پوری نہیں ہوسکتی یعنی ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں
ولا يـنـظـرون إلـى الـلا ئـم واللؤم. وتعلمون أن هذا السفر يحتاج إلى زاد
اور کسی کی ملامت کی پروا نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد

يـكـفى، ورفيقٍ يعلَم العربية ويدرى، فعاوِنوا بأموالكم وأنفسكم إن كنتم
کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق بھی ساتھ ہو جو عربی دان ہو سوتم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اور اگر تم
تحبّون اللّٰه ورسوله، ولا تقعدوا مع القاعدين. واعلموا أن الإسلام مركزٌ
اللہ اور رسول کے محبّ ہو اور نکمے ہوکر مت بیٹھو۔ اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام
وعـمـود لـلـعـالـم الإنسـانـى، لأن الـمُـلـك الـجسـمانى ظِلٌّ للمُلك
عالم روحانی کے لئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی
الروحانى، وجعَل اللّٰه سلامته فى سلامته وكرامته فى كرامته، وكذلك
ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے اور اسی طرح سنت اللہ
جـرت سـنة ربّ الـعـالـمـيـن. وإن الـلّٰه إذا أراد أن يُعلِى قوما فيجعل لهم
واقع ہوئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشے تو ان کو دین میں عالی
هِـمـمًا فى الـدّين، وغيرةً لـلـصّـراط الـمتين، فقُوموا للأعداء ، ولكن لا
ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بے وقوفوں کی طرح بلکہ
كـالسّـفهـاء ، بـل كالعقلاء والحكماء . ولا تتخيروا ظُلمًا ولا يخطُرُ فى
عقلمندوں اور حکیموں کی طرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہیئے کہ تمہارے دل میں اس کا خیال ہی نہ آوے
بالكم هواه، بل أطيعوا اللّٰه وأشيعوا هداه، واللّٰه يحبّ الطاهرين. فالرجاء
بلکہ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور خدا تعالیٰ پاکوں کو دوست رکھتا ہے۔ پس تمہاری
مِن حميّتكم الإسلامية وغيرتكم الدينية أنّ أَعِدّوا الأسباب كالعاقلين لا ﴿۵۳﴾
حمیت اسلامی اور غیرت دینی سے امید ہے کہ عقلمندوں کی طرح اسباب تیار کرو نہ جاہلوں اور مجنونوں کی طرح
كـالـجـاهـلـيـن والمجانين. ولا شك أن تفهيم الضالين الغافلين واجب
اور کچھ شک نہیں کہ گمراہوں کا سمجھانا عالموں پر
عـلـى العلماء العارفين، فقوموا للّٰه وأشيعوا هُداه، ولا تؤمِّلوا عليها جزاءً
فرض ہے پس خداتعالیٰ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اس کی ہدایت کو پھیلاؤ اور اس پر کسی اور کے

مِن سواه. وأَرسِلوا في تلك الديار وبلادِ أهل الإنكار رجُلَين عارِفَين، وإن
بدلہ کی امید مت رکھو اور ان ولایتوں میں دو باخبر آدمی بھیجو اور
كنتم تشاورونني وتسألونني فقد قلتُ وبيّنت لكم اسم رجل رأيتُ فضله
اگر مجھ سے مشورہ طلب کروسو مَیں ایسے آدمی کا نام بیان کر چکا ہوں جس کا مَیں نے
وعلمه ومتانته وحلمه برأى العين. نعم إنّه يحتاج إلى رفيق آخر أو رفيقَين من
فضل اور علم اور متانت اور حلم دیکھا ہے ہاں وہ ایک یا دو ایسے رفیقوں کا
الذين كانوا في لسان العرب ماهرين، وفي علم القرآن متبحرين، فأعينوه في
محتاج ہے جو لسان عرب میں ماہر اور علم قرآن میں بہت وافر حصہ
هذا يا معشر المسلمين. فإن فعَلْتم وكما قلتُ عمِلْتم، فتبقى لكم مآثرُ الخير
رکھتے ہوں سو اے مسلمانو اس کو اس بارہ میں مدد دو پس اگر تم نے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا
إلٰى آخر الزمان، وتُبعَثون مع أحبّاء الرحمٰن، وتُحشَرون في عباد اللّٰه
تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار تمہاری باقی رہے گی اورتم مقبولوں کے ساتھ اٹھائے جاؤ گے سو
المجاهدين، فاسمِحوا رحمكم الله، وقوموا لِلّٰهِ قانتين. أقول لكم مثلًا
جوانمردی دکھلاؤ خداتعالیٰ تم پر رحم کرے اور فرمانبردار بن کر اٹھ کھڑے ہو مَیں ایک مثال کہتا ہوں
فاستمِعوا له كالمنصِفين. كلُّ رجل يرضى أن يبذل كلَّ ما يملكه لينجو مثلًا
منصفوں کی (طرح) اس کو سنو۔ ہر یک انسان اس بات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تمام مال خرچ کر کے مثلاً حبس ریح
من مرض احتباس الضّراط، فما له لا يرضٰى لإعانة الدّين والصراط؟ أليس
کی مرض سے خلاصی پاوے اور چاہتا ہے کہ کسی طرح ہوا خارج ہو جاوے پھر اس پر کیا پردہ پڑا ہے کہ دین کی
عنده قدرُ الصراط كقدر الضراط؟ فتَفكَّروا كالمستحيين. ثم إعانة الدين من
اعانت کے لئے مال خرچ کرنے پر راضی نہیں ہوتا کیا دین اس کے نزدیک اس بدبودار ہوا کے بھی
أعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح، مع جميل الذكر وطيّب الثناء ﴿۵۴﴾
برابر نہیں جو اندر سے نکلتی ہے سوتم اہل حیا کی طرح سوچو پھر دین کی مدد کرنا ایک بڑا بھاری ذریعہ صلاح وفلاح ہے

والـلـحـوق بـالأولـيـاء . لـيـس من البرّ أن يكفِّر بعضكم بعضا، ويعتدى
لوگوں کی تعریف اور اولیاء میں داخل ہو جانا اس کے علاوہ ہے یہ تو نیکی کی بات نہیں کہ بعض تم میں سے
كـذوى الـعـدوان، ويتـرك أعداء خير الإنس والجانّ، ولكن البرّ مَن
بعض کو کافر ٹھہراویں اور ظالموں کی طرح زیادتی کریں اور رسول اللہ صلعم کے دشمنوں کو چھوڑ دیں مگر
جـاهـد فـى سبيل اللّٰه بجهاد يناسب طورَ الزمان، فاطلبوا عملًا مبرورًا
نیکی کی بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسی کوشش کریں جو مناسب زمانہ ہے سو تم عمل مبرور کے
عند اللّٰه إن كنتم تطلبون مرضاة الرحمٰن، وخُذوا سِير الصالحين.
طالب بن جاؤ اگر تم خدائے تعالیٰ کی رضامندی کے طالب ہو اور نیکوں کی سیرتیں اختیار کرو۔

يـا مـعشـر الإخـوان قـد ضـعف ديـننا الذى ما يسبقه النـيِّرانِ،
بھائیو ہمارا وہ دین جو آفتاب اور ماہتاب سے بڑھ کر تھا ضعیف ہو گیا اور
وكثـرت الـمـفـاسد فى الزمان، وهذا أمر لا يختلف به اثنان، ولا تنطق
مفاسد زمانہ میں بہت پھیل گئے اور یہ وہ بات ہے جس میں دو آدمی بھی اختلاف نہیں کرتے
بـمـا يخالفه شفتانِ، وترون أنّ القوم قد وقعوا فى أنيابِ غُـول الضلال
اور اس کے مخالف دو لبیں نہیں بولتیں اور تم دیکھتے ہو کہ ہماری قوم گمراہی کے شیطان کے
وبـدَت الـوجـوه عـلـى أقبـح المآل، وقد ضعفنا فى كُلّيّاتنا وجُزئيّاتنا،
دانتوں کے نیچے ہے اور بری شکلیں ظاہر ہو گئی ہیں اور ہم اپنے کلیات جزئیات میں کمزور
فالعياذ باللّٰه من شر المآل. وليس لنا وسيلة لرفع هذه الغوائل والوبال،
ہو گئے پس بد انجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤں سے نجات پانے کے لئے بجز دعا
مـن غيـر رفعِ كَفِّ الابتهال، فقد جاء وقت بذل الهمّة وصرف الحميّة
کے اور کوئی وسیلہ نہیں سو وہ وقت آ گیا جو ہمت اور غیرت اور حمیت کو مردوں کی طرح
والغيرة كالرجال، وإن لم تسمعوا فعليكم ذنب الغافلين.
کام میں لاویں اور اگر تم اب بھی نہ سنو تو غافلوں کا گناہ تمہاری گردن پر۔

ألا تـرون إلى شيوننا المتنـزلة، وأيّامنا المُدبِرة، ومصائبنا اللاحقة؟ ما نزلت
کیا تم تنزلی حالتوں اور ادبار کے دنوں کونہیں دیکھتے اور ان مصیبتوں کونہیں دیکھتے جو لاحق
هـذه البـلايـا إلا لـغـفـلتـنـا وتغافُلنا فى ملّتنا، وعسىٰ أن يرحم اللّٰه إن كنتم
ہیں یہ بلائیں صرف ہماری غفلت کی وجہ سے اتری ہیں اورعنقریب ہے کہ خدا تم پر رحم کرے
تـائبين. ومن ذهب إلى البلاد الإنكليزية خالصًا للّٰه فهو أحد من الأصفياء، ﴿۵۵﴾
اگرتم توبہ کےساتھ اس کی طرف رجوع کرو۔اور جوشخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کی طرف خالصاً للہ جائے گا پس وہ
وإنْ تـدركه الـوفاة فهـو من الشهداء. فيا حُـماةَ الـمـلّة، ويـا أهلَ الغيرةِ
برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر اس کوموت آ جائے گی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔سو اے حامیانِ ملت
والـحـميّة، ويـا نُـصـراءَ الشـريعة المحمدية، اعرفوا الزمان فإن الحين قد
اور اے صاحبانِ غیرت اور حمیت اور اے مددگاران شریعت زمانہ کو پہچان لو
حـان، وهـذا هـو الزمان الذى كنتم تؤمّلونه، وهذا هو الأوان الذى ما زلتم
کیونکہ وقت آ گیا اور یہ وہی زمانہ ہے جس کے آنے کے تم امیدوار تھے اور یہ وہی وقت ہے
تـرجونه، وهذا هو المهدى الذى تنتظرونه. إن القمر والشمس ينخسفان،
جس کی امیدیں ہمیشہ سے تھیں اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے دیکھو چاند اور سورج کو
والـلـيـل والنهار يشهدان، فهل أنتم تأتوننى يـا مـعشر الإخوان أو تولّون
گرہن ہو گیا پس اب بھی آؤ گے یا نہیں
مُـدبـريـن؟ ها أنتم وجدتم ما كنتم فقدتم، فبـادِروا إلـى الفضل الذى نزل
خبردار تم نے وہ زمانہ پا لیا جو کھویا تھا۔ سو اس فضل کی طرف دوڑو جو تم پر
إليـكـم، والـمجدّدِ الذى بُعث لديكم، فلا تشكّوا ولا ترتابوا وقُوموا بهممٍ
اترا اور اس مجدد کی طرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک و شبہ مت کرو اوران ہمتوں کے ساتھ اٹھو
تـزول بهـا الـجبال وتهرب الأفيال. ولا تحقّروا أيامَ اللّٰه فيحلّ بكم غضبُه
جن سے پہاڑ دور ہو جاتے ہیں اور ہاتھی بھاگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور اگر ایسا کیا تو تم پر غضب

ويتوجه إليكم لهبُه. فاتقوا مقت الله ولا تتكلموا مجترئين.
نازل ہوگا سو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔
وإني سمعت أنّ بعض الجهلاء وطائفة من السفهاء يقولون إنّ
اور مَیں نے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ چاند گرہن
الخسوف والكسوف في رمضان، وإنْ كنا نجد مُؤيِّدَه الفرقانَ، ومع ذلك
اور سورج گرہن رمضان میں ہو گیا اور ہم قرآن کو اس پیشگوئی کا مؤید بھی پاتے ہیں اور اخبار
يوجد في الأخبار ويُتلى في الآثار، ولكنا لسنا بمطمئنين وعالمين بأنه ما وقع
اور آثار میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے مگر ہم کو یہ تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا
في أول الزمان، وما ثبت غرابته عند أهل الأديان، فكيف نكون مستيقنين؟ ﴿۵۶﴾
اور اس کی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں پس ہم کیونکر یقین کریں۔
أما الجواب فاعلموا أيّها الجهلاء والسفهاء أن هٰذا حديث من
مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء
خاتم النبيّين وخير المرسلين، وقد كُتب في الدارقطني الذي مرّ على تأليفه
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے جو خیر المرسلین ہے اور یہ حدیث دارقطنی میں لکھی ہے جس کی تالیف پر
أزيد من ألف سنة فاسألوا المنكرين. فإن كنتم من المرتابين فأَخْرِجوا لنا كتابًا
ہزار برس سے زیادہ گذرا پس پوچھ لو ان سے اگر تمہیں شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو
أو جريدة يوجد فيه دعواكم ببرهان مبين. وأْتوا بقائل يقول إني رأيت كمثل
جس میں تمہارا دعویٰ صاف دلیل کے ساتھ پایا جاوے او کوئی ایسا قائل پیش کرو کہ اس قسم کا
هذا الخسوف والكسوف قبل هذا إن كنتم صادقين. ولن تستطيعوا ولن
خسوف اور کسوف اس نے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو۔ اور تمہیں ہرگز
تقدروا على ذٰلك، فلا تتبعوا الكاذبين. ألم تعلموا أن علماء السلف
قدرت نہیں ہوگی کہ اس کی نظیر پیش کر سکو پس تم جھوٹوں کی پیروی مت کرو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف

كـانوا منتظرين لهٰذه الآية وراقِبى هٰذه الحجّةِ قرنًا بعد قرنٍ وجِبلّةً بعد جبلّة؟
اس نشان کے منتظر تھے اور اس حجت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بعد
فلو وجدوها فـي قـرن لكانوا أوّلَ الذّاكرين فى كتبهم ومـا كانوا متناسين.
پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اس کو کسی قرن میں پاتے تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے۔
فإنهم كانوا يعظّمون هذا الخبر المأثور، ويُحصُون فى رِقْبتِه الأيامَ والشهور،
کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے اور اسکے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اس کی
ويـنتظرونه كالمغرمين، وكانوا يُحنّون إلٰى رؤية هذه الآية، ويحسبون رؤيتها
انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے کی آرزو رکھتے تھے پس انہوں نے اپنے زمانوں میں
مـن أعـظم السعادة. فما رأوها مع مساعى كثيرة وأنظار متتابعة أثيرة، ولو رأوها
اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے
لـذكـروهـا عـند ذكر هذه الأخبـار وتـدوين هٰذه الآثار. وأنـت تـعلم أن ﴿۵۷﴾
تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور تمہیں معلوم ہے کہ ان کی کتابیں
تأليفاتهم سلسلة متتابعة لا يغادر قرنا من القرون إلٰى زماننا الموجود المقرون،
مسلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہیں
ومـع ذلك لا تـجد فيها أثرًا من ذكر وقوع هذه الآية. أفأنت تظن أنهم ما
مگر ان میں اس نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا۔ تیرا یہ ظن ہے کہ انہوں نے
ذكـروهـا مِـن حُـجـب الغفلة؟ وإن كنت تزعم كذلك فهذا بهتان مبين.
غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تُو نے بہتان باندھا اور کس طرح تُو ظن کرتا ہے
وكيف تـظـن هـذا وأنـت تـعـلـم أنهـم كانوا حريصين علٰى جمع حوادث
اور تُو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے اور جو کچھ چاند اور سورج پر
الـزمـان، ومجهشين بتدوين ما لحِقها النيِّرانِ، فمَن زعم أنه وقع فى وقتٍ من
امور عارض ہوتے ان کے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے۔ پس جس شخص نے یہ زعم کیا ہے کہ یہ خسوف کسوف

الأوقات، فقد تبع المفتريات، وآثر علٰى قول رسول اللّٰه صلى الله
پہلے بھی واقع ہو گیا ہے اس نے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر
عليه وسلم أراجيفَ الكاذبين. وها أنا أقول على رؤوس الأشهاد
جھوٹوں کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو مَیں گواہوں کے روبرو کہتا ہوں کہ جو شخص اس
لجميع أهل البلاد، أنه من أنكر هذه الآية من ذوى شَنَآنٍ، فليس عنده
نشان کا انکار کرے تو اس کے پاس کوئی دلیل نہیں اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور
من برهان، ولا يتكلم إلّا مِن ظلم وعدوان، فإن عندنا شهادةَ كلِّ زمانٍ.
ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابیں موجود ہیں اور جو عذر کئے گئے ہیں وہ
الكتب موجودة، والمعاذير مردودة، وقد كتبنا هذا لإيقاظ النائمين.
مردود ہیں اور یہ رسالہ ہم نے سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے لکھا ہے۔

أيها الناس اقبلوا أو لا تقبلوا، إن الآية قد ظهرت، والحجة قد تمّتْ،
اے لوگو تم قبول کرو یا نہ کرو بے شک نشان ظاہر ہو گیا اور حجت پوری ہو گئی
ولن تستطيعوا أن تُخرِجوا لنا نظيرًا آخر لهذا الخسوف والكسوف، فلا ﴿۵۸﴾
اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو پس
تُعرِضوا عن آية اللّٰه الرحيم الرؤوف. وهذا آخر كلامنا فى هذا الباب،
خداتعالیٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب میں آخری کلام ہے
ونشكر الله على تأليف هذا الكتاب، ونصلى على رسوله خاتم النبيين.
اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خداتعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خداتعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه ربّ العالمين.

اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ ربّ العالمین۔

القصيدة

فَدَتْكَ النفسُ يا خيرَ الأنامِ
تیرے پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات

رأينا آيةً تسقى وتُروِى
ہم نے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے

رأينا النَّيِّرينِ كما أشرتَا
ہم نے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تو نے اشارہ کیا تھا

بحمد اللّٰه قد خسَفا وكانا
شکر خداتعالیٰ کا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا

أتانا النصر بعد ثلاثِ مئةٍ
ہمیں خداتعالیٰ کی مدد

بدا أمرٌ يُعين الصّادقينا
وہ امر ظاہر ہوا جو صادقوں کی مدد کرتا ہے

بدا بطلٌ يحارب كلَّ خصمٍ
وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر یک دشمن سے لڑائی کرتا ہے

فليس لمنكر عذرٌ صحيح
پس منکر کا کوئی صحیح عذر نہیں ہے

فهذا يومُ تهنيةٍ وفتحٍ ﴿۵۹﴾
پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا ہے

رأينا نورَ نَبْئِك فى الظلامِ
ہم نے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا

وتشفى الغافلين من السَّقامِ
اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے

قد انخسفا لتنوير الأنامِ
بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو

شريكَىْ مِحَنِ أيّامِ الصِّيامِ
اور دونوں رمضان کی تکالیف کے شریک ہو گئے

وبعدَ مرورِ مُدّةِ ألف عامِ
تیرہ سو برس گذرنے کے بعد آئی

ولا يُبقِى شكوكَ ذوى الخصامِ
اور جھگڑنے والوں کے شکوں کو باقی نہیں رکھتا

ويضرب بالصّوارم والسّهامِ
اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے

سوى التسويل زورًا كالحرامى
سوا اس کے جو چوروں کی طرح جھوٹی باتیں آراستہ کرے

وتنجيةِ الخلائق من أثامِ
اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

إذا ما عَيَّ قومی مِنْ جوابٍ
جس وقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آ گئی
فمالوا نحو هَذْیٍ كالجَهامِ
سو بکواس کی طرف مائل ہوگئی جیسے وہ بادل جس میں پانی نہ ہو

وقالوا آيةٌ لبنی حُسينٍ
اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کے لئے ہے
ومنهم نرقُبَنْ بَعْث الإمامِ
اور انہیں میں سے امام کے پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے

فقلتُ اخْشَوا إِلٰهًا ذا جلالٍ
پس میں نے کہا کہ خدائے بزرگ سے ڈرو
وفِرّوا نحو عَينِیْ بالأُوامِ
اور میرے چشمہ کی طرف پیاس کے ساتھ دوڑو

ولا يدری الخفايا غير رَبِّی
اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا
وما الأقوام إلا كالأسامی
اور قومیں صرف نام ہیں

وأی ثبوتِ نسبٍ عند قومٍ
اور کس قوم کے پاس اپنی نسب کا ثبوت ہے
سوی الدعوی كأوهام المنامِ
بجز دعویٰ کے جو خواب کے وہموں کی طرح ہے

ونحن الوارثون كمثلِ وُلْدٍ
اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں
ورِثْنا كلَّ أموال الكرامِ
اور بزرگوں کے تمام مال کے ہم وارث ہو گئے

فتوبوا واتّقوا ربًّا قديرًا
پس توبہ کرو اور اس رب قادر سے ڈرو
مليكَ الخَلق والرسلِ العظامِ
جو خلقت اور رسولوں کا بادشاہ ہے

ومَن راما فأين يفرّ منّا
اور جو شخص ہم سے تیراندازی کرے ہم سے کہاں بھاگے گا
وإنا النازلون بأرضِ رامی
کیونکہ ہم تیر چلانے والوں کی زمین پر اتریں گے

وردنا الماءَ صفوًا غيرَ كدرٍ
ہم پانی میں وارد ہو گئے جو مصفا اور غیر مکدّر ہے
ويشرَب غيرُنا وَشْلَ الإجامِ
اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی پی رہے ہیں

أتانی الصالحون فبايَعونی
نیک لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے بیعت کی
وخافوا ربّهم يومَ القيامِ
اور خداتعالیٰ سے جزا سزا کے دن سے ڈرے

وأمّا الطالحون فأكفَرونی
جو تباہ کار تھے سو انہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا
ولعنونی وما فهِموا كلامی
اور میرے پر لعنتیں کیں اور میرے کلام کو نہ سمجھا

وأفتَوا بالهویٰ من غيرِ علمٍ
اور بغیر بصیرت علم کے اور ہوا و ہوس کے فتویٰ لکھا
وقالوا كافرٌ للكُفُر كامی
اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کے لئے گواہی کو چھپانے والا

﴿۶۰﴾ وَصالوا كالأفاعى أو ذيابٍ
اور سانپوں کی طرح انہوں نے حملہ کیا یا بھیڑیوں کی طرح
وإن اللّٰه للصِّدّيق حامى
اور راستباز کے لئے خداتعالیٰ کی حمایت کرنے والا ہے

لقد كذَبوا وخلاقى يراهم
انہوں نے جھوٹ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھ رہا ہے
وللشَّيْطان صاروا كالغلامِ
اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فلا واللّٰهِ لستُ ككافرينا
پس یہ بات نہیں اور بخدا میں کافر نہیں
فدَتْ نفسى نبيًّا ذا المقامِ
میری جان اُس نبی پر قربان ہے جو صاحب مقام محمود ہے

وأصبانى النّبىُّ بحسنِ وجهٍ
اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا
أرىٰ قلبى له كالمستهامِ
مَیں اپنے دل کو اپنے لئے سراسیمہ دیکھتا ہوں

وذِكرُ المُصطفىٰ رَوْحٌ لقلبى
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کے لئے آرام ہے
وصار لِمُهْجتى مثل الطعامِ
اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہے

وخصمى يجلَعَنْ مِن غير حقٍّ
اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے
ويأمَنُ مَكْرَ ربٍّ ذى انتقامِ
اور خداتعالیٰ کے مکر سے جو ذوانتقام ہے اپنے تئیں امن میں سمجھتا ہے

سيبكى حين يُضحِكنا القديرُ
سو وہ اس دن روئے گا جس دن خداتعالیٰ ہمیں ہنسائے گا
وقلنا الحق مِن غيرِ احُتشامِ
اور ہم نے بغیر کسی سے شرم کرنے کے سچی بات کہی ہے

يخيّبنى عدوّى مِن ورائى
میرے پیچھے سے دشمن مجھے نومید کرتا ہے
يبشّر ذو العجائب مِن قُدامى
اور میرے آگے سے میرا رب مجھے خوشی دے رہا ہے

وإنّى سوف يدركنى إلٰهٌ
اور عنقریب خداتعالیٰ میری مدد کرے گا
عليمٌ قادرٌ كهفِى مَرامِى
اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

أأنت تُكذِّبَنْ آياتِ ربّى
کیا تُو خداتعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کرتا ہے
أأنت تُعادِيَنْ سبلَ السلامِ
کیا تُو اسلام کی راہوں کا دشمن ہے

لنا مِن ربّنا نور عظيم
ہمارے لئے ہمارے رب کی طرف سے نور عظیم ہے
نُريك كما يُرَى برق الحُسامِ
ہم تجھے دکھائیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے

الاشتهار

لتَبْكيت النّصارىٰ وتَسْكيت كلّ مَن بارَى

﴿۶۱﴾

قالت النصارى إنّ لنا نصابًا تامًّا ونصيبًا عامًّا من العربية، وقد لحِقتْ بنا من المسلمين جماعةٌ سابقون فى العلوم الأدبية، وجَمٌّ غفير من أهل الفنون الإسلامية. وقالوا إن القرآن ليس بفصيح بل ليس بصحيح، وكنا على عيوبه مُطّلعين. وألّفوا كُتُبًا وأشاعوا فى البلاد، ليضلّوا الناس ويُكثروا فساد الارتداد. وقالوا إنا نحن كنّا مِن فحول علماء الإسلام وأفاضل الكرام العظام، وفكَّرْنا فى القرآن ونظرنا إلى الكلام، فما وجدنا بلاغته وفصاحته على مرتبة الحسن التام وملاحة النظام، كما هو مشهور عند العوام، بل وجدناه مملوًّا من أغلاط كثيرة وألفاظ ركيكة وحشيةٍ، وليس فى دعواه من صادقين. وكذٰلك حقّروا كتاب اللّٰه المبين، وكانوا فى سبّهم وطعنهم معتدين. فألهمَنى ربّى لأُتمّ حُجّة اللّٰه عليهم، وأُرِى الخَلق جهل الفاسقين.

فألّفتُ هذه الرسالة وجعلتُها حصّتَين حصّة فى ردّ كلماتهم، وحصّة فى آية الكسوفين. وأُقسم بالذى أنزلَ الفرقان وأكمل القرآن، لقد كان كلّهم جهلاء ، وما مسّوا العلم والعرفان، ومن قال إنى عالم فقد مان. فمن ادّعى منهم أن له دخل فى العربية، ويد طولٰى فى العلوم الأدبية، فأحسنُ الطرق لإثبات براعته وتحقيق صناعته ﴿۶۲﴾

ووزن بضاعته، أن يتصدّى ذلك المدّعى لتأليف مثل ذلك الكتاب وإنشاءِ نظيرِ هذا العُجاب، بالتزام الارتجال والاقتضاب. وإنى أمهّل النصارى مِن يوم الطبع إلى شهرين كاملين، فليُبادر من كان من ذوى العلم والعينين. وقد أُلهمتُ من ربّى أنّهم كُلّهم كالأعمٰى، ولن يأتوا بمثل هذا، وإنهم كانوا فى دعاويهم كاذبين. فهل منهم مَن يُبارز برسالة، ويجلّى فى هيجاء البلاغة عن بسالة، ويكذّب إلهامى ويأخذ إنعامى، ويتحامى اللعنةَ ويُعين القوم والملّة، ويجتنب طعن الطاعنين؟ وإنى فرضتُ لهم **خمسة آلاف** من الدراهم المروّجة بعهد مؤكَّد من الحلف بكل حال من الضيق والسعة، بشرط أن يأتوا بمثلها فُرادى فُرادى، أو بإعانةِ كلِّ مَن عادىٰ، وإن لم يفعلوا، ولن يفعلوا، فاعلموا أنهم جاهلون كذّابون، وفاسقون خبّابون. إذا ما غُلبوا خُلبوا، لا يعلمون شيئًا من علوم هذه الملّة ومعارف تلك الشريعة. يؤذون المسلمين من غير حقّ، ولا يرتاعون قهر ربّ العالمين.

ما للعدا مالوا الى الاهواء	مالوا الٰى اموالهم وعلاء
عادوا الٰهًا واسع الآلاء	مولًى ودودًا حاسم اللاواء
ملك العلٰى ومطهر الاسماء	اهل السماح واهل كل عطاء

الراقم

میرزا **غلام احمد** القادیانی عفی عنه

۱۸ مئی ۱۸۹۴ء روز جمعه

الحاشية المتعلقة بصفحه نمبر ۱۷ [۱]

﴿۲۶۱﴾

اعلم ان للمخالفين اعتراضات و شبهات فی هٰذا المقام و كلّها دالة علٰى قلة التدبّر و شدّة الخصام كاللئام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح فی الروات و اما الجواب فاعلم انا لا نسلم جرح الجارحين وقدح القادحين وهو غير ثابت عند المحققين. قال اللّٰه تعالٰى يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ [۲] فالاٰية تدل علی ان شهادة الفاسقين لا يجوز ان تُقْبَل الا بعد تحقيق يجعل المحقق كالمطمئنين. فاذا تقرر هذا فنقول ان من الاحكام القراٰنية والتاكيدات الفرقانية ان نحسن الظن فی مومن و نقول ان الدارقطنی ما اخذ هذا الحديث من هٰذه الروات الا بعد تحقيق يكفی للاثبات والا فكيف يمكن ان يروی الدارقطنی من فاسق كذاب عمدا و يجعل نفسه من الفاسقين. فلا شک انه بنی امره علی الخبر والسبر فتفكر بالانصاف والصبر ولا تكن من الزائغين. وكيف يجترء قلب مومن ان يدخل مثله فی اهل الفسق والعدوان ويجترء علٰى سبّ اهل الصلاح والايمان ويحسبه من الخائنين المفسدين. فالامر الحق الذی لا بد من قبوله والنور الذی يرحل الشک من حلوله ان الدارقطنی ما وجد فی الروات شيئا يعزی الی الهنات ورءٰ شهرة الحديث بالعينين فناب العيان مناب العدلين.

واما اذا فرضنا ان الدارقطنی رأی روات هذا الحديث من الفاسقين ثم كتبه من غير تحقيق كالمفترين الملحدين فهذا امر يجعله اول المتلطخين بالسيات و يثبت انه كان خارجا من دائرة الصلاح والتقاة بل كان شرّا مكانا من الروات فانه اخذ رواية رجلٍ كان زائغا كذابا وراوی الموضوعات وكان يضع للروافض وكان دجّالًا واكذب زمانه وناسج المفتريات وكان من المشهورين المعروفين المطعونين كما كتب صاحب صيانة الاناس

[۱] ایڈیشن ہٰذا صفحہ ۲۰۷ [۲] الحجرات: ۷

من الغزنويين. فما ظنک اتحسب الدارقطنی رجلًا فاسقًا و خارجًا من الديانة والدين.

ثم اعلم ان القراٰن الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين. بل يقول اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا [1] يعنی اقبلوا شهاداتهم بعد التحقيق وتکميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين. فمن حسن الظن ان نُقِرَّ بان الدارقطنی ما أخذ هٰذا الحديث من الرواة الا بعد ما حقق الامر وراٰهم کالثقات وصار من المطمئنين و تجد فی البخاری بعض الرواة مطعونين بزيغ المذهب وانواع السيّاٰت وللحديث طرق اُخرٰی من الثقات فلتنظر ما اخرجه نعيم بن حماد و ابوالحسن الخيری فی الجزئيات روايتا عن علی بن عبداللّٰه بن عباس فتفکر کذوی الدرايات واخرج مثله الحافظ ابوبکر بن احمد بن الحسن وکذٰلک عن کثير بن مرة الحضرمی والبيهقی والقرآن مهيمن علی کلها بالبيّنات المحکمات فمن ينکره الا من قسی قلبه وهوٰی فی هوة التعصبات وما تلمظ طعم التحقيقات و ما غاص فی لُجة الادراکات وما استخرج خبايا النکات وما يمّم الحق کالمسترشدين. وشهرة الحديث مع کثرة طرقه تدل علٰی انه قول رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم وکذلک فهم کل من علم و تعلم. و الّا فایّ حاجة الجأت الٰی ارتضاع کأس الاغيار الم تکن بِکاف احاديث خير الرسل لهداية الابرار فلم جمعوا اقوالًا ما کانت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هذا الا دجل و تلبيس و فعل الشياطين. ولا يفعل هٰکذا الا الذی سعی فی الارض ليفسد فيها ويهلک اهلها کالدجالين. واما الذی اعطی حظ من الايمان ورزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف ويستحی من اللّٰه ولا يضع غير الوحی فی موضع وحی اللّٰه ولا قول الانسان فی مقام قول الرحمان کالمجترئين وتجد کثيرًا من المرسلات فی اٰثار افضل الرسل خير الکائنات وما قال الراوون انهم القائلون وهی اقوالهم او اقوال امثالهم من اهل الصلاح والتقات بل

﴿ب﴾

[1] الحجرات: ۷

ذكروها بيقين تام وتعظيم واكرام لا ينبغى لقول احد من الصلحاء الا لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين.

فهذا دليل اكبر و برهان اعظم على انهم ما ذكروا حديثا من قسم المرسل الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول اللّٰه خاتم النبيين. وان سبب الارسال شهرة الخبر الٰى حد الكمال وكل ما هو مشهور ومتعارف ومذكور فى الرجال فلا يحتاج الى الرفع والاتصال وانما المحتاج الى الرفع اٰثار من الاحاد ليزول ظِنّة التحريف والالحاد وخطأ الراوين. وكأين من الاخبار المشهورة المسلّمة لا نشك فيها ولا نحسبها من الفرية بل نحسبها يقينًا من السنة المطهرة والشعار الاسلامية ولا نثبت انها من الاحاديث المرفوعة المتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين.

﴿ج﴾ ثم اعلم ان الاحاديث التى مشتملة على الامور الغيبية والاخبار المستقبلة ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحدثون وكمّلها الراوون بل المعيار الحقيقى الكامل ان تطابق تلك الاخبار واقعات مقصودة و امورًا موعودة معهودة ولا يبقى فرق عند المتدبرين. ومن الغٰى هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات فهو اجهل الناس بطرق التحقيقات ومبلغ علمه ان يقلد آثارا ظنية ويتبع اخبارًا ضعيفة شكية ولا يُهدٰى الٰى طرق المُهتدين.وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه بالمشاهدة كالانباء المستقبلة اذا بان صدقها بالمعاينة وثبت انها من احسن الخالقين. وهم يقرء ون حديث خير البريّة ان الخبر ليس كالمعاينة ويعلمون ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلّم ايّد المنقولات بالمعاينات وقال تنبيهًا للمعرض المائن ليس المخبر كالمعائن فرغب السامعين فى ان يقدموا شهادة المعاينين.

ومن اوهامهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة و

اوقـاتها المقدرة ليس ببعيد من الله خالق السمٰوات والارضين. وقالوا ان ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس باذن الله الـرحـمـان فكيف لا تنكسف فى آخر الزمان باذن ربّ العالمين. ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو من نوع كذب صريح و من كلمات المفترين.

وذكـر ابـن تيـمية ان هٰـذا الـقـول عن الواقدى فهو باطل بجميع ما فيه فان الواقدى ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان مقطوعًا وقول القائل ان الشـمـس كسـفت يوم العاشر بمنزلة قله طلع الهلال فى عشرين ثم مع ذلك قد شهـد الاستـقـراء الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة الله قد جرت ان الـقـمـر لا يـنـخسف الا فـى ايام كمال النور والشمس لا تنكسف الا فى اواخر ايام الشهور ولا تبديل لسنت ربّ العالمين.

وكـذلک ظهـر بناء الخسوف والكسوف علٰى هذه السنة القديمة والعادة الـمستـمرة الظاهرة فاىّ ضرورة اشتدت لكى نحرف المعنى الصحيح المعلوم واىّ مـصيبة نـزلـت لـكـى نبـدل الـمتـعـارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التى اراد الله ظهـورهـا فـلا تـكذبوا بالحق لما جاء كم ولا تعرضوا عن الثابت الموجود والمعاين الـمشهـود وقد بسطنا كلامنا دعوة للطالبين واثبتنا الامر من الكتاب والسنة واقوال الائمة وسلف الامة فهل مَن رجل يتق الله ويتخير سبل الصالحين. ﴿۷﴾

ومـن اوهـامهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد ؐالـمصطفٰى بل هو قول الامـام البـاقر ولا نجد فيه اسم سيد الورٰى واما الجواب فاعلم ان هذا امر من امور الدين وما كـان لـلباقر ولا لغيره ان يتكلم بكلام هو من شان النبيين. وما قال الامام الباقر رضى الله عنه انـه قـولـى ومـا عـزاه الٰى نفسه فهذا هو الدليل القطعى على انه قول خير المرسلين والدليل

علیـه انـه من عادة السلف انهم اذا انطقوا فی الدین بقول وما نسبوا القول المنطوق الٰی انفسهـم ولا الٰی غیـرهـم مـن الـمؤمنین. وما بحثوا فیه کالمستدلین بل نطقوا کـالمقلدین فیعنون من ذٰلک القول قول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ویذکرونه مرسلًا اشارۃ الٰی شهرتـه التی تغنی عن الاضطرار الٰی تفتیش اسناد فانه امر احکمه شهرته فما بقیت حاجة عماد آخر هذا هو الحق فتقبل ولا تکن من الممترین.

ومـن اعـظـم اوهـامهم الذی نشأ من اتباع الظن والهوا وما مص ثدی الصدق مصاصة النوی بل یتضاغی من الطوٰی انهم یقولون ان للمهدی کانت علامات قریبة من الـمـأتین فلا نقبلک ولا نصدق دعواک ابدا الا بعد ان نرٰی کلها برأی العین واما قبل ظهـورهـا فلا نظنک اِلّا مفتریا وناحت المین ومن الکاذبین وهیأت ان تُراجعک مقتنا و تـعـلـق بک ثـقتـنـا الا بعد ان یتحقق الآثار کلها فیک ولن نتقبل قبلها ما یخرج من فیک بـل نـحسبک مـن المفسدین. اما الجواب فاعلم ان هٰذه کلها اوهام کالسراب اختـلـب بها اولئک المَلَاءُ واستعذبوا عین العذاب وقام العلماء مقام المریب الخادع فـاضـلّـوا الخلق و کذبوا کلام الصادق الصادع و قلبوا الحق کالدجال الفتّان واغربوا فـی الافتنان وجاؤ بتلبیس مبین. والحق الذی یلمع کذکاء وینیر القلوب بضیاء فهو ان الاثـار الـمشتـمـلة عـلـی الانباء المستقبلة لیست سواء بل علٰی اقسام ودرجات فمنها کبیـنات ومنها کمتشابهات فالخبر الذی حصحصت انوار ظهوره وتبینت لمعات نوره وبـان صـدقـه وحـقیـقته وانکشفت سککه وطریقته وعرفه عقول الاکیاس وشهد علیه شهـداء الـقیـاس فـظهر ان له سمتًا حسنةً من حلیة الصداقة وقد فتّشت وحقّقت علٰی حسـب الطاقة وما بقی کسر ملغزٍ او کلام موجز بل استبان الحق ولمع الصدق وجمع کـلـمـا یشـفی العلیل ویروی الغلیل وراٰه حزب من المعائنین. فهذا الخبر قد دخل فی

سلسلة البينات ولا يتطرق ضعف اليه ولو خالفه الوف من الروات وروايات الثقات
فان المشاهدات لا تبطل بالمنقولات والبديهيات لا تزيف بالنظريات مثلًا ان كنت ﴿۵﴾
تعلم انک حی و بقيد الحيات فكيف تصدق موتک بكثرة الشهادات فكذلک اذا
حصحص امر وبان فلا يقال ان راويه كان كاذبا فكذب ومان و اذا بلغت الانباء الٰى
مرتبة البينات فلا تحتاج صدقها الٰى تحقيق تقوى الروات بل هٰذه حيل وُضعت
لاخبار ماخوذة من الاحاد ولو كانت متواترة ما كانت محتاجة الٰى هٰذا العماد
وصدق البينات بين كالشمس فی نصف النهار ولا يكذبها الا من كان جاهلًا او من
الاشرار واما الاخبار التی ما بلغت الٰى هذه المرتبة فهی لا تطفئ نور البينات
المشهورة البديهة ولو كانت مائة الف فی العدة فانها ليست بيّنة الانوار بل فی حجب
الاستتار ولو فرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الروات فلا تزول منها الحقائق الثابتة
كالمرئيات بل نُؤولها ونحتاج حينئذٍ الى التأويلات فان الاحاد من الاخبار ما بلغت
الٰى حدّ التواتر عند اولی الابصار فصدقها اعتبارية لا حقيقية كالامور المجرّبة فانا لا
نعرفها الا باعتبار رواة ظننا انهم من اهل التقوٰى والضبط والحفظ والمعرفة ونسبت
هذه القاعدة الٰى تحقيقات مبنية على المعائنة كنسبة التيمم الى الوضوء عند اهل
التحقيق والخبرة فالذی فتح اللّٰه عليه ابواب الحقائق من وسائل حقيقية كاشفةٍ
للغطاء او من الهامات صحيحة صريحة منزهة عن دخن الخفاء فوجب عليه ان لا
يتوجه الى ما يخالفه ولا يؤثر الظن على اليقين وانتم يا متبعی الظنون قد نسيتم الحق
عمدًا وتخيرتم الظنيات معتمدين اودًا ونسيتم الذی يعلّم رشدًا وقد قال ان الظن لا
يغنی من الحق شيئًا والقول الثابت بوسائل حقيقية لا اعتبارية يشابه محكمات الفرقان
والامر الذی لم يثبت الا بوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القراٰن فالذين فی قلوبهم
مرض يتبعون المتشابهات ويتركون المحكمات البيّنات ومن لم

يبلغ كلامه الٰى يقين تام مملو من انوار فما هو الا كسمار فمن الديانة ان نجعل المتشابهات تابعة للبيّنات فاذا وجدنا ان واقعة من الواقعات قد تبيّنت و انوار صدقه ظهرت فعلينا ان نؤول كلما يخالفه من الروايات ونجعله تحتها بحسن النيّات ومن لم يقتد بهذه القاعدة فلم تزل نفسه فى غيّ حتى تهلكه غيّه بمدى الجهلات والعاقل المتدبر ينظر فى كيفية تحقق الاخبار فى صور كثرة الاثار فاذا رأى خبرا من الاخبار المستقبلة والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالامور البديهية المحسوسة فلا يبالى آثارًا ما ثبتت الٰى هذه المرتبة ولو كانت رواتها كلهم ثقاتا ومن الزمر المسلّمة بل يعرض عن كل ما خالف طرق الامور الثابتة ويحسبه كالامتعة الردية ولا يشترى ﴿۱۰﴾ الاحتمالات الضعيفة بالامور البيّنة القوية الواضحة ويعلم ان الخبر ليس كالمعاينة وهذا هو القانون العاصم من العثرة والمذلّة فان الامر الذى ثبت بالدلائل القاطعة كيف يزول بالاخبار الاحتمالية وليس المخبر كالمعاين عند المحققين. انسيت قول خاتم النبيين او كنت من المجانين. والذين يجوّزون تقديم الآثار الضعيفة على الاخبار الثابتة المشهودة. اعجبنى كيف ساغ لهم ذٰلک بعد ما انكشف الغطاء عن وجه الحقيقة وكيف قنعوا على الظنون بعد ما جاء الحق وتجلت انوار اليقين. هذا وقد امررنا النظر على آثارهم وامعنا فى اخبارهم فما وجدنا فى ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفى روايات المهدى كثير من التناقضات وانواع الفساد فهذا القانون الذى ذكرته والمعيار الذى قررته خير ومبارک للذين يريدون تنقيح الامور والتفصى من الزور والمحذور وهو انفع واطيب فى اعين المحققين وقول فصل للمتنازعين. فعليک ان تحقق امرًا من الامور حتى يظهر كالبينات ولا يبقى فيه رائحة من المتشابهات فاذا رئيت انه حصحص وما بقى فيه ظلام الخفاء وظَهَرَ كظهور الضياء فاجعله قيّما وبعلا للمتشابهات التى ما انكشفت

كـالبيّـنـات فـان انتـظم بينهما الوفاق و الا فالطلاق و التبرّی و الانطلاق و عليک ان تـؤمن بالبيّنات المحكمات علٰى وجه البصيرة مع الاتباع و الاقتداء وترد علم حقيقة الـمتشـابهـات الثـابتة الٰی حضرة الكبرياء مع ايمانک المجمل بتلک الانباء وهذا هو طريق الا تقاء وسيرة الا تقياء وهـذا هـو القانون العاصم من الخطأ او المنجی من بـلية تشـاجـر الأراء واذا رأيـنا بناء الكسوف و الخسوف برعاية هذا القانون فوجدنا ذلک الـنبـأ ثابتا و لامعا كالدر المكنون فكلما رئينا من رواية لا توافقه و لا تطابقه بل وجدناها كمطية ابية القياد او كاوابد كثيرة الشراد فاعرضنا عنها كاعراض الصالح مـن الفساد فخذ تلک النكات و تب مما فات كالصالحين و اما قولک ان الحديث يدل علٰى خسوف القمر فی اوّل الليلة فهذا جهل وحمق ونبكی علی عجزک وعلٰی هٰـذه العَيلة يا مسكين انظر فی الكتاب المسمی **لِسَانُ العَرَب** الذی لم يؤلف مثله عـنـد اهـل الادب قال الهلال غرة القمر حين يهلّ الناس فی غرّة الشهر وقيل يسمّٰی هـلالًا لليلتين من الشهر ثم لا يسمٰی به الٰی ان يعود فی الشهر الثانی و قيل يسمٰی به ثـلـث ليـال ثـم يسمّی قمرًا و قيل يسمّاه حتی يحجر و قيل يسمٰی هلالًا الٰی ان يبهر ضوءه سـواد الليل وهذا لا يكون الا فی الليلة السابعة قال ابو اسحاق و الذی عندی ومـا عـليـه الا كثر ان يسمٰی هلالًا ابن ليلتين فانه فی الثالثة يتبيّن ضوء ه فانظر يا ذی العينين ان كنت من الطالبين.

﴿ز﴾ وَالآن نـرسـم لک جـدولا ونـريک ان رسول اللّٰه صلعم ما سمی القمر فـی ليـلة اولٰـی من الشهر قمرًا بل سماه هلالًا فان كنت تنكره فاخرج لنا خلاف ذلک و الا فـاقبـل مـا ثبـت مـن رسـول الـلّٰـه صـلـی اللّٰه عليه وسلّم ان كنت من المؤمنين.

التعداد	اسم الكتاب	الصفحة	فی ایّ مقام	المطبع	حصّة من متن الاحاديث
۱	صحیح البخاری	۲۵۵	کتاب الصوم باب رؤية الهلال	احمدی میرٹھ	قال ثنی عقیل و یونس لهلال رمضان الخ
۲	//	//	// //	//	قول النبی صلعم اذا رایتم الهلال فصوموا
۳	//	۲۵۶	// //	//	لا تصوموا حتی تروا الهلال الخ
۴	صحیح مسلم	۳۴۷	کتاب الصيام باب وجود صوم رمضان لروية الهلال	انصاری دهلی	عن ابن عمر عن النبی صلعم انه ذکر رمضان فقال لا تصوموا حتی تروا الهلال
۵	//		// //	//	قال رسول اللّٰه صلعم الشهر تسع وعشرون فاذا رايتم الهلال
۶	//		// //	//	قال رسول اللّٰه صلعم اذا رايتم الهلال
۷	//	۳۴۸	// //	//	ذکر رسول اللّٰه صلعم الهلال
۸	//	//	باب بيان ان لكل بلد الخ	//	واستهل علی رمضان وانا بالشام فرايت الهلال
۹	//	//	// //	//	ثم ذکر الهلال فقال متی رايتم الهلال
۱۰	//	//	// //	//	قال ترایناالهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال الخ
۱۱	//	//	// //	//	انا راينا الهلال فقال بعض القوم الخ
۱۲	//	۳۴۹	باب معنی قوله صلی اللّٰه الخ	//	قال اهللنا رمضان
۱۳	سنن دارقطنی	۲۳۲	کتاب الصيام باب الشهادة علی روية الهلال	فاروقی دهلی	فقال من رای الهلال
۱۴	//	//	// //	//	وانهما اهلاه بالامس
۱۵	//	//	// //	//	ان الاهلة بعضها اکبر من بعض فاذا رايتم الهلال
۱۶	//	//	// //	//	اذا رایتم الهلال
۱۷	//	//	// //	//	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رايتم الهلال
۱۸	//	//	// //	//	رای الهلال
۱۹	//	۲۳۳	// //	//	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رايتم الهلال
۲۰	//	//	// //	//	انهما اهلاه
۲۱	//	//	// //	//	ان الاهلة بعضها اکبر من بعض فاذا رايتم الهلال
۲۲	//	//	// //	//	انهما اهلاه بالامس
۲۳	//	//	// //	//	فشهدا عند النبی صلعم باللّٰه لا هلا الهلال امس

﴿ح﴾

التعداد	اسم الکتاب	الصفحة	فی ایّ مقام	المطبع	حصّة من متن الاحادیث
۲۴	سنن دار قطنی	۲۳۲	کتاب الصیام باب الشهادة علٰی رؤیة الهلال	فاروقی دهلی	انهم راوا الهلال
۲۵	//	//	// //	//	فشهدوا انهم رأو الهلالّ بالامس
۲۶	//		// //	//	ان رجلا شهد عند علی بن ابی طالبؓ علی رؤیة هلال رمضان
۲۷	//		// //	//	قال الشافعی فان لم تر الصامة هلال رمضان
۲۸	//		// //	//	قال الشافعی من رای هلال رمضان وحده فلیصمه و من رای هلال شوال
۲۹	//		// //	//	وقال مالک فی الذی یری هلال رمضان
۳۰	//		// //	//	ومن رای هلال شوال
۳۱	//	//	// //	//	قد راینا الهلال
۳۲	//	//	// //	//	قال اهللنا هلال ذی الحجة
۳۳	//	//	// //	//	راینا الهلال فقال بعضهم هو لثلث وقال بعضهم للیلتین
۳۴	//	//	// //	//	انا راینا الهلال
۳۵	//	۲۳۴	باب معنی قوله صلی اللّٰه الخ	//	قال اهللنا هلال رمضان
۳۶	//	//	کتاب الصیام باب الشهادة علی روية الهلال	فاروقی دهلی	واستهلّ علی رمضان وانا بالشام فرایتُ الهلال
۳۷	//	//	// //	//	ذکر الهلال متی رأتیم الهلال
۳۸	//	//	// //	//	رجلان یشهدان عند النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انهما اهلاه بالامس
۳۹	//	۲۳۵	// //	//	اصبح رسول اللّٰه صلعم صائما صبح ثلثین یوما فرأی هلال شوال
۴۰	//	//	// //	//	قال رای هلال شوال
۴۱	//	//	// //	//	حتی تروا الهلال
۴۲	//	//	// //	//	سالت الزهری عن هلال شوال
۴۳	ترمذی	۱۲۱	ابواب الصوم باب ما جاء فی احصاء هلال	فخر المطابع دهلی	احصو هلال شعبان لرمضان
۴۴	مشکوٰة	۱۶۲	کتاب الصوم باب رؤیة الهلال	بمبئی ۱۲۸۲ھ	قال رسول اللّٰه صلعم لا تصوموا حتی تروا الهلال
۴۵	//	//	// //	//	قال رسول اللّٰه صلعم احصوا هلال شعبان لرمضان
۴۶	//	//	// //	//	انی رایت الهلال یعنی هلال رمضان
۴۷		//		//	قال ترااى الناس الهلال
۴۸		۱۶۷		//	ترااینا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن لیلتین
۴۹		//		//	اهللنا رمضان

الكلامُ الكُلّى

فى تَنْبيه المُكفِّرين المجترئين وإتمام الحُجّة على المزوّرين المكذّبين

اعلـمـوا أن هذا الكتاب يؤدّب كلَّ من اجترأ على أولياء الرحمن، وغفل عن مـراتـب أهـل العرفان، وقد ألّفتُ حصّتَيه بفضل الله المنّان، فهُما كرامتان لعبدٍ لا يعلم شيـئـا إلا مـا عـلّمه إلهامُ القدير الحنّان. وإن اللّٰه يؤيّد قومًا بلغوا فى الإخلاص مقاما لم يبـلـغـه أحد من أهل الزمان، ويُعطى لهم ما لم يُعطَ أحد من نوع الإنسان، ويجعل بركة فـى أفعـالهـم وأقـوالهـم، ونـورًا فـى أنـظـارهم وأفكارهم، ويُرِى الخَلْق أنهم كانوا من الـمـؤيَّدين المقبولين. وكذٰلک جرت سُنّته واستمرت عادته أنه يُكرِم المتّقين، ويُهين الـفـاسـقيـن، ولا يـضيّـع عباده المخلصين. وإذا أعطاهم أمرًا لإظهار كراماتهم وإعلاء مـقـامـاتهـم، فـالـمـخـالـفـون لا يقدرون أن يأتوا بمثله ولو أفنَوا أعمارهم فى الأفكار، وأهـلـكوا أنفسهم فى الإنظار، وما كان لعبد أن يُبارز اللّٰه وعباده المنصورين. فإن العلم المأخوذ عن المحدَثات لا يساوى علمًا حصل من ربّ الكائنات، وهل يستوى البصير والـذى كـان من العمين؟ وهل يستوى الذين يتمتعون ببركات السماء والذين هم أهل الأرضين؟ كلا بل يجعل اللّٰه لأوليائه فرقانًا، ويزيدهم علمًا وعرفانًا، ويُعينهم فى طرقهم كلها رحمةً منه وحنانًا، ويُبطِل كيد المفسدين. وإذا أراد اللّٰه أن يُخزى عبدًا من العباد، فيـجعله من أعداء أوليائه ومن أهل العناد، فيتكلم فيه ويؤذيه، وتخرُج كلماتُ الشر مِن فيـه، وربـمـا يُـمهِله ربُّه لقلّةِ فهمه وكثرة وهمه، وعجزِه عن إدراک السرّ ومبانيه لعلوّ معانيه، فإذا فهِم الحقيقةَ وما اختار الطريقة فيسقط مِن عينِ رعاية الرحمٰن، وينـزع اللّٰه مـنـه نـورَ الإيمان، ويُلحِقه بالخاسرين. وهذا نوع من أنواع كرامات الأولياء ، فإن اللّٰه يُـخزى لإكـرامهـم كـلَّ أهـل الـدعـاوى والـريـاء . فـالذين يرموننى بالكفر والزندقة، ويـحسبـوننى من الكَفَرة الفَجَرة، كـ**الشيخ البطالوى** ذى الـنخوة والبطالة، وكلّ مَن أفتـى بـكـفـرى ونسَبـنـى إلـى الـفسـق والـضـلالة، وما حمَل كلماتى على المحامل الـحسـنة، فهـا أنـا أدعـوهـم كـلهـم كـدعـوتـى لـلـنـصـارى لهذه المقابلة وأناديهم

لهـذه الـمـنـاضلة، إن كانوا من الصادقين، وعُلّمتُ من ربّى أنهم من المغلوبين. ووالله إنى لستُ من العلماء ولا من أهل الفضل والدهاء ، وكلّ ما أقول من أنواع حسن البيان أو مـن تـفسيـر القرآن، فهو من الله الرحمٰن. وكل ما أخطأتُ فيه فهو منّى، وكل ما هو حـق فهـو مـن ربـى. وإنّ ربّـى أروانـى مـن كأس العرفان، ومع ذلک ما أُبرّء نفسى من السّهـو والـنسيـان، وإن الـلّـه لا يتـركنى على خطأٍ طرفةَ عين، ويعصمنى من كلّ مَيْن، ويـحـفَـظنى من سبل الشياطين. فيا أهلَ الأهواء والدعاوى والرياء ، إن كنتم تحسبون أنـفسكم من أولى العلم والفضل والدهاء ، أو من الصلحاء والأولياء والأتقياء ، أو من الـذين يُسمَع دعاؤهم كالأحبّاء ، فأْتوا بمثل ذلک الكتاب فى جميع الأنحاء ، وأَرُونى عـلـمـكـم وقـدركم فى حضرة الكبرياء . وإن لم تفعلوا ولن تفعلوا يا معشر السفهاء ، فتَـأدّبـوا مـع أهـل الـحق والنور والضياء ، ولا تعتدوا كل الاعتداء ، وما هذا إلا صنيعة الربّ القوىّ، لا فعل الغرباء والضّعفاء . وإن الكرامات تظهَر فى وقت توهين الأعداء ، وإن عبـاد الله يُنصَرون عند انتهاء الجَور من أهل الجفاء ، وإذا بلغ الظلم غايتَه فيدركهم رب السـماء . فتوبوا من المعائب والعثرات، وبادِروا إلى الحسنات والصالحات، وإن الـحـزامة كـل الـحـزامة فـى قبـول الكرامة، فاقبَلوها قبل الندامة، واتّقوا سوادَ الخزى والـمـلامة ونـكـالَ الـقيـامة، فـطـوبـى لـكم إن جئتم كالتائبين المتندّمين.وهذا خاتمة الـنـصيـحة وخـاتـمة إفـحـام الـعِـدا وإتمام الحجة، والسلام على من قبِلنا قبل المذلّة، وترَک سبيل المجرمين. وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

الــــــراقــــم الـــــحـــــقيـــــر

المفتقر إلى الله الصمد **غلام أحمد** عافاه الله وأيّد

وكان هذا مكتوبًا فى ذى القعدة سنة ۱۳۱۱ مِن

هجرةِ نبىِّ العهد ومقبولِ الأحد صلى الله عليه وسلم

من الأزل إلى الأبد

ٹائیٹل بار اوّل

الحمد للہ الذی وفقنا لتالیف رسالتنا ھذہ التی الفت
لافحام المولوی رسل بابا الامرتسری وتبکیتہ وفُصّل فیہ
کل امر لتسکیتہ وسمیت

اِتْمَامُ الْحُجَّةِ

علی الذی لجّ وزاغ

عَنِ الْمَحَجَّةِ

وطبعت فی مطبع گلزار محمدی فی بلدۃ لاھور سنہ ۱۳۱۱ھ

تعداد جلد ۷۰۰ | قیمت فی جلد ۳ ر

﴿۲﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰه الذی یقیم حجته فی کل زمان، ویجدّد ملّته فی کل أوان، ویبعث مصلحا عند کل فساد، وینتاب الخَلْقَ منه هادٍ بعد هادٍ، ویمنّ علی عباده بإراءة طرق سَداد، ویسوّی الصراط للمتأهّبین. یهدی الخَلق بکتابه إلی أسراره، ولا یُسمَح عقل بکشف أستاره، یُلقی الروح علی من یشاء من عباده، ویفتح علی من یشاء أبواب إرشاده، فلا یغشاه درنٌ ولا ینتطحه قرنٌ، ویُدخله فی الطیبین. یدعو من یشاء، ویطرد من یشاء، ویُخیّب من یشاء، ویُعطی من یشاء من نعماء عظمی، ویجعل رسالاته حیث یشاء، ویعلم مَن بها أحقّ وأولی. الناس کلّهم ضالّون إلّا من هداه، وکلهم میّتون إلا من أحیاه، وکلهم عُمیٌ إلّا من أراه، وکلهم جیاع إلّا من غذّاه، وکلهم عِطاش إلا من سقاه، ومن لم یهده فلا یکون من المهتدین. والصلاة والسلام علی رسوله ومقبوله محمد خیر الرسل وخاتم النبیین، الذی جاء بالنور المنیر، ونجّی الخلق من الظلام المبیر، وخلّص السالکین من اعتیاص المسیر، وهیّأ لهم زادًا غیر الیسیر، وآتی صُحُفًا مُطهَّرة کشجرة طیّبة، اغتذی کل طالب بجَنی عُودها، ورغبت کل فطرة سلیمة فی استشارة سعودها، وما بقی إلا الذی کان شقیَّ الأزل ومن المحرومین. والسلام علٰی آله الطیبین الطاهرین، الذین أشرقت الأرض بنورهم، وظهر الحق بظهورهم، ولا شک أنهم کانوا بُدورَ الإمامة، وجبال طرق الاستقامة، ولا یُعادیهم إلّا من کان مورد اللعنة، وزائغا عن المحجّة، ورحِم اللّٰه رجلا جمَع حُبّهم مع حبّ الصُحُبة أجمعین. وعلی أصحابه وصفوة أحبابه الذین کانوا له أتبَعَ مِن ظلّه، وأطوَعَ من

فعله. تركوا بروق الدنيا وزينتها برؤية لَعُلِه؛ ونهضوا إلى ما أُمروا بإذعان القلب وسعادة السيرة، وجاهدوا فى اللّٰه على ضعف من المريرة، و ما كانوا قاعدين. تبتّلوا إلى اللّٰه تبتيلا، وجمعوا خزائن الآخرة وما ملكوا من الدنيا فتيلا، وما مالوا إلى امتراء المِيرة، وبذلوا أنفسهم لإشاعة الملّة، وقَفَوا ظلالَ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حتى صاروا من الفانين. شرَوا أنفسهم ابتغاء مرضاة الربّ اللطيف، و رضوا لمرضاته بمفارقة المألف والأليف، وأنحوا أبصارهم عن الدنيا وما فيها، وأخذتهم جذبةٌ عظمى فجُذبوا إلى اللّٰه ربّ العالمين. ﴿۳﴾

أما بعد فاعلم أن أُخُوّة الإسلام يقتضى النصح وصدق الكلام، ومن أُعطىَ علمًا من علوم فأخفاه كسرٍّ مكتوم فهو أحد من الخائنين. وإن العلوم لا تنتهى دقائقها، ولا تُحصى حقائقها، ولا مانع لظهورها، ولا محاق لبدورها، وكم من علم تُرِك للآخرين. وقد علّمنى ربّى من أسرار، وأخبرنى من أخبار، وجعلنى مجدّد هذه المائة، وخصّنى فى علومه بالبسطة والسعة، وجعلنى لرسله من الوارثين. وكان من مفائح☆ تعليمه، وعطايا تفهيمه، أن المسيح عيسى بن مريم **قد مات بموته الطبعىّ وتُوفّى** كإخوانه من المرسلين. وبشّرنى وقال إن **المسيح الموعود** الذى يرقبونه **والمهدى المسعود** الذى ينتظرونه **هو أنت**، نفعل ما نشاء فلا تكوننّ من الممترين. وقال **إنّا جعلناك المسيح ابن مريم**، ففَضَّ خَتْمَ سِرِّه وجعلنى على دقائق الأمر من المطّلعين. وتواترت هذه **الإلهامات**، وتتابعت **البشارات**، حتى صرتُ من المطمئنين. ثم تخيّرتُ طريق الحزامة، ورجعتُ إلى كتاب اللّٰه خفيرِ طرق السلامة، فوجدتُه عليه أوّلَ الشاهدين. و أىُّ بيان يكون وضحَ☆☆ من بيانه **يَاعِيسٰى إِنِّى مُتَوَفِّيكَ**؟ فانظُرْ، هداك اللّٰه قبلَ تَوَفّيك وجعَلك من المستبصرين.

وأكّده اللّٰه بقوله **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى**، ففَكِّرْ فيه يا من آذيتنى، وحسبتنى من الكافرين. وهذا نصّ لا يردّه قولُ مُبارٍ بآثار، ولا يجرحه سهمُ مُمارٍ فى مضمار، ولا

☆ يبدو انه سهو الناسخ ولعل الصحيح " منائح". (الناشر)

☆☆ هذا سهو من الناسخ والصحيح "اوضح". (الناشر)

ينكره إلّا من كان من الظالمين. والذين غاض دَرُّ أفكارهم، وضعفت جوازل أنظارهم، لا ينظرون إلى كتاب الله وبيّناته، ويتيهون كرجل تبع جهلاته، ويتكلمون كمجانين. يقولون إن لفظ التوفّى ما وُضع لمعنى خاص بل عمّت معانيه، وما أُحكمتْ مبانيه، وكذلك يكيدون كالمفترين. وإذا قيل لهم إن هذا اللفظ ما جاء فى القرآن كتاب الله الرحمن إلّا للإماتة وقبضِ الأرواح المرجوعة، لا لقبضِ الأجسام العنصرية، فكيف تصرّون على معنى ما ثبت من كتاب الله وبيان خير المرسلين صلى الله عليه وسلم؟ قالوا إنّا ألفَينا آباءنا على عقيدتنا ولسنا بتاركيها إلى أبد الآبدين.

ثم إذا قيل لهم إن خاتم النبيين وأصدق المفسرين فسّر هكذا لفظ التوفّى فى تفسير هذه الآية؛ أعنى تَوَفَّيْتَنى، كما لا يخفى على أهل الدراية، وتبِعه ابن عباس ليقطع عرق الوسواس، وقال متوفِّيك مميتُك، فلِمَ تتركون المعنى الذى ثبت مِن نبىّ كان أوّل المعصومين، ومِن ابن عمّه الذى كان من الراشدين المهديين؟ قالوا كيف نقبل ولم يعتقد بهذا آباؤنا الأوّلون؟ وما قالوا إلّا ظلمًا وزورًا ومن الفِرْية ولمّ يحيطوا آراءَ سلفِ الأمّة إلّا الذين قربوا منهم من المخطئين، وما تبعوا إلا الذين ضلّوا من قبل من فَيْجٍ أعوَجَ ومن قوم محجوبين. فما زالوا آخذين بآثارهم حتى حصحص الحق، فرجع بعضهم متندّمين. وأمّا الذين طبَع الله على قلوبهم فما كانوا أن يقبلوا الحق وما نفعهم وعظ الواعظين. والعلماء الراسخون يبكون عليهم ويجدونهم على شفا حفرة نائمين. ﴿۴﴾

يا حسرة عليهم! لِمَ لا يفكّرون فى أنفسهم أن لفظ **التوفّى** لفظٌ قد اتضح معناه من سلسلة شواهد القرآن، ثم من تفسير نبىّ الإنس ونبىّ الجانّ، ثم مِن تفسير صحابىّ جليل الشان، ومَن فسّر القرآن برأيه فهو ليس بمؤمن بل هو أخ الشيطان، فأى حجة أوضحُ من هذا إن كانوا مؤمنين؟ ولو جاز صرفُ ألفاظ تحكُّمًا من المعانى المرادة المتواترة، لارتفع الأمان عن اللغة والشرع بالكلية، وفسدت العقائد كلها، ونزلت آفات على الملّة

والدّين. وكل ما وقع فى كلام العرب من ألفاظ وجب علينا أن لا ننحت معانيها من عند أنفسنا، ولا نقدّم الأقلّ على الأكثر إلا عند قرينة يوجب تقديمه عند أهل المعرفة، وكذلك كانت سُنن المجتهدين.

ولما تفرقت الأمّة على ثلاث وسبعين فِرقة من الملّة، وكلٌّ زعم أنه من أهل السنّة، فأيُّ مخرج من هذه الاختلافات، وأىّ طريق الخلاص من الآفات من غير أن نعتصم بحبل اللّٰه المتين؟ فعليكم معاشر المؤمنين باتباع الفرقان، ومن تبِعه فقد نجا من طرق الخسران. ففكِّروا الآن، إن القرآن يتوفّى المسيح ويكمل فيه البيان، وما خالفه حديث فى هذا المعنى بل فسّره وزاد العرفان، وتقرأ فى **البخارى والعينى وفضل البارى** أن **التوفّى** هو **الإماتة**، كما شهد ابنُ عبّاس بتوضيح البيان، وسيّدُنا الذى إمام الإنس ونبىّ الجانّ، فأىّ أمرٍ بقى بعده يا معشر الإخوان وطوائف المسلمين؟

وقد أقرّ المسيح فى القرآن أن فساد أمّته ما كان إلا بعد موته، فإن كان عيسى لم يمت إلى الآن، فلزمك أن تقول إن النصارى ما أفسدوا مذهبهم إلى هذا الزمان. والذين نحتوا معنى آخر **للتوفّى** فهو بعيد عن التشفّى، وإن هو إلا من أهوائهم، وفساد آرائهم، ما أنزل اللّٰه به من سلطان، كما لا يخفى على أهل الخبرة وقلبٍ يقظان. وإن لم ينتهوا حقدًا، وأصرّوا على الكذب عمدًا، فليُخرجوا لنا على معناهم سندًا، وليأتوا من اللّٰه ورسوله بشرح مستند إن كانوا صادقين. وقد عرفتم أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ما تكلَّمَ بلفظ **التوفّى** إلا فى معنى الإماتة، وكان أعمقَ الناس علما وأوّلَ المبصرين. وما جاء فى القرآن إلّا لهذا المعنى، فلا تحرّفوا كلمات اللّٰه بخيال أدنٰى، ولا تقولوا لما تصِف ألسنتُكم الكذبَ ذلك حق وهذا باطل، واتقوا اللّٰه إن كنتم متقين.

لِمَ تتبعون غلطًا ورجمًا بالغيب، ولا تبغون تفسير مَن هو منزّه من العيب ﴿۵﴾

وكان سيّدَ المعصومين؟ فاجتنبوا مثل هذه التعصّبات، واذكروا الموت يا ذُودَ المَمات، أتُتركون فى الدنيا فرحين؟ فاذكروا يومًا يتوفّاكم اللّٰه ثم تُرجعون إليه فُرادى فُرادى، ولا ينصركم مَن خالف الحق وعادى، وتُسألون كالمجرمين.

وأمّا قول بعض الناس من الحمقى أن الإجماع قد انعقد على رفع عيسى إلى السماوات العُلى بحياته الجسمانى لا بحياته الروحانى، **فاعلم** أن هذا القول فاسد ومتاع كاسد، لا يشتريه إلّا من كان من الجاهلين. **فإنّ المراد من الإجماع إجماع الصحابة، وهو ليس بثابت فى هذه العقيدة**، وقد قال ابن عباس **متوفّيك مميتك**، فالموت ثابت وإن لم يقبل عفريتُك. وقد سمعتَ يا من آذيتنى أن آية فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى تدل بدلالة قطعية و عبارة واضحة أن الإماتة التى ثبتت من تفسير ابن عباس، قد وقعت وتمّت وليس بواقع كما ظن بعض الناس. أفأنت تظن أن النصارى ما أشركوا بربهم وليسوا فى شُرُك كالأسارى؟ وإن أقررت بأنهم قد ضلوا وأضلوا، فلزمك الإقرار **بأنّ المسيح قد ماتَ وفاتَ**، فإنّ ضلالتهم كانت موقوفة على وفاة المسيح، فتفكَّر ولا تُجادل كالوقيح. وهذا أمر قد ثبت من القرآن، ومن حديث إمام الإنس ونبيّ الجانّ، فلا تسمع رواية تخالفها، وإن الحقيقة قد انكشفت فلا تلتفت إلى من خالفها، ولا تلتفت بعدهاإلى رواية والراوى، ولا تُهلك نفسَك من الدعاوى، وفكِّر كالمتواضعين. هذا ما ذكّرناك من النبى والصحابة لنزيل عنك غشاوة الاسترابة، وأما حقيقة **إجماع** الذين جاء وا بعدهم، فنُذكّرك شيئا من كَلِمِهم، وإن كنتَ من قبل من الغافلين.

فاعلم أن **الإمام البخارى**، الذى كان رئيس المحدِّثين من فضل البارى، كان **أول المقِرّين بوفاة المسيح**، كما أشار إليه فى الصحيح، فإنه جمَع الآيتين لهذا المراد، ليتظاهرا ويحصل القوة للاجتهاد. وإن كنتَ تزعم أنه ما جمع الآيتين المتباعدتين لهذه النيّة، وما كان له غرض لإثبات هذه العقيدة، فبيِّنْ لِمَ جمع

الآيتين إن كنتَ من ذوى العينين؟ وإن لم تبيّن، ولن تبيّن، فاتّق اللّٰه ولا تُصرّ على طرق الفاسقين.

ثـم بعد **البخارى** انـظـروا يـا ذوى الأبـصـار، إلى كتابكم المسلّم ”**مجمَع البحار**“، فـإنـه ذكـر اختـلافـات فـى أمر عيسى عليه السلام، وقدّم الحياة ثم قال: **وقال مالک مات**. فـانـظروا ”المجمع“ يا أهل الآراء، وخذوا حظّا من الحياء، هـذا هـو الـقول الذى تكفرون به وتقطعون ما أمر اللّٰه به أن يوصل وباعدتم عن مقام الا تّـقـاء، أليـس مـنـكـم رجـل رشيـد يـا مـعشـر الـمـفتتنين؟ وجـاء فى الطبرانى والـمستـدرک عـن عـائشة قـالـت قـال رسـول الـلّٰه صلعم إن عيسى بن مريم عاش عشـريـن ومائة سنة. ثمّ بـعـد هـذه الشهادات، انظروا إلى **ابـن الـقيّم المحدّث** المشهود له بالتدقيقات، فإنه قال فى ”**مدارج السالكين**“ إنّ **موسٰى وعيسٰى لو** كـانـا حيَّين ما وسعهم☆ إلا اقتـداء خـاتـم الـنبيّين. ثم بعد ذلک انظروا فى الرسالة ”**الفوز الكبير وفتح الخبير**“ التى هى تفسير القرآن بأقوال خير البريّة، وهى من ولـى الـلّٰـه الـدهلوى حكيم الملّة، قال **متوفّيک مميتُک**. ولـم يـقل غيرها من الـكـلـمة، ولـم يـذكـر مـعـنـى سـواها اتّباعا لمعنى خرج من مشكاة النبوّة. ثم انظر فى ”الكشّاف“، واتق اللّٰه ولا تَخْتَرْ طرق الاعتساف كمجترئين. ﴿۲﴾

ثـم بـعـد ذلک تـعلمون عقيدة الفِرق **الـمعتزلة**، فـإنهـم لا يعتقدون **بـحيات عيسٰى**، بل أقرّوا بموته وأدخلوه فى العقيدة. ولا شک أنهم من المذاهب الإسلامية، فـإن الأمّة قـد افتـرقت بعد القرون الثلا ثة، ولا ينكر افتراق هذه الملّة، والمعتزلة أحد مـن الـطـوائف الـمتـفـرّقة. وقال الإمام عبد الوهاب الشعرانى المقبول عند الثقات، فى كتـابـه الـمعروف باسم ”الطبقات“ وكان سيدى أفضل الدين رحمه اللّٰه يقول كثير من كـلام الـصـوفية لا يتـمشى ظاهره إلا على قواعد المعتزلة والفلاسفة، فالعاقل لا يُعادر إلـى الإنـكـار بـمـجـرّد عـزاء ذلک الـكـلام إليهـم، بل ينظـر ويتـأمل فـى أدلّتهم.

☆ يبدو ان الالف سقط هنا سهوا والصحيح ”وسعهما“. (الناشر)

ثـم قـال ورأيت فی رسالة سيـدی الشيـخ مـحمد المغربی الشاذلی اعلم أن طـريـق الـقـوم مبنی علی شهود الإثبات، وعلی ما يقرب من طريق المعتزلة فی بعض الـحالات. هذا ما نقلنا من لواقح الأنوار، فتدبّر كالأخيار، ولا تعرض كالأشرار، ولا تختَرُ سبيل المعتدين.

وإن قلتَ إن الإجماع قد انعقد علی عدم العمل بالمذاهب المخالفة للأئمّة الأربعة، فـقـد بيّـنّا لک حقيقة الإجماع، فلا تصُلْ كالسِّباع، وفكِّرْ كأولی التقوی والارتياع، واذكر قول الإمام أحمد الذی خاف اللّٰه وأطاع، قال من ادّعی الإجماع فهـو من الكاذبين. ومع ذلک نجد كثيرا من الاختلافات الجزئية فی الأئمّة الأربعة، ونـجـدهـا خارجة من إجماع الأئمّة، فما تقول فی تلک المسائل وفی قائلها؟ أأنت تـقـرّ بـغـوائـلها، أو أنت تجوّز العمل عليها والتمسک بها ولا تحسبها من خيالات الـمتبدِّعين؟ وأنت تعلم أن الإجماع ليـس مـعهـا ومع أهلها، وكل ما هو خارج من الإجـماع فهو عندک فاسد ومتاع كاسد، وتحسب قائلها من الملحدين الدجّالين. وإن كـنـتَ تـزعـم أن الإجـماع قد انعقد علی حيـات عيسی المسيح بـالسند الصحيح والبيان الصريح، فهذا افتراء منک ومن أمثالک، ألا لعنة اللّٰه علی الـكاذبين المفترين. أيّها الـمستـعـجلون لِمَ تسعون مكذبين؟ ومن أعظم المهالک تـكـذيب قوم كُشِفَ عليهم ما لم يُكشف علی غيرهم من دقائق سبيل الحق واليقين. وكـم مـن أُناس ما أهلكهم إلّا ظنونهم، وما أرداهم إلّا سبّ الصادقين. دخلوا حضرة أهل اللّٰه مجترئين، وما كان لهم أن يدخلوها إلا خائفين. ﴿۷﴾

وإن المنكرين رموا كل سهم وتبعوا كل وهم، فما وجدوا مقاما فی هذا الميدان، وجـاهـدوا كـل جهـد فـمـا بـقـی عـندهم سوی الهذيان، فلما انثلت الكنائن، ونفدت الـخزائن، ولم يبق مفرّ ولا مآب، ولا ثنية ولا ناب، مالوا إلی السبّ والتكفير، والمكر

والتـزوير، لعلهم يغلبون بهذا التدبير، حتى اجترأ بعض الناس من وساوس الوسواس الـخـنّاس على أن يخدع بعض العوام بصرير الأقلام، فألّف كتابا لهذا المرام، وقيّض الـقـدر لهتك ستـره أنـه أشاع الكتاب بشرط الإنعام، وزعم أنه سكّتَنا وبكّتَنا وأدّى مـراتب الإفحام، وصار من الغالبين. فنهضنا لنعجُم عُودَ دعواه، وماءَ سُقياه، ونمزّق الكذّاب وبلواه، ونُرى جنوده ما كانوا عنه غافلين.

فإن **إنعامه** أوحـشَ الذين هم كالأنعام، وإعلامه أوهشَ بعضَ العَيْلام، وما علموا خبـث قـوله وضعف صوله، وحسبوا سرابه كماء معين. وكنتُ آليتُ أن لا أتوجّه إلّا إلـى أمـر ذی بـال، ولا أضيـع الـوقـت لـكل مناضل ونضال، ورأيتُ تأليفه مملوّا من الـجهـلات، ومشـحـونا من الخزعبلات، ومجموعا من ديدن الغباوة، وموضوعا من قريحة الشـقاوة، فـمـنـعتـنـی عزّةُ وقتی وجلالة همّتی أن ألطّخ يدیّ بدم هذا الدود، وأبـعـد عـن أمـر الـمـقـصـود، ولـكنی رأيت أنه يخدع كلَّ غمر جاهل بإراءة إنعامه وتُـرّهـات كـلامـه، ولو صمتنا فلا شک أنه يزيد فی اجترامه، ويخدع الناس بتزوير إفحامه، وإنه ولَج الفخّ فنری أن نأخذه ثم نذبحه للجائعين. وإنه يطير طيران الجراد، ليـأكـل زرع ربّ العباد، فرأينا لتائيد عين الحقيقة ومجاريها، أن نصطاد هذه الجراد مـع ذراريهـا، ونُـنـج الخلق من كيد الخائنين. فوالذی حبانا بمحبّته، ودعانا إلی تائيد أحبّتـه، إنّـا لا نرغب فی عطاء هذا الرجل وإنعامه، بل نحسبه فضولا كفضول كلامه، وما نريد إلا أن نُريه جزاء اجترامه، لئلا يغترّ بعض الجهلة من المتعصّبين.

فاعلم يـا من ألّف الكتاب ويطلب منّا الجواب، إنا جئناک راغبين فی استماع دلائـلـک، لـنـنـجيـک مـن غـوائـلـک، ونـجيح أصل رزائلک، ونريک أنک من الخاطئين. وأنت تعلم أن حمل الإثبات ليس علينا بل علی الذی ادّعی الحياة ويقول إن عيسـی مـا مـات وليـس مـن الـميتيـن. فـإن حـقيـقـة الادّعـاء اختيـار طـرق

الاستثناء بغير أدلّة دالّة على هذه الآراء ، أعنى إدخال أشياء كثيرة فى حكم واحد، ثم إخراج شیء منه بغير وجه الإخراج وسبب شاهد، وهذا تعريف لا ينكره صبى ولا غبى، إلّا الذى كان من تعصّبه كالمجنونين.

فإذا تقرّر هذا فنقول إنّا اذا نظرنا إلى زمان بُعث فيه المسيح، فشهد النظر الصحيح أنه كل من كان فى زمانه من أعدائه وأحبّائه وجيرانه وإخوانه وخلانه وخالاته وأمهاته وعمّاته وأخواته ، وكل من كان فى تلك البلدان والديار والعمران، كلهم ماتوا وما نرى أحدا منهم فى هذا الزمان؛ فمَن ادّعى أنّ عيسى بقى ﴿۸﴾ منهم حيّا وما دخل فى الموتى فقد استثنى، فعليه أن يُثبت هذا الدعوى. وأنت تعلم أن الأدلة عند الحنفيّين لإثبات ادعاء المدّعين اربعة انواع كما لا يخفى على المتفقهين. **الأوّل** قطعىّ الثبوت والدلالة وليس فيها شیء من الضعف والكلالة، كالآيات القرآنية الصريحة، والأحاديث المتواترة الصحيحة، بشرط كونها مستغنية من تأويلات المؤوّلين، ومنَزّهة عن تعارض وتناقض يوجب الضعف عند المحققين. **الثانى** قطعى الثبوت ظنّى الدلالة، كالآيات والأحاديث المأوَّلة مع تحقُّق الصحّة والأصالة. **الثالث** ظنّى الثبوت قطعىّ الدلالة، كالأخبار الآحاد الصريحة مع قلّة القوّة وشیء من الكلالة. **الرابع** ظنّىّ الثبوت والدلالة، كالأخبار الآحاد المحتملة المعانى والمشتبهة.

ولا يخفى أن الدليل القاطع القوى هو **النوع الأول** من الدلائل، ولا يمكن مِن دونه اطمينان السائل. **فإنّ الظنَّ لا يُغْنى مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا** ، ولا سبيل له إلى يقين أصلا. ولم أزل أرقُب رجلا يدّعى اليقين فى هذا الميدان، و أتشوّف إلى خبره فى أهل العدوان، فما قام أحد إلى هذا الزمان، بل فرّوا منى كالجبان، فأودعتهم كاليائسين وانطلقت كالمتفرّدين، إلى أن جاء نى بعد تراخى الأمد، تلك رسالتك يا ضعيف البصر شديد الرمد، ونظرت إليه نظرة وأمعنت فيه طرفة، فعرفت أنه من سقط المتاع، ومما يستوجب أن يُخفَى ولا يُعرض كالبَعاع. ولو غشِيك نور

العرفان، وأمعنتَ كرجل له عينان، لسترتَ عوارک، وما دعوت إليه جارک، ولكن اللّٰـه أراد أن يُخـزيک، ويُـرى الخلق خزيک، فبارزتَ وأقبلت، وفعلت ما فعلت، وزوّرت وسـوّلـت، وكتبـت فی كتابک الإنعام، لتُرضی به الأنعام، ولكن رتَقتَ وما فـتَـقت، وخدعتَ فی كل ما نطقت، وإنّا نعلم أنک لست من المتموّلين.

ومـع ذلک لا نـعـرف أنک صادق الوعد ومن المتقين، بل نرى خيانتک فی قـولک كـالـفـاسـقين. فما الثقة بأنک حين تُغلب وترتعد ستفی بما تعد؟ وقد صار الـغـدر كالتحجيل فی حلية هذا الجيل، فإن وردت غدير الغدر، فمن أين نأخذ العَين يا ضيِّقَ الصدر؟ وما نريد أن تُرجع الأمر إلى القضاة ونحتاج إلى عون الولاة، ونكون عرضة للمخاطرات. ونعلم أنک أنت من بنی غبراء، لا تملک بيضاء ولا صفراء، فـمـن أيـن يخرج العَين مع خصاصتک وإقلالک وقِلّة مالک؟ ومع ذلک للعزائم بـدواتٌ، ولـلـعِـدات مـعـقّبات، وبيننا وبين النَجْز عقبات، ولا نأمن وعدكم يا حزب الـمبـطـلـيـن. فـإن كـنـتَ مـن الصادقين لا من الكاذبين الغدّارين، وصدقت فی عهد إنـعـامـک ومـا نـويـتَ حـنثًـا فـی إقسـامـک، فـالأمـر الأحسـن الذی يسرد غواشی الـخطرات، ويجيح أصل الشبهات، ويهدی طريقا قاطع الخصومات، أن تجمع **مال الإنـعـام عند رئيس من الشرفاء الكرام**، ونـحن راضون أن تجمع عند الشيخ **غلام حسن** أو الـخواجه **يوسف شاه** أو المير **مـحمود شاه** قـطـعًا للخصام، ونـأخـذ منهم سندًا فی هذا المرام، فهل لک أن تجمع عَينک عند رجلٍ سواءٍ بينی وبيـنـک، أو لا تـقـصـد سبيـل الـمـنـصفين؟ وإنّا لا نعلم مكنون طويّتک، فإن كنت كتبـتَ الـرسـالة مـن صـحة نيّتک، لا من فساد طبيعتک، فقُمْ غيرَ وانٍ ولا لاوٍ إلى عـدوان، واعـمـل كما أمرنا إن كنتَ من الصّادقين. وإنّا جئناک مستعدّين ولسنا من المعرضين ولا من الخائفين، بل نُسَرُّ بالإقدام ولو على الضِرغام، ولا نخاف أمثالک مـن الـنـاس، بـل نـحسبهـم كـالثعـالـب عـنـد البأس. وأزمعْنا أن نفتّـش خباء تک، ﴿۹﴾

ونستنفض حقيبتک، ونحسر اللثام عن قربتک، وقلّما خلص كذّاب أو بورک له اختلاب، وقد بقينا عامًا لا نخشّن كلامًا، ولا نجيب مكفِّرًا ولوّامًا، وصبرنا ورأينا اجْلِخْماما، حتى ألجأتُنا مرارةُ الكلمات إلى جزاء السيئات بالسيئات، وعلاجِ الحيّات بالعصيّ والصَّفاة، فقمنا لنهتک أستار الكاذبين.

فلا نلتفت إلى القول العريض، ونريد أن تبرز إلينا بالصُّفر والبِيض، **وتجمع مبلغک عند أحدٍ من الرجال الموصوفين**، وتأمرهم ليعطونی مبلغک عندما رأوک من المغلوبين. فإن لم تفعل فكذبک واضح، وعذرک فاضح، **ألا لعنة اللّٰه على الكاذبين، ألا لعنة اللّٰه على الغادرين الناكثين، الذين يقولون ولا يفعلون**، ويعاهدون ولا ينجزون، ولا يتكلمون إلا كالخادعين المزوّرين، فعليهم **لعنة اللّٰه والملائكة والناس أجمعين.** فاتّقِ لعنة اللّٰه وأَنجِزْ ما وعدتَ كالصادقين. وإن كنت لا تقدر على الإيفاء ، وليس عندک مال كالأمراء، فاطلبْ **لعونک قوما** يأسُون جراحک ويريّشون جناحک، فإن كانوا من المصدّقين المعتقدين، فيعينونک كالمريدين، مع أن دِين القوم جبرُ الكسير وفکُّ الأسير، واحترام العلماء واستنصاح النصحاء . على أنک لن تطالب بدرهم إلا بعد شهادة حَكَم، وأما الحَكم فلا بد من الحَكَمَين بعد جمع العَين. ووكّلنا إليک هذا الخَطبَ، ولک كل ما تختار اليابس أو الرطبَ، فإن جعلتَ حَكَمَين كاذبَين، فنقبلهما بالرأس والعين، ولا ننظر إلى الكذب والمَين، بيد أننا نستفسرهما بيمين اللّٰه ذى الجلال، وعليهما أن يحلفوا☆ إظهارًا لصدق المقال، ثم نمهلهما إلى عام، ونمدّ يد المسألة إلى خبير علّام، فإن لم تتبين إلى تلک المدّة أمارة الاستجابة، فنُشهد اللّٰه انّا نُقرّ بصدقک من دون الاسترابة، ونحسبک من الصادقين.

وأعجبنی لِمَ تصدّيتَ لتأليف الكتاب، وأىّ أمر كتبتَ كالنادر العجاب، بل ﴿۱۰﴾
جمعتَ فضلة أهل الفضول، واتبعتَ جهلات الجهول، وما قلت إلّا قولًا قيل

☆ يبدو انه سهو والصحيح ” يحلفا“.(الناشر)

من قبلک، ونُسج بجهل أكبر من جهلک، وما نطقتَ بل سرقت بضاعة الجاهلين. وما نرى فى كلامک إلا عبارتک التى نجد ريحه كسَهُکِ الحيتان المتعفنة، ونتنِ الجيفة المنتنة، ونراه مملوًّا من تكلّفات باردة ركيكة، وضحكة الضاحكين. وفعلتَ كل ذلک لرُغفان المساجد، وابتغاءِ مرضاة الخَلق كالواجد، لا للّٰه ربّ العالمين. يامن ترَک الصدق ومانَ، قد نبذت الفرقان، ولا تعلم إلا الهذيان، وتمشى كالعمين، لا تعلم إلا الاختراق فى مسالک الزور، والانصلات فى سكک الشرور، ولا تتقى براثن الأسد وتسعى كالعُمى والعُور، وإنّا كشفنا ظلامک، ومزّقنا كلامک، وستعرف بعد حين. أ تؤمن بحياة المسيح كالجهول الوقيح، وتحسبه كأنه استُثْنِيَ من الأموات، وما أقمت عليه دليلا من البيّنات والمحكمات، ولا من الأحاديث المتواترة من خير الكائنات، فكذبتَ فى دعوى الإثبات، وباعدتَ عن أصول الفقه يا أخا الترهات. أيها الجهول العجول، المخطئ المعذول، قِفْ وفكِّرْ برزانة الحصاة، ما أوردتَ دليلا على دعوى الحياة، وما اتبعتَ إلا الظنيات، بل الوهميات. ونتيجة الأشكال لا يزيد على المقدّمات، فإذا كانت المقدّمتان ظنّيّتَين فالنتيجة ظنّية، كما لا يخفى على ذوى العينين. وإن كنتَ لا تفهم هذه الدقائق، ولا تدرک هذه الحقائق، فسَلِ الذين من أولى الأبصار الرامقة، والبصائر الرائقة، وانظر بعينِ غيرک إن كنت لا تنظر بعينک فى سيرک، واستنزلِ الريَّ من سحاب الأغيار، إن كنتَ محرومًا من دَرّ الأمطار. ألا تعلم يا مسكين أن قولک يُعارض بيّنات القرآن، ويخالف مُحكمات الفرقان؟ وقد تبيّن معنى التوفّى من لسان سيّدِ الإنس ونبيِّ الجانّ، وصحابته ذوى الفهم والعرفان. وأىّ فضل لمعنى العوام، بعد ما حصحص المعنى من خير الأنام، ومَن يأباه إلا من كان من الفاسقين؟

فتندّم على ما فرّطتَ فى جنب اللّٰه وبيّناته، واتبعتَ المتشابهاتِ وأعرضتَ عن محكماته، ووثَبتَ كخليع الرسن، وتركتَ الحق كعَبَدةِ الوثن. وإنى نظرتُ رسالتک

الفينة بعد الفينة، فما وجدتُها إلا راقصة كالقينة، ووالله إنها خالية عن صدق المقال، ومملوّة من أباطيل الدجّال، فعليک أن تنقُد المبلغ فی الحال، لنريک كذبک ونوصلک إلى دار النكال. وعليک أن تجمع مالک عند أمين الذی كان ضمينا بيقين، وإلا فكيف نوقن أنّا نقطف جناک إذا أبطلنا دعواک، وأريناک شقاک؟ ياأسير المَتْربة، لستَ من أهل الثروة، بل مِن عَجَزة الجهلة، فاترُکْ شِنْشِنة القِحَة، واجمعِ المال وجانِبْ طرق الفِرية والتَعِلّة، فواهًا لک إن كنت من الصادقين الطالبين، وآهًا منک إن كنت من المعرضين المحتالين. وقد أوصينا واستقصينا، ونقّحنا تنقيح من يدعو أخا الرشد ويكشف طرق السَّدَد، وأكملنا التبليغ للّٰه الأحد، وننظر الآن أتجمع المال وتُرِى العهد والإيمان، أو تُرِى الغدر وتتبع الشيطان كالمفسدين. ﴿۱۱﴾

ووالـلّٰهِ الذی يُنزل المطر من الغمام، ويُخرج الثمر من الأكمام، إنی ما نهضتُ لطمعٍ فی الإنعام، بل لإخزاء اللئام، ليتبيّن الحق وليستبين سبيل المجرمين، وإن اللّٰه مع المتّقين. ووالـلّٰهِ الذی أعطى الإنسان عقلًا وفكرًا، لقد جئتَ شيئًا نُكُرًا، وأبقيتَ لک فی المخزيات ذكرا. وقد كتبنا من قبل اشتهارا، وواعدْنا للمجيبين إنعاما، وأقررنا إقرارا، فما قام أحدٌ للجواب، وسكتوا كالبهائم والدواب، وطارت نفوسهم شعاعا، وأرعدت فرائصهم ارتياعا، وأكبّوا على وجوههم متندّمين.

أفأنت أعلم منهم أو أنت من المجانين؟ إنهم كانوا أشدَّ كيدًا منک فی الكلام، بل أنت لهم كالتِّلام، فكان آخر أمرهم خزی وخذلان وقهر رب العالمين. وإن اللّٰه إذا أراد خزی قوم فيعادون أولياءه، ويؤذون أحبّاءه، ويلعنون أصفياءه، فيبارزهم اللّٰه للحرب، ويصرف وجههم بالضرب، ويجعلهم من المخذولين. ألا تفكرون فی أنفسهم أنّ اللّٰه يُنزل نُصرته لنا بجميع أصنافها، ويأتی الأرض ينقصها من أطرافها، ويحفظنا بأيدی العناية، ويسترنا بملاحف الحماية، فلا يضرّنا كيد المفسدين؟ يعلم من كان له ومن كان لغيره، وينظر كل ماش فی سيره، ولا يهدی قوما مسرفين، ويبير الفاسقين

و يمحو أسماء المفترين من أديم الأرضين. هو الغيور المنتقم، ويعلم عمل المفسد الفتّان، ويأخذ المفترين بأقرب الأزمان، فيُنزل رجزه أسرعَ من تصافُح الأجفان. فتوبوا كالذين خافوا قهر الرحمن، وأنابوا قبل مجيء يوم الخسران، وغيَّروا ما فى أنفسهم ابتغاء لمرضات اللّٰه، يا معشر أهل العدوان. اطلبوا الرحم وهو أرحم الراحمين. فتندّم يا مغرور على جهلاتک، واعتذر من فرطاتک، وفكِّر فى خسرک وانحطاط عرضک وانكشاف سترک، وازدجِرْ كالخائفين.

واعلَمْ أنه من نهض ليستقرى أثر حياة عيسى، فما هو إلا كجادع مارن أنفِه بموسى، فإن الفساد كل الفساد ظهر مِن ظنِّ حياة المسيح، واسودّت الأرض من هذا الاعتقاد القبيح، ومع ذلک لا تقدرون على إيراد دليل على الحياة، وتأخذون بأقوال الناس ولا تقبلون قول اللّٰه وسيد الكائنات. وتعلمون أنه من **فسّر القرآن برأيه وأصاب فقد أخطأ**، ثم تتبعون أهواءكم ولا تتقون مَن ذرأ وبرأ، وتتكلمون كالمجترئين. وإذا قُرِءَ عليكم آيات الفرقان فلا تقبلونها، وإنْ قُرِءَ نصف القرآن، وإنْ عُرِضَ غيره، فتقبلونه مستبشرين.

ألا تلتفتون إلى كتاب اللّٰه الرحمن، وتسعون إلى غيره فرحين. وليت شعرى كيف يجوز الاتكاء على غير القرآن بعد ما رأينا بيّنات الفرقان؟ أتوصلكم غيرُ القرآن إلى اليقين والإذعان؟ **فأتوا بدليل إن كنتم صادقين. يا حسرة على أعدائنا إنهم صرفوا النظر عن صحف اللّٰه الرحمٰن**، وما طلبوا معارفها كطلّاب العرفان، وأفنوا زمانهم وعمرهم فى أقوال لا توصلهم إلى روضات الإذعان، ولا تسقيهم من ينابيع مطهّرة للإيمان، وما نرى أقوالهم إلا كصوّاغين باللسان. فيامعشر العُمى والعُور. اتقوا اللّٰه ولا تجترءوا على المعاصى والفجور، وتخيّروا طريقا لا تخشون فيه مسَّ حيفٍ ولا ضربَ سيف، ولا حُمَةَ لاسعٍ ولا آفةَ وادٍ واسع، وقوموا للّٰه قانتين. وفكّروا فى قولى. هل صدقتُ فيما نطقتُ، أو ملتُ فيما قلتُ، وتفكروا كالخاشعين. ما لكم لا تستعدّون ﴿۱۲﴾

لقبول الحجّة وتزيغون عن المحجّة، تركضون فى امتراء الميرة، ولها تتركون أقارب العشيرة. وما أرى فيكم مَنْ تَرَكَ لِلّٰه الأقارب والأحباب، وجدَّ فى الدّين ودأب. لم لا تتأدّبون بآداب الصلحاء ، ولا تقتدون بطرق الأ تقياء ؟ أنكرتم الحق وما رأيتم سُقياه، وما وطأتم حصاه، وما استشرفتم أقصاه، وتركتم الفرقان وهُداه، وكنتم قوما عادين.

يا أهل الفساد والعناد.. اتقوا اللّٰه ربّ العباد. أين ذهب تقاكم؟ وأضلّكم علمُكم وما وقاكم. لا تفهمون **القرآن** ولا تمسّون **الفرقان**، فأين غارت مزاياكم، وأين ذهب ريّاكم؟ ما أجد كلامكم مؤسَّسًا على التقوى، وأجد قلوبكم متدنسة بالطغوى. فما بال قارب كان لها كمثِلكم الملّاحُ، وما بال أرض يحرثها كحزبكم الفلّاحُ؟ ولا شك أنكم أعداء الدين وعِدا الشرع المتين. ونعلم أن قصر الإسلام منكم ومن أيديكم عفا، ولم يبق منه إلا شفا، ولولا رحمة ربّى لأحاطه الدجى، وكان اللّٰه حافظه وهو خير الحافظين.

ألا تنظرون أنكم كَمْ فَجٍّ سلكتم، وكم رجلٍ أهلكتم، وكم بِدَعٍ ابتدعتم، وكم قومٍ خدعتم، وكم عرضٍ اختلستم، وكم ثعلبٍ افترستم؟ أمّا الآن فالحق قد بان ورحم الربّ الرحيم، واستنار الليل البهيم، وأنار الدين القويم وظهر أمر اللّٰه وكنتم كارهين. إن للّٰه فى كل يوم نظرةً، فنظر الدينَ رحمةً، ووجده غرضًا لسهام الأعداء ، وكالوحيد الطريد فى البيداء، فأقامنى برحمة خاصة فى أيام إقلال وخصاصة، ليجعل المسلمين من المنعَمين، ويعطيهم ما لم يعط لآبائهم ويرحم الضعفاء ، وهو أرحم الراحمين.

وما قمتُ بهذا المقام إلّا **بأمر قدير** ، يبعث الإمام ويعلم الأيام، حكيم عليم يرى أيام الغى والضلال، وصراصر الفساد فى النساء والرجال. تناهى الخَلق فى التخطى إلى الخطايا، وعقروا مطا المطايا، ودفنوا الحق فى الزوايا ، ولمع الباطل كالمرايا، ﴿۱۳﴾
فرأى هذا كلَّه ربُّ البرايا، فبعث عبدًا من العباد، عند وقت الفساد، أعَجِبتم من فضله يا جَمْرَ العناد؟ فلا تتكئوا على الظنون، ولِلّٰه أسرار كالدرّ المكنون

يبلى عباده فى كل زمان، و كل يوم هو فى شان. وأُقسِم بعلّامِ المخفيّات، ومُعينِ الصادقين والصادقات، أنى من اللّٰه رب الكائنات. ترتعد الأرض من عظمته، وتنشق السماء من هيبته، وما كان لكاذب ملعون أن يعيش عمرا مع فِريته، فاتقوا اللّٰه وجلال حضرته. ألم يبق فيكم ذرّة من التقوىٰ؟ أنسيتم وعظ كفّ اللسان وخوف العقبى؟ يا أيها الظانّون ظن السوء. تعالوا ولا تفرّوا من الضوء. **يا قوم إنى من اللّٰه. إنى من اللّٰه. إنى من اللّٰه، وأُشهد ربى أنى من اللّٰه. أؤمن باللّٰه وكتابه الفرقان، وبكل ما ثبت من سيّد الإنس ونبيِّ الجانّ. وقد بُعثتُ على رأس المائة، لأجدّد الدين وأُنوّر وجه الملّة، واللّٰه على ذلك شهيد، ويعلم من هو شقى وسعيد.** فاتقوا اللّٰه يا معشر المستعجلين. أليس فيكم رجل من الخاشعين؟ أتصولون على الأسود ولا تميّزون المقبول من المردود؟ وفى الأمّة قوم يلحقون بالأفراد، ويكلّمهم ربهم بالمحبّة والوداد، ويُعادى من عاداهم ويوالى من والاهم، ويُطعمهم ويسقيهم، ويكون فيهم وعليهم ولهم، ويُحاطون من ربّ العالمين. لهم أسرار من ربهم لا يعلمها غيرهم، ويشرَبُ قلبهم هوى المحبوب ويُوصَلون إلى المطلوب. ينوّر باطنهم ويترك ظاهرهم فى الملومين، فطوبىٰ لفتى يأتمّ بآدابهم، وتنكسر جبائر مكرِه فى جنابهم، ويسرج جواد الصدق لصحبة الصادقين.

هذا ما كتبنا وألّفنا لك الكتاب، فإذا وصلك فأمُلِ الجواب. وحاصل الكلام أنّا قائمون للخصام، لنذيقك جزاء السهام، ومن آذى الأحرار فأباد نفسه وأبار. فاسمَعْ منى المقال، إنى أرقُب أن تجمع المال، فإذا جمعتَ وأتممت السؤال، فاعلم أن **أحمد** قد صال وأراك الوبال والنكال. يا مسكين إن **موت عيسى** من البديهيات، و**إنكاره** أكبر الجهلات، ولكن صدِئ قلبُك وغلُظ الحجاب، فردّدتُ وتقاذفتُ بك الأبواب، فلا تصغَى إلى العظات، ويؤذيك الحق كالكَلِمِ المحفِظات، وأرداك

تباهيک بکتابک وهو أصل تبابک. وإنی عرفت سرّک ومعمّاه، وإن لم يَدْرِ القوم معناه. وما تريد إلا أن تفتتن قلوب السفهاء، وتخدع الجهلاء، لتکون لک عزّةٌ فی الأشقياء، وتفوز فی الأهواء، وهذا خاتمة الکلام، فتدبّرْ کالعقلاء ولا تقعد کالعمين.

هداک اللّٰه هل تُرضی العواما لکی تستجلِبنْ منهم حُطاما
وهل فی ملّة الإسلام أثرٌ من الکَلِمِ التی تَبرِی خِصاما
أعندک حُجّةٌ إجماعُ قومٍ أضاعوا الحق جهلا واهتضاما ﴿۱۴﴾
ومثلک أُمّةٌ قتلتْ حسينا إذا وجدتْ کمنفرد إماما

تمّت

مولوی رسل بابا صاحب امرتسری کے رسالہ حیات المسیح پر ایک اور نظر اور نیز ہزار روپیہ انعامی جمع کرانے کے لئے درخواست

ہم ابھی بیان کر چکے ہیں کہ ان دنوں میں مولوی صاحب مندرج العنوان نے ایک کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کرنے کے لئے لکھی ہے جس کا نام حیات المسیح رکھا ہے۔لیکن اگر یہ پوچھا جائے کہ انہوں نے باوجود اس قدر محنت اٹھانے اور وقت ضائع کرنے کے ثابت کیا کیا ہے تو ایک منصف آدمی یہی جواب دے گا کہ کچھ نہیں۔اگر مولوی صاحب موصوف کی نیت بخیر ہوتی اور ان کے اس کاروبار کی علت غائی حق الامر کی تحقیق ہوتی نہ اور کچھ تو وہ اس رسالہ کے لکھنے سے پہلے قرآن شریف کی ان آیات بینات کو غور سے پڑھ لیتے جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ایسی صاف طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے فوت ہو گئے اور دفن کئے گئے۔لیکن افسوس کہ مولوی صاحب موصوف محکم اور بین آیات سے آنکھ بند کر کے گزر گئے اور بعض دوسری آیات میں تحریف کر کے اور اپنی طرف سے اور فقرے ان کے ساتھ ملا کر عوام کو یہ دکھلانا چاہا کہ گویا ان آیتوں سے حضرت عیسیٰ کی حیات کا پتہ لگتا ہے۔لیکن اگر مولوی صاحب کی اس مفتریانہ کاروائی سے کچھ ثابت ہوتا بھی

ہے تو بس یہی کہ ان کی فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر بھی موجود ہے ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں ہے کہ قرآن کریم کی ظاہر ترکیب کو توڑ مروڑ کر اور آیات کے غیر منفک تعلقات کو ایک دوسری سے الگ کر کے اور بعض فقرے اپنی طرف سے زائد کر کے کوئی امر ثابت کرنا چاہے اگر اسی بات کا نام ثبوت ہے تو کونسا امر ہے جو ثابت نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ہر یک ملحد اور بے ایمان اپنے مقاصد اسی طرح ثابت کر سکتا ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ ایک کتاب کے معنے اسی صورت میں اس کتاب کے معنے کہلاتے ہیں کہ جب اس کی ترتیب اور تعلقات فقرات اور سیاق سباق محفوظ رکھ کر کئے جائیں۔ لیکن اگر اس کتاب کی ترکیب کو ہی زیروزبر کیا جائے اور عبارت کے اعضا کو ایک دوسرے سے الگ کر دیا جائے اور نہایت دلیری کر کے بعض فقرات اپنی طرف سے ملا دیئے جائیں تو پھر ایسی خودساختہ عبارت سے اگر کوئی مدعا ثابت کرنا چاہیں تو کیا یہ وہی یہودیانہ تحریف نہیں ہے جس کی وجہ سے قرآن کریم میں ایسے لوگ سؤر اور بندر کہلائے جنہوں نے اسی طرح توریت میں ملحدانہ کاروائیاں کی تھیں۔ اگر ایسے ہی خائنانہ تصرفات اور تحریفات سے حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہوسکتی ہے تو پھر ہمیں تو اقرار کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح کی زندگی ثابت ہوگئی۔ ﴿۱۵﴾

مگر اس بات کا کیا علاج کہ خدا تعالیٰ نے ایسے محرفوں کا نام خنزیر اور بوزنہ رکھا ہے اور ان پر لعنت بھیجی ہے اور ان کی صحبت سے پرہیز اور اجتناب کرنے کا حکم ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم الٰہی کلام کی کسی آیت میں تغییر اور تبدیل اور تقدیم اور تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں مگر صرف اس صورت میں کہ جب خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بذات خود ایسی تغییر اور تبدیل کی ہے اور جب تک ایسا ثابت نہ ہو تو ہم قرآن کی ترصیع اور ترتیب کو زیروزبر نہیں کر سکتے اور نہ اس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا کریں تو عنداللہ مجرم اور قابل مواخذہ ہیں۔ اب ناظرین خود مولوی صاحب موصوف کی کتاب کو دیکھ لیں کہ کیا وہ ایسی ہی کارروائیوں سے پُر ہے یا کہیں انہوں نے ایسا بھی کیا ہے کہ قرآن کریم کی کوئی آیت ایسے طور سے پیش کی ہے کہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ ثابت کر کے دکھلا دیا ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اس

آیت کے معنے حضرت مسیح کی حیات ہی ثابت ہوتی ہے اور تکلفات اور تحریفات سے کام نہیں لیا۔ ہمیں نہ مولوی رسل بابا صاحب سے کچھ ضد اور عناد ہے نہ کسی اور مولوی صاحب سے۔ اگر وہ یہودیانہ روش پر نہ چلیں اور صحیح استدلال سے کام لیں تو پھر ثابت شدہ امر کو قبول نہ کرنا بے ایمانی ہے۔ اگر کوئی تعصّبات سے الگ ہو کر اس بات میں فکر کرے کہ حقیقتیں کیونکر ثابت ہوتی ہیں اور ان کے ثبوت کے لئے قاعدہ کیا ہے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے ایسا قاعدہ صرف ایک ہی رکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ صاف اور صریح اور بدیہی امور کو نظری امور کے ثابت کرنے کے لئے بطور دلائل کے استعمال کیا جائے اور اگر ایسے امر کو بطور دلیل کے پیش کریں کہ وہ خود نظری اور مشتبہ امر ہے جو تکلفات اور تاویلات اور تحریفات سے گھڑا گیا ہے تو اس کو دلیل نہ کہیں گے بلکہ وہ ایک الگ دعویٰ ہے جو خود دلیل کا محتاج ہے۔ افسوس کہ ہمارے سادہ لوح مولوی دلیل اور دعویٰ میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ اور اگر کسی دعویٰ پر دلیل طلب کی جائے تو ایک اور دعویٰ پیش کر دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ وہ خود محتاج ثبوت ایسا ہی ہے جیسا کہ پہلا دعویٰ۔ ہم نے اپنے مخالف الرائے مولوی صاحبوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ممات کے بارے میں صرف ایک ہی سوال کیا تھا۔ اگر ایمانداری سے اس سوال میں غور کرتے تو ان کی ہدایت کے لئے ایک ہی سوال کافی تھا مگر کسی کو ہدایت پانے کی خواہش ہوتی تو غور بھی کرتا۔ سوال یہ تھا کہ اللہ جلّ شانہ نے قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت دو جگہ توفی کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہ لفظ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی قرآن کریم میں آیا ہے اور ایسا ہی حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا میں بھی یہی لفظ اللہ جلّ شانہ نے ذکر فرمایا ہے اور کتنے اور مقامات میں بھی موجود ہے۔ اور ان تمام مقامات پر نظر ڈالنے سے ایک منصف مزاج آدمی پورے اطمینان سے سمجھ سکتا ہے کہ توفّی کے ﴿۱۶﴾ معنے ہر جگہ قبض روح اور مارنے کے ہیں نہ اور کچھ۔ کتب حدیث میں بھی یہی محاورہ بھرا ہوا ہے۔ کتب حدیث میں توفی کے لفظ کو صدہا جگہ پاؤ گے مگر کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ بجز مارنے کے کسی اور معنے پر بھی استعمال ہوا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر ایک اُمّی آدمی عرب کو کہا جائے کہ تُوُفِّیَ زَیْدٌ تو وہ اس فقرہ سے یہی سمجھے گا کہ زید وفات پا گیا۔ خیر عربوں کا عام محاورہ بھی جانے دو خود آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات مبارکہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی صحابی یا آپ کے عزیزوں میں سے فوت ہوتا تو آپؐ توفّی کے لفظ سے ہی اس کی وفات ظاہر کرتے تھے اور جب آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو صحابہ نے بھی توفی کے لفظ سے ہی آپ کی وفات ظاہر کی۔ اسی طرح حضرت ابوبکر کی وفات حضرت عمر کی وفات۔ غرض تمام صحابہ کی وفات توفّی کے لفظ سے ہی تقریراً تحریراً بیان ہوئی اور مسلمانوں کی وفات کے لئے یہ لفظ ایک عزت کا قرار پایا تو پھر جب مسیح پر یہی وارد ہوا تو کیوں اس کے خودتراشیدہ معنے لئے جاتے ہیں۔ اگر یہ عام محاورہ کا فیصلہ منظور نہیں تو دوسرا طریق فیصلہ یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ جو مسیح کے متعلق قرآنی آیات میں توفّی کا لفظ موجود ہے اس کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کیا کئے ہیں۔ چنانچہ ہم نے یہ تحقیقات بھی کی تو بعد دریافت ثابت ہوا کہ صحیح بخاری میں یعنی کتاب التفسیر میں آیت فلمّا توفیتنی کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مارنا ہی لکھا ہے☆ اور پھر اسی موقعہ پر آیت انی متوفیک کے معنے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ممیتک درج ہیں یعنی اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا ہوں۔ اب ان حضرات مولویوں سے کوئی پوچھے کہ پہلا فیصلہ تو تم نے منظور نہ کیا مگر صحابہ کا فیصلہ اور خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ قبول نہ کرنا اور پھر بھی کہتے رہنا کہ توفی کے اور معنے ہیں ایمانداری ہے یا بے ایمانی۔ ایسے تعصب پر بھی ہزار حیف کہ ایک لفظ کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے بھی سن کر قبول نہ کریں بلکہ کوئی اور معنے تراشیں اور اس فیصلہ کو منظور نہ رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کر دیا ہے اور اپنی نزاع کو اللہ اور رسول کی طرف رد نہ کریں بلکہ ارسطو اور افلاطون کی منطق سے مدد لیں۔ یہ طریق صلحاء کا نہیں ہے البتہ اشقیاء ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ ہمارے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت سے اور کوئی بڑھ کر شہادت نہیں ہمارا تو اس بات کو سن کر بدن کانپ جاتا ہے کہ جب ایک شخص کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ پیش کیا جائے تو وہ اس کو قبول نہیں کرتا اور دوسری طرف بھٹکتا پھرتا ہے۔ پھر نہ معلوم ان حضرات

☆ حاشیہ:۔ طبرانی اور مستدرک میں حضرت عائشہ سے یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات کی بیماری میں فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم ایک سو بیس ۱۲۰ برس تک جیتا رہا۔

کے کس قسم کے ایمان ہیں کہ نہ قرآن کریم کا فیصلہ ان کی نظر میں کچھ چیز ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ نہ صحابہ کی تفسیر۔ یہ کیسا زمانہ آ گیا کہ مولوی کہلا کر اللہ رسول کو چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور اگر بہت تنگ کیا جائے اور کہا جائے کہ جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توفی کے معنے مارنا کر دیئے ہیں تو پھر کیوں آپ لوگ قبول نہیں کرتے تو آخری جواب ان حضرات کا یہ ہے کہ حضرت مسیح کی زندگی پر اجماع ہو چکا ہے پھر ہم کیونکر قبول کر لیں مگر یہ عذر بھی بدتر از گناہ اور نہایت مکروہ چالاکی اور بے ادبی ہے۔ کیونکہ جس اجماع میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل نہیں ہیں بلکہ اس کے صریح مخالف ہیں وہ اجماع کے ساتھ اور کیا حقیقت رکھتا ہے۔ ماسوا اس کے اجماع ﴿۱۷﴾ کا دعویٰ بھی سراسر جھوٹ اور افترا ہے۔ دیکھو کتاب مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ ۲۸۶ جو اس میں **حَکَمًا** کے لفظ کی شرح میں لکھا ہے **ینزل (ای ینزل عیسٰی) حکمًا ای حاکما بھذہ الشریعة لا نبیًا والاکثر انّ عیسٰی لم یمت وقال مالک مات وھو ابن ثلٰث وثلٰثین سنة** یعنی عیسیٰ ایسی حالت میں نازل ہوگا جو اس شریعت کے مطابق حکم کرے گا نہ نبی ہو کر۔ اور اکثر کا یہ قول ہے کہ عیسیٰ نہیں مرا۔ **اور امام مالک نے کہا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور وہ تینتیس**[۳۳] **برس کا تھا جب فوت ہوا**۔ اب دیکھو کہ امام مالکؒ کس شان اور مرتبہ کا امام اور خیر القرون کے زمانہ کا اور کروڑہا آدمی ان کے پیرو ہیں۔ جب انہیں کا یہ مذہب ہوا تو گویا یہ کہنا چاہیئے کہ کروڑہا عالم فاضل اور متقی اور اہل ولایت جو سچے پیرو حضرت امام صاحب کے تھے ان کا یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ سچا پیرو اپنے امام کی مخالفت کرے خاص کر ایسے امر میں جو نہ صرف امام کا قول بلکہ خدا کا قول رسول کا قول صحابہ کا قول تابعین کا تبع تابعین کا قول ہے۔ اب ذرہ شرم کرنا چاہیئے کہ جب ایسا عظیم الشان امام جو تمام ائمہ حدیث سے پہلے ظہور پذیر ہوا اور تمام احادیث نبویہ پر گویا ایک دائرہ کی طرح محیط تھا جب اسی کا یہ مذہب ہو تو کس قدر حیا کے برخلاف ہے کہ ایسے مسئلہ میں اجماع کا نام لیں افسوس کہ حضرات مولوی صاحبان عوام کو دھوکہ تو دیتے ہیں مگر بولنے کے وقت یہ خیال نہیں کرتے کہ دنیا تمام اندھی نہیں کتابوں کو دیکھنے والے اور خیانتوں کو ثابت کرنے والے بھی تو اسی قوم میں موجود ہیں۔ یہ نام کے مولوی جب دیکھتے ہیں کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے

پیش کرنے سے عاجز آ گئے اور گریز گاہ باقی نہیں رہا اور کوئی حجت ہاتھ میں نہیں تو ناچار ہو کر کہہ دیتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ ملا آن باشد کہ بند نشود اگر چہ دروغ گوید۔ یہ حضرات یہ بھی جانتے ہیں کہ خود اجماع کے معنوں میں ہی اختلاف ہے۔ بعض صحابہ تک ہی محدود رکھتے ہیں۔ بعض قرون ثلاثہ تک بعض ائمہ اربعہ تک مگر صحابہ اور ائمہ کا حال تو معلوم ہو چکا اور اجماع کے توڑنے کے لئے ایک فرد کا باہر رہنا بھی کافی ہوتا ہے چہ جائے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ جیسا عظیم الشان امام جس کے قول کے کروڑہا آدمی تابع ہوں گے حضرت عیسیٰ کی وفات کا صریح قائل ہو۔ اور پھر یہ لوگ کہیں کہ ان کی حیات پر اجماع ہے۔ شرم۔ شرم۔ شرم۔ اور اجماع کے بارے میں امام احمد رضی اللہ عنہ کا قول نہایت تحقیق اور انصاف پر مبنی ہے وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اجماع کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لئے سچی اور کامل دستاویز قرآن اور حدیث ہی ہے باقی ہمہ ہیچ۔ مگر جو حدیث قرآن کی بینات محکمات کے مخالف ہوگی اور اس کے قصص کے برخلاف کوئی قصہ بیان کرے گی۔ وہ دراصل حدیث نہیں ہوگی کوئی محرّف قول ہوگا یا سرے سے موضوع اور جعلی۔ اور ایسی حدیث بلاشبہ رد کے لائق ہوگی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے کہ مسئلہ وفات مسیح میں کسی جگہ حدیث نے قرآن شریف کی مخالفت نہیں کی بلکہ تصدیق کی۔ قرآن میں **متوفیک** آیا ہے حدیث میں **ممیتک** آ گیا ہے۔ قرآن میں **فلمّا توفیتنی** آیا۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی لفظ **فلمّا توفیتنی** بغیر تغییر و تبدیل کے اپنے پر وارد کر کے ظاہر فرما دیا کہ اس کے معنے مارنا ہے نہ اور کچھ اور نبی کی شان سے بعید ہے کہ خدا تعالیٰ کے مرادی معنوں کی تحریف کرے۔ اور ایک آیت قرآن شریف کی جس کے معنے خدا تعالیٰ کے نزدیک زندہ اٹھا لینا ہو اسی کو اپنی طرف منسوب کر کے اس کے معنے مار دینا کر دیوے یہ تو خیانت اور تحریف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس گندی کارروائی کو منسوب کرنا میرے نزدیک اول درجہ کا فسق بلکہ کفر کے قریب قریب ہے۔ افسوس کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان خیانت پیشہ مولویوں کی کہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محرف القرآن ٹھہرایا بجز اس کے کیا کہیں کہ **لعنة اللّٰہ علی الخائنین الکاذبین** یہ بات نہایت سیدھی اور صاف تھی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت **فلمّا توفیتنی** کو اسی طرح اپنی

﴿۱۸﴾

ذات کی نسبت منسوب کر لیا جیسا کہ وہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب تھی اور منسوب کرنے کے وقت یہ نہ فرمایا کہ اس آیت کو جب حضرت عیسیٰ کی طرف منسوب کریں تو اس کے اور معنے ہوں گے اور جب میری طرف منسوب ہو تو اس کے اور معنے ہیں۔ حالانکہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت میں کوئی معنوی تغییر و تبدیل ہوتی تو رفع فتنہ کے لئے یہ عین فرض تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تشبیہ و تمثیل کے موقعہ پر فرما دیتے کہ میرے اس بیان سے کہیں یوں نہ سمجھ لینا کہ جس طرح میں قیامت کے دن فلمّا توفیتنی کہہ کر جناب الٰہی میں ظاہر کروں گا کہ بگڑنے والے لوگ میری وفات کے بعد بگڑے۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی فلمّا توفیتنی کہہ کر یہی کہیں گے کہ میری وفات کے بعد میری امت کے لوگ بگڑے کیونکہ فلمّا توفیتنی سے میں تو اپنا وفات پانا مراد رکھتا ہوں لیکن مسیح کی زبان سے جب فلمّا توفیتنی نکلے گا تو اس سے وفات پانا مراد نہیں ہوگا بلکہ زندہ اٹھایا جانا مراد ہوگا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرق کر کے نہیں دکھلایا جس سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موقعوں پر ایک ہی معنے مراد لئے ہیں۔ پس اب ذرا آنکھ کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ جبکہ فلمّا توفیتنی کے لفظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ دونوں شریک ہیں گویا یہ آیت دونوں کے حق میں وارد ہے تو اس آیت کے خواہ کوئی معنے کرو دونوں اس میں شریک ہوں گے۔ سو اگر تم یہ کہو کہ اس جگہ توفی کے معنے زندہ آسمان پر اٹھایا جانا مراد ہے تو تمہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ اس زندہ اٹھائے جانے میں حضرت عیسیٰ کی کچھ خصوصیت نہیں بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں کیونکہ آیت میں دونوں کی مساوی شراکت ہے۔ لیکن یہ تو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ وفات پا گئے ہیں اور مدینہ منورہ میں آپ کی قبر مبارک موجود ہے تو پھر اس سے تو بہرحال ماننا پڑا کہ حضرت عیسیٰ بھی وفات پا گئے ہیں۔ اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے اور ہم زیادہ صفائی کے لئے اس جگہ حاشیہ میں اخویم حبّی فی اللّٰہ سید مولوی **محمد السعیدی** طرابلسی کی شہادت درج کرتے ہیں اور وہ طرابلس بلاد شام کے رہنے والے ہیں اور انہیں کی حدود میں حضرت

﴿۱۹﴾ عیسیٰ علیہ السلام کی قبر[1] ہے اور اگر کہو کہ وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیئے۔ اور ثابت کرنا چاہیئے کہ کس وقت یہ جعل بنایا گیا ہے اور اس صورت میں دوسرے انبیاء کی قبروں کی نسبت بھی تسلی نہیں رہے گی اور امان اٹھ جائے گا۔ اور کہنا پڑے گا کہ شاید وہ تمام قبریں جعلی ہی ہوں۔ بہر حال آیت فلمّا توفیتنی سے یہی معنے ثابت ہوئے کہ مار دیا۔ بعض نادان نام کے مولوی کہتے ہیں کہ یہ تو سچ ہے کہ اس آیت فلمّا توفیتنی کے مارنا ہی معنے ہیں نہ اور کچھ لیکن وہ موت نزول کے بعد وقوع میں آئے گی اور اب تک واقع نہیں ہوئی۔

لیکن افسوس کہ یہ نادان نہیں سمجھتے کہ اس طور سے آیت کے معنے فاسد ہو جاتے ہیں کیونکہ آیت کے معنے تو یہ ہیں کہ حضرت عیسیٰ جناب الٰہی میں عرض کریں گے کہ میری امت کے لوگ میرے مرنے کے بعد بگڑے ہیں۔ یعنی جب تک میں زندہ تھا وہ سب صراط مستقیم پر قائم تھے اور میرے مرنے کے بعد میری امت بگڑی۔ نہ میری زندگی میں۔

سو اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک فوت نہیں ہوئے تو ساتھ ہی یہ بھی اقرار کرنا پڑے گا کہ ان کی امت بھی اب تک بگڑی نہیں۔ کیونکہ آیت اپنے منطوق سے صاف

---

[1] جب میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی نسبت حضرت سید مولوی محمد السعیدی طرابلسی الشامی سے بذریعہ خط دریافت کیا تو انہوں نے میرے خط کے جواب میں یہ خط لکھا جس کو میں ذیل میں معہ ترجمہ لکھتا ہوں۔ ﴿۱۹﴾

یا حضرة مولانا وامامنا السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته نسأل اللّٰه الشافی ان یشفیکم. اما ما سالتم عن قبر عیسی علیه السلام وحالات اخری مما یتعلق به فابیّنه مفصّلا فی حضرتکم وهو ان عیسٰی علیه السلام ولد فی بیت لحم وبینه وبین بلدة القدس ثلثة اقواس وقبره فی بلدة القدس والی الان موجود وهنالک کنیسة وهی اکبر الکنائس من کنائس النصاری وداخلها قبر عیسٰی علیه السلام کما هو مشهود وفی تلک الکنیسة ایضا قبر امه مریم ولکن کل من القبرین علیحدة وکان اسم بلدة القدس فی عهد بنی اسرائیل یروشلم ویقال ایضا اورشلیم وسمّیت من بعد المسیح ایلیاء ومن بعد الفتوح الاسلامیة الی هذا الوقت اسمها القدس والاعاجم تسمیها بیت المقدس

بتلا رہی ہے کہ امت نہیں بگڑے گی جب تک وہ فوت نہ ہو جائیں۔ اور فوت کا لفظ یا یوں کہو کہ مرنے کی حقیقت کھلی کھلی ہے جس کو سارا جہان جانتا ہے۔ اور وہ یہ کہ جب ایک انسان کو فوت شدہ کہیں گے تو اس سے یہی مراد ہوگی کہ ملک الموت نے اس کی روح کو قبض کر کے بدن سے علیحدہ کر دیا ﴿۲۰﴾
ہے۔ اب منصفین انصافاً بتلاویں کہ حضرت عیسیٰ کی وفات پر اس سے زیادہ تر کیا ثبوت ہوگا اور کیا دنیا میں اس سے زیادہ تر منطقی فیصلہ ممکن ہے جو اس آیت نے کر دیا۔ پھر اس کے مقابل پر یہودیوں کی طرح خدا تعالیٰ کی پاک کلام کو تحریف کر کے اور گندے دل کے ساتھ اپنی طرف سے اس کے معنے گھڑنا اگر فسق اور الحاد کا طریق نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ انصاف یہ تھا کہ اگر اس قطعی اور یقینی ثبوت کو ماننا نہیں تھا تو اس کو توڑ کر دکھلاتے۔ مگر ہمارے مخالفوں نے ایسا نہیں کیا اور تاویلات رکیکہ کر کے اور سچائی کے راہوں کو بکلی چھوڑ کر ہم پر ثابت کر دیا کہ ان کو سچائی کی کچھ بھی پروا نہیں ہے۔

انہوں نے انکار حیات عیسیٰ کو کلمۂ کفر تو ٹھہرایا مگر آنکھ کھول کر نہ دیکھا کہ قرآن اور نبی آخر الزمان دونوں متفق اللفظ واللسان حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہیں۔ امام مالک

بقیة الحاشیة

و اما عدة اميال الفصل بينها وبين طرابلس فلا اعلمها تحقيقا نعم يعلم تقريبا نظرا على الطرق والمنازل. وتختلف الطرق. الطريق الاول من طرابلس الى بيروت فمن طرابلس الى بيروت منزلين متوسطين (وقدر المنزل عندنا من الصباح الى قريب العصر) ومن بيروت الى صيدا منزل واحد ومن صيدا الى حيفا منزل واحد ومن حيفا الى عكامنزل واحد ومن عكا الى سور منزل واحد و يقال لبلاد الشام سوريه نسبةً الى تلكٓ البلدة فى القديم. ثم من سور الى ﴿۲۰﴾
يافامنزل كبير وهى على ساحل البحر ومنها الى القدس منزل صغير والان صنع الريل منها الى القدس ويصل القاصد من يا فا الى القدس فى اقل من ساعة فعدة المسافة من طرابلس الى القدس تسعة ايام مع الراحة واليها طرق من طرابلس واقربها طريق البحر بحيث لوركب الانسان من طرابلس بالمركب النارى

جیسے جلیل الشان امام قائل وفات ہو گئے۔ اور امام بخاری جیسے مقبول الزمان امام حدیث نے محض وفات کے ثابت کرنے کے لئے دو متفرق مقامات کی آیتوں کو ایک جگہ جمع کیا۔ ابن قیم جیسے محدث نے مدارج السالکین میں وفات کا اقرار کر دیا۔ ایسا ہی علامہ شیخ علی بن احمد نے اپنی کتاب سراج منیر میں ان کی وفات کی تصریح کی۔ معتزلہ کے بڑے بڑے علماء وفات کے قائل گذر گئے۔ پر ابھی تک ہمارے مخالفوں کی نظر میں حضرت عیسیٰ کی حیات پر اجماع ہی رہا۔ یہ خوب اجماع ہے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کے حال پر رحم کرے یہ تو حد سے گزر گئے۔ جو باتیں اللہ اور رسول کے قول سے ثابت ہوتی ہیں انہیں کو کلمات کفر قرار دیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ ﴿۲۱﴾

اب ہم اس تقریر کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتے اور نہ ہم جتلانا چاہتے ہیں کہ مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ حیات المسیح کس قدر بے بنیاد اور واہیات باتوں سے پُر ہے۔ لیکن نہایت ضروری امر جس کے لئے ہم نے یہ رسالہ لکھا ہے یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے رسالہ مذکورہ میں محض عوام کا دل خوش کرنے کے لئے یہ چند لفظ بھی منہ سے نکال دیئے

یصل الی یافا بیوم ولیلة ومنها الی القدس ساعة فی الریل والسلام علیکم ورحمة اللّٰہ و برکاته ادام اللّٰہ وجودکم وحفظکم وایدکم ونصرکم علی اعدائکم. اٰمین.

کتبه خادمکم محمد السعیدی الطرابلسی عفا اللّٰہ عنه

ترجمہ اے حضرت مولانا و امامنا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو شفا بخشے۔ (میری بیماری کی حالت میں یہ خط شامی صاحب کا آیا تھا) جو کچھ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر اور دوسرے حالات کے متعلق سوال کیا ہے سو میں آپ کی خدمت میں مفصل بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللحم میں پیدا ہوئے اور بیت اللحم اور بلدہ قدس میں تین کوس کا فاصلہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اور بنی اسرائیل کے عہد میں بلدہ قدس کا نام یروشلم تھا اور اس کو اورشلم بھی کہتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ کے فوت ہونے ﴿۲۱﴾ کے بعد اس شہر کا نام ایلیاء رکھا گیا اور پھر فتوح اسلامیہ کے بعد اس وقت تک اس شہر کا نام

ہیں کہ اگر ہمارے دلائل حیات مسیح توڑ کر دکھلاویں تو ہم ہزار روپیہ دیں گے۔ اگرچہ دلائل کا حال تو معلوم ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے ناحق چند ورق سیاہ کر کے ایک قدیم پردہ اپنا فاش کیا اور ایسی بے ہودہ باتیں لکھیں کہ بجز دو نام کے ہم تیسرا نام ان کا رکھ ہی نہیں سکتے۔ یعنی یا تو وہ صرف دعاوی ہیں جن کو دلیل کہنا بیجا اور حمق ہے۔ اور یا یہودیوں کی طرح قرآن شریف کی تحریف ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں بھی یہ یقین جما ہوا ہے کہ میری کتاب میں کچھ نہیں اس لئے انہوں نے اس پردہ پوشی کے لئے آخر کتاب کے کہہ بھی دیا ہے کہ میری کتاب سمجھ میں نہیں آئے گی۔ جب تک کوئی سبقاً سبقاً مجھ سے نہ پڑھے۔ یہ کیوں کہا۔ صرف اس لئے کہ ان کو معلوم تھا کہ میری کتاب دلائل شافیہ سے محض خالی اور طبل تہی ہے۔ اور ضرور جاننے والے جان ﴿۲۲﴾ جائیں گے کہ اس میں کچھ نہیں۔ لہٰذا تعلیق بالمحال کی طرح انہوں نے یہ کہہ دیا کہ وہ دلائل جو میں نے لکھے ہیں ایسے پوشیدہ ہیں کہ وہ ہر یک کو نظر نہیں آئیں گے اور صرف میری

بقیہ الحاشیہ

قدس کے نام سے مشہور ہے اور عجمی لوگ اس کو بیت المقدس کے نام سے بولتے ہیں۔ مگر طرابلس اور قدس میں جو فاصلہ ہے میں تحقیقی طور پر اس کو بتلا نہیں سکتا کہ کس قدر ہے ہاں راہوں اور منزلوں کے لحاظ سے تقریباً معلوم ہے۔ اور طرابلس سے قدس کی طرف جانے کی کئی راہیں ہیں۔ ایک راہ یہ ہے کہ طرابلس سے بیروت کو جائیں اور طرابلس سے بیروت تک دو متوسط منزلیں ہیں۔ اور ہم لوگ منزل اس کو کہتے ہیں جو صبح سے عصر تک سفر کیا جائے اور پھر بیروت سے صیدا تک ایک منزل ہے اور صیدا سے حیفا تک ایک منزل اور حیفا سے عکا تک ایک منزل اور عکا سے سور تک ایک منزل اور بلاد شام کو سوریہ اسی نسبت کی وجہ سے کہتے ہیں یعنی اس بلدہ قدیمہ کی طرف منسوب کر کے سوریہ نام رکھتے ہیں پھر سور سے یافا تک ایک منزل کبیر ہے اور یافا بحر کے کنارے پر ہے اور یافا سے قدس تک ایک چھوٹی سی منزل ہے اور اب یافا سے قدس تک ریل طیار ہو گئی ہے۔ اور اگر ایک مسافر یافا سے قدس کی طرف سفر کرے تو ایک گھنٹہ سے پہلے پہنچ جاتا ہے۔ سو اس حساب سے طرابلس سے قدس تک نو دن کا سفر ﴿۲۲﴾ آرام کے ساتھ ہے مگر سمندر کا راہ نہایت قریب ہے۔ اور اگر انسان اگن بوٹ میں بیٹھ کر طرابلس سے قدس کو جانا چاہے تو یافا تک صرف ایک دن اور رات میں پہنچ جائے گا اور یافا سے قدس تک صرف ایک گھنٹہ کے اندر۔ والسلام۔ خدا آپ کو سلامت رکھے اور نگہبان اور مددگار ہو اور دشمنوں پر فتح بخشے۔ آمین۔ منه

زبان ان کی کنجی رہے گی اور جب تک کوئی میرے دروازہ پر ایک مدت ٹھہر کر اور میری شاگردی اختیار کر کے اس مجموعہ بکواس کو سبقاً سبقاً مجھ سے نہ پڑھے تب تک ممکن ہی نہیں کہ ان اوراق پراگندہ سے کچھ حاصل ہو سکے۔ اے فضول گو مولوی اگر تیرے دلائل ایسے ہی گور میں پڑے ہوئے اور تاریکی میں اترے ہوئے ہیں کہ وہ تیری کتاب میں ایک زندہ ثبوت کی طرح اپنا وجود بتلا ہی نہیں سکتے تو ایسی بیہودہ اور فضول کتاب کے بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی جب تجھے خود معلوم تھا کہ دلائل نہایت نکمے اور بے معنی ہیں یہاں تک کہ تیرے زبانی بکواس کے سوا بے نشان ہیں تو ایسی کتاب کا لکھنا ہی بے سود تھا۔ بلکہ ان کا دلائل نام رکھنا ہی بے محل اور جائے شرم اور یاوہ گوئی میں داخل ہے۔

اگرچہ اس پُرفتن دنیا میں ہزاروں طرح کے فریب ہو رہے ہیں مگر ایسا فریب کسی نے کم سنا ہوگا کہ جو اس مولوی رسل بابا صاحب نے کیا کہ دلائل سمجھنے کے لئے شاگردی اور سبقاً سبقاً کتاب پڑھنے کی شرط لگا دی اور دل میں یقین کر لیا کہ یہ تو کسی دانا سے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان غبی کی شاگردی اختیار کرے اور اس کے شیطانی رسالہ کو سبقاً سبقاً اس سے پڑھے اس امید سے کہ حضرت مسیح کی زندگی کے دلائل ایسے پوشیدہ طور پر اس کی کتاب میں چھپے ہوئے ہیں کہ تمام دنیا اپنی آنکھوں سے ان کو دیکھ نہیں سکتی اور نہ ان کے رسالہ میں ان کا کچھ پتا لگا سکتی ہے۔ اگرچہ ہزار یا کروڑ مرتبہ پڑھے اور نہ رسالہ میں ان کا کچھ پتہ لگ سکتا ہے کہ کہاں ہیں۔ صرف مصنف کی رہنمائی سے نظر آ سکتے ہیں۔ ورنہ قیامت تک پتہ لگنے سے نومیدی ہے۔

اے ناظرین کیا آپ لوگوں نے کبھی اس سے پہلے بھی کوئی ایسی کتاب سنی ہے جس کے دلائل کتاب میں درج ہو کر پھر بھی مصنف کے پیٹ میں ہی رہیں۔ افسوس کہ آج کل کے ہمارے مولویوں میں ایسی ہی بیہودہ مکاریاں پائی جاتی ہیں جن سے مخالفین کو ہنسی اور ٹھٹھے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ جو فاضل اور عالم اور واقعی اہل علم ہیں وہ تو ان کوتہ اندیشوں اور نادانوں سے کنارہ کر کے ہماری طرف آتے جاتے ہیں۔ رہے نام کے مولوی جو اردو بھی

﴿۲۳﴾ اچھی طرح لکھ نہیں سکتے اور قرآن کریم اور احادیث سے بے خبر ہیں وہ صرف آبائی تقلید کی وجہ سے ہمارے ایسے مخالف ہو گئے ہیں کہ خدا جانے ہم نے ان کے کس باپ دادے کو قتل کر دیا ہے۔ ان لوگوں کا رات دن کا وظیفہ گالیاں اور ٹھٹھا اور تکفیر ہے گویا کبھی مرنا نہیں۔ کبھی پوچھے جانا نہیں کہ تم نے کیوں مسلمانوں کو کافر کہا۔ خدا تعالیٰ سے لڑائی کر رہے ہیں ضد سے باز نہیں آتے۔ مگر ضرور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بھی پوری ہوتی کہ مہدی معہود یعنی وہی مسیح موعود جب ظہور کرے گا تو اس وقت کے مولوی اس پر فتوائے کفر لکھیں گے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ لوگ فتویٰ لکھنے والے تمام دنیا کے شریروں سے بدتر ہوں گے اور روئے زمین پر ایسا کوئی بھی فاسق نہیں ہوگا جیسا کہ وہ اور ہرگز قبول نہیں کریں گے مگر نفاق سے۔ افسوس کہ ان سادہ لوحوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں کہ جو شخص اللہ اور رسول کے قول کے مطابق کہتا ہے وہ کیونکر کافر ہو جائے گا۔ کیا کوئی شخص اس بات کو قبول کرلے گا کہ وہ ہزارہا اکابر اور اہل اللہ جو تیرہ سو برس تک یعنی ان دنوں تک حضرت عیسیٰ کا فوت ہو جانا مانتے چلے آئے وہ سب کافر ہی ہیں۔ اور نعوذ باللہ امام مالک رضی اللہ عنہ بھی کافر ہیں جنہوں نے کروڑہا اپنے پیرووں کو یہی تعلیم دی اور نعوذ باللہ امام بخاری بھی کافر جنہوں نے حضرت عیسیٰ کی موت کے بارے میں اپنے صحیح میں ایک خاص باب باندھا۔ ابن قیم بھی کافر جنہوں نے ان کو حضرت موسیٰ کی طرح موتٰی میں داخل کیا۔ اور ان بزرگوں کے مسلمان جاننے والے بھی سب کافر۔ اور معتزلہ تمام کافر جن کا مذہب ہی یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ درحقیقت فوت ہو گئے۔

اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی جو شوخی اور چالاکی کی راہ سے سارے جہان کو کافر بنا دیا خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جو تمہیں السلام علیکم کہے اس کو یہ مت کہو کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنی اس کو کافر مت سمجھو وہ تو مسلمان ہے۔ لیکن تم نے ان کو کافر ٹھہرایا جو تمام ایمانی عقائد میں تمہارے شریک ہیں۔ اہل قبلہ ہیں اور شرک سے بیزار اور مدارِ نجات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی جانتے ہیں اور پیروی سے منہ پھیرنے والے

کو لعنتی اور جہنمی اور ناری سمجھتے ہیں۔ اے شریر مولویو ذرہ مرنے کے بعد دیکھنا کہ اس جلد بازی کی شرارت کا تمہیں کیا پھل ملتا ہے۔ کیا تم نے ہمارا سینہ چاک کیا اور دیکھ لیا کہ اندر کفر ہے ایمان نہیں اور سینہ سیاہ ہے روشن نہیں۔ ذرہ صبر کرو اس دنیا کی عمر کچھ بہت لمبی نہیں۔

تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کے لئے جائے عار ہیں مسلمان ہیں اور باقی سارا جہان کافر۔ افسوس کہ یہ لوگ کس قدر سخت دل ہو گئے۔ کیسے پردے ان کے دلوں پر پڑ گئے۔ یا الٰہی اس امت پر رحم کر اور ان مولویوں کے شرّ سے ان کو بچالے اور اگر یہ ہدایت کے لائق ہیں تو ان کی ہدایت کر ورنہ ان کو زمین پر سے اٹھالے تا زیادہ شر نہ پھیلے اور یہ لوگ درحقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں کے سرگروہ اور امام الفتن اور استاد **شیخ محمد حسین بطالوی** کو اپنے رسالہ نور الحق میں مخاطب کر کے کہا ہے کہ اگر اس کو عربیت میں کوئی حصہ نصیب ہے تو اس رسالہ کی نظیر بنا کر پیش کرے اور پانچ ہزار روپیہ انعام پاوے مگر شیخ نے اس طرف منہ بھی نہیں کیا حالانکہ شیخ مذکور ان تمام لوگوں کے لئے بطور استاد کے ہے اور اُسی کی تحریکوں سے یہ مُردے جنبش کر رہے ہیں۔ ﴿۲۴﴾

ہم بار بار کہتے ہیں اور زور سے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اُس کی ذریات محض جاہل اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں۔ ہم نے تفسیر سورۃ الفاتحہ انہیں لوگوں کے امتحان کی غرض سے لکھی اور رسالہ نور الحق اگرچہ عیسائیوں کی مولویت آزمانے کے لئے لکھا گیا مگر یہ چند مخالف یعنی **شیخ محمد حسین بطالوی** اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے میاں رسل بابا وغیرہ جو مکفّر اور بدگو اور بدزبان ہیں اس خطاب سے باہر نہیں ہیں۔ الہام سے یہی ثابت ہوا ہے کہ کوئی کافروں اور مکفروں سے رسالہ نور الحق کا جواب نہیں لکھ سکے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مُفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔

اگر یہ ہمارے الہام کو الہام نہیں سمجھتے اور اپنے خبیث باطن کی وجہ سے اس کو ہماری بناوٹ

یا شیطانی وسوسہ خیال کرتے ہیں تو رسالہ نورالحق کا جواب میعاد مقررہ میں لکھیں اور اگر نہیں لکھ سکتے تو ہمارا الہام ثابت۔ پھر جن لوگوں نے اپنی نالیاقتی اور بے علمی دکھلا کر ہمارا الہام آپ ہی ثابت کر دیا تو وہ ایک طور سے ہمارے دعوے کو تسلیم کر گئے۔ پھر مخالفانہ بکواس قابل سماعت نہیں اور ہماری طرف سے تمام پادریان اور **شیخ محمد حسین بطالوی اور مولوی رسل بابا امرتسری اور دوسرے ان کے سب رفقاء اس مقابلہ کے لئے مدعو ہیں اور درخواست مقابلہ کے لئے ہم نے اِن سب کو اخیر جون ۱۸۹۴ء تک مہلت دی ہے اور رسالہ بالمقابل شائع کرنے کے لئے روزِ درخواست سے تین مہینہ کی مہلت ہے۔**

پھر اگر اخیر جون ۱۸۹۴ء تک درخواست نہ کریں تو بعد اُس کے کوئی درخواست سنی نہیں جائے گی اور نادانی ان کی ہمیشہ کے لئے ثابت ہو جائے گی اور مولویت کا لفظ اُن سے چھین لیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اندر بالمقابل رسالہ بنانے کے لئے ﴿۲۵﴾
درخواست کر دیں تو تمام درخواست کنندوں کی ایک ہی درخواست سمجھی جائے گی اور صرف پانچ ہزار روپیہ جمع کرا دیا جائے گا نہ زیادہ۔ اور ان میں سے جو لوگ رسالہ بالمقابل بنانے میں فتح یاب سمجھے جائیں گے خواہ وہ عیسائی ہوں گے اور یا یہ حق کے مخالف نام کے مولوی اور یا دونوں۔ وہ اس پانچ ہزار روپیہ کو آپس میں تقسیم کر لیں گے اور ان کا اختیار ہوگا کہ سب اکٹھے ہو کر رسالہ بناویں غالباً اس طرح سے ان کو آسانی ہوگی مگر آخری نتیجہ ان کے لئے یہی ہوگا کہ خسر الدنیا والآخرۃ و سواد الوجہ فی الدارین۔ اور اگر ہم ان کی اس درخواست کے آنے کے بعد جس پر کم سے کم دس مشہور رئیسوں کی گواہیاں ثبت ہونی چاہئیں اور جو کسی اخبار میں چھاپ کر ہمیں رجسٹری کرا کر پہنچانی چاہیئے۔ تین ہفتہ تک کسی بنک میں پانچ ہزار روپیہ جمع نہ کرا دیں تو ہم کاذب اور ہمارا سب دعویٰ کذب متصور ہوگا کیونکہ زبانی انعام دینے کا دعویٰ کرنا کچھ چیز نہیں ایک کاذب بدنیت بھی ایسا کر سکتا ہے۔ سچا وہی ہے کہ جو اُس کی زبان سے نکلا اس کو کر دکھاوے۔ ورنہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔ لیکن اگر ہم نے روپیہ جمع کرا دیا اور

پھر نفاق پیشہ لوگ مقابل پر آنے سے بھاگ گئے تو اس بدعہدی کے باعث سے جو کچھ خرچہ ہمارے عائد حال ہوگا وہ سب براہ راست یا بذریعہ عدالت اُن سے لیا جائے گا اور نیز اس حالت میں بھی کہ جب وہ جواب لکھنے میں عہدہ برا نہ ہوسکیں اس کا اقرار بھی ان کی درخواست میں ہونا چاہیئے۔

اب ہم مولوی رسل بابا کے ہزار روپیہ کے انعام کا ذکر کرتے ہیں۔ہم بیان کر چکے ہیں کہ مولوی رسل بابا صاحب نے اپنے رسالہ حیات المسیح کو ہزار روپیہ کی شرط سے شائع کیا ہے کہ جو شخص اُن کے دلائل کو توڑ دے اس کو ہزار روپیہ انعام دیا جائے۔مگر مولوی صاحب موصوف نے اسی رسالہ میں یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ وہ دلائل رسالہ مذکورہ میں ایک معمایا چیستان کی طرح مخفی رکھے گئے ہیں وہ کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتے جب تک کوئی انہیں سے اس رسالہ کو سبقاً سبقاً نہ پڑھے۔عقلمند معلوم کر گئے ہوں گے کہ یہ باتیں کس خوف نے ان کے منہ سے نکلوائی ہیں اور کون سا دل میں دھڑکا تھا جس سے ان روباہ بازیوں کی ضرورت ہوئی ہم تو ان باتوں کے سنتے ہی ڈائن کے اڑھائی حرف معلوم کر گئے اور سمجھ گئے کہ کس درد سے یہ سیاپا کیا گیا ہے اور کس خوف سے دلائل کا حوالہ اپنے پیٹ کی طرف دیا گیا ہے۔

بہر حال ہم ان کو اس رسالہ کے ذریعہ سے فہمائش کرتے ہیں کہ وہ ماہ جون ۱۸۹۴ء کے اخیر تک ہزار روپیہ خواجہ یوسف شاہ صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور میر محمود شاہ صاحب کے پاس یعنی بالاتفاق تینوں کے پاس جمع کرا کر اُن کی دستی تحریر کے ساتھ ہم کو اطلاع دیں جس تحریر میں اُن کا یہ اقرار ہو کہ ہزار روپیہ ہم نے وصول کر لیا اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد یعنی راقم ہذا کے غلبہ ثابت ہونے کے وقت یہ ہزار روپیہ ہم بلا توقف مرزا مذکور کو دے دیں گے اور رسل بابا کا اس سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ اس تحریر کی اس لئے ضرورت ہے کہ تا ہمیں بکلی اطمینان ہو جائے اور سمجھ لیں کہ روپیہ ثالثوں کے قبضہ میں آ گیا ہے اور تا ہم اس کے بعد مولوی رسل بابا کے رسالہ کی بیخ کنی کرنے کے لئے مشغول ہو جائیں۔اور ہم قصہ کوتاہ کرنے کے لئے اس بات پر راضی ہیں کہ **شیخ محمد حسین بٹالوی** یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے فیصلہ کے لئے یہی کافی ہوگا کہ **شیخ بٹالوی** مولوی رسل بابا صاحب کے رسالہ کو پڑھ کر اور ایسا ہی ہمارے رسالہ کو اول سے آخر تک دیکھ کر ایک عام جلسہ میں قسم کھا جائیں اور قسم کا یہ مضمون ہو کہ اے حاضرین بخدا میں نے اول سے آخر تک دونوں ﴿۲۶﴾

رسالوں کو دیکھا اور مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ درحقیقت مولوی رسل بابا صاحب کا رسالہ یقینی اور قطعی طور پر حضرت عیسیٰ کی زندگی ثابت کرتا ہے۔ اور جو مخالف کا رسالہ نکلا ہے اس کے جوابات سے اس کے دلائل کی بیخ کنی نہیں ہوئی۔ اور اگر مَیں نے جھوٹ کہا ہے یا میرے دل میں اس کے برخلاف کوئی بات ہے تو مَیں دعا کرتا ہوں کہ ایک سال کے اندر مجھے جذام ہو جائے یا اندھا ہو جاؤں یا کسی اور برے عذاب سے مَر جاؤں فقط۔ تب تمام حاضرین تین مرتبہ بلند آواز سے کہیں کہ آمین آمین آمین۔ اور جلسہ برخاست ہو۔

پھر اگر ایک سال تک وہ قسم کھانے والا ان تمام بلاؤں سے محفوظ رہا تو کمیٹی مقرر شدہ مولوی رسل بابا کا ہزار روپیہ عزت کے ساتھ اس کو واپس دے دے گی۔ تب ہم بھی اقرار شائع کریں گے کہ حقیقت میں مولوی رسل بابا نے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی ثابت کر دی ہے۔ مگر ایک برس تک بہرحال وہ روپیہ کمیٹی مقرر شدہ کے پاس جمع رہے گا اور اگر مولوی رسل بابا صاحب نے اِس رسالہ کے شائع ہونے سے دو ہفتہ تک ہزار روپیہ جمع نہ کرا دیا تو اُن کا کذب اور دروغ ثابت ہو جائے گا۔ تب ہر یک کو چاہیئے کہ ایسے دروغ گو لوگوں کی شر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگیں اور اُن سے پرہیز کریں۔ واضح رہے کہ اس مخالف گروہ سے ہمیں عام طور پر تکلیف پہنچی ہے اور کوئی تحقیر اور توہین اور سبّ اور شتم نہیں جو اُن سے ظہور میں نہیں آیا۔ جب تکفیر اور گالیوں سے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے تو پھر بددعاؤں کی طرف رخ کیا اور دن رات بددعائیں کرنے لگے مگر ایسے بخیلوں سیاہ دلوں کی ظالمانہ بددعائیں کیونکر اُس جناب میں قبول ہوں جو دلوں کے مخفی حالات جانتا ہے۔ آخر جب بددعاؤں سے بھی کام نہ نکل سکا تو خدا تعالیٰ سے نومید ہو کر گورنمنٹ انگریزی کی طرف جھکے اور جھوٹی مخبریاں کیں اور مُفتریانہ رسالے لکھے کہ اس شخص کے وجود سے فساد کا اندیشہ اور جہاد کا خوف ہے۔ لیکن یہ دانا اور دقیقہ رس اور حقیقت شناس گورنمنٹ ایسی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکہ میں آ جاتی۔ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ ایسے عقیدے تو انہیں لوگوں کے ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں جو صدہا برسوں سے کہتے چلے آئے ہیں کہ ﴿۲۷﴾
اسلام کو جہاد سے پھیلانا چاہیئے اور نہ صرف اسی قدر بلکہ یہ بھی ان کا قول ہے کہ جب ان کا فرضی مہدی ظہور کرے گا یا کسی غار میں سے نکلے گا اور اُسی زمانہ میں ان کا فرضی عیسیٰ بھی آسمان پر سے اُتر کر کوئی تیز حربہ کفار کے قتل کے لئے اپنے ساتھ ہی آسمان سے لائے گا تو دونوں مل کر دنیا کے تمام کافروں کو قتل کر ڈالیں گے اور جس نے اسلام سے انکار کیا خواہ وہ یہود میں سے ہو یا نصاریٰ میں سے وہ تہ تیغ کیا جائے گا۔ یہ

ان لوگوں کے بڑے پکے عقیدے ہیں اگر شک ہو تو کسی مولوی کا عدالت میں حلفاً اظہار لیا جاوے۔ تا عدالت پر کھل جائے کہ کیا واقعی ان لوگوں کے یہی عقیدے ہیں یا ہم نے بیان میں غلطی کی ہے۔

لیکن ہم گورنمنٹ کو بلند آواز سے اطلاع دیتے ہیں کہ اس زمانہ میں جنگ اور جہاد سے دینِ اسلام کو پھیلانا ہمارا عقیدہ نہیں ہے اور نہ یہ عقیدہ کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ رہیں اور اس کے ظلِّ حمایت میں امن اور عافیت کا فائدہ اٹھاویں اور اس کی پناہ میں رہ کر اپنے دین کی بخوشئ خاطر اشاعت کر سکیں اُسی سے باغیوں کی طرح لڑنا شروع کر دیں۔ کیا اس گورنمنٹ انگریزی میں ہم اَمن اور عافیت سے زندگی بسر نہیں کرتے۔ کیا ہم حسب مرضی دین کی اشاعت نہیں کر سکتے۔ کیا ہم دینی احکام بجا لانے سے روکے گئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ سچ اور بالکل سچ یہ بات ہے کہ ہم جس کوشش اور سعی اور امن اور آزادی سے اسلامی وعظ اور نصائح بازاروں میں، کوچوں میں، گلیوں میں اِس ملک میں کر سکتے ہیں اور ہر یک قوم کو حق پہنچا سکتے ہیں یہ تمام خدمات خاص مکہ معظّمہ میں بھی بجا نہیں لا سکتے چہ جائیکہ کسی اور جگہ تو پھر کیا اِس نعمت کا شکر کرنا ہم پر واجب ہے یا یہ کہ مفسدہ بغاوت شروع کر دیں۔

سو اگرچہ ہم مذہب کے لحاظ سے اِس گورنمنٹ کو بڑی غلطی پر سمجھتے اور ایک شرمناک عقیدہ میں گرفتار دیکھ رہے ہیں تاہم ہمارے نزدیک یہ بات سخت گناہ اور بدکاری میں داخل ہے کہ ایسے محسن کے مقابل پر بغاوت کا خیال بھی دل میں لاویں۔ ہاں بے شک ہم مذہبی لحاظ سے اس قوم کو صریح خطا پر اور ایک انسانی بناوٹ میں مبتلا دیکھتے ہیں۔ تو اس صورت میں ہم دعا اور توجہ سے اس کی اصلاح چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے مانگتے ہیں کہ اس قوم کی آنکھیں کھولے اور ان کے دلوں کو منور کرے اور انہیں معلوم ہو ﴿۲۸﴾

کہ انسان کی پرستش کرنا سخت ظلم ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کیا ہیں صرف ایک عاجز انسان اور اگر خدا تعالیٰ چاہے تو ایک دم میں کروڑ ہا ایسے بلکہ ہزار ہا درجہ اُن سے بہتر پیدا کر دے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر رہا ہے۔ مُشت خاک کو منور کرنا اس کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں جو شخص صاف دل سے اور کامل محبت سے اس کی طرف آئے گا بے شک وہ اس کو اپنے خاص بندوں میں داخل کر لے گا۔ انسان قرب کے مدارج میں کہاں تک پہنچ سکتا ہے اس کا کچھ انتہا بھی ہے ہر گز نہیں۔ اے مُردوں کے پرستارو زندہ خدا موجود ہے اگر اس کو ڈھونڈو گے پاؤ گے۔ اگر صدق کے پَیروں کے ساتھ چلو گے تو ضرور پہنچو گے۔ یہ نامَردوں اور مخنّثوں کا کام ہے کہ انسان ہو کر اپنے جیسے انسان کی پرستش کرنا۔ اگر ایک کو با کمال سمجھتے ہو تو کوشش کرو کہ ویسے ہی ہو جاؤ نہ یہ کہ اس کی پرستش کرو۔ مگر وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا بخدا وہ مسیح بن مریم نہیں ہے۔ مسیح تو صرف ایک معمولی سا نبی تھا۔ ہاں وہ بھی کروڑ ہا مقربوں میں سے ایک تھا۔ مگر اُس عام گروہ میں سے ایک تھا اور معمولی تھا اِس سے زیادہ نہ تھا۔ بس اس سے دیکھ لو کہ انجیل میں لکھا ہے کہ وہ یحییٰ نبی کا مرید تھا اور شاگردوں کی طرح اصطباغ پایا۔

وہ صرف ایک خاص قوم کے لئے آیا۔ اور افسوس کہ اس کی ذات سے دنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ پہنچ نہ سکا۔ ایک ایسی نبوت کا نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا جس کا ضرر اس کے فائدہ سے زیادہ ثابت ہوا اور اس کے آنے سے ابتلا اور فتنہ بڑھ گیا۔ اور دنیا کے ایک حصہ کثیرہ نے ہلاکت کا حصہ لے لیا مگر اس میں شک نہیں کہ وہ سچا نبی اور خدا تعالیٰ کے مقربوں میں سے تھا۔ مگر وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مَرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی **حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم** ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اُس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ **اللّٰھم صل وسلّم و بارک علیه و اٰله و اصحابه اجمعین و اٰخر دعوانا ان الحمد للّٰه ربّ العٰلمین.**

☆☆☆

﴿۲۹﴾

اَلْوَصِيَّةُ لِلّٰهِ لِقَوْمٍ لَّا يَعْلَمُوْنَ

أيها العلماء والمشايخ والفقهاء. إنى رأيت تَعاميَكم فى مصنّفاتكم، فتأجج قلبى لجهلاتكم. إنكم تسيرون فى المَعامى، ولا تخافون جَوْبَ الحوامى☆. وإنى عِفْتُ أن أفصّل حالاتكم، وأبيّن مقالاتكم. أتعاميتم مع سلامة البصر، وتجاهلتم مع العلم والخبر؟ كان عندكم العقل والفهم الصافى، ولكن النفس صارت ثالثة الأثافى. إنّ حبّ العَين سلَب عينَيكم، والطمع فى كرم الناس محَق كريمتَيكم. أَقَرَأْتم العلومَ للقِرى، وتعلّمتم لرُغفان القُرٰى؟ وباعدتم عن الإخلاص الذى هو شعار الأنبياء وحلية الأولياء. تركتم الشريعة واتّبعتم النفس الدنيّة، وصرتم قوما خاسرين. أكلتم الدنيا بأنواع الدقاقير+، وما نجا مِن فخّكم أحدٌ من القبيل والدبير. طورًا تلدغون فى حلل العِظات، وأخرى بالكَلِم المحفِظات. وأَجِدُ فيكم ما يَسِمُ بالإخلاق، وما أجد شيئا من محاسن الأخلاق. فإنّا للّٰه على مصيبة الإسلام، وإمحالِ رياض خير الأنام. وإنّا نكتب قصّتكم متجرّعًا بالغصص، ومتورّعا من مبالغات القِصص. إنكم جعلتم الإسلام مَصْطَبة المقيِّفين، أو خانَ المدروزين والمُشَقْشِقين. اتقوا اللّٰه ويوم الأهوال، وحلولَ الآفات وتغيُّرَ الأحوال، واذكروا الحِمام ومساورة الإعلال، وفضوح الآخرة وسوء المآل. واتركوا الكِبر والعُجب والخيلاء، فإنها لا يزيدكم إلا الغطاء. ولا تصحّ صفة العبودية إلا بعد ذوبان جذبات الحيّة، أعنى هوى النفس الذى هو على بحر السلوک كزبدٍ، فلا

☆ يبدو انه سهو الناسخ وربما هو "الموامى" كما ورد كثيرا فى كتب حضرته عليه السلام. (الناشر)
+ هذا سهو الناسخ والصحيح "الدقارير". (الناشر)

تُطيعوا الزبد كعبد، واطلبوا بحر ماء معين.

واعلم يا طالِبَ الحقّ الأهمّ أن علماء السوء ما يخرجون من الفم هو أضرّ على الناس من السمّ، ومِن كلّ بلاء يوجد على وجه الأرضين، فإن ﴿۳۰﴾
السموم إذا أضرّت فلا تضرّ إلا الأجسام، وأما كلامهم فيضرّ الأرواح ويُهلك العوام، بل ضررهم أشد وأكثر من إبليس اللعين. يلبسون الحق بالباطل، ويسلّون سيوف المكر كالقاتل، ويُصرّون على كلمات خرجت من أفواههم وإن كانوا على خطأ مبين. فاستعِذْ بالله منهم ومن كلماتهم، واجتنِبْهم وجهلاتهم، وكن مع العلماء الصادقين. ولا تضحك على مواجيد الأولياء، والأسرار التى كُشفت على تلك الأصفياء، فإنهم مظاهر نور اللّٰه وينابيع ربّ العالمين. واعلم أنهم قوم صادقون فى الأحوال، والمحفوظون فى الأفعال والأعمال، ويُعلَّمون من أشياء لا يعلمها عقل العلماء، ويُعطَون من علم لا يُعطَى مثله أحدٌ من العقلاء. فلا يُنكرهم إلا الذى فيه بقيّة من مسّ الشيطان، وأثرٌ من آثار الجانّ، ولا يكفّرهم إلا الأعمى الذى ليس همّه إلا تكفير الصالحين. ألا إن للّٰه عبادًا يحبّهم ويحبّونه، آثرَهم وملأ قلوبهم مِن حبّه وحبّ مرضاته، فنسوا أنفسهم استغراقا فى محبّة ذاته وصفاته، فلا تُعلِّق همّتك بإيذاء قومٍ لا تعرفهم ومنازلهم، وإنّك لا تنظر إليهم إلا كعمين. إنهم خرجوا مِن خلقٍ كان مشابِهَ خلقِ وجودِك، وسعوا إلى مقام أعلى وتباعدوا عن حدودك، ووصلوا مكانا لا تصل إليها أنظارك، ولا تدركها أفكارك، ونزلوا بمنزلة لا يعلمها إلا ربّ العالمين. فلا تدخل فى أقوالهم كمجترئين، ولا تتحرك بسوء الظنون وقلة الأدب معهم

كـالـمـعتدين، فيعاديک ربک وتلحق بالخاسرين. فإيّاک يا أخى أن تقع
فـى ورطة الإنـكـار، وتـلـحـق بـالأشرار، وتهلک مع الهالكين. واعلم أن
كتـاب الـلّٰـه الـرحمٰن، كسبعةِ أبحرٍ من أنواع نكات العرفان، يشرب منها
كـل طيـر بـوسع منقاره، ويختار حقيرًا ولا يشرب إلا قدرا يسيرا. والّذين
وسَّـع مَـدار كَهـم عـنـايـاتُ ربهم، فيشربون ماءً كثيرا وهم أولياء الرحمٰن
وأحبّاء أحسن الخالقين. يهُبُّ على قلوبهم نفحاتُ إلٰهية، فيتعالٰى كلامهم،
فيـجهـلـه عـقـول الـذيـن ليسـوا من العارفين. والذين يُعطَون أفعالا خارقة
للعادة، وأعمالا متعاليّة عـن طور العقل والفكر والإرادة، فلا تعجب من أن ﴿۳۱﴾
يُـعـطـوا كـلـمـاتٍ، ورُزقـوا من نكات تعجز العلماء عن فهمها، فلا تنهَضْ
كـالـمستعجلين. وإن كنت من الذين أراد اللّٰه بهم خيرًا، فبادِرْ و سِرْ إليهم
سيرًا، ودَعْ زورًا وضيرًا، وكن من الحازمين. وكم من كلمات نادرات بل
مـحـفـظـات، تـخـرج مـن أفـواه أهـل الـلّٰــه إلهامًا من اللّٰـه الذى هو مؤيّد
الـمـلهَـمـيـن، فينهضون للّٰه ويُبلّغونها ويُشيعونها، فتكون سببَ مرضاة اللّٰه
كهفِ الـمـأمورين. ثم تلک الكلمات بعينها بغير تغيير وتبديل تخرُج مِن
فـمٍ آخـر، فيـصيـر قـائـلهـا من الذين تركوا الأدب واجترء وا وصاروا من
الـفـاسقين. فتأدَّبْ مع أهل اللّٰه ولا تعجَلْ عليهم ببعض كلماتهم. وإن لهم
نيّـاتٍ لا تـعـرفهـا، وإنهـم لا يـنـطـقـون إلا بـإشارة ربّهم، فلا تُهلک نفسک
كالمجترئين. لهم شأن لا يفهمه إنسان، فكيف مِثلک فـتّـان، إلا مَن سلک
مسـلـكهـم، وذاق مـذاقهـم، ودخـل فى سِككهم، فلا تنظرُ إلى وجوه مشايخ
الإسلام وكبراء الزمان، فإنهم وجوه خالية من نور الرحمٰن، ومِن زىّ العاشقين.
ولا تـحسب كلمات المحدَّثين المكلَّمين ككلماتک أو كلمات أمثالک

مـن الـمتـعسّـفين. فإنها خرجت من أنفاس طيّبة، ونفوس مطهَّرة مُلهَمة، وهـى قـريـب الـعهد من اللّٰه تعالٰى كثمرٍ غضٍّ طرىٍّ أُخذ الآن من شجرة مباركة للآكـليـن. والـقـوم لـمـا لم يفهموا كلمات لطيفة دقيقة حِكَميّة إلٰهيّة، فـعـزَوا أهـلهـا إلـى الـفُسّـاق والـزنـادقة والـكفّار وأهل الأهواء.
فياحسرة عـليهـم وعـلى تلك الآراء، إنهم قد هلكوا إن لم يتوبوا ولم يرجعوا منتهين. والأحرار ينتقلون من القالب إلى القلب، وهم انتقلوا من الـقـلـب إلى القالب، ونبذوا كل ما علموا وراء ظهورهم للبخل الغالب، فـأصبحوا كقِشرٍ لا لُبَّ فيه وأكلوا الجيفة كالثعالب، وكفّرونى ولعنونى مـن غيـر عـلـم ليستـروا الأمر على الطالب، وقالوا كافر كذّاب، واتبعوا دأب الـذيـن خـلـوا مـن قبلهم من أهل التباب. وكانوا يقولون من قبل إنّ رجـلا لا يـخـرج مـن الإيـمان باختلافاتٍ ليس فيها إنكار تعليم القرآن، وإنـمـا الـحُكم بالتكفير لمن صرّح بالكفر واختاره دينا، وأنكر دين اللّٰه الـقـديـر وجـحـد بالشهادتين كالأعداء اللئام، وخرج عن دين الإسلام، ﴿۳۲﴾
وصـار مـن الـمـرتـدّين. وقالوا لو رأينا فى هذا الرجل خيرا أو رائحةً من الدّين ما كفّرنا وما كذّبنا وما تصدّينا للتوهين. كلا، بل قسَتْ قلوبهم من الإصـرار عـلـى الإنـكار، ودعاوى الرياء وفتاوى الاستكبار، فطبع عليها طـابـع ومـا وُفِّـقـوا أن يـرجـعوا مع الراجعين. ولو شاء اللّٰه لأصلح بالهم وطهّر مقالهم، وجذبهم وأراهم ضلالهم، ولكنهم زاغوا وأحبّوا عيوبهم، فـغـضب اللّٰه عليهم وأزاغ قلوبهم، وتركهم فى ظلمات، وجعلهم كصُمٍّ وعـمين. أيها العَجول، اتق اللّٰه وخَفْ أولياء اللّٰه الودود، ولا خَوْفَك من الأسود، وإذا رأيتَ رجلًا تبتّلَ إلى اللّٰه، وما بقى له شىء يشغله عن ربّه، فلا

تتكلم فيه ولا تجترء على سبّه، أتحارب اللّٰه يا مسكين، أو تقتل نفسك كالمجانين؟ واعلم أن أولياء الرحمن يُطرَدون ويُلعنَون ويُكفَّرون فى أوائل الزمان، ويقال فيهم كل كلمة شرّ، ويسمعون من قولهم كل الهذيان، ويسمعون أذًى كثيرا من قومهم ومن أهل العدوان، ويسمّونهم أجهلَ الناس وأضلّ الناس، مع كونهم من أهل العارفة والعرفان، ويسمّونهم دجّالين وعَبَدة الشيطان؛ ثم يجعل اللّٰه الكرّةَ لهم، ويُؤيَّدون ويُنصَرون ويُبرَّأون مما يقولون، ويأتيهم الدولةُ والنصرة من عند اللّٰه فى آخر أمرهم من اللّٰه المنّان، وكذلك جرت عادة اللّٰه الديّان، أنه يجعل العاقبة للمتّقين. وإذا جاء نصره فترى قلوب الناس كأنها خُلقت خلقًا جديدا، وبُدِّلت تبديلا شديدا، وترى الأرض مخضرّة بعد موتها، والعقول سليمة بعد سخافتها، والأذهان صافية والصدور مطهّرة بإذن قادرٍ قيّومٍ ومُعين. فيسعون إليهم بالمحبّة والوداد، نادمين من أيام العناد، ويُثنون عليهم باكين قائلين إنّا تُبنا فاغفر لنا ربّنا إنّا كنّا خاطئين، ومن يرحم إلا هو وهو أرحم الراحمين. هذا مآل الذين سُعدوا وفُتحت أعينهم وجُذبوا، وأمّا الذين شقوا فلا يرون حتى يُرَدّون إلى عذاب مهين. رب أَرِنا أيامَك، وصدِّقْ كلامك، وفرِّجْ كرباتِنا، واغفِرْ زلّاتِنا، وارْضَ عنّا وتعال على ميقاتنا، وانصرنا على القوم الكافرين. وصلِّ وسلِّمْ وبارِكْ على رسولك ا خاتم النبيين. آمين ربنا آمين.

☆☆☆

ٹائیٹل بار اوّل

یہ کتاب
شیخ محمد حسین بطالوی
اور دوسرے علماء مکفرین
کے الزام اور افحام اور انکی
مولویت کی حقیقت کھولنے
کیلئے بوعدہ انعام
ستائیس روپیہ شایع ہوئی ہے
ستائیس دن بالمقابل رسالہ
بنانے کیلئے مہلت دیگئی ہے
اور ستائیس دن روز اشاعت
سے محسوب ہونگے۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

هٰذا كتاب يحكم
بين الشيعة واهل السُّنّة و
يهدى الى الحق فى امر الخلافة وانه يقطع
معاذير المخالفين۔ ويبرز دقارير المفترين
ولا يستنكره الّا من لبس الصّفاقة وخلع الصدق
والصداقة واتبع الكاذبين

كتاب عزيز محكم يفحم العدا
فنحمد بارءنا على ما اسعدا
وسمّيته سر الخلافة حجّة
بما جاء فى تلك المقاصد ارشدا

هذا كتاب سر الخلافة لمن يبغى سبل الثقافة

وقد طبع في المطبع رياض الهند امرتسر فى الشهر المبارك محرم سنة ١٣١٢ھ

نکتہ چینوں کے لئے ہدایت اور واقعی غلطی کی شناخت کے لئے ایک معیار

اکثر جلد باز نکتہ چین خاص کر شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی جو ہماری عربی کتابوں کو عیب گیری کی نیت سے دیکھتے ہیں بباعث ظلمت تعصب کاتب کے سہو کو بھی غلطی کی مد میں ہی داخل کر دیتے ہیں لیکن درحقیقت ہماری صرفی یا نحوی غلطی صرف وہی ہوگی جس کے مخالف صحیح طور پر ہماری کتابوں کے کسی اور مقام میں نہ لکھا گیا ہو۔ مگر جب کہ ایک مقام میں کسی اتفاق سے غلطی ہو اور وہی ترکیب یا لفظ دوسرے دس۱۰ بیس۲۰ یا پچاس۵۰ مقام میں صحیح طور پر پایا جاتا ہو تو اگر انصاف اور ایمان ہے تو اس کو سہو کاتب سمجھنا چاہیئے نہ غلطی حالانکہ جس جلدی سے یہ کتابیں لکھی گئی ہیں اگر اس کو ملحوظ رکھیں تو اپنے ظلم عظیم کے قائل ہوں اور ان تالیفات کو خارق عادت سمجھیں۔ قرآن شریف کے سوا کسی بشر کا کلام سہو اور غلطی سے خالی نہیں۔ بٹالوی صاحب خود قائل ہیں کہ لوگوں نے کلام امرءالقیس اور حریری کی بھی غلطیاں نکالیں مگر کیا ایسا شخص جس نے اتفاقاً ایک غلطی پکڑی حریری یا امرءالقیس کے مرتبہ پر شمار ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ نکتہ آوری مشکل ہے اور نکتہ چینی ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی بلکہ ایک غبی محض کرسکتا ہے۔ ہماری طرف سے حمامۃ البشریٰ اور نورالحق کے بالمقابل رسالہ لکھنے کے لئے اخیر جون ۱۸۹۴ء تک میعاد تھی وہ گذر گئی۔ مگر کسی مولوی نے بالمقابل رسالہ لکھنے کی غرض سے انعام جمع کرانے کے لئے درخواست نہ بھیجی اور اب وہ وقت جاتا رہا ہاں انہوں نے نکتہ چینی کے لئے جو ہمیشہ نالائق اور حاسد طبع لوگوں کا شیوہ ہے بہت ہاتھ پیر مارے اور بعض خوش فہم آدمی چند سہو کاتب یا کوئی اتفاقی غلطی نکال کر انعام کے امیدوار ہوئے اور ذرہ آنکھ کھول کر یہ بھی نہ دیکھا کہ فی غلطی انعام دینے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسا شخص اوّل بالمقابل رسالہ لکھے ورنہ حاسد نکتہ چین جو اپنا ذاتی سرمایہ علمی کچھ بھی نہیں رکھتے دنیا میں ہزاروں بلکہ لاکھوں ہیں کس کس کو انعام دیا جائے۔ چاہیئے کہ اوّل مثلاً اس رسالہ سرالخلافہ کے مقابل پر رسالہ لکھیں اور پھر اگر ان کا رسالہ غلطیوں سے خالی نکلا اور ہمارے رسالہ کا بلاغت فصاحت میں ہم پلّہ ثابت ہوا تو ہم سے علاوہ انعام بالمقابل رسالہ کے فی غلطی دو روپیہ بھی لیں جس کے لئے ہم وعدہ کر چکے ہیں ورنہ یونہی نکتہ چینی کرنا حیا سے بعید ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔

خاکسار **غلام احمد**

سِرُّ الخلافة

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

يا مُعطىَ الإيمان والعقل والفكر، نحضُر عتبتك بطيّبات الحمد والشكر، ونُدانى حضرتك بتحيات التمجيد والتقديس والذكر، ونطلب وجهك بقصوى الطلب، ونسعى إليك فى الطرب والكرب. نحفد إليك ولا نشكو الأين، ونؤمن بك ولا نأخذ فى كيف وأين. وجئناك منقطعين من الأسباب، ومستبطنين أحزانا للقاعدين على السراب، والغافلين عن الماء المَعين وطرق الصواب والمستكبرين، الذين يبلعون الريق، ويرفضون الكأس والإبريق، ويُعادون الصادقين. يتركون الحقائق لأوهام، وما كانت ظنونهم إلا كمُخْلِفة أو جَهام، ولا يجيئون أهل المعارف إلا متكاسلين، ولا ينظرون الحق إلّا لاعبين. وهجمَتْهم أوهامهم كالبلاء المفاجى فى الليل الداجى، فصار العقل كالظلف الواجى، فسقطوا على أنفسهم مُكبّين. والتحصهم تعصّبُهم إلى الإنكار، وأسفوا على الواعظين، وولّوا الدبر كالفرار. وامتلأوا حشنة وحقدًا، ونقضوا عهدًا وعقدًا، وطفقوا يسبّون الناصحين. وما كان فيهم إلا مادّةُ غباوة، رُكِّبَ بإثاوة ، فأداروا رحى الفتن من عداوة، وسفَا تُرْبَهم ريحُ شقاوة، فبعدوا عن حق و حلاوة، وجلَوا عن أوطان الصدق تائهين. كثرت الفتن من حؤول طبائعهم، وخُدع النّاس من اختداعهم. ربِّ فارحم أُمّة محمد وأصلِحْ حالهم، ﴿۲﴾ وطهِّرْ بالهم وأَزِلْ بَلبالهم، وصلّ وسلّم وبارِك على نبيّك وحبيبك محمد خاتم النبيين، وخير المرسلين، وآله الطيبين الطاهرين، وأصحابه عمائد الملّة والدين، وعلى جميع عبادك الصالحين. آمين.

أما بعد فاعلم أيها الأخ الفطن، أن هذه الأيام أيامٌ تتولد فيه الفتن

كتولُّد الدود فى الجيفة المنتنة، وتضطرم فيه الأهواء كاضطرام النيران من الـخُشُب اليابسة. وأرى الإسلام فى خطرات من إعصار هذا الزمان، وصراصر هذا الأوان. قد انقلب الزمن واشتدت الفتن، وازورّت مُقُلتا الكاذبين مغضبين على الصادقين، واحمرّت وجنتا الطالحين على الصالحين. وما كان تعبُّسهم إلا لعداوة الحق وأهله، فإن أهل الحق يفضح الخؤونَ ويُنجى الخلق مِن وَحْله، ولا يصبر على كلمات الظالم وجورِه، بل يرد عليه من فوره، ويصول على كل مريب لتكشيفِ مَعيبٍ، وهتكِ سترِ المدلّسين. وكذٰلك كنتُ ممن أسلمَتْهم محبّةُ الحق إلى طعن المعادين، وانجرَّ أمرهم من حماية الصدق إلى تكفير المكفرين.

وتفصيل ذٰلك أن اللّٰه إذا أمرنى وبشّرنى بكونى مجدّدَ هذه المائة، **والمسيحَ الموعود** لهذه الأُمة، وأخبرتُ المسلمين عن هذه الواقعة، فغضبوا غضبا شديدا كالجهَلة، وساءوا ظنًا من العجلة، وقالوا كذّاب ومن المفترين. وكلما جئتُهم بثمار من طيبات الكَلِم، أعرضوا إعراض البَشِم، حتى غلظوا لى فى الكلام، ولسعونى بحُمَة الملام. ونصحت لهم وبلّغت حق التبليغ مرارا، وأعلنتُ لهم وأسررت لهم إسرارًا، فلم تزل سحبُ نصاحتى تبدو كالجَهام، ونخبُ مواعظى تزيد شقوة اللئام، حتى زادوا اعتداءً وجفاءً، وطبع اللّٰه علىٰ قلوبهم فاشتدوا دناءةً وداءً، وكانوا على أقوالهم مصرّين. ولعنونى وكذّبونى وكفّرونى وافتروا من عند أنفسهم أشياء، ففعل اللّٰه ما شاء، وأرَى المكذّبين أنهم كانوا كاذبين. وطردنى كل رجل وَحْدانى، إلا الذى دعانى وهدانى، فحفظنى بلمحاتِ ناظرِه، وربّانى بعنايات خاطره، وجعلنى من المحفوظين. وبينما أنا أفرّ من سهام أهل السُنّة، وأسمع منهم أنواع الطعن واللعنة، إذ وصلنى بعض المكاتيب من بعض أعزة **الشيعة** وعلماء تلك الفرقة

وسألوني عن **أمر الخلافة**، وأمارات خاتم الأئمّة، وكانوا من طلباء الحق والاهتداء بل بعضهم يظنون بي ظن الأحبّاء، ويتخذونني من النصحاء، ويذكرونني بخلوص أصفى وقلب أزكى، فكتبوا المكاتيب بشوقٍ أَبْهٰى وحِرّةٍ عُظمٰى، وقالوا حَيَّ هَلُ بكتاب أشفٰى، يشفينا ويروينا ويهب لنا برهانا أقوى. ثم أرسلوا إليّ خطوطا تترىٰ، حتى وجدتُ فيها ريح كبدٍ حَرّىٰ، فتذكرتُ قصّتي الأولى، وانثنيتُ أقدّم رِجلا وأؤخّر أخرىٰ، حتى قوّاني ربي الأغنٰى، وألقٰى في روعي ما ألقٰى، فنهضتُ لشهادة الحق الأجلٰى، ولا أخاف إلا الله الأعلٰى، والله كاف لعباده المتوكلين. ﴿۳﴾

واعلم أن أهل السُنة عادَوني في شَرْخ شأني، والشيعة كلّموني في إقبال زماني، وإني سمعتُ من الأولين كلمات كبيرة، وسأسمع من الآخرين أكبر منها، وسأصبر إن شاء الله حتى يأتيني نصر ربّي، هو معي حيثما كنتُ؛ يراني ويرحمني وهو أرحم الراحمين. ورأيت أكثر أحزاب الشيعة لا يخافون عند تطاوُل الألسنة ولا يتّقون ديّان الآخرة، ولا يجمعون نشوب الحقيقة، ولا يذوقون لبوب الطريقة، ولا يفكرون كالصلحاء، ولا يتخيرون طرق الاهتداء، فرأيتُ تفهيمهم على نفسي حقًّا واجبًا ودَينًا لازمًا، لا يسقط بدون الأداء. فكتبتُ هذه الرسالة العُجالة، لعلّ الله يصلح شأنهم ويُبدل الحالة، ولأبيّن لهم ما اختلفوا فيه، وأخبرهم عن **سرّ الخلافة**، وإن كان تأليفي هذا كولد الإصافة، وما ألّفتُها إلا ترحّمًا على الغافلين والغافلات، **وإنّما الأعمال بالنيات**. وأتيقن أن هذه الرسالة تُحفِظ كثيرا من ذوي الحرارة، فإن الحق لا تخلو من المرارة، وسأسمع من علماء الشيعة أنواع اللعنة، كما سمعتُ من أهل السُنة. فيا ربّ لا توكُّلَ إلّا عليك، ولا نشكو إلّا إليك، ولا ملجأ إلّا ذاتك، ولا بضاعة إلّا آياتك، فإن كنتَ أرسلتني بأمرك لإصلاح زُمرك، فأدرِكْني بنصرك، وأيِّدْني كما تُؤيّد الصادقين. وإن كنتَ تحبّني وتختارني فلا تُخزِني كالملعونين

المخذولين. وإن تركتنى فمن الحافظ بعدك وأنت خير الحافظين؟ فادرَأْ عنى الضرّاء ، ولا تُشمت بى الأعداء ، وَانُصرنى **على قوم كافرين.**

أمّا الرّسالة فهى مشتملة على تمهيد وبابَين، وفيها هدايات لذوى العينين ولقوم متّقين. واسأل اللّٰه أن يضع فيها بَرَكة، ويضمّخها بعَطر التأثير رحمة، ولا علم لنا إلا ما علّمَنا وهو خير المعلّمين. ﴿۴﴾

اَلتَّمُهِيُـــد

أيها الأعزة اعلموا، رحمكم اللّٰه، أنى امرؤٌ عُلّمتُ من حضرة اللّٰه القدير، ويسّرنى ربى لكل دقيقة، ونجانى من اعتياص المسير، وعافانى وصافانى وأسرَا بى من بيت نفسى إلى بيته العظيم الكبير. فلما وصلتُ القِبلة الحقيقية بعد قطع البرارى والبحار. وتشرفت بطواف بيته المختار، وخصّصنى لطفُ ربى بتجديد المدارك وإدراك الأسرار، وكان ربى خِدُنى ووَدُودى، واستودعتُه كلَّ وجودى، وأخذتُ من لدنه كلَّ علم من الدقائق والأسرار، وصُبّغتُ منه فى جميع الأنظار والأفكار، صرفتُ عنان التوجه إلى كل نزاع كان بين فِرَق القوم والملة، وفتّشتُ فى كل أمر من السبب والعلة، وما تركتُ موطنا من مواطن البحث والتدقيق، إلا واستخرجتُ أصله على وجه التحقيق. وعرفتُ أن الناس ما أخطأوا فى فصل القضايا، وما وقعوا فى الخطايا، إلا لميلهم إلى طرف مع الذهول عن طرف آخر، فإنهم كبّروا جهة واحدة بغير علم وحسبوا ما خالفها أصغر وأحقر. وكان من عادات النفس أنها إذا كانت مغمورة فى حُبّ شىء من المطلوبات، فتنسٰى أشياء يخالفه، ولا تسمع نصاحة ذوى المواساة، بل ربّما يعاديهم ويحسبهم كالأعداء ، ولا يحاضر مجالسهم

ولا يصغى إلى كلماتهم لشدة الغطاء . ولهذه المفاسد علل وأسباب وطرق وأبواب، وأكبر علله قساوة القلوب، والتمايل على الذنوب، وقلة الالتفات إلى محاسبات المَعادِ، وصحبة الخادعين والكاذبين من أهل العناد، وإذا رسخوا فى جهلهم فتدخُل العثرات فى العادات، وتكون للنفوس كالمرادات، فنعوذ باللّٰه من عثرات تنتقل إلى عادات وتُلحق بالهالكين. وربما كانت هذه العادات مستتبعة لتعصبات راسخة من مجادلات. والمجادلات النفسانية سمٌّ قاتِل لطالب الحق والرشاد، وقلما ينجو الواقع فى هذه الوهاد. وقد تكون العلل المفسدة والموجبات المضلِّة مستترة، ومن العيون مخفية، حتى لا يراها صاحبها ويحسب نفسه من المصيبين المنصفين. وحينئذ يسعى إلى المشاجرات، ويشتد فى الخصوصات☆، وربما يحسب خيالا طفيفا ورأيا ضعيفا كأنه حجة قوية لا دحوض لها، فيميس كالفرحين. وسبب كل ذٰلک قـلّةُ التدبر وعدم التبصّر، والخلوُّ عن العلوم الصادقة، وانتقاشُ صُورِ الرسوم الباطلة، والانتكاسُ على شهوات النفس بكمال الجنوح والحرمان من مذوقات الروح وعجزُ النظر عن الطموح والإخلادُ إلى الأرض والسقوط عليها كعَمِين. ﴿۵﴾

وهذه هى العلل التى جعلت الناس أحزابا، فافترقوا وأكثرهم تخيّروا تبابًا، وكذّبوا الحق كِذّابًا، بل لعنوا أهله كالمعتدين، وصالوا كخريجِ مارِق على المحسنين، ونظروا إلى أهل الحق بتشامخ الأنوف، وتغيظ القلب المؤوف، وحسبوا أنفسهم من العلماء والأدباء ، وسحبوا ذيل الخيلاء ، وما كانوا من المفلقين. ومنهم الذين نالهم من اللّٰه حظٌّ من المعرفة، ورزق من الحق والحكمة، وفتَح اللّٰه عيونهم وأزال ظنونهم، فرأوا الحقائق محدقين. ومنهم قوم أخطأوا فى كل قدم، وما فرّقوا بين وجود وعدم، وما كانوا مُستبصرين. أصرّوا على مركوزات خطراتهم، وخطوات خطيّاتهم، ولباس سيّئاتهم

☆ لعله سهو الناسخ والصحيح ”الخصومات“.(الناشر)

وكانوا قومًا مفسدين. وإذا نزعوا عن المِراس بعد ما نزعوا لاء☆ البأس، ويئسوا من الجِحاس، مالوا ميلة واحدة إلى الإيذاء بالتحقير والازدراء، وبنحت البهتان والافتراء والتوهين. وكلما خضعتُ لهم بالكلام مالوا إلى الإرهاق والإيلام، وكادوا يقتلونني لو لم يعصمني ربي الحفيظ المعين. فلما زاغوا أزاغ اللّٰه قلوبهم وزاد ذنوبهم، وتركهم في ظلمات متخبطين. فنهضتُ بأمر اللّٰه الكريم، وإذن اللّٰه الرحيم، لأزيل الأوهام وأداوي السقام، فاستشاطوا من جهلهم غضبًا، وأوغلوا في أثرى زرايةً وسبًّا، وفتحوا فتاوى التكفير ودفاتر الدقارير، وصالوا عليّ بأنواع التزوير، ولدغوني بلسان نضناض، وداسوني كرضراض. وطالما نصحتُ فما سمعوا، وربما دعوتُ فما توجهوا، وإذا ناضلوا ففرّوا، وإذا أخطأوا فأصرّوا وما أقرّوا، وما كانوا خائفين. واجترءوا على خيانات فما تركوها وما ألغوها، حتى إذا الحقائق اختفت، وقضية الدين استعجمت، وشموس المعارف أفَلتُ وغرَبتُ، ومعارف الملة اغتربت وتغرّبت، والدواهي اقتربت ودنت وغلبت، وبيتُ الدين والديانة خلاء، والأمن والإيمان أجفلا، ورأيت أن الغاسق قد وقب، ووجه المحجّة قد انتقب، فألّفتُ كُتبًا لتأييد الدين، وأترعتُها من لطائف الأسرار والبراهين، فما انتفعوا بشيء من العظات، بل حسبوها من الكلِم المُحفِظات، وما كانوا منتهين. ثم إذا رأوا أن الحجة وردت، والنار المضرمة بردت، وما بقي جمرةٌ من جمر الشبهات، فركنوا إلى أنواع التحقيرات، وقالوا مِن أشراط المجدّد الداعي إلى الإسلام، أن يكون من العلماء الراسخين والفضلاء الكرام، وهذا الرجل لا يعلم حرفا من العربية، ولا شيئًا من العلوم الأدبية، وإنا نراه من الجاهلين، وكانوا في قولهم هذا من الصادقين. فدعوتُ ربي أن يُعلّمني إن شاء، فاستجاب لي الدعاء، فأصبحتُ بفضله عارف اللسان، ومليح البيان، ﴿۶﴾

☆ يبدو ان ''اِ'' سقطت من هنا سهوا، والصحيح ''إلاء'' بمعنى الشدّة والمحنة (المنجد) (الناشر)

ومن الماهرين. ثم ألّفتُ كتابَين فى العربية مأمورًا من الحضرة الأحدية، وقلتُ يا معشر الأعداء ، إن كنتم من العلماء والأدباء ، فأْتوا بمثلها يا ذوى الدعاوى والرياء إن كنتم صادقين. ففرّوا واختفوا كالذى ادّان عند صفر اليدين، وما أفاق إلا بعد إنفاق العين، فما قدر على الأداء بعد التطوق بالدَّين، ولازَمه مستحقّه وجدَّ فى تقاضى اللُجَين، فما كان عنده إلّا مواعيد المَين؛ كذلك يخزى الله قومًا متكبرين.

والعجب أنهم مع هذا الخزى والذلّة، وهتك الأستار والنكبة، ما رجعوا إلى التوبة والانكسار، وما اختاروا طريق الأبرار والأخيار، وما صلح القلب المؤوف وما تقوضت الصفوف، وما سعوا إلى الحق نادمين، بل لوَوا عنى العِذار، وأبدوا التعبس والازورار، وكانوا إلى الشر مبادرين. ورأيتهم فى سلاسل بخلهم كالأسير، وما نصحتُ لهم نصحا إلا رجعتُ يائسا من التأثير، حتى تذكرتُ قصة القردة والخنازير، واغرورقت عيناى بالدموع إذ رأيتُ ذوى الأبصار كالضرير، وإنى مع ذلك لستُ من اليائسين. وقيّض القدر لهتك أستارهم وجزاء فجّارهم أنهم عادَوا الصادقين وآذَوا المنصورين، وحسبوا الجدّ عبثًا والحق باطلًا، فكانوا من المعرضين. وإنى أراهم فى لددٍ وخصامٍ مُذْ أعوامٍ، وما أرى فيهم أثر التائبين. فأردتُ أن أتركهم وأُعرض عن الخطاب، وأطوى ذكرهم كطىّ السجلّ للكتاب، وأتوجه إلى الصالحين. ولو أن لى ما يوجّههم إلى الحق والصواب لفعلتُه، ولكنى ما أرى تدبيرا فى هذا الباب، وكلما دعوتهم فرجعوا متدهدهين، وكلما قدتهم فقهقروا مقهقهين. بيد أنى أرى فى هذه الأيام أن بعض العلماء من الكرام رجعوا إلىّ وانتشرت عقود الزهام، وزال قليل من الظلام، وتبرءوا من خُبث أقوال الأعداء ، وأدهشهم الإدلاج فى الليلة الليلاء ، وجاءونى كالسعداء ﴿۷﴾

فقلت بَخٍ بَخٍ لهٰذا الاهتداء ، وهداهم ربّهم إلٰى عين الصواب من ملامح السراب، فوافَوني مخلصين، وشربوا من كأس اليقين، وسُقوا من ماء معين، وأرجو أن يكمل اللّٰه رشدهم ويجعلهم من العارفين. كذلك أدعو لنظّارة هذا الكتاب، أن يوفقهم اللّٰه لهم لتخيُّر طرق الصواب، ومَن بلغ أشُدَّه فى نشأة روحانية، فسيقبل دعوتى بتفضلات ربّانية، وقد سوّيت كلماتى لكل من يصغى إلى عظاتى، واللّٰه يعلم مجالبها ويدرى طالبها، ولا تتخطى نفس فطرتها، ولا تترك قريحة شاكلتها، ولا يهتدى إلا من كان من المهتدين.

اعلموا، رحمكم اللّٰه، أن قومًا من الذين قالوا نحن أتباع أهل البيت ومن الشيعة قد تكلموا فى جماعةٍ من أكابر الصحابة وخلفاء رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وأئمة الملّة، وغلَوا فى قولهم وعقيدتهم، ورموهم بالكفر والزندقة، ونسبوهم إلى الخيانة والغضب والظلم والغيّ، وما انتهوا إلى هذا الزمان وما فاءَ مَنشَرُهم إلى الطيّ، وما كانوا منتهين. بل استحلَوا ذِكرَ سبِّهم، وتخيَّروه فى كل خبّهم، وحسبوه من أعظم الحسنات بل من ذرائع الدرجات، ولعنوهم واستجادوا هٰذا العمل وشدوا عليه الأمل، وظنوا أنه من أفضل أنواع الصالحات والقربات، وأقرب الطرق لابتغاء مرضاة اللّٰه وأكبر وسائل النجاة للعابدين. وإنى لبِثتُ فيهم بُرهةً من الزمان، ويسّر لى ربّى كل وقت الامتحان، وكنتُ أتوجس ما كانوا يُسرّون فى هذا الباب، وأُصغى إلى كل طرق الاختلاب. وقيّض القدر لحسن معرفتى أن عالما منهم كان من أساتذتى، فكنت فيهم ليلا ونهارًا، وجادلتهم مرارًا، وما كان أن تتوارى عنى خبيئتهم أو يخفى على رؤيتهم، فوجدتُ أنهم قوم يُعادون أكابر الصحابة، ورضوا بغشاوة الاسترابة. ورأيت كل سعيهم فى أن يفرُط إلى الشيخَين ذمٌّ، أو يلحقهما وصمٌ، فتارة كانوا يذكرون للناس **قصة القرطاس**، وتارة يشيرون إلى

قضية **الفَدَک**، ويزيدون عليه أشياء من الإفک، وكذلک كانوا مجترئين على افترائهم وسادرين فی غلوائهم، وكنتُ أسمع منهم ذمّ الصحابة وذمّ القرآن وذمّ أهل اللّٰه وجميع ذوی العرفان، وذمّ أُمّهات المؤمنين. فلما عرفت عُود شجرتهم وخبيئة حقيقتهم أعرضتُ عنهم وحُبِّبَ إلیّ الانزواء، وفی قلبی أشياء. وكنتُ أتضرع فی حضرة قاضی الحاجات، ليزيدنی علمًا فی هذه الخصومات، فعُلِّمتُ رشدًا من الكريم الحكيم، وهُديتُ إلى الحق من اللّٰه العليم، وأخذتُ عن رب الكائنات وما أخذتُ عن المحدثات، ولا يكمل رجل فی مقام العلم وصحة الاعتقادات إلا بعدما يلقى العلوم من لدن خالق السماوات، ولا يَعصمُ من الخطأ إلا الفضل الكبير من حضرة الكبرياء، ولا يبلغ أحدٌ إلى حقيقة الأمور ولو أفنى العمر فيها إلى الدهور، إلا بعد هبوب نسيم العرفان من اللّٰه الرحمن، وهو المعلِّم الأعظم والحكيم الأعلم، يُدخل من يشاء فی رحمته، ويجعل من يشاء من العارفين. وكذلک مَنَّ اللّٰه علیّ ورزقنی من العلوم النخب، وجعل لی نورًا يتبع الشياطين كالشهب، وأخرجنی من ليلة حالكة الجلباب إلٰى نهار ما غشّاه قطعة من الرَباب، وطرَد كلّ مانع عن الباب، فأصبحت بفضله من المحفوظين. وأُعطيتُ مِن فهمٍ يخرق العادة، ومِن نور ينير الفطرة، ومِن أسرار تعجب الطالبين. وصبّغ اللّٰه علومی بلطائف التحقيق، وصفاها كصفاء الرحيق، وكل قضية قضى بها وجدانی أرانيها اللّٰه فی كتابه ليزيد اطمينانی، ويتقوّی إيمانی، فأحاطت عينی ظهر الآيات وبطنها وظعاينها وظعنها، وأُعطيتُ فراسة المحدّثين. وأعطانی ربی أنواع فهم جديد لكل زكی وسعيد، ليصلح المفاسد الجديدة ويهدی الطبائع السعيدة، ومن يهدی إلا هو، وهو أرحم الراحمين. نظر الزمان ووجد أهله قد أضاعوا الإيمان، واختاروا الكذب والبهتان، مَن ائتُمن منهم خان، ومن تكلم مان، فنفخ فی روعی أسرارًا عظيمة، وكلمات

﴿۸﴾

قديمة، وجعلنی من ورثاء النبيين، وقال إنک من المأمورين لتنذر قوما ما أُنذر آباؤهم ولتستبين سبيل المجرمين.

الباب الأول فی الخلافة

اعلم، سقاک اللّٰه كأس الفكر العميق، أنی عُلّمتُ من ربی فی أمر الخلافة علی وجه التحقيق، وبلغتُ عمق الحقيقة كأهل التدقيق، وأظهر علیّ
ربی أن **الصِدّيق والفاروق وعثمان،** كانوا من أهل الصلاح والإيمان، وكانوا ﴿۹﴾
من الذين آثرهم اللّٰه وخُصّوا بمواهب الرحمان، وشهد علی مزاياهم كثير من ذوی العرفان. تركوا الأوطان لمرضاة حضرة الكبرياء، ودخلوا وطيس كل حرب وما بالوا حَرَّ ظهيرة الصيف وبرد ليل الشتاء، بل ماسوا فی سبل الدين كفتية مترعرعين، وما مالوا إلٰی قريب ولا غريب، وتركوا الكل للّٰه ربّ العالمين. وإن لهم نشرًا فی أعمالهم، ونفحات فی أفعالهم، وكلها ترشد إلی روضات درجاتهم وجنات حسناتهم. ونسيمهم يُخبر عن سرّهم بفوحاتها، وأنوارهم تظهر علينا بإناراتها. فاستدِلُّوا بتأرُّجِ عَرفهم علی تبلُّج عُرفهم، ولا تتبِعوا الظنون مستعجلين. ولا تتكأوا علی بعض الأخبار، إذ فيها سمّ كثير وغلوّ كبير لا يليق بالاعتبار، وكم منها يشابه ريحًا قُلّبًا، أو برقًا خُلّبًا، فاتّقِ اللّٰه ولا تكن من متّبعيها، ولا تكن كمثل الذی يحب العاجلة ويبتغيها، ويذَرُ الآخرة ويُلغيها. ولا تترک سبل التقوی والحلم، ولا تَقْفُ ما ليس لک به علم، ولا تكن من المعتدين. واعلم أن الساعة قريب والمالک رقيب، وسيوضع لک الميزان، وكما تدين تُدان، فلا تظلم نفسک وكن من المتقين. ولا أجادلكم اليوم بالأخبار، فإنها لها أذيال كالبحر الذخار، ولا يُخرج منها الدررَ إلّا ذوالأبصار، والناس يكذّبون بعضهم بعضا عند ذكر الآثار، فلا ينتفعون منها إلا قليل

من الأحرار، وإنما أقول لكم ما عُلّمتُ من ربى لعل اللّٰه يهديكم إلى الأسرار. وإنى أُخبرتُ أنهم من الصالحين، ومن آذاهم فقد آذى اللّٰه وكان من المعتدين، ومن سبّهم بلسان سليط وغيظ مستشيط، وما انتهى عن اللعن والطعن وما ازدجر من الفحش والهذيان، بل عزا إليهم أنواع الظلم والغصب والعدوان، فما ظلم إلا نفسه، وما عادىٰ إلا ربّه، وإن الصحابة من المبرَّئين. فلا تجترءوا على تلك المسالك، فإنها من أعظم المهالك، وليعتذر كل لعّان من فرطاته، وليتّق اللّٰه ويوم مؤاخذاته، وليتّق ساعة تهيِّج أسف المخطئين، وتُرِى ناصية العادين. وأَيمُ اللّٰه إنه تعالى قد جعل الشيخَين والثالث الذى هو ذو النُّورَين، كأبواب للإسلام وطلائع فوج خير الأنام، فمن أنكر شأنهم وحقّر برهانهم، وما تأدّب معهم بل أهانهم، وتصدى للسب وتطاوُل اللسان، فأخاف عليه من سوء الخاتمة وسلب الإيمان. والذين آذوهم ولعنوهم ورموهم بالبهتان، فكان آخر أمرهم قساوة القلب و **غضب الرحمان**. وإنى جربتُ مرارا وأظهرتها إظهارًا، أن بغض هٰؤلاء السادات من أكبر القواطع عن اللّٰه مظهرِ البركات، ومن عاداهم فتُغلَق عليه سُدَدُ الرحمة والحنان، ولا تُفتح له أبواب العلم والعرفان، ويتركه اللّٰه فى جذبات الدنيا وشهواتها، ويسقط فى وهاد النفس وهوّاتها، ويجعله من المبعدين المحجوبين. وإنهم أُوذوا كما أُوذى النبيون، ولُعنوا كما لُعن المرسلون، فحقّق بذٰلك ميراثهم للرسل، وتحقّقَ جزاؤهم كأئمة النِحل والملل فى يوم الدّين. فإن مؤمنا إذا لُعن وكُفر من غير ذنب، ودُعى بهجو وسبّ من غير سبب، فقد شابهَ الأنبياء وضاهى الأصفياء، فسيُجزى كما يُجزى النبيون، ويرى الجزاء كالمرسلين. ولا شك أن هؤلاء كانوا على قدم عظيم فى اتباع خير الأنبياء، وكانوا أُمّةً وسطًا كما مدحهم ذو العزّ والعلاء، وأيدهم بروح منه كما أيّد كل أهل الاصطفاء. وقد ﴿۱۰﴾

ظهـرت أنوار صدقهم وآثار طهارتهم كأجلى الضياء ، وتبين أنهم كانوا من الـصادقين. ورضـى الـلّٰه عنهم ورضوا عنه ، وأعـطـاهم ما لم يُعطَ أحد من الـعـالمين. أَهُم كانوا منافقين؟ حاشا وكلّا، بل جلّ معروفهم وجلى، وإنهم كـانـوا طـاهـريـن. لا عيـب كتـطلُّب مثالبهم وعثراتهم، ولا ذنب كتفتيش مـعـائبهـم وسيـئـاتهـم، واللّٰه إنهم كانوا من المغفورين. والقرآن يحمدهم ويُثنى عليهم و يبشرهم بـجنّات تجرى من تحتها الأنهار، ويقول إنهم أصحاب اليمين والسـابقون والأخيار والأبرار، ويسلّم بسلام البركات عليهم، ويشهد أنهـم كـانـوا من المقبولين. ولا شك أنهم قوم أدحضوا الـمـودّات لـلإسـلام، وعـادَوا القوم لمحبة خير الأنام، واقتحموا الأخطار لـمرضاة الـرب الـعـلام، والـقـرآن يشهد أنهم آثروا مولاهم وأكرموا كتابه إكـرامًـا، وكـانـوا يبيتون لربّهم سُجّدًا وقياما، فأى ثبوت قطعى على ما خالفه الـقـرآن؟ والظن لا يُساوى اليقين أيها الظانّ. أتقوم على جهة يبطله الفرقان؟ فـأَخْـرِجْ لـنـا إن جـاءك الـبـرهان ولا تتبع ظنون الظانين. وواللّٰه إنهم رجال قاموا فى مواطن الممات لنصرة خير الكائنات، وتركوا للّٰه آباءهم وأبناءهم ومزّقوهم بالمرهفات، وحاربوا الأحبّاء فقطعوا الرؤوس، وأعطوا للّٰه النفائس والـنفوس، وكانوا مع ذلك باكين لقلة الأعمال ومتندمين. وما تمضمضت مُـقـلـتهـم بـنـوم الـراحة، إلا قـلـيـل مـن حقوق النفـس للاستراحة، وما كانوا متنـعـميـن. فـكيف تـظـنـون أنهـم كــانـوا يـظلمون ويغصبون، ولا يعدلون ويجورون؟ وقد ثبت أنهم خرجوا من الأهواء ، وسقطوا فى حضرة الكبرياء ، ﴿۱۱﴾
وكـانـوا قـومًا فانين. فكيف تسبّون أيها الأعداء ؟ وما هذا الارتياء الذى يأباه الـحـيـاء ؟ فـاتـقـوا اللّٰه وارجعوا إلى رفق وحلم، ستُسألون عما تظنون بغير علم وبرهان مبين. لا تنظروا إلى ذلاقتى ومرارة مذاقتى، وانظروا إلى دليل عرضتُ

عـليكم وأمعِنوا فيه بعينيكم، فإنكم تبعتم ظنون الظانين، وتركتم كتابا يهب الحق واليـقيـن، ومـا بعد الحق إلّا ضلال مبين. وكيف يُنسَب إلى الصحابة ما يُخالف التـقـوى وسُبـلـه، ويُبـايـن الورع وحُلله، مع أن القرآن شهد بأن اللّٰه حبَّب إليهم الإيـمـان، وكرَّه إليهم الكفر والفسوق والعصيان، وما كَفَّرَ أحدا منهم مع وقوع الـمـقـاتلة، فضلا عن المشاجرة، بل سمّى كلَّ أحد من الفريقين مسلمين، وقال وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا. فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ. فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ. وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ. بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ. وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ. اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ. وَاتَّقُوا اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ.[1] فـانظر إلى مـا قـال الـلّٰـه وهـو أصدق الصادقين. إنـک تُكفِّر المؤمنين لبعض مشاجرات، وهو يسمّى الفريقين مؤمنين مع مقاتلات ومحاربات، ويُسميهم إخوة مع بغى البـعـض عـلـى البـعـض ولا يُسـمـى فريقا منهم كافرين، بل يغضب على الذين يتـنـابـزون بـالألـقـاب، ويلمزون أنفسهم ولا يسترون كالأحباب، ويسخرون ويـغـتـابـون ويـظـنـون ظن السوء ويمشون متجسّسين. بل يُسمى مرتكب هذه الأمور فسوقا بعد الإيمان، ويغضب عليه كغضبه على أهل العدوان، ولا يرضى بـعـبـاده أن يسبّـوا المؤمنين المسلمين، هذا مع أنه يُسمى فى هذه الآيات فريقًا مـن الـمـؤمـنـيـن بـاغين ظالمين، وفريقا من الآخرين مظلومين، ولكن لا يسمى

[1] الحجرات: ۱۰تا۱۳

﴿۱۲﴾ أحدًا منهما مرتدين. وكفاك هذه الهداية إن كنتَ من المتقين، فلا تُدخِل نفسك تحت هذه الآيات، ولا تبادر إلى المهلكات، ولا تقعد مع المعتدين. وقال الله فى مقام آخر فى مدح المؤمنين وَاَلۡزَمَهُمۡ كَلِمَةَ التَّقۡوٰى وَكَانُوۡۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهۡلَهَا [1] فانظر كلمات رب العالمين. أتُسمِّى قوما فاسقين سماهم الله متقين؟ ثم قال عزّ وجلّ فى مدح صحابة خاتم النبيين. مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا. سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰىةِ وَمَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ. [2] فانظر كيف سمّى كل من عاداهم كافرًا، وغضب عليهم، فاخش الله واتق الذى يغيظ بالصحابة كافرين، وتدبَّرْ فى هذه الآيات وآيات أخرى لعل الله يجعلك من المهتدين.

ومن تظنّى من الشيعة أن الصدّيق أو الفاروق غصَب الحقوق، وظلم المرتضٰى أو الزهراء، فترَك الإنصاف وأحبَّ الاعتساف، وسلَك مسلك الظالمين. إن الذين تركوا أوطانهم وخلّانهم وأموالهم وأثقالهم لله ورسوله، وأُوذوا من الكفار وأُخرِجوا من أيدى الأشرار، فصبروا كالأخيار والأبرار، واستُخلِفوا فما أترعوا بيوتهم من الفضة والعَين، وما جعلوا أبناءهم وبناتهم ورثاءَ الذهب واللُّجَين، بل ردّوا كل ما حصل إلى بيت المال، وما جعلوا أبناءهم خلفاءهم كأبناء الدنيا وأهل الضلال، وعاشوا فى هذه الدنيا فى لباس الفقر والخصاصة، وما مالوا إلى التنعم كذوى الإمرة والرياسة. أيُظَنّ فيهم أنهم كانوا ينهبون أموال الناس بالتطاولات ويميلون إلى الغصب والنهب والغارات؟ أكان هذا أثر صحبة رسول الله خيرِ الكائنات

[1] الفتح:۲۷ [2] الفتح: ۳۰

وقـد حـمـد هـم الـلّـه وأثنى عليهم رب المخلوقات؟ كلا بل إنه زكّى نفوسهم وطهّـر قـلـوبهـم، ونـوّر شـمـوسهم، وجعلهم سابقين للطيبين الآتين. ولا نجد احتـمـالا ضـعيـفـا ولا وهـما طفيفا يُخبر عن فساد نياتهم، أو يشيـر إلى أدنى سيئاتهم، فـضـلا عـن جـزم النفس على نسبة الظلم إلى ذواتهم، ووالـلّه إنّهم كانوا قومًا مقسطين. ولو أنهم أُعطوا واديا من مال من غير حلال فما تَفَلوا عليه ومـا مالوا كأهل الهوىٰ، ولو كان ذهبا كأمثال الرُبٰى، أو كمقدار الأرضين. ولو ﴿۱۳﴾ وجـدوا حـلالا مـن المال لأنفقوه فى سبل ذى الجلال ومهمات الدين. فكيف نـظـن أنهـم أغـضبـوا الـزهراء لأشجار، وآذوا فلذة النبى كأشرار، بل للأحرار نيّـات، ولهـم عـلـى الـحق ثبـات، وعليهم من اللّٰه صلوات، واللّٰه يعلم ضمائر الـمتـقين. وإن كان هذا من نوع الإيذاء فما نجا أسد اللّٰه الفتىٰ من هذا، بل هو أحـد مـن الشـركـاء ، فـإنـه اختـطـب بـنت أبا الجهل وآذى الزهراء . فإياک والاعتداء ، وخُذِ الاتـقـاء ودَعِ الاعتـداء ولا تتـنـاولُ فُضالة الذين زاغوا عن الـمـحـجّة، وأعـرضـوا عـن الـحـق بعد رؤية أنوار الحجّة، وكانوا على الباطل مـصـرّيـن. وإنـى أدلّک إلى صراط تنجيک من شبهات، فتدبَّرُ ولا تركَنُ إلى جهـلات. وأقـول لـلّـه وأرجو أن تنيب، ولو أسمع من بعضكم التـثريب، ولا يهتـدى عبـد إلّا إذا أراد الـلّٰه هداه، ولا يرتوى أحدٌ إلا من سُقياه. إنه يرى قلبى وقلوبكم، وينظر قدمى وأسلوبكم، ويعلم ما فى صدور العالمين.

فـاعلم أيها العزيز أن حزبًا من علماء الشيعة ربما يقولون إن خلافة الأصحاب الثلاثة مـا ثبت من الكتاب والسُنّة، وأما خلافة سيدنا المرتضٰى وأسـد الـلّـه الأتـقى فثبت من وجوه شتى وبرهان أجلى، فلزم من ذلک أن يـكـون الـخـلـفاء الثلا ثة غاصبين ظالمين آلتين، فإن خلافتهم ما ثبتت من خاتم النبيين وخير المرسلين:۔

أمـا الجواب فلا يخفى على المتدبرين الفارهين وعباد الله المتقين، أن ادعاء ثبوت خلافة سيـدنـا الـمـرتـضـىٰ صلفٌ بحتٌ ما لحقه من الصدق سنا وزورةُ طيف، وليـس معه شهادة من كتاب ربنا الأعلىٰ، وليس فى أيدى الشيعة شـمّةٌ عـلى ثبوت هذا الدعوى، فلا شك أن خلافته عـارى الـجلدة من حلل الثبـوت، وبـادى الـجردة كالسبروت، ولو كان عليٌّ بحرَ الأنوار ومستغنيا عن النعوت. فلا تُجادل من غير حق، ولا تستشـفر بفويطتک فى الرياغة، ولا تُرِنا تُـرّهـات البـلاغة، ولا تـقفُ طـرق الـمتعسـفين. وإنى والله لطالما فكرت فى الـقـرآن وأمـعـنـتُ فـى آيـات الـفرقان، وتلقيتُ أمر الخلافة بوسائل التحقيق، وأعـددت لـه الأُهَـبَ كـلهـا للتدقيق، وصرفتُ ملامح عينى إلى كل الأنحاء، ورميـتُ مـرامـى لـحـظـى إلى جميع الأرجاء، فما وجدتُ سيفًا قاطعًا فى هذا الـمـصافّ كآية الاستخلاف، واستبنتُ أنها من أعظم الآيات، والدلائل الناطقة للإثبات، والـنـصـوص الـصـريحة من رب الكائنات، لكل من يريد أن يحكم بالحق كالقضاة، وأتيقن أنه من طاب خِيمُه، وأُشرِبَ ماء الإمعان أديمُه، يقبلها ﴿۱۴﴾ شاكرا، ويحمد الله ذاكرا، على ما هداه وأخرجه من الضالّين.

وإن آيات الفرقان يقينية وأحكامها قطعية، وأما الأخبار والآثار فـظـنية وأحكامها شكية، ولو كانت مروية من الثقات ونحارير الرواة. ولا تـنـظروا إلى نضرة حليتها وخضرة دوحتها، فإن أكثرها ساقطة فى الـظـلـمـات، وليسـت بـمعصومة من مس أيدى ذوى الظلامات، وقد عسـر اشتيـارهـا مـن مشـار الـنحل، وإنما أُخذت من النهل. هذا حال أكثـر الأحاديث كما لا يخفى على الطيّب والخبيث، فبأى حديث بعد كتـاب الـلّـه تـؤمـنـون؟ وإذا حصحص الحق فأين تذهبون؟ وماذا بعد الـحق إلا الضلال، فاتقوا الضلال يا معشر المسلمين. وقد قلتُ من قبل

أن الآثار ما كفلت التزام اليقينيات، بل هى ذخيرة الظنيات والشكيات، والوهميات والموضوعات، فمن ترک القرآن واتكأ عليها فيسقط فى هُوة المهلكات ويلحق بالهالكين. إنما الأحاديث كشيخ بالى الرياش بادى الارتعاش، ولا يقوم إلا بهراوة الفرقان وعصا القرآن، فكيف يُرجى منها اكتناز الحقائق وخزنُ نشبِ الدقائق من دون هذا الإمام الفائق؟ فهذا هو الذى يؤوى الغريب ويُطهّر المعيب، ويفتتح النطق بالدلائل الصحيحة والنصوص الصريحة، وكله يقين وفيه للقلوب تسكين. وهو أقوى تقريرًا وقولا، وأَوْسع حفاوة وطولا، ومَن تركه ومال إلى غيره كالعاشق، فتجاوز الدّين والدّيانة ومرق مروق السهم الراشق، ومن غادر القرآن وأسقطه من العين، وتبع روايات لا دليل على تنزُّهها من المَيْن، فقد ضل ضلالا مبينا، وسيصطلى لظى حسرتين، ويريه اللّٰه أنه كان على خطأ مبين.
فالحاصل أن الأمن فى اتباع القرآن، والتباب كل التباب فى ترک الفرقان. ولا مصيبة كمصيبة الإعراض عن كتاب اللّٰه عند ذوى العينين، فاذكروا عظمة هذا الرزء وإن جلّ لديكم رزءُ الحسَين، وكونوا طلاب الحق يا معشر الغافلين.

والآن نذكر الآيات الكريمة والحجج العظيمة على خلافة الصدّيق لنريک ثبوته على وجه التحقيق، فإن طريق الارتياب قطعة من العذاب، ومن تبع الشبهات فأوقع نفسه فى المهلكات، وأما قطع الخصومات فلا يكون إلا باليقينيات، فاسمع منى ولا تبعد عنى، وأدعو اللّٰه أن يجعلک من المتبصرين. **قال اللّٰه عزّ وجلّ** فى كتابه المبين. ﴿۱۵﴾

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ. وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا. يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا. وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ. وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ.[۱] هذا ما بشّر ربّنا للمؤمنين، وأخبر عن علامات المستخلفين، فمن أتى اللّٰه للاستماحة، وما سلك مسلك الوقاحة، وما شد جبائر التلبيس على ساعد الصراحة، فلا بد له من أن يقبل هذا الدليل، ويترك المعاذير والأقاويل، ويأخذ طرق الصالحين.

وأما تفصيله ليبدو عليك دليله فاعلموا يا أولى الألباب والفضل اللباب، أن اللّٰه قد وعد فى هذه الآيات للمسلمين والمسلمات أنه سيستخلفنّ بعض المؤمنين منهم فضلًا ورحمًا، ويبدّلنّهم من بعد خوفهم أمنًا، فهذا أمر لا نجد مصداقه على وجه أتمَّ وأكملَ إلا خلافة الصدّيق، فإن وقت خلافته كان وقت الخوف والمصائب كما لا يخفى علٰى أهل التحقيق. فإن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لما تُوفّى نزلت المصائب على الإسلام والمسلمين، وارتد كثير من المنافقين، وتطاولت ألسنة المرتدين، وادعى النبوة نفرٌ من المفترين، واجتمع عليهم كثير من أهل البادية، حتى لحق بمسيلمة قريبٌ من مائة ألف من الجهَلة الفجَرة، وهاجت الفتن وكثرت المحن، وأحاطت البلايا قريبا وبعيدا، وزُلزل المؤمنون زلزالا شديدا. هنالك ابتُلِيت كل نفس من الناس، وظهرت حالات مُخوفة مدهشة الحواسّ، وكان المؤمنون مضطرين كأن جَمْرًا أُضرمت فى قلوبهم أو ذُبحوا بالسكّين. وكانوا يبكون تارة من فراق خير البرية، وأخرى من فتن ظهرت كالنيران المحرقة، ولم يكن أثرًا من أمن، وغلبت المفتتنون كخضراء دِمَنٍ، فزاد المؤمنون خوفًا وفزعًا، وملئت القلوب دهشا وجزعا. ففى ذلك الأوان جُعِل أبو بكر رضى اللّٰه عنه حاكم الزمان وخليفة خاتم النبيين. فغلب عليه همٌّ وغمٌّ من أطوار رآها، ومن آثار شاهدها فى المنافقين والكافرين والمرتدين، وكان يبكى كمرابيع الربيع، وتجرى عبراته

[۱] النور: ۵۶تا۵۸

كالينابيع، ويسأل الله خير الإسلام والمسلمين.

وعن عائشة رضى الله عنها قالت لما جُعل أبى خليفة وفوّض الله ﴿۱۶﴾
إليه الإمارة، فرأى بمجرد الاستخلاف تموُّجَ الفتن من كل الأطراف، ومَوْرَ المتنبئين الكاذبين، وبغاوة المرتدين المنافقين. فصُبّت عليه مصائب لو صُبّت على الجبال لانهدت وسقطت وانكسرت فى الحال، ولكنه أُعطى صبرا كالمرسلين، حتى جاء نصر الله وقُتل المتنبئون وأُهلك المرتدون، وأُزيل الفتن ودفُع المحن، وقُضى الأمر واستقام أمر الخلافة، ونجّى الله المؤمنين من الآفة، وبدّل من بعد خوفهم أمنا، ومكّن لهم دينهم وأقام على الحق زمنا وسود وجوه المفسدين، وأنجز وعده ونصر عبده الصدّيق، وأباد الطواغيت والغرانيق، وألقى الرعب فى قلوب الكفار، فانهزموا ورجعوا وتابوا وكان هذا وعد من الله القهار، وهو أصدق الصادقين. فانظر كيف تم وعد الخلافة مع جميع لوازمه وإماراته فى الصدّيق، وادُعِ الله أن يشرح صدرك لهذا التحقيق، وتدبَّرْ كيف كانت حالة المسلمين فى وقت استخلافه وقد كان الإسلام من المصائب كالحريق، ثم ردّ الله الكرّة على الإسلام وأخرجه من البِير العميق، وقُتِل المتنبئون بأشدّ الآلام، وأُهلكَ المرتدون كالأنعام، وآمن الله المؤمنين من خوفٍ كانوا فيه كالميتين. وكان المؤمنون يستبشرون بعد رفع هذا العذاب، ويهنّئون الصدّيق ويتلقونه بالترحاب، ويحمدونه ويدعون له من حضرة ربّ الأرباب، وبادروا إلى تعظيمه وآداب تكريمه، وأدخلوا حبَّه فى تامورهم، واقتدوا به فى جميع أمورهم، وكانوا له شاكرين. وصقلوا خواطرهم، وسقوا نواضرهم، وزادوا حبًّا، وودّوا وطاوعوه جهدًا وجِدًّا، وكانوا يحسبونه مباركًا ومؤيّدا كالنّبيين. وكان هذا كُلّهُ من صدق الصدّيق واليقين العميق.

ووالله إنه كان **آدم الثانى** للإسلام، والمظهر الأول لأنوار خير الأنام، وما كان نبيا ولكن كانت فيه قُوى المرسلين؛ فبصدقه عادت حديقة الإسلام إلى زخرفه التام، وأخذ زينتَه وقُرّتَه بعد صدمات السهام، وتنوعت أزاهيره وطُهّرت أغصانه من القَتام، وكان قبل ذلک كميتٍ نُدِبَ، وشريد جُدِبَ، وجريح نُوِّبَ وذبيح جُوِّبَ، وأليمِ أنواعِ تعبٍ، وحريقِ هاجرةٍ ذاتِ لهبٍ، ثم نجّاه الله من جميع تلک البليّات، واستخلصه من سائر الآفات، وأيّده بعجائب التأييدات حتى أَمَّ الملوکَ ومَلِکَ الرقاب، بعدما تكسَّرَ وافترش التراب، فزُمّتُ ألسنة المنافقين وتهلّلَ وجه المؤمنين. وكل نفس حمدت ربه وشكرت الصدّيق، وجاءته مطاوعًا إلّا الزنديق، والذى كان ﴿۱۷﴾
من الفاسقين. وكان كل ذلک أجرَ عبدٍ تخيَّرَه الله وصافاه ورضى عنه وعافاه، والله لا يضيع أجر المحسنين.

فالحاصل أن هذه الآيات كلّها مُخبرة عن خلافة الصدّيق، وليس لها محملٌ آخر فانظر على وجه التحقيق، واخش الله ولا تكن من المتعصبين. ثم انظر أن هذه الآيات كانت من الأنباء المستقبلة لتزيد إيمان المؤمنين عند ظهورها، وليعرفوا مواعيد حضرة العزة، فإن الله أخبر فيها عن زمان حلول الفتن ونزول المصائب على الإسلام بعد وفاة خير الأنام، ووعد أنه سيستخلف فى ذلک الزمن بعضا من المؤمنين ويؤمِنهم من بعد خوفهم، ويمكّن دينه المتزلزل ويهلک المفسدين. ولا شک أن مصداق هذا النبأ ليس إلا أبو بكر وزمانه، فلا تنكر وقد حصحص بُرهانه. إنه وجد الإسلام كجدار يريد أن ينقضّ من شر أشرار، فجعله الله بيده كحصن مشيد له جدران من حديد، وفيه فوج مطيعون كعبيد. فانظر هل تجد من ريب فى هذا، أو يسوغ عندک إتيان نظيره من زُمر آخرين؟

وإنی أعلم أن بعض الشيعة يخاصم أهل السُنّة فی هذا المقام، وقد تمادت أيام الخصام، وربما انتهى الأمر من مخاصمة إلى ملاكمة ومقاتلة، وأفضتُ إلى محاكمة ومرافعة. وأتعجب على الشيعة وسوء فهمهم، وأتأوّه لإفراطِ وهمهم، قد تجلّت لهم الآيات وظهرت القطعيات، فيفرّون ممتعضين ولا يتفكرون كالمنصفين. فها أنا أدعوهم إلى أمرٍ يفتح عينهم، وسواء بيننا وبينهم، أن نحاضر فی مضمار، ونتضرع فی حضرة رب قهار، ونجعل لعنة اللّٰه على الكاذبين.

فإن لم يظهر أثر دعائی إلى سَنة، فأقبل لنفسی كل عقوبة، وأُقِرّ بأنهم كانوا من الصادقين، ومع ذلك أعطی لهم خمسة آلاف من الدراهم المروجة، وإن لم أُعطِ فلعنة اللّٰه علیّ إلى يوم الآخرة. وإن شاءوا فأجمع لهم تلك الدراهم فی مخزن دولة البريطانة، أو عند أحد من الأعزّة. بيد أنی لا أُخاطب كلّ أحد من العامّة، إلا الذی ينسج رسالة على منوال هذه الرسالة. وما اخترتُ هذا المنهج إلّا لأعلم أن المباهل المناضل من أهل الفضيلة والفطنة، لا من الجهَلة الغُمر الذين ليس لهم حظ وافر من العربية، فإن الذی حل محلّ الأنعام لا يستحق أن يؤثَر للإنعام، والذی هو كالجِمال، لا يليق أن يجلس فی مجالس الحسن والجَمال، ومَن تعرض للمنافثة لا بد له من المشابهة. فمن لم يكن مثلی أنبلَ الكُتّاب فليس هو عندی لائقا للخطاب. ثم لما بلغتُ قُنّةَ هذا المقام المنيع، فضلا من القدير البديع، أحبُّ أن أرى مثلی فی هذه الكرامة، وأكره أن أناضل كل أحد من العامة، فإنه فيه كسر شأنی، وعار لعلوّ مكانی، فلا أكلّمه أبدًا، بل أعرض عن الجاهلين. ﴿۱۸﴾

وعُلّمتُ أن الصدّيق أعظم شأنا وأرفع مكانا من جميع الصحابة، وهو **الخليفة الأوّل** بغير الاسترابة، وفيه نزلت آيات الخلافة، وإن كنتم

زعـمتـم يا عِدا الثقافة أن مصداقها غيره بعد عصره فأْتوا بفصّ خبره إن كنتم صـادقيـن. وإن لـم تـفـعـلـوا ولـن تـفعلوا فلا تكونوا أعداء الأخيار، واقطعوا خـصـامـا متـطـائـر الشرار. وما كان لمؤمن أن يركن إلى اشتطاط اللدد، ولا يـدخـل بـاب الحق مع انفتاح السدد. وكيف تلعنون رجلا أثبت اللّٰه دعواه، وإذا استَعْدى فأعْداه وأرى الآياتِ لعَدُواه☆، وطَرَّ مكر الماكرين، وهو نجّى الإسـلام مـن بـلاءٍ هـاضَ وجـورٍ فـاضَ، وقتَل الأفعى النضناضَ، وأقام الأمن والأمان، وخيّب كل من مان، بفضل اللّٰه رب العالمين.

وللصدّيق حسـنـات أُخـرى وبـركات لا تُعدّ ولا تُحصٰى، وله مننٌ عـلـى أعـنـاق المسلمين، ولا ينكرها إلا الذى هو أوّل الـمعتدين. وكما جعله اللّٰه موجبا لِأَمن المؤمنين ومِطفاءً لنيران الكافرين والمرتدين، كذٰلك جعله مِن أوّل حُماة الفرقان وخدام القرآن ومُشيعى كتاب اللّٰه المبين. فبذل سـعيـه حـق السـعى فى جمع القرآنِ واستطلاع ترتيبه من محبوب الرحمنِ، وهـمـلـتُ عيناه لمواساة الدين ولا همول عين الماء المعين. وقد بلغت هذه الأخبار إلى حد اليقين، ولكن التعصب تعقَّرَ فِطنَ المتدبرين. وإن كنت تريد أصـل الـواقـعات ولبّ النكات، فاربأ بنفسك أن تنظر بحيث يغشاك درن التـعـصبـات. وإيـاك وطـرق التـعسـفات، فإن النصَفَة مفتاح البركات، ولا ترحض عن القلب قشف الظلمة إلّا نور العدل والنصفة. وإن العلوم الصادقة والـمـعـارف الـصـحيـحة رفيـعة جـدًّا كعرش حضرة الكبرياء، والنصفة لها كسُـلّـم الارتـقـاء، فـمن كان يرجو حل المشكلات وقُنية النكات، فليعمل عملًا صالحا ويتّق التعسّفَ والتعصبات وطرق الظالمين.

ومن حسنات الصدّيق ومـزايـاه الـخاصة أنه خُصّ لمرافقة سفر الهجرة، وجُعل شريك مضائق خير البرية وأنيسه الخاص فى باكورة المصيبة ﴿۱۹﴾

☆ ورد فى اقرب الموارد: استعداه: استغاثه واستنصره، يقال: استعديت على فلان الامير فأعدانى أى استعنت بهٖ عليه فأعاننى عليه. والعدوى بمعنى المعونة. (الناشر)

ليثبت تخصّصه بمحبوب الحضرة. وسرُّ ذلک أنّ اللّٰه كان يعلم بأن الصدّيق أشجع الصحابة ومن التقاة وأحبّهم إلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ومن الكُماة، وكان فانيا فی حُبّ سيّد الكائنات، وكان اعتاد من القديم أن يمونه ويراعی شؤونه، فأسلی به اللّٰه نبيَّه فی وقتٍ عبوس وعيش بوسٍ، وخُصّ باسم الصدّيق وقربِ نبی الثقلَين، وأفاض اللّٰه عليه خلعة ثَانِیَ اثْنَیْنِ، وجعله من المخصوصين.

ومع ذٰلک كان الصدّيق من المجربين ومن زمر المتبصّرين. رأى كثيرا من مغالق الأمور وشدائدها، وشهد المعارک ورأى مكايدها، ووطئ البوادی وجلامِدَها، وكم من مهلكة اقتحمها وكم من سبل العوج قومها وكم من ملحمة قدمها وكم من فتن عدمها وكم من راحلة أنضاها فی الأسفار، وطوى المراحل حتى صار من أهل التجربة والاختبار وكان صابرًا على الشدائد ومن المرتاضين. فاختاره اللّٰه لرفاقته مورد آياته، وأثنی عليه لصدقه وثباته، وأشار إلى أنه كان لرسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أوّل الأحبّاء، وخُلِقَ من طينة الحرّية وتفوَّقَ درَّ الوفاء، ولأجل ذلک اختيُرَ عند خطب خشّی وخوف غشّی، واللّٰه عليم حكيم يضع الأمور فی مواضعها، ويُجری المياه من منابعها، فنظر إلى ابن أبی قحافة نظرةً، ومنّ عليه خاصة، وجعله من المتفردين، وقال وهو أصدق القائلين.

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا. فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى. وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا. وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ [1]

فتدبَّرْ فی هذه الآيات فهما وحزما، ولا تُعرض عمدا وعزما، وأحسِنِ النظر

[1] التوبة: ۴۰

فيـمـا قـال رب الـعالمين. ولا تلج مقاحم الأخطار بسبّ الأخيار والأبرار وأحبّاء القهّـار، فـإن أنُـفَسَ القربات تخيُّرُ طرق التقاة والإعراض عن المهلكات، وأمتنَ أسبابِ العافية كفُّ اللسان والتجنب من السبّ والغيبة، والاجتناب من أكل لحم الإخوة. انـظـر إلـى هذه الآية الموصوفة، أتُثنى على الصدّيق أو تجعله مورد اللوم والمعتبة؟ أتـعـرف رجـلا آخـر مـن الـصـحابة الذى حُمد بهذه الصفات بغير الاسترابة؟ أتـعرف رجلا سُمّى ثَانِيَ اثْنَيْنِ وسُمى صاحبًا لنبى الثقلين، وأُشرِكَ فـى فـضل إِنّ اللّٰهَ مَعَنَا، وجُعِل أحدُ من المؤيّدين؟ أتعلم أحـدًا حُمّد فى القرآن كـمثـل هـذه الـمحمدة، وسُفر زحام الشبهات عن حـالاته الـمخفية، وثبت فيه بـالـنـصـوص الـصريحة لا الظنية الشكّيّة أنه من المقبولين؟ ووالله، ما أرى مثل هذا الـذكـر الـصريح ثابت بالتحقيق الذى مخصوص بالصدّيق لرجل آخر فى صحف رب البيـت العتيق. فإن كنت فى شكّ ممّا قلت، أو تظن أنى عن الحق ملتُ، فأْت بنظير من القرآن، وأرِنا لرجل آخر تصريحًا من الفرقان، إن كنت من الصادقين. ﴿۲۰﴾

والـلّٰـه إن الصدّيق رجل أُعطى من الله حلل الاختصاص، وشهد له الـلّٰـه أنـه مـن الـخـواص، وعزا معيّةَ ذاتِه إليه، وحَمدَه وشَكَرَه وأثنى عليه، وأشـار إلـى أنـه رجـل لم يطبْ له فراق المصطفٰى، ورضى بفراق غيره من الـقـربـى، وآثـر الـمـولـى وجـاءه يسـعـى، فساق إلى الموت ذَوْدَ الرغبة، وأزجى كل هوى المهجة. استدعاه الرسول للمرافقة، فقام ملبّيا للموافقة، وإذ هـمّ القوم بإخراج المصطفٰى، جاءه النبى حبيب الله الأعلٰى، وقال إنى أُمـرتُ أن أهـاجـر وتهاجر معى ونخرج من هذا المأوى، فحمدلَ الصدّيق عـلـى مـا جـعـلـه الـلّٰه رفيق المصطفٰى فى مثل ذلك البلوىٰ، وكان ينتظر نصرة النبى المبغيّ عليه إلٰى أن آلت هذه الحالة إليه، فرافقه فى شجون من جدّ ومـجـون، ومـا خـاف قتـل الـقـاتـلـيـن. فـفـضـيـلـتـه ثـابتة من جليّة

الحكم والنص المحكم، وفضله بيّن بدليل قاطع، وصدقه واضح كصبح ساطع. إنه ارتضٰى بنعماء الآخرة وترک تنعم العاجلة، ولا يبلغ فضائله أحد من الآخرين.

وإن سألت أن اللّٰه لِمَ آثرَه لصدر سلسلة الخلافة، وأىّ سر كان فيه من ربّ ذى الرأفة، فاعلم أن اللّٰه قد رأى أن الصدّيق رضى اللّٰه عنه وأرضى آمنَ مع رسول اللّٰه صلعم بقلب أسلم فى قوم لم يسلم، وفى زمان كان نبى اللّٰه وحيدًا، وكان الفساد شديدا، فرأى الصدّيق بعد هذا الإيمان أنواع الذلة والهوان ولعن القومِ والعشيرة والإخوان والخلّان، وأُوذى فى سبيل اللّٰه الرحمان، وأُخرج من وطنه كما أُخرج نبى الإنس ونبى الجان، ورأى مِحنًا كثيرة من الأعداء، ولعنًا ولومًا من الأحباء، وجاهدَ بماله ونفسه فى حضرة العزّة، وكان يعيش كالأذلّة، بعدما كان من الأعزّة ومن المتنعمين. وأُخرج فى سبيل اللّٰه، وأُوذى فى سبيل اللّٰه، وجاهد بأمواله فى سبيل اللّٰه، فصار بعد الثراء كالفقراء والمساكين. فأراد اللّٰه أن يُريه جزاء الأيام التى قد مضت عليه، ويبدّله خيرا مما ضاع من يديه، ويُريه أجر ما رأى ابتغاءً لمرضاة اللّٰه، واللّٰه لا يُضيع أجر المحسنين. فاستخلفه ربه ورفع له ذكره وأسْلى، وأعزّه رحمة منه وفضلا، وجعله أمير المؤمنين. ﴿۲۱﴾

اعلموا، رحمكم اللّٰه، أن الصحابة كلهم كانوا كجوارح رسول اللّٰه صلعم وفخر نوع الإنسان، فبعضهم كانوا كالعيون وبعضهم كانوا كالآذان، وبعضهم كالأيدى وبعضهم كالأرجل من رسول الرحمان، وكلّ ما عملوا من عمل أو جاهدوا من جهد فكانت كلها صادرة بهذه المناسبات، وكانوا يبغون بها مرضاة رب الكائنات رب العالمين. فالذى يقول أن الأصحاب الثلاثة كانوا من الكافرين والمنافقين أو الغاصبين فلا يُكفّر إلا كلهم أجمعين

لأن الصحابة كلهم كانوا بايعوا أبا بكر ثم عمر ثم عثمان رضى اللّٰه عنهم وأرضى، وشهدوا المعارك والمواطن بأحكامهم العظمى، وأشاعوا الإسلام وفتحوا ديار الكافرين. فما أرى أجهلَ مِن الذى يزعم أن المسلمين ارتدوا كلهم بعد وفاة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، كأنه يكذب كل مواعيد نصرة الإسلام التى مذكورة فى كتاب اللّٰه العلام، سبحان ربنا حافظ الملة والدين. هذا قول أكثر الشيعة، وقد تجاوزوا الحد فى تطاول الألسنة، وغضّوا من الحق عينهم، فكيف ينتظم الوفاق بيننا وبينهم؟! وكيف يرجع الأمر إلى ودادٍ، وإنهم لفى وادٍ ونحن فى وادٍ؟ واللّٰه يعلم أنّا من الصادقين.

يا حسرة عليهم إنهم لا يستفيقون من غَشْى التعصبات، ولا يكفكفون من البهتانات. أعجبنى شأنهم وما أدرى ما إيمانهم، إنهم كفروا الأصحاب الثلاثة وحسبوهم من المنافقين المرتدين، مع أن القرآن ما بلغهم إلا من أيدى تلك الكافرين، فلزمهم أن يعتقدوا أن القرآن الموجود فى أيدى الناس ليس بشيء، بل ساقط من الأساس، وليس كلام رب الأناس، بل مجموعة كلمات المحرفين. فإنهم كلهم كانوا خائنين وغاصبين بزعمهم، وما كان أحد منهم أمينا ومن المتدينين. فإذا كان الأمر كذلك فعلى ما عوّلوا فى دينهم؟ وأى كتاب من اللّٰه فى أيديهم لتلقينهم؟ فثبت أنهم قوم محرومون لا دين لهم ولا كتاب الدين. فإن قوما إذا فرضوا أن الصحابة كفروا ونافقوا وارتدوا على أعقابهم وأشركوا، واتّسخوا بوسخ الكفر وما تطهّروا، فلا بد لهم أن يُقرّوا بأنّ القرآن ما بقى على صحته وحُرّف وبُدّل عن صورته وزِيد ونُقص، وغُيّر من سحنته وقِيدَ إلى غير حقيقته، فإن هذا الإقرار لزِمهم ضرورةً بعد إصرارهم جرأةً على أن القرآن ما شاع من أيدى المؤمنين الصالحين، وأشاعه ﴿۲۲﴾
قوم من الكافرين الخائنين المرتدين. وإذا اعتقدوا أن القرآن مفقود، وكل

مَـن جمعه فهو كافر مردود، فلا شكّ أنهم يئسوا مما نزل على أبى القاسم خـاتـم الـنبييـن، وغُلقت عليهم أبواب العلم والمعرفة واليقين، ولزمهم أن يُـنـكـروا الـنـواميـس كـلها، فإنهم محرومون من تصديق الأنبياء والإيمان بكتب المرسلين. وإذا فرضنا أنا☆ هذا هو الحق أن الصحابة ارتدوا كلهم بـعد خاتم الأنبياء، وما بقى على الشريعة الغرّاء إلا علي رضى اللّٰه عنه ونـفـر قليلون معه من الضعفاء، وهم مع إيمانهم ركنوا إلى إخفاء الحقيقة، واختـاروا تـقيّةً لـلـدنيـا الـدنية تـخـوّفًـا من الأعداء، أو لجذب المنفعة والـحطام، فهذا أعظم المصائب على الإسلام، وبلية شديدة على دين خير الأنـام. وكيف تـظـن أن اللّٰه أخلف مواعيده، وما أرى تأييده، بل جعل أوّلَ الدَنِّ دُرْدِيًّا، وأفسد الدين من كيد الخائنين.

فـنُشهِـد الخلق كلهم أنّا بريئون من مثل تلك العقائد، وعندنا هى مـقدمات الكفر وإلى الارتداد كالقائد، ولا تناسب فطرة الصالحين. أكفَر الـصـحـابة بـعـد مـا أفـنـوا أعـمارهم فى تأييد الإسلام، وجاهدوا بأموالهم وأنـفسهـم لـنـصرة خير الأنام، حتى جاء هم الشيب وقرب وقت الحمام؟ فـمـن أيـن تـولدت إرادة متجددة فاسدة بعد توديعها، وكيف غاضت مياه الإيـمـان بـعـد جـريان ينابيعها؟ فويل للذين لا يذكرون يوم الحساب، ولا يخافون ربّ الأرباب، ويسبّون الأخيار مستعجلين.

والـعـجبُ أن الشيعة يُقرّون بأن أبـا بكر الصّدّيق آمـن فى أيام كثرة الأعداء، ورافقَ المصطفٰى فى ساعة شدّة الابتلاء، وإذا خرج رسول الـلّٰه صلعم فخرج معه بالصدق والوفاء، وحمل التكاليف وترَك المألف والأليف، وتركَ العشيرة كلها واختار الربّ اللطيف، ثم حضر كل غزوة وقاتل الكفار وأعان النبى المختار، ثم جُعل خليفة فى وقت ارتدت جماعة

☆ سهو الناسخ، والصحيح "أن". (الناشر)

من المنافقين، وادعى النبوة كثير من الكاذبين، فحاربهم وقاتلهم حتى عادت الأرض إلى أمنها وصلاحها وخاب حزب المفسدين.

ثم مات ودُفن عند قبر سيد النبيين وإمام المعصومين، وما فارقَ حبيبَ اللّٰه ورسوله لا فى الحياة ولا فى الممات، بل التقيا بعد بينِ أيامٍ معدودة فتهادى تحية المحبين. والعجب كلّ العجب أن اللّٰه جعل أرض ﴿۲۳﴾
مرقد نبيه بزعمهم مشتركة بين خاتم النبيين والكافرَين الغاصبَين الخائنَين وما نجّى نبيّه وحبيبه من أذيّة جوارهما بل جعلهما له رفيقَين مؤذيَين فى الدنيا والآخرة، وما باعده عن الخبيثين سبحان ربّنا عما يصفون، بل أَلحَقَ الطيبين بإمام الطيبين. إن فى ذلك لآيات للمتبصرين.

فتفكر يا من تحلَّى بفهم، ولا تركَنْ مِن يقين إلى وهم، ولا تجترء على إمام المعصومين. وأنت تعلم أن قبر نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم روضة عظيمة من روضات الجنة، وتبوَّأَ كلَّ ذروة الفضل والعظمة، وأحاط كل مراتب السعادة والعزة، فما له وأهل النيران؟ فتفكر ولا تختر طرق الخسران، وتأدّبُ مع رسول اللّٰه يا ذا العينين، ولا تجعل قبره بين الكافرَين الغاصبَين، ولا تُضِعُ إيمانك للمرتضى أو الحسَين، ولا حاجة لهما إلى إطرائك يا أسير المَين، فاغمدْ عَضْبَ لسانك وكن من المتقين. أيرضى قلبك ويسرّ سِربُك أن تُدفَن بين الكفار وكان على يمينك ويسارك كافران من الأشرار؟ فكيف تجوّز لسيّد الأبرار ما لا تجوّز **لنفسك** يا مَورد قهر القهار؟ أتُنزل خير الرسل منزلةً لا ترضاها، ولا تنظرُ مراتب **عصمته** وإياها؟ أين ذهب أدبك وعقلك وفهمك؟ أم اختطفتُه جنٌّ وهمك وتركتك كالمسحورين؟ وكما صُلتَ على الصدّيق الأتقى كذلك صُلتَ على عليّ المرتضى، فإنك جعلت عليًّا نعوذ باللّٰه كالمنافقين، وقاعدا على باب الكافرين، ليفيض شربه الذى غاض

وينجبر مِن حاله ما انهاض. ولا شك أن هذه السير بعيدة من المخلصين، ولا توجد إلا فى الذى رضى بعادات المنافقين.

وإذا سئل عن الشيعة المتعصّبين مَن كان أوّل مَن أسلم من الرجال البالغين وخرج من المنكرين المخالفين، فلا بدّ لهم أن يقولوا إنه أبو بكر. ثم إذا سئل مَن كان أوّل من هاجر مع خاتم النبيين ونبذ العلق وانطلق حيث انطلق، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر. ثم إذا سئل من كان أول المستخلَفين ولو كالغاصبين، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر. ثم إذا سئل من كان جامِعَ القرآن ليشاع فى البلدان، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر. ثم إذا سئل من دُفن بجوار خير المرسلين وسيد المعصومين، فلا بد لهم أن يقولوا إنه أبو بكر وعمر. فالعجب كل العجب أن كل فضيلة أُعطيت للكافرين المنافقين، وكل خير الإسلام ظهرت من أيدى المعادين أيزعم مؤمن أن أول لبنة لإسلام☆ كان كافرا ومن اللئام؟ ثم أول المهاجرين مع فخر المرسلين كان كافرًا ومن المرتدين؟ وكذلك كل فضيلة حصلت للكفار حتى جوار قبر سيد الأبرار، وكان عليٌّ من المحرومين، وما مال إليه اللّٰه بالعدوى وما أجدى من جدوى، كأنه ما عرفه وأخطأ من التنكير واحرورف فى المسير، وإن هذا إلا كذب مبين. ﴿۲۴﴾

فالحق أن الصدّيق **والفاروق**، كانا من أكابر الصحابة وما أَلَتَا الحقوق، واتخذا التقوى شرعة، والعدل نُجعة، وكانا ينقّبان عن الأخبار ويفتّشان من أصل الأسرار، وما أرادا أن يُلْفِيا من الدنيا بُغية، وبذلا النفوس للّٰه طاعةً. وإنى لم ألقَ كالشيخَين فى غزارة فيوضهم وتأييد دين نبى الثقلَين. كانا أَسْرعَ من القمر فى اتّباع شمس الأمم والزمر، وكانا فى حُبّه من الفانين. واستعذبا كل عذاب لتحصيل صواب، ورضوا بكل هوان لنبى الذى ليس له ثان،

☆ يبدو انه سهو، والصحيح " الاسلام". (الناشر)

وظهرا كالأسود عند تَلقّي القوافل والجنود من ذوى الكفر والصدود، حتى غلب الإسلام وانهزم الجمع، وانزوى الشرك وانقمع، وأشرقت شمس الملّة والدّين. وكانت خاتمة أمرهما جِوار خير المسلمين، مع خدمات مرضية فى الدين، وإحسانات ومنن على أعناق المسلمين. وهذا فضل من اللّٰه الذى لا تخفى عليه الأتقياءُ، وإن الفضل بيد اللّٰه يؤتيه من يشاء، من اعتلق بذيله مع كمال ميله، فإن اللّٰه لن يُضيعه ولو عاداه كل ما فى العالمين، ولا يرى طالبه خسرًا ولا عسرًا ولا يذَر اللّٰه الصادقين.

اللّٰه أكبر ما أعظَمَ شأنَ سرِّهما وصدقهما دُفنوا فى مدفن لو كان موسى وعيسى حيَّين لتمنّاها غبطة، ولكن لا يحصل هذا المقام بالمنية، ولا يعطى بالبغية، بل هى رحمة أزلية من حضرة العزة، ولا تتوجه إلا إلى الذين توجّهت العناية إليهم من الأزل، وحفّتْ بهم ملاحف الفضل. فقضيت العجب كل العجب أن الذين يُفضّلون عليًّا على الصديق لا يرجعون إلى هذا التحقيق، ويتهافتون على ثناء المرتضى ولا ينظرون مقام الصدّيق الأتقى. فاسأل الذين يكفّرون الصدّيق ويلعنون، وسيعلم الذين ظلموا بأى منقلب ينقلبون. إن الصدّيق والفاروق كانا أميرا ركبٍ علوا للّٰه قُننًا عُلى ودعوا إلى الحق أهل الحضارة والفلا، حتى سرت دعوتهم إلى بلاد قصوى، وقد أُودعت خلافتهما لفائف ثمرات الإسلام، وضُمِّخت بالطِيب العميم بأنواع فوز المرام. وكان الإسلام فى ﴿۲۵﴾
زمن **الصدّيق** متألّما بأنواع الحريق، وشارفَ أن تُشنّ على سِرْبِه فوج الغارات، وتَنَادَى عند نهبه يا للثارات، فأدركه الرب الجليل بصدق الصدّيق، وأخرج بَعاعه من البئر العميق، فرجع إلى حالة الصلاح من مَحْلةٍ نازحة، وحالةٍ رازحة، فأوجب لنا الإنصاف أن نشكر هذا المعين ولا نُبالى المعادين. فإياك أن تلوى عذارك عمن نصر سيدك ومختارك، وحفظ دينك ودارك، وقصد للّٰه فلاحك وما

امتار سماحك. فيا للعجب الأظهر كيف يُنكَرُ مجدُ الصدّيق الأكبر، وقد برقت شمائله كالنيّر؟ ولا شك أن كل مؤمن يأكل أُكُلَ غَرْسه، ويستفيض من علوم درسه. أعطى لديننا الفرقان، ولدنيانا الأمن والأمان، ومن أنكره فقد مان ولقى الشيط والشيطان. والذين التبس عليهم مقامه فما أخطأوا إلا عمدًا، وحسبوا الغدق ثمدًا، فتوغروا غضبًا، وحقروا رجلًا كان أوّلَ المكرمين.

وإن نفس **الصدّيق** كانت جامعة للرجاء والخوف، والخشية والشوق، والأنس والمحبة. وكان جوهر فطرته أبلغ وأكمل فى الصفاء، منقطعًا إلى حضرة الكبرياء، مفارقا من النفس ولذاتها، بعيدًا عن الأهواء وجذباتها، وكان من المتبتلين. وما صدر منه إلّا الإصلاح، وما ظهر منه للمؤمنين إلا الفلاح. وكان مبرًّأً من تهمة الإيذاء والضير، فلا تنظر إلى التنازعات الداخلية، واحملها على محامل الخير. ألا تُفكر أن الرجل الذى ما التفت من أوامر ربه ومرضاته إلى بنيه وبناته، ليجعلهم متمولين أو مِن أحد وُلاته، وما كان له من الدنيا إلا ما كان ميرةَ ضروراته، فكيف تظن أنه **ظلم** آل رسول اللّٰه مع أن اللّٰه فضّله على كلّهم بحسن نياته، وجعله من المؤيدين. وليس كل نزاع مبنيًّا على فساد النيات كما زعم بعض متبعى الجهلات، بل رُبَّ نزاع يحدث من اختلاف الاجتهادات. فالطريق الأنسب والمنهج الأصوب أن نقول إن مبدأ التنازعات فى بعض صحابة خير الكائنات كانت الاجتهادات لا الظلامات والسيئات. والمجتهدون معفوون ولو كانوا مخطئين. وقد يحدث الغلّ والحقد من التنازعات فى الصلحاء، بل فى أكابر الأتقياء والأصفياء، وفى ذلك مصالح للّٰه ربّ العالمين.

فكلّما جرى فيهم أو خرج مِن فِيهم، فيجب أن يُطوى لا أن يُروَى، ﴿۲۶﴾
ويجب أن يُفوَّض أمورهم إلى اللّٰه الذى هو ولى الصالحين. وقد جرت سُنّته أنه

يقضى بين الصالحين على طريق لا يقضى عليه قضايا الفاسقين، فإنهم كلّهم أحباؤه وكلهم من المحبين المقبولين، ولأجل ذلك أخبرنا ربنا عن مآل نزاعهم وقال وهو أصدق القائلين. وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ.[1] هذا هو الأصل الصحيح، والحق الصريح، ولكن العامة لا يُحققون فى أمر كأولى الأبصار، بل يقبلون القِصص بغضّ الأبصار، ثم يزيد أحدٌ منهم شيئا على الأصل المنقول، ويتلقاه الآخر بالقبول، ويزيد عليه شيئا آخر من عند نفسه، ثم يسمعه ثالث بشدة حرصه، فيؤمن به ويُلحق به حواشى أُخرى، وهلمّ جرّا، حتى تستتر الحقيقة الأولى، وتظهر حقيقة جديدة تخالف الحق الأجلى، وكذلك هلك الناس من خيانات الراوين.

وكم من حقيقة تسترت، وواقعات اختفت وقِصص بُدّلت، وأخبار غُيّرت وحُرّفت، وكم من مفتريات نُسجت، وأمور زيدت ونُقصت، ولا تعلم نفس ما كانت واقعة أوّلًا ثُم ما صُيّرت وجُعلت. ولو أُحيِىَ الأوّلون من الصحابة وأهل البيت وأقارب خير البرية، وعُرضت عليهم هذه القِصص، لتعجبوا وحولقوا واسترجعوا من مفتريات الناس، ومما طوّلوا الأمر من الوسواس الخنّاس، وجعلوا قطرةً كبحر عظيم، وأرَوا كجبالٍ ذرّةَ عظمٍ رميمٍ، وجاءوا بكذب يخدع الغافلين.

والحق أن الفتن قد تموجت فى أزمنة وسطى، وماجت كتموُّج الريح العاصفة والصراصر العظمٰى. وكم من أراجيف المفترين قُبلت كأخبار الصادقين، فتَفطَّنْ ولا تكن من المستعجلين. ولو أُعطيتَ مما أفاض اللّٰه علينا لقبلتَ ما قلتُ لك وما كنتَ من المعرضين. والآن لا أعلم أنك تقبله أو تكون من المنكرين. والذين كانت عداوة الشيخَين جوهرَ روحهم

[1] الحجر: ۴۸

وجزءَ طبيعتهم، وديدنَ قريحتهم، لا يقبلون قولنا أبدا حتى يأتى أمر اللّٰه، ولا يصدّقون كشوفا ولو كانت ألوفا، فليتربصوا زمانا يُبدى ما فى صدور العالمين.

أيها الناس لا تظنوا ظن السوء فى الصحابة، ولا تُهلكوا أنفسكم فى بوادى الاسترابة، تلك أمة قد خلت ولا تعلمون حقيقةً بعُدت واختفت، ﴿۲۷﴾
ولا تعلمون ما جرى بينهم، وكيف زاغوا بعد ما نوّر اللّٰه عينهم، فلا تتبعوا ما ليس لكم به علم واتقوا اللّٰه إن كنتم خاشعين. وإن الصحابة وأهل البيت كانوا روحانيين منقطعين إلى اللّٰه ومتبتلين، فلا أقبل أبدًا أنهم تنازعوا للدنيا الدنيّة، وأسرَّ بعضُهم غِلَّ البعض فى الطويّة، حتى رجع الأمر إلى تقاتُل بينهم وفساد ذات البين وعناد مبين. ولو فرضنا أن الصدّيق الأكبر كان من الذين آثروا الدنيا وزخرفها، ورضوا بها وكان من الغاصبين، فنضطر حينئذ إلى أن نقرّ أنّ عليًّا أسد اللّٰه أيضا كان من المنافقين، وما كان كما نخاله من المتبتلين؛ بل كان يكبّ على الدنيا ويطلب زينتها، وكان فى زخارفها من الراغبين. ولأجل ذلك ما فارق الكافرين المرتدين، بل دخل فيهم كالمداهنين، واختار التقيّة إلى مدة قريبة من ثلاثين. ثم لما كان الصدّيق الأكبر كافرا أو غاصبًا فى أعين علىّ المرتضى رضى اللّٰه تعالى عنه وأرضٰى، فلِمَ رضى بأن يُبايعه؟ ولِمَ ما هاجر من أرض الظلم والفتنة والارتداد إلى بلاد أخرى؟ ألم تكن أرض اللّٰه واسعة فيهاجر فيها كما هى سُنّة ذوى التقى؟ انظر إلى إبراهيم الذى وفّى. كيف كان فى شهادة الحق **شديد القوى**، فلما رأى أن أباه ضلّ وغوى، ورأى القوم أنهم يعبدون الأصنام ويتركون الرب الأعلى، أعرض عنهم وما خاف وما بالٰى، وأُدخِل فى النار وأوذى من الأشرار، فما اختار التقيّة خوفا من الأشرار. فهذا هى سيرة الأبرار، لا يخافون السيوف ولا السنان، ويحسبون التقية من كبائر الإثم والفواحش

والعدوان، وإن صدرت شمّةٌ منها كمثل ذلّة فيرجعون إلى اللّٰه مستغفرين.

ونعجب من **علي** رضى اللّٰه عنه كيف **بايع** الصدّيقَ والفاروق، مع علمه بأنهما قد كفرا وأضاعا الحقوق، ولبث فيهما عمرًا واتّبعهما إخلاصا وعقيدة، وما لغِب وما وهَن وما أرى كراهة، وما اضمحلّت الداعية، وما منعته التقاة الإيمانية، مع أنه كان مطّلعا على فسادهم وكفرهم وارتدادهم، وما كان بينه وبين أقوام العرب بابا مسدودًا وحجابا ممدودًا وما كان من المسجونين. وكان واجبا عليه أن يُهاجر إلى بعض أطراف العرب والشرق والغرب ويحث الناس على القتال ويهيج الأعراب للنضال، ويُسخرهم **بفصاحة** المقال ثم يقاتل قوما مرتدين. ﴿۲۸﴾

وقد اجتمع على المسيلمة الكذاب زهاء مائة ألف من الأعراب، وكان **عليٌّ** أحقّ بهذه النصرة، وأَولى لهذه الهمة، فلِمَ اتّبع الكافرين، ووالى وقعد كالكسالى وما قام كالمجاهدين؟ فأىّ أمر منعه من هذا الخروج مع إمارات الإقبال والعروج؟ ولِمَ ما نهض للحرب والبأس وتأييد الحق ودعوة الناس؟ ألم يكن أفصح القوم وأبلغهم فى العظات ومن الذين ينفخون الروح فى الملفوظات؟ فما كان جمع الناس عنده إلا فعل ساعة، بل أقلَّ منها لقوة بلاغة وبراعة، وتأثير جاذب للسامعين. ولما جمَعَ الناسَ الكاذبُ الدجالُ فكيف أسدُ اللّٰه الذى كان مؤيِّده الرب الفعّال، وكان محبوبَ رب العالمين.

ثم من أعجب العجائب وأظهر الغرائب أنه ما اكتفى عليٌّ أن يكون من المبايعين، بل صلّى خلف الشيخَين كل صلاة، وما تخلف فى وقت من أوقات، وما أعرض كالشاكين. ودخل فى شُوراهم وصدّق دعواهم، وأعانهم فى كل أمر بجهد همته وسعة طاقته، وما كان من المتخلفين. فانظر. أهذا من علامات الملهوفين المكفرين؟ وانظر كيف اتبع الكاذبين مع علمه

بـالكذب والافتراء كأن الصدق والكذب كان عنده كالسواء . ألم يعلم أن الـذين يتوكلون على قدير ذى القدرة لا يؤثرون طريق المداهنة طرفة عين ولـو بـالكـراهة، ولا يتـركـون الـصـدق ولو أحرقهم الصدق وألقاهم إلى التهلكة وجعلهم عِضِين؟

وإن الـصـدق مشـرب الأوليـاء ، ومـن علامـات الأصفيـاء ، ولكن الـمـرتـضٰـى ترک هذه السجيّة، ونحَت لنفسه التقيّة، واتبـع طـريقا ذليلا، وكـان يـحضر فِناء الكافرين بكرة وأصيلا، وكان من المادحين. وهلّا اقتدى بـنبـيّ الثقـليـن أو شجاعة الحُسين واتخذ طريق المحتالين؟ وأنشدک اللّٰه أهـذا مـن صـفـات الـذيـن تـطهـرت قـلـوبهـم من رجـس الجبن والمداهنة، وأعطاهم إيمانُهم قوةَ الجَنان والمهجة وزُكّوا من كل نفاق ومداهنة، وخافوا ربهـم وفرغوا بعده من كل خشية؟ كلا بل هذه الصفات توجد فى قوم آثروا الأهـواء عـلـى حـضـرة العزة، وقدّموا الدنيا على الآخرة، وما قدروا اللّٰه حق قدره، وما استـنـاروا مِـن بدره، وما كانوا مخلصين. وإنى عاشرت الخواص ﴿۲۹﴾ والـعـوام، ورأيـت كـل طبـقة مـن الأنام، ولكنى ما رأيت سيرة التقية وإخفاء الـحق والحقيقة إلا فى الذين لا يُبالون علاقة حضرة العزة. و واللّٰه، لا ترضى نـفسـى لـطـرفة عين أن أداهن فى الدين ولو قُطعتُ بالسكين، وكذلک كل مـن هـداه الـلّٰـه فـضـلا ورحـما، ورزق من الإخلاص رزقا حسنا، فلا يرضى بـالـنـفـاق وسيـر الـمـنـافـقين. أما قرأتَ قصة قوم اختاروا الموت على حياة المداهنة وما شاءوا أن يعيشوا طرفة عين بالتقية وقالوا رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ.[1] فيا حسرة على الشيعة إنهم اجترؤوا على ذمّ المرتضى بما كـان عندهم من منافرة للصدّيق الأتقى، وهـفَتْ أحلامهم بتعصب أعمى. يتعاmون مـع الـمـصباح المتّقد، ولا يتأملون تأمُّل الـمنتقد. وإنّى أرى كـلماتهم مجموعة

[1] الاعراف: ۱۲۷

ريب، وملفوظاتهم رجم غيب، وما مسّهم ريح المحققين.

أيها الناظر فى هذا الكتاب إن كنتَ من عشاق الحق والصواب، فكفاك آية الاستخلاف لتحصيل ترياق الحق ودفع الذعاف، فإن فيها برهانا قويا للمنصفين. فلا تحسب الأخيار كأهل فساد، ولا تُلحق هُودًا بِعَاد، وتَفكَّرْ لساعة كالمحققين. وأنت تعلم أن الأنباء المستقبلة من اللّٰه الرحمان تكون كقضاة لقضايا أهل الحق وأهل العدوان، أو كجنود اللّٰه لفتح بلاد البغى والطغيان، فتُفرِّج ضيق المشكلات بِكرّاتِها، حتى يُرى ما كان ضنكًا رحيبًا بقوة صلاتها. فتبارز هذه الأنباءُ كل مناضل برمح خضيب، حتى تقود إلى اليقين كل مرتاب ومريب، وتقطع معاذير المعترضين. وكذلك وقعت آية الاستخلاف، فإنها تَدُعّ كل طاعن حتى ينثنى عن موقف الطعن والمصافّ، وتُظهر الحق على الأعداء ولو كانوا كارهين. فإن الآية تُبشر الناس بأيام الأمن والاطمئنان بعد زمن الخوف من أهل الاعتساف والعدوان، ولا يصلح لِمِصْداقيّتها إلا خلافة الصدّيق كما لا يخفى على أهل التحقيق. فإن خلافة علىّ المرتضٰى ما كان مصداق هذا العروج والعُلى والفوز الأجلى، بل لم يزل تبتزّها عِداها ما فيه من قوة وحِدّة مداها، وأسقطوها فى هوّة وتركوا حق أُخوّة، حتى أصاروها كبيتٍ أوهنَ من بيت العنكبوت، وتركوا أهلها كالمتحير المبهوت. ولا
«٣٠» شك أن عليّا كان نُجعةَ الرُوّاد وقدوة الأجواد، وحجة اللّٰه علَى العباد، وخيرَ الناس من أهل الزمان، ونورَ اللّٰه لإنارة البلدان، ولكن أيام خلافته ما كان زمن الأمن والأمان، بل زمان صراصر الفتن والعدوان. وكان الناس يختلفون فى خلافته وخلافة ابن أبى سفيان، وكانوا ينتظرون إليهما كحيران، وبعضهم حسبوهما كفَرْقَدَى سماءٍ وكزَنْدَينِ فى وِعاءٍ. والحق أن الحق كان مع المرتضى، ومَن قاتَلَه فى وقته فبغى وطغى، ولكن خلافته ما كان مصداق الأمن المبشَّر به

من الرحمٰن، بل أوذى المرتضى من الأقران، ودِيستْ خلافته تحت أنواع الفتن وأصناف الافتنان، وكان فضل اللّٰه عليه عظيما، ولكن عاش محزونا وأليما، وما قدر على أن يشيع الدين ويرجم الشياطين كالخلفاء الأولين، بل ما فرغ عن أسنّة القوم، ومُنع من كل القصد والرَّوْم. وما ألّبوه بل أضبُّوا على إكثار الجور، وما عَدَّوا عن الأذى بل زاحموه وقعدوا فى المَور، وكان صبورا ومن الصالحين. فلا يمكن أن نجعل خلافته مصداق هذه البشارة، فإن خلافته كانت فى أيام الفساد والبغى والخسارة، وما ظهر الأمن فى ذلک الزمن، بل ظهر الخوف بعد الأمن، وبدأت الفتن، وتواترت المحن، وظهرت اختلالات فى نظام الإسلام، واختلافات فى أُمّة خير الأنام، وفُتحت أبواب الفتن، وسُدِّدَ الحقد والضغن، وكان فى كل يوم جديد نزاعُ قوم جديد، وكثرت **فتن الزمن**، وطارت **طيور الأمن**، وكانت المفاسد هائجة، والفتن مائجة، حتى **قتل الحسين** سيد المظلومين.

ومن تظنّى أن الخلافة كان أمرًا **روحانيا** من اللّٰه رب العالمين، وكان مصداقه **المرتضٰى** من أول الحين، ولكنه أنِف واستحى أن يُجادل قومًا ظالمين، فهذا **عذر قبيح**، وما يتلفظ به إلا وقيح. بل الحق الذى يجب أن يُقبَل والصدق الذى لزم أن يُتقبل أن مصداق نبأ الاستخلاف هو الذى كان جامِعَ هذه الأوصاف، وثبت فيه أنه فتح على المسلمين أبواب أمن وصواب، ونجّاهم من فتن وعذاب، وفلَّ عن الإسلام حدَّ كل ناب، وشمّر تشمير من لا يألو جهدًا، وما لغب وما وهن حتى سوّى غورًا ونجدًا، وأعاد اللّٰه على يديه الأمن المفقود، والإقبال الموؤود، فكان الناس بعد خوفهم آمنين. والأنباء المستقبلة إذا ظهرت على صورها الظاهرة فصرفُها إلى معنى آخر ظلمٌ وفسق بعد المشاهدة، فإن الظهور يشفى الصدور، ويهب ﴿۳۱﴾

اليـقين ويلين الصخور، وإن فى فطرة الإنسان أنه يُقدّم المشهود على غيره مـن البيـان، وهـذا هـو الـمعيار لذوى العرفان. فانظُرْ مَن أماط عن الإسلام وعثاءه، وأعـاده إلـى نـضـرتـه وأزال ضرّاءه، وأهلک المفسدين، وأباد الـمـرتـدين. ودعا إلى دين اللّٰه كل فارّ، وأراهم الحق بأنوار، حتى اكتظت الـمسـاجـد بالراجعين، وأحيا الأرض بعد موتها بإذن رب العالمين، وأزال حُمّى الناس مع رحضائه، ورحض درن البغى مع خيلائه بماء معين.

ورحـم الـلّٰه الصدّيق، أحيا الإسلام وقتل الزناديق، وفاض بمعروفه إلـى يـوم الـديـن. وكـان بَـكّـاءً ومـن الـمتبتـلين. وكان من عادته التضرع والـدعاء والاطّراح بين يدى المولٰى والبكاء والتذلّل على بابه، والاعتصام بـأعتـابـه. وكـان يـجتهـد فى الدعاء فى السجدة، ويبكى عند التلاوة، ولا شک أنه **فخر الإسلام** والـمرسلين. وكان جوهره قريبًا من جوهر خير البـريّة، وكـان أول المستعدّين لقبول نفحات النبوة، وكان أول الذين رأوا حشـرا روحـانيـا مِـن حـاشـرٍ مثيـلِ الـقيـامة، وبـدّلوا الجلابيب المتدنسة بالملاحف المطهرة، وضاهى الأنبياء فى أكثر سير النبيين.

ولا نجد فى القرآن ذكر أحد من دون ذكره قطعا ويقينا إلا ظن الـظـانيـن، والـظـن لا يُـغـنـى من الحق شيئا ولا يروى قومًا طالبين. ومن **عاداه** فبينه وبين الحق **باب مسدود**، لا يـنفتح أبدًا إلا بعد رجوعه إلى **سيِّـد الـصدِّيقين**. ولأجـل ذلک لا نـرى فـى الشيعة رجلا من الأولياء، ولا أحدًا من زمر الأتقياء، فإنهم على أعمال غير مرضية عند اللّٰه، وإنهم يُعادون الصالحين.

☆☆☆

كلام موجز فى فضائل أبى بكر الصّديق رضى اللّٰه عنه وأرضاه

كان رضى اللّٰه عنه عارفا تامَّ المعرفة، حليم الخلق رحيم الفطرة، وكان يعيش فى زىّ الانكسار والغربة، وكان كثير العفو والشفقة والرحمة، وكان يُعرف بنور الجبهة. وكان شديد التعلق بالمصطفٰى، والتصقت روحه بروح خير الورى، وغشيهٗ من النور ما غشّى مقتداه محبوب المولى، واختفى تحت شعشعان نوّر الرسول وفيوضه العظمى. ﴿۳۲﴾ وكان ممتازًا من سائر الناس فى فهم القرآن وفى محبة سيد الرسل وفخر نوع الإنسان. ولما تجلى له النشأة الأخروية والأسرار الإلهية، نفَض التعلقات الدنيوية، ونبَذ العُلق الجسمانية، وانصبغ بصبغ المحبوب، وترک كل مُراد للواحد المطلوب، وتجردت نفسه عن كدورات الجسد، وتلونت بلون الحق الأحد، وغابت فى مرضاة ربّ العالمين. وإذا تمكن الحبُّ الصادق الإلهى من جميع عروق نفسه، وجذر قلبه وذرات وجوده، وظهرت أنواره فى أفعاله وأقواله وقيامه وقعوده، سُمّى صدّيقًا وأُعطى علمًا غضا طريّا وعميقا، من حضرة خير الواهبين. فكان الصدق له ملكة مستقرة وعادة طبعية، وبدءت فيه آثاره وأنواره فى كل قول وفعل، وحركة وسكون، وحواس وأنفاس، وأُدخل فى المنعمين عليهم من رب السماوات والأرضين. وإنه كان نُسخة إجمالية من كتاب النبوة، وكان إمام أرباب الفضل والفتوة، ومن بقية طين النبيين.

ولا تحسب قولنا هذا نوعًا من المبالغة ولا من قبيل المسامحة والتجوز، ولا من فور عين المحبة، بل هو الحقيقة التى ظهرت علىَّ من حضرة العزة. وكان مشربه رضى اللّٰه عنه التوكل على رب الأرباب، وقلة الالتفات إلى

الأسباب، وكان كظلٍ لرسولنا وسيدنا صلى الله عليه وسلم فى جميع الآداب، وكانت له مناسبة أزلية بحضرة خير البرية، ولذلك حصل له من الفيض فى الساعة الواحدة ما لم يحصل للآخرين فى الأزمنة المتطاولة والأقطار المتباعدة. واعلم أن الفيوض لا تتوجه إلى أحد إلا بالمناسبات، وكذلك جرت عادة الله فى الكائنات، فالذى لم يُعطه القسّام ذرة مناسبة بالأولياء والأصفياء ، فهذا الحرمان هو الذى يُعبَّر بالشقوة والشقاوة عند حضرة الكبرياء . والسعيد الأتم الأكمل هو الذى أحاط عادات الحبيب حتى ضاهاه فى الألفاظ والكلمات والأساليب. والأشقياء لا يفهمون هذا الكمال كالأكمه الذى لا يرٰى الألوان والأشكال، ولا حظ للشقى إلا من تجليات العظموت والهيبة، فإن فطرته لا ترى آيات الرحمة، ولا تشم ريح الجذبات والمحبة، ولا تدرى ما المصافاة والصلاح، والأنس والانشراح، فإنها ممتلئة بظلمات، فكيف تنزل بها أنوار بركات؟ بل نفس الشقى تتموج تموُّجَ الريح العاصفة، وتشغله جذباتها عن رؤية الحق والحقيقة، ﴿۳۳﴾
فلا يجىء كأهل السعادة راغبا فى المعرفة. وأما الصدّيق فقد خُلق متوجّها إلى مبدأ الفيضان، ومقبِلا على رسول الرحمٰن، فلذلك كان أحق الناس بحلول صفات النبوة، وأولى بأن يكون خليفة لحضرة خير البرية، ويتحد مع متبوعه ويوافقه بأتم الوفاق، ويكون له مظهرًا فى جميع الأخلاق والسير والعادة وترك تعلقات الأنفس والآفاق، ولا يطرأ عليه الانفكاك بالسيوف والأسنة، ويكون مستقرا على تلك الحالة ولا يزعجه شىء من المصائب والتخويفات واللوم واللعنة، ويكون الداخل فى جوهر روحه صدقا وصفاء وثباتا واتقاء ، ولو ارتد العالم كلّه لا يُباليهم ولا يتأخر بل يقدم قدمه كل حين۔

ولأجل ذلک قَفَّى الله ذِكر الصدّيقين بعد النبيين، وقال فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ.[1] وفی ذلک إشارات إلى الصدّيق وتفضيله على الآخرين، فإن النبی صلی الله علیه وسلم ما سمى أحدًا من الصحابة صدّيقًا إلا إياه، ليُظهر مقامه ورَيّاه، فانظر كالمتدبرين. وفی الآية إشارة عظيمة إلى مراتب الكمال وأهلها لقوم سالكين. وإنا إذا تدبرنا هذه الآية، وبلّغنا الفكر إلى النهاية، فانكشف أن هذه الآية أكبر شواهد كمالات الصدّيق، وفيها سرّ عميق ينكشف على كل من يتمايل على التحقيق. فإن أبا بكر سُمّی صدّيقًا على لسان الرسول المقبول، والفرقان أَلْحقَ الصدّيقين بالأنبياء كما لا يخفى على ذوی العقول، ولا نجد إطلاق هذا اللقب والخطاب على أحد من الأصحاب، فثبت فضيلة الصدّيق الأمين، فإن اسمه ذُكر بعد النبيين. فانظر بالإنابة وفارِقْ غشاوة الاسترابة، فإن الأسرار الخفية مطويّة فی إشارات القرآن، ومن قرأ القرآن فابتلع كل المعارف، ولو ما أحستها بحاسةٍ الوجدانُ. وتنكشف هذه الحقائق متجردةً عن الألبسة على نفوس ذوی العرفان، فإن أهل المعرفة يسقطون بحضرة العزة، فتمسّ روحهم دقائقَ لا تمسّها أحدٌ من العالمين. فكلماتهم كلمات، ومن دونها خرافات، ولكنهم يتكلمون بأعلى الإشارة حتى يتجاوزون نظر النظّارة، فيُكفّرهم كل غبی من عدم فهم العبارة. فإنهم قوم منقطعون لا يُشابههم أحدٌ ولا يُشابهون أحدًا، ولا يعبدون إلا أحدًا، ولا ينظرون إلى المتلاعبين. كفَلهم الله كرجل كفَل يتيما، ففوّضه ﴿۳۴﴾
إلى مرضعة حتى صار فطيما، ثم ربّاه وعلّمه تعليما، ثم جعله وارث ورثائه، ومنَّ عليه منّا عظيما، فتبارک الله خير المحسنين.

☆

[1] النسآء: ۷۰

فی فضائل علی رضی اللّٰہ عنہ اللّٰهم والِ مَن والاہ وعادِ مَن عاداہ

كان رضى اللّٰه عنه تقيًّا نقيًّا و مِن الذين هم أحب الناس إلى الرحمان، ومِن نخب الجيل وسادات الزمان. أسد اللّٰه الغالب وفتى اللّٰه الحنّان، ندىّ الكف طيب الجنان. وكان شجاعا وحيدًا لا يُزايل مركزه فى الميدان ولو قابله فوج من أهل العدوان. أنفد العمر بعيش أنكد وبلغ النهاية فى زهادة نوع الإنسان. وكان أول الرجال فى إعطاء النشب وإماطة الشجب وتفقُّد اليتامى والمساكين والجيران. وكان يجلّى أنواع بسالة فى معارك وكان مظهر العجائب فى هيجاء السيف والسنان. ومع ذلک كان عذب البيان فصيح اللسان. وكان يُدخل بيانه فى جذر القلوب ويجلو به صدأ الأذهان، ويجلى مطلعه بنور البرهان. وكان قادرًا على أنواع الأسلوب، ومن ناضله فيها فاعتذر إليه اعتذار المغلوب. وكان كاملا فى كل خير وفى طرق البلاغة والفصاحة، ومن أنكر كماله فقد سلک مسلک الوقاحة. وكان يندب إلى مواساة المضطرّ، ويأمر بإطعام القانع والمعترّ، وكان من عباد اللّٰه المقربين. ومع ذٰلک كان من السابقين فى ارتضاع كأس الفرقان، وأُعطَى له فهم عجيب لإدراک دقائق القرآن. وإنى رأيته وأنا يقظان لا فى المنام، فأعطانى تفسير كتاب اللّٰه العلام، وقال هذا تفسيرى، والآن أُولِيتَ فَهُنّيتَ بما أُوتِيتَ. فبسطتُ يدى وأخذت التفسير، وشكرت اللّٰه المعطى القدير. ووجدتُه ذا خَلْقٍ قويم وخُلقٍ صميم، ومتواضعا منكسرا ومتهلّلا منوّرا. وأقول حلفًا إنه لاقانى حُبًّا وأُلُفًا، وأُلقى فى روعى أنه يعرفنى وعقيدتى، ويعلم ما أخالف الشيعة فى مسلكى ومشربى، ولكن ما شمخ بأنفه عُنفًا، وما نأى بجانبه أنفًا، بل وافانى وصافانى كالمحبين المخلصين، وأظهر المحبة كالمصافين الصادقين. وكان معه الحسين بل الحسنينِ وسيد الرسل

خاتم النبيين، وكانت معهم فتاة جميلة صالحة جليلة مباركة مطهّرة معظّمة مُوَقرة باهرة السفور ظاهرة النور، ووجدتها ممتلئة من الحزن ولكن كانت كاتمة، وأُلقى فى روعى أنها الزهراء فاطمة. فجاء تنى وأنا مضطجع فقعدت ووضعت رأسى على فخذها وتلطفت، ورأيتُ أنها لبعض أحزانى تحزن وتضجر وتتحنن وتقلق كأمّهات عند مصائب البنين. فعُلّمتُ أنى نزلتُ منها بمنزلة الابن فى عُلَق الدّين، وخطر فى قلبى أن حزنها إشارة إلى ما سأرى ظلما من القوم وأهل الوطن والمعادين. ثم جاءنى الحسنان، وكانا يبدءان المحبة كالإخوان، ووافيانى كالمواسين. وكان هذا كشفًا من كشوف اليقظة، وقد مضت عليه بُرُهة من سنين. ولى مناسبة لطيفة بعلىّ والحسين، ولا يعلم سرّها إلا ربّ المشرقين والمغربين. وإنى أحبّ عليّا وابناه، وأعادى من عاداه، ومع ذٰلك لستُ من الجائرين المتعسفين. وما كان لى أن أعرض عما كشف اللّٰه علىَّ، وما كنت من المعتدين. وإن لم تقبلوا فلى عملى ولكم عملكم، وسيحكم اللّٰه بيننا وبينكم، وهو أحكم الحاكمين. ﴿۳۵﴾

الباب الثانى

فى المهدى الذى هو آدم الأُمّة وخَاتَم الأئمة

اعلموا أن اللّٰه الذى خلق الليل والنهار، وأبدأ الظلامات والأنوار، قد جرت عادته من قديم الزمان وأوائل الأزمنة والأوان، أنه لا يتوجّه إلى إصلاح إلا بعد رؤية كمال طلاح، وإذا بلغت الآفة مداها، وانتهت البلية إلى منتهاها، فتتوجه العناية الإلٰهية إلى إماطتها، وإلى خلق شىء يكون سببا لإزالتها. وأما مثله فيوجد فى العالم الجسمانى أمثلة واضحة ونظائر بينّة جليّة للذى اعترته شبهة أو كان من الغافلين.

فأكبر الأمثلة سُنة ربانية توجد فى نزول الأمطار والمرابيع التى تنزل لتنضير الزروع والأشجار، فإن المطر النافع لا ينزل إلّا فى أوقات الاضطرار، ويُعرف وقته عند شدة الحاجة وقرب الأخطار، فإذا الأرض يبست وهمدت، واصفر كل ما أنبتت وأخرجت، ومسّت الضرّاء أهلَها والمصائب نزلت ﴿۳۶﴾
وسقطت، وظن الناس أنهم أُهلكوا، والدواهى قربت ودنت، وما بقى فى الأضَى قطرة ماء، والغدر نتنت، فيُغاثون الناسُ فى هذا الوقت ويُحيى الله الأرض بعد موتها، وترى البلدة اهتزّت وربَتْ، وترى كل زرع أخرج الشطَأَ وكل الأرض اخضرّت ونضرت، وصار الناس بعد الخطرات آمنين.

وهذه عادة مستمرة، وسُنة قديمة، بل تزيد الشدّة فى بعض الأوقات وتتجاوز حد المعمولات، وترى بلدة قد أمحلتْ ذاتَ العُوَيم، وما بقى من جَهام فضلا عن الغَيم، وما بقى بُلالة من الماء ولا عُلالة من ذخائر الشتاء، وما نزلت قطرة من قطر مع طول أمد الانتظار، ولاحت آثار قهر القهار، وأحال الخوف صُورَ الناس، وغلب الخيب وظهر طيران الحواس، وصار الريف كأرض ليس فيها غير الهباء والغبار، وما بقى ورق من الأشجار، فضلا عن الأثمار، فيضطر الناس أشد الاضطرار، وكادوا أن يهلكوا من آثار اليأس والتبار؛ فتتوجه إليهم العناية، ويدركهم رحم الله وتظهر الآية، وتنضر أرضهم من الأمطار، ووجوههم من كثرة الثمار، فيصبحون بفضل الله مخصبين. ذلك مثل الذين أتت عليهم أيام الضلال، وحلّت بهم أسباب مضلّة حتى زاغوا عن محجّة ذى الجلال، فأدركهم ذاتَ بكرة وابلٌ من مُزنِ رحمته، وبعث مجدد لإحياء الدّين، فأخذ الظانّون ظنّ السوء يعتذرون إلى الله ربّ العالمين.

وآخرون يكذّبونه ويقولون ما أنزل الله من شيء، وإن أنت إلا من المفترين. فينزل الوابل تترًا حتى لا يُبقى من سوء الظن أثرا، فيرجع الراجعون

إلى الحق متندمين. وأمّا الأشقياء فما ينتفعون من وابل اللّٰه شيئا، بل يزيدون بغيا وظلما وعسفا، وكانوا قومًا ظالمين. وما اغترفوا من ماء اللّٰه وما شربوا، وما اغتسلوا وما توضأوا، وما كانوا أن يسقوا الحرث، وكانوا قوما محرومين، فما رأوا الحق لأنهم كانوا عمين، وإن فى ذٰلک لآيات لقوم مفكّرين. ومثل آخر لمرسل الخلاق وهو ليالى المحاق كما لا يخفى على الممعِن الرمّاق وعلى المتدبرين. فإنها ليال داجية الظلم، فاحمة اللمم، تأتى بعد الليالى المنيرة كالآفات الكبيرة، فإذا بلغ الظلام منتهاه، وما بقى فى ليل سناه، فيعشو اللّٰه أن يزيل الظلام المركوم، ويبرز النير المغموم، فيبدأ الهلال ويملأ أمنًا ونورًا الليلَ المهال، وكذلک جرت سُنّته فى أمور الدّين. فيا حسرة على أهل الشقاق، إنهم يحكمون بقرب الهلال عند مجىء ليالى المحاق، ويرقبونه كالمشتاق، ولكنهم لا ينتظرون فى ظلام الدين هلالًا ولو بلغ الظلام كمالا. فالحق والحق أقول إنهم قوم حمقى، وما أُعطى لهم من المعقول حظ أدنٰى، وما كانوا مستبصرين. ﴿۳۷﴾

هذا ما شهدتْ سُنّة اللّٰه الجارية لنوع الإنسان، وثبت أن اللّٰه يُرى مسالک الخلاص بعد أنواع المصائب والذوبان. فلما كان من عادات ذى الجلال والإكرام أنه لا يترک عباده الضعفاء عند القحط العام فى الآلام، ولا يريد أن ينفکّ نظامٌ يتبعه عطبُ الأجسام، فكيف يرضى بفکّ نظام فيه موت الأرواح ونار جهنم للدوام؟ ثم إذا نظرنا فى القرآن فوجدناه مؤيدًا لهذا البيان، وقد قال اللّٰه تعالى اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.[1] وإن فى ذلک لبشرى لكل من تزكّى، وإشارة إلٰى أن الناس إذا رأوا فى زمان ضرًّا وضيرًا، فيرون فى آخرَ نفعا وخيرا، ويرون رخاءً بعد بلاء فى الدين والدنيا. وكذٰلک قال فى آية أُخرى لقوم يسترشدون. اِنَّا

[1] الانشراح: ۶، ۷

نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ؎ فأَمعِنوا فيه إن كنتم تفكرون.

فهذه إشارة إلى بعث مجدد فى زمان مفسد كما يعلمه العاقلون. ولا معنى لحفاظة القرآن من غير حفاظة عطره عند شيوع نتن الطغيان، وإثباته فى القلوب عند هبّ صراصر الطغيان، كما لا يخفى على ذوى العرفان والمتدبرين.

وإثبات القرآن فى قلوب أهل الزمان لا يمكن إلا بتوسط رجل مُطهَّر من الأدناس، ومخصوص بتجديد الحواس، ومُنوَّر بنفخ الروح من رب الناس، فهو المهدى الذى يهدى من رب العالمين، ويأخذ العلم من لدنه ويدعو الناس إلى طعام فيه نجاة المدعوين. وإنما هو كإناء فيه أنواع غذاء، من لبن سائغٍ وشِواءٍ، أو هو كنار شتاءٍ، وللمقرور أشهٰى أشياء، أو كصحفة من الغَربِ فيها حلواء القند والضرب، فمن جاءه أكَل الخبيص، ومن أعرض فأُخذ ولا محيص، وَسيلقى السعير ولو ألقى المعاذير. فثبت أن وجود المهديين عماد الدّين، وتنزل أنوارهم عند خروج الشياطين، وتحيطهم كثير من الزمر كهالات القمر. ولما كان أغلب أحوال المهديين أنهم لا يظهرون إلا عند غلبة الضالين والمضلين، فسُمّوا بذلك الاسم إشارة إلى أن اللّٰه ذا المجد والكرم طهّرهم من الذين فسقوا وكفروا، وأخرجهم بأيديه من الظلمات إلى النور، ومن الباطل إلى الحق الموفور، وجعلهم ورثاء علم النبوة وأعطاهم حظا منه، ودقّق مداركهم وعلّمهم من لدنه، وهداهم سبلا ما كان لهم أن يعرفوا، وأراهم طرقا ما كان لهم أن ينظروا لولا أن أراهم اللّٰه، ولذٰلك سُمّوا مهديين. ﴿۳۸﴾

وأما المهدى الموعود الذى هو إمام آخر الزمان، ومنتظَر الظهور عند هبّ سموم الطغيان، فاعلم أن تحت لفظ المهدى إشارات لطيفة إلى زمان الضلالة

؎ الحجر :۱۰

لـنو ع الإنسان، و كأنّ اللّٰه أشار بلفظ المهدى المخصوص بالهداية إلى زمان لا تبـقـى فيـه أنوار الإيمان، وتسقط القلوب على الدنيا الدنيّة ويتركون سبل الـرحـمـن، وتأتى على الناس زمان الشرك والفسق والإباحة والافتتان، ولا تبـقـى بركة فى سلاسل الإفادات والاستفادات، ويأخذ الناس يتحركون إلى الارتـدادات والـجهلات، ويزيد مرض الجهل والتعامى، مع شوقهم فى سير الـمـعـامـى والـموامى، ويُعرضون عن الرشاد والسداد، ويركنون إلى الفسق والـفسـاد، وتطير جراد الشقاوة على أشجار نوع الإنسان، فلا تبقى ثمر ولا لـدونة الأغـصـان. وتـرى أن الـزمـان من الصلاح قد خلا، والإيمان والعمل أجـفـلا، وطـريـق الرشد عُلّق بثريّا السماء. فيذكر اللّٰه مواعيده القديمة عند نزول الضرّاء ، ويرى ضعف الدين ظاهرًا من كل الأنحاء ، فيتوجّه ليُطفئ نار الـفتـنة الصمّاء ، فيخلق رجلا كخلق آدم بيدَى الجلال والجمال، وينفخ فيه روح الهـداية عـلـى وجـه الـكمال. فتارة يُسميه عيسٰى بما خلقه كخلق ابن مريم لإتمام الـحـجة عـلـى النصارى، وتارة يدعوه باسم مهدى أمين بما هو هُـدِىَ مـن ربـه لـلمسلمين الضالين، وأُخرجَ للمحجوبين منهم ليقودهم إلى رب الـعـالمين. هذا هو الحق الذى فيه تمترون، واللّٰه يعلم وأنتم لا تعلمون. أحيـا عبـدًا مـن عبـاده ليـدعو الناس إلى طرق رشاده، فاقبلوا أو لا تقبلوا، إنه فعل ما كان فاعلا. أأنتم تضحكون ولا تبكون، وتنظرون ولا تبصرون.

أيها الـناس لا تغلوا فى أهوائكم، واتقوا اللّٰه الذى إليه تُرجعون. ما لكم ﴿۳۹﴾
لا تـقبـلـون حـكـمَ الـلّٰـه وكنتم تنتظرون؟ شهدت السماء فلا تبالون، ونطقت الأرض فـلا تـفكّرون. وقالوا إنا لا نقبل إلا ما قرأنا فى آثارنا ولو كانت آثارهم مبدَّلة أو وضـعهـا الـواضـعـون؟ أيها الناس انظروا هٰهنا وهُنا فاتركوا الدَخَن واقبـلـوا مـا بـان ودنـا، ولا تتبـعـوا الـظـنون أيّها المتقون. قد عدل اللّٰه بيننا فلا

تعدلوا عن عدله، ولا تركنوا إلى الشقاء أيّها المسلمون. يا ذرارى الصالحين. لا تكونوا فى يدَى إبليس مرتهَنين، ما لكم لا تتطهرون. واعلموا أن للّٰه تدلّيات ونفحات، فإذا جاء وقت التدلّى الأعظم فإذا الناس يستيقظون، وكلّ نفس تتنبّه عند ظهوره إلا الفاسقون. ولكلّ تَدَلِّى عنوانٌ وشأنٌ يعرفه العارفون. وأعظم التدليات يأتى بعلوم مناسبة لأهل الزمان، ليطفئ نائرة أهل الطغيان، فينكرها الذين كانوا عاكفين على أصنامهم فيسبّون ويكفرون، ولا يعلمون أنها فايضة من السماء، وأنها شفاء للذين تَنفّروا من قول المخطئين الجاهلين وكانوا يتردّدون، فينزل اللّٰه لهم علومًا ومعارف تناسب مفاسد الوقت فهم بها يطمئنون، كأنها ثمر غضٌّ طريٌّ وعين جارية، فهم منه يأكلون ومنها يشربون.

فحاصل البيان أن المهدى الذى هو مجدد الصلاح عند طوفان الطلاح، ومبلِّغ أحكام ربّ الناس إلى حد الإبساس، سُمّى مهديًا موعودًا وإماما معهودًا وخليفة اللّٰه رب العالمين. والسر الكاشف فى هذا الباب أن اللّٰه قد وعد فى الكتاب أن فى آخر الأيام تنزل مصائب على الإسلام، ويخرج قوم مفسدون وَهُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ يَّنۡسِلُوۡنَ[1] فأشار فى قوله مِنۡ كُلِّ حَدَبٍ أنهم يملكون كل خصب وجدب، ويحيطون على كل البلدان والديار، ويُفسدون فسادًا عاما فى جميع الأقطار، وفى جميع قبائل الأخيار والأشرار، ويضلّون الناس بأنواع الحيل وغوائل الزخرفة، ويلوّثون عرض الإسلام بأصناف الافتراء والتهمة، ويظهر من كل طرف ظلمةٌ على ظلمة، ويكاد الإسلام أن يزهق بتبعة، ويزيد الضلال والزور والاحتيال، ويرحل الإيمان وتبقى الدعاوى والدلال، حتى يخفى على الناس الصراط المستقيم، ويشتبه عليهم المَهْيَع القديم. لا ينتهجون محجّة الاهتداء، وتزلّ أقدامهم وتغلب سلسلة الأهواء، ويكون المسلمون كثير التفرقة والعناد، ومنتشرين كانتشار الجراد ﴿۴۰﴾

[1] الانبياء : ۹۷

لا تبقى معهم أنوار الإيمان وآثار العرفان، بل أكثرهم ينخرطون فى سلك البهائم أو الذياب أو الثعبان، ويكونون عن الدين غافلين. وكل ذلك يكون من أثر يأجوج ومأجوج، ويشابه الناس العضو المفلوج كأنهم كانوا ميتين.

ففى تلك الأيام التى يموج فيها بحر الموت والضلال، ويسقط الناس على الدنيا الدنيّة ويعرضون عن الله ذى الجلال، يخلق الله عبدًا كخلقه آدم من كمال القدرة والربوبية، مِن غير وسائل التعاليم الظاهرية، ويُسمّيه آدم نظرا على هذه النسبة، فإن الله خلق آدم بيديه وعلّمه الأسماء كلها، ومنّ منًّا عظيمًا عليه وجعله مهديا، وجعله من المستبصرين.

وكذلك سماه عيسٰى ابن مريم بالتصريح بما كان خلقه وبعثه كمثل المسيح، وبما كان سِرّه كسرّه المستور، وكانا فى علل الظهور من المتحدين. وتشابهت فتن زمنهما وصور إصلاحهما، وتشابهت قلوب أعداء الدين. فالعلامة العظمى **لزمان** المهدى ظلمة عظيمة من فتن قوم يأجوج ومأجوج إذا علوا فى الأرض وأكملوا العروج، وكانوا من كل حدب ناسلين.☆ وفى اسم المهدى إشارات إلى هذه الفتن لقوم متفكرين. فإن اسم المهدى يدل على أن الرجل المسمى به أُخرج من قوم ضالين، وأدركه هُدى الله ونجاه من قوم فاسقين.

فلا شك أن هذا الاسم يدل على مفاسد الزمان بمُجمَلٍ مَطْوِيٍّ من البيان، ويذكر من زمن الظلمات ووقت الظلامات وأوان نزول الآفات

☆ **الحاشية** :۔ هذه هى العلامة القطعية لأخر الزمان و قرب القيامة كما جاء فى مسلم من خير البرية قال قال رسول الله صلعم تقوم القيامة والروم اكثر من سائر الناس و اراد من الروم النصاریٰ كما هو مسلّم عند ذوى الادراس والاكياس والمحدثين. منه

ويشير إلى شوائب الدهر ونوائبه، وغرائب القادر وعجائبه من تأييد المستضعفين. ويدل بدلالة قطعية على أن المهدى **لا يظهر إلا عند** ظهور الفتن المبيدة والظلمات الشديدة، فإذا كثر الضلال وزاد اللدد والجدال، وعدم العمل الصالح وبقى القيل والقال، فيقتضى هذا الحال أن يهدى رجلا الربُّ الفعّال، وتتضرع الظلمة فى الحضرة لينزل نورٌ لتنوير المحجّة، فتنزل الملا ئكة والروح فى هذه الليلة الحالكة بإذن رب ذى القدرة الكاملة، فيُجعَلُ رجل مهديا ويُلقَى الروح عليه، ويُنوَّر قلبه وعينيه، ويُعطَى له السؤدد والمكرمة موهبة، ويُجعَل له التقوىٰ حلية، ويُدخَل فى عباد اللّٰه المنصورين. فإن البغى إذا بلغ إلى انتهاء ، فهذا هو يومُ حكم وقضاء وفصل وإمضاء ، وعون وإعطاء ، ولو لا دفعُ اللّٰه الطلاحَ بأهل الصلاح لفسدت الأرض ولسُدّت أبواب الفلاح ولهلك الناس كلهم أجمعين. ﴿۴۱﴾

فلأجل ذلك جرت سُنة اللّٰه أنه لا يُظهِر ليلة ليلاء إلا ويُرى بعدها قمراء ، وإنه جعل مع كل عسرٍ يُسرا، ومع كل ظلام نورا. ففكر فى هذا النظام ليظهر عليك حقيقة المرام، وإن فى ذٰلك لآيات للمتوسّمين. واعلم أن ظلمة هذا الزمان قد فاقت كل ظلمة بأنواع الطغيان، وطلعت علينا آثار مُخوفة وفتن مذيبة الجَنان، والكفار نسلوا من كل حدب كالسِّرحان ناهبين. فحان أن يُعان المسلمون ويُقوَّى المستضعفون، ويوهَن كيد الدجّالين. ألم تمتلأ الأرض ظلاما، وسفهت النفوس أحلاما، ونحَت الناس أصناما، وغلب الكفر وحاق به الظفر وقلّ التخفّر، فزخرفوا الزور الكبير وزيّنوا الدقارير، وصالوا بكل ما كان عندهم من لطم، وما بقى على كيد من ختم، واتفق كل أهل الطلاح، وصاروا كالماء والراح، وطفق زمر الجهال يتبعون آثار الدجال، ومن يقبل مشرب هذيانهم يكون خالصةَ خُلصانهم. ووالله إن خباثتهم شديدة، وأما حلمهم فمكيدة، بل هو أحبولة من

حبائل ختلهم، ورَسَنٌ استمر من فتلهم، وستعرفون دجاليّتهم متلهّفين.

وإنهم قوم تفور المكائد من لسانهم وعينيهم وأنفهم وأُذنيهم، ويديهم وأصدريهم ورجليهم ومِذروَيهم، وأرى كل مضغة من أعضائهم واثبة كالماكرين. فسد الزمان وعمّ الفسق والعدوان وتنصرت الديار والبلدان؛ فاللّٰه المستعان. والناس يُدلجون فى الليلة الليلاء ويعرضون عن الشمس والضياء، ويضيعون الإيمان للأهواء متعمدين. وأرى القسيسين كالذى أكثبَه قنصٌ، أو بدت له فرصٌ، وأجدهم بأنواع حيل قانصين.

ومن مكائدهم أنّهم يأسُون جراح الموهوص، ويرِيشون جناح المقصوص، لعلهم يُسخّرون قوما طامعين. يُرغّبون ضُلَّا بنَ ضُلٍّ، ويفرِضون له مِن كلٍّ كثيرٍ وقُلٍّ، لعلهم يحبسونه بغُلٍّ، ثم يُسقطونه فى هوّة الهالكين. يُبادرون إلى جبر الكسير وفكّ الأسير ومواساة الفقير، بشرط أن يدخل فى دينهم الذى هو وقود السعير، ويرغّبونهم إلى بناتهم وأنواع لذاتهم ليغترّ الخَلق بجهلاتهم ويجعلوهم كأنفسهم مفسدين. فالناس لا يرجعون إليهم بأناجيل متلوّة، بل بخطبة مجلوّة أو بمال مجّان كالناهبين. ولا يتنصرون لأعتاب الرؤوف البَرّ، بل يهرولون لاحتلاب الدرّ لكى يكونوا متنعمين. ﴿۴۲﴾

وكذلك أشاعوا الضلالات ومدّوا أطنابها، وفتحوا من كل جهة بابها، وأعدّوا شهوات الأجوفَينِ ودعوا طُلابها، فإذا يُسِّرَ لأحد منهم العقد، أو أُعطِىَ له النقد، وآمَنوه مِن عيشٍ أنكَد، فكأَنْ قَدْ. وكذٰلك كانت فخُّ سِيَرهم، وشِباكُ حِيَلهم، ولأجلها اصطفّ لديهم زُمر من الكسالٰى، لا يعلمون إلا الأكل والشرب والدلال، ولا يوجد صغوُهم إلا إلى شرب المدام أو إلى الغِيد وأطايب الطعام، فيعيشون قرير العين بوصال العِين ووصول العَين. وكذلك

لا يألوا القسيسون جُهدًا فى إضلال العوام، ويُنعمون على الذين هم كالأنعام، وينفُضون عليهم أيادىَ الإنعام، ويوطنونهم أمنع مقام من الإكرام، وتراهم مكبّين على الحطام، كأنهم هُنَيدة مِن راغية، أو ثُلّة من ثاغية. فهؤلاء هم الدجال المعهود، فليَسُرِ عنك إنكارك المردود. وإن هذه الأيام أيام اقتحام الظلام، وأظلال خيام يوم القيام، وإنا اغتمدنا الليل واقتحمنا السيل مختبطين. وفى منازلنا طرق يضلّ بها خفير، ويحار فيها نحرير، وخوّفَنا يومنا الصعب الشديد، ورأينا ما كنا منه نحيد، وليس لنا ما يشجّع القلب المزءود، ويحدو النِضْوَ المجهود إلا ربنا رب العالمين.

والناس قد استشرفوا تلفًا وامتلأوا حَزَنًا وأسفًا، ونسوا كل رزء سلَفَ وكل بلاء زلَفَ، ويستنشئون ريح مُغيث ولا يجدون مِن غير نتن خبيث، فهل بعد هذا الشر شر أكبر منه يُقال له الدجال؟ وقد انكشف الآثار وتبينت الأهوال، ورأينا حمارًا يجوبون عليه البلدان، فيطِسّ بأخفافه الظرّانَ، ويجعل سَنةً كشهر عند ذوى العينين، ويجعل شهرا كيوم أو يومين، ويعجب المسافرين. إنه مركبٌ جوّاب لا تواهقه رِكاب، ولا ثنية ولا ناب، والسبل له جُدّدت، والأزمنة بظهوره اقتربت، والعِشار عُطّلت، والصحف نُشرت،☆ والجبال دُكّت، والبحار فُجّرت، والنفوس زُوّجت، وجُعلت الأرض كأنها ﴿۴۳﴾

☆ **الحاشية** :۔اعلم ان القراٰن مملو من الانباء المستقبلة والواقعات العظيمة الاٰتية ويقتاد الناس الى السكينة واليقين. و عشاره تخور لحمل السالكين فى كل زمان و اعشاره تفور لتغذية الجائعين فى كل اوان و هو شجرة طيبة يوتى اكله كل حين. و ذلّلت قطوفه فى كل وقت للمجتنين. فما من زمن ما له من ثمر و لا تعطل شجرته كشجرة عِنبٍ و تمرٍ بل يُرى ثمراته فى كل امر و يطعم مستطعمين. و من اعظم معجزاته ﴿۴۳﴾

مـطـويّة ومزلف طرفيها، وتُركت القِلاص فلا يُسعى عليها. وليس هذا محلّ إلبـاس، بـل أرصـده الـلّٰـه لـخيـر الـنـاس، ولو كان من صنع الدجّالين. فهذه المراكب جارية مذ مُدّة، وليست سواها قعدة، وفيها آيات للمتفطنين.

فثبت من هذا البيان أن هذا هو وقت ظهور المهدي ومسيح الزمان، فـإن الـضـلالة قـد عـمّت، والأرض فسدت، وأنواع الفتن ظهرت، وكثرت غـوائـل الـمفسدين. وكل ما ذُكر فی الـقـرآن مـن علامات آخر الزمان فقد ﴿۴۴﴾

انـه لا يغادر واقعة من الواقعات. التی كانت مفيدة للناس او مضرة ولكن كانت مـن الـمـعظمات كما قال عزّ وجلّ ”فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ“[1] و فی هذا اشـارة مـن رب عـلـيـم الـی ان كـل مـا يـفرق فی ليلة القدر من امر ذی بال فهو مـكـتـوب فـی الـقراٰن كتاب اللّٰه ذی كل عظمة و جلال فانه نزل فی ليلة القدر بـنـزول تام فبورک منه الليل باذن ربّ علّام فكلما يوجد من العجائب فی هٰذه الليلة يوجد من بركات نزول هٰذه الصحف المباركة فالقراٰن احقّ و اولٰی بهذه الـصـفـات فـانـه مبـدأ اول لهـذه البـركـات و ما بوركت الليلة الا بـه من ربّ الـكائنات و لاجل ذالک يصف القراٰن نفسه بأوصاف توجد فی ليلة القدر بل الليلة كالهلال وهو كالبدر و ذٰلک مقام الشكر والفخر للمسلمين.

و انـی نـظـرت مـرارا فـوجدت القراٰن بحرا زخّارا و قد عظمه اللّٰه انواعا واطـوارا فـمـا لـلـمخالفين لا يرجون له وقارًا و انكروا عظمته انكارا ويتكئون علی احاديث ما طهر وجهها حق التطهير و يتركون الحق الخالص للدقارير ولا يـخـافـون رب الـعـالـمـيـن. واذا قيـل لهـم تعالوا الٰی كتاب سواء بيننا و بينكم لتـخـلصوا من الظلام و تفتح اعينكم قالوا كفٰی لنا ما سمعنا من اٰباء نا الاوّلين. اولـو كان اٰباء هم لا يعلمون شيئا من حقايق الدين و انی فكرت حق الفكر فوجدت فيه كلّ انـواع الـذكـر و ما من رطب و لا يابس الا فی كتاب مبين. و من انباء ہ انه ﴿۴۴﴾

[1] الدخان :۵

بدت كلها للناظرين.

والذين يرقبون ظهور المهدي من ديار العرب، أو من بلدة من بلاد الغرب، فقد أخطأوا خطأ كبيرًا وما كانوا مُصيبين. فإن بلاد العرب بلاد حفظها اللّٰه من الشرور والفتن ومفاسد كفار الزمن، ولا يُتوَقَّع ظهور الهادى إلا فى بلاد كثرت فيها طوفان الضلال، وكذٰلك جرت سُنة اللّٰه ذى الجلال. وإنا نرى أن أرض الهند مخصوصة بأنواع الفساد، وفُتحت فيها

اخبر عن نشر الصحف فى اٰخر الزمان وكذٰلك ظهر الامر فى هذا الاوان وقد بدت فى هٰذا الزمن كتب مفقودة بل موؤدة حتى ان كثرتها تعجب الناظرين. وظهرت كل وسايل الاشاعة والكتابة و لا بد من أن نقبل هٰذا الأمر من غير الاسترابة و ان كنت فى شك من هٰذا فات نظيره من زمن الاوّلين.

و من انباء العليم القهار انه اخبر من تعطيل العشار و تفجير البحار وتزويج الديار فظهر كما اخبر فتبارک عالم غيوب السمٰوات والارضين. واخبر عن قوم ذوى خصب ينسلون من كل حدب ويعلون علوا كبيرًا. ويفسدون فى الارض فسادًا مبيرا فرئينا تلک القوم باعيننا ورئينا غلوهم وغلبتهم بلغت مشارق الارض و مغاربها تكاد السمٰوات يتفطرن من مفاسدهم يلبسون الحق بالباطل و كانوا قوما دجّالين. اتخذوا الحلم والاطماع والتحريف المنّاع شبكة الاضلال واهلكوا خلقا كثيرا من هذا التثليث كالمغتال وكل من يقصد منهم طرق الغول الخبيث فلا بد له من هذا التثليث فيهلكون بعض الناس بالحلم المبنى على الاختداع بانواع الاطماع و بعضًا اٰخر بظلام التحريف الذى هو عدو الشعاع وكذلک يضلون الخلق متعمّدين. وما نفعهم حديث الاب والابن و رُوح القدس و ان هو الا الحديث ولكن نفعهم هٰذا التثليث ففازوا المطالب بالخبث والرجس فعجبت لهم كيف ايدوا من روح القدس و نسلوا من كل حدب فرحين. ولكل امر اجل فاذا جاء الاجل فلا ينفع الكايدين كيدهم ولا يطيقون قبل الصادقين.منه

أبـواب الارتـداد، وكثـر فيهـا كل فسق وفجور، وظلم وزور، فلا شك أنها مـحتـاجة بأشدّ الحاجة إلى نصرة اللّٰه ذى العزة والقدرة، ومجیء مهدیٍّ من حـضـرة العزّة. وواللّٰه لا نرى نظير فساد الهند فى ديار أُخرى، ولا فتنًا كفتن هـذه الـنـصـارىٰ. وقـد جـاء فـى الأحاديث الصحيحة أن الدجال يخرج من الـديار المشرقية، والقرآن يشير إلى ذلك بالقرائن البينة، فوجب أن نحكم بحسب هذه العلامات الثابتة البديهة، ولا نتوجه إلى إنكار المنكرين. ﴿۴۵﴾

والـذيـن يـرقبـون الـمهـدى فـى مـكة أو الـمدينة فقد وقعوا فى الضلالة الـصـريـحة. وكيف، والـلّٰـهُ كـفل صيانة تلك البقاع المباركة بالفضل الخاص والـرحـمة، ولا يدخل رعب الدجال فيها، ولا يجد أهلها ريح هذه الفتنة. فالبلاد التـى يـخـرج فيها الدجال أحق وأولى بأن يرحم أهلَها الربُّ الفعال، ويبعث فيهم مـن كـان نازلا بالأنوار السماوية كما خرج الدجال بالقوى الأرضية كالشياطين. وأمـا مـا قيل أن المهدى مُختفٍ فى الغار فهذا قول لا أصل له عند ذوى الأبصار، وهـو كـمثـل قولهم أن عيسٰى لم يمت بل رُفع بجسمه إلى السماء، وينـزل عند خروج الدجال والفتنة الصمّاء، مع أن القرآن يُخبر عن وفاته ببيان صريح مبين.

فـالـحق أن عيسـى والإمـام مـحـمـد أطرحا عنهما جلابيب أبدانهما وتوفاهما ربّهما وألحقَهما بالصّالحين، وما جعل اللّٰه لعبد خُلدًا، وكل كانوا من الـفـانيـن. ولا تـعـجَـب من أخبار ذُكر فيها قصّة حياة المسيح، ولا تلتفت إلى أقوال فيها ذكر حياة الإمـام ولـو بـالتـصـريح، وإنها استعارات وفيها إشارات لـلـمتـوسّـمـيـن. والبيـان الـكاشف لهذه الأسرار، والكلام الكامل الذى هو رافع الأستار، أن للّٰه عادة قديمة وسُنّة مستمرة أنه قد يُسمّى الموتى الصالحين أحياء، ليـفهِّم به أعداءً أو يبشِّر به أصدقاءً، أو يُكرم به بعض عباده المتقين، كما قال عزّ وجلّ فى الشهداء لا تحسبوهم أمواتا بل أحياء، ففى هذا إيماء إلى أن الكافرين

كانوا يفرحون بقتل المؤمنين وكانوا يقولون إنّا قتلناهم وإنا من الغالبين.

وكذٰلک کان بعض المسلمین محزونين بموت إخوانهم وخلانهم وآبائهم وأبنائهم مع أنهم قُتلوا فی سبيل ربّ العالمين، فسكّت اللّٰه الكافرين المخذولين بذكر حياة الشهداء ، وبشّر المؤمنين المحزونين أن أقاربهم من الأحياء وأنهم لم يموتوا وليسوا بميتين. وما ذكر فی كتابه المبين أن الحياة حياة روحانی وليس كحياة أهل الأرضين، ﴿۴۶﴾ بل أكد الحياة المظنون بقوله عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ[1] و ردَّ على المنكرين.

فكيف تعجب من قول لم يمت عيسى، وقد جاء مثل هذا القول لقوم لحقوا بالموتى وماتوا بالاتفاق، وقُتلوا بالإهرياق، ودُفنوا باليقين. أما يكفی لک حياة الشهداء بنص كتاب حضرة الكبرياء مع صحة واقعة الموت بغير التماری والامتراء ، فأیّ فضل وخصوصية لحياة عيسى مع أن القرآن يسمّيه المتوفَّى، فتدبَّرْ فإنک تُسأل عن كلّ خيانة ونفاق فی يوم الدين. يومئذ يتندّم المبطِل على ما أصرّ، وعلى ما أعرض عنه وفرّ، ولكن لا ينفع الندم إذ الوقت مضٰى ومرّ، وكذلک تطلع نار اللّٰه على أفئدة الكاذبين. فويل للمزورين الذين لا ينتهون عن تَزيُّدِهم بل يزيدون كل يوم وكل حين. وكفى لخيانتک أن تتبع بغير تحقيق كل قول رقيق بلغ آذانک، وما تطهِّر من الجهلات جنانک، وتسقط على كل خضراء الدِمَن، كأهل الأهواء ومُحبّی الفتن، ولا تفتّش الطيب كالطيبين.

وقد علمت أن إطلاق لفظ الأحياء على الأموات وإطلاق لفظ الحياة على الممات ثابت من النصوص القرآنية والمحكمات الفرقانية، كما لا يخفى على المستطلعين الذين يتلون القرآن متدبّرين، ويصكّون أبوابه مستفتحين. فينير عليک مِن هذه الحقيقة الغرّاء الليلُ الذی اكفهرَّ على بعض العلماء

[1] آل عمران :۱۷۰

حتى انثنوا مُحْقَوقفين بعدما كانوا مستقيمين.

ولعلّك تقول بعد هذا البيان إنى فهمتُ حقيقة الحياة كأهل العرفان، ولكن ما معنى النزول على وجه المعقول وعلى نهجٍ يطمئن قلوب الطالبين. فاعلم أنه لفظ قد كثر استعماله فى القرآن، وأشار اللّٰه الحميد فى مقامات شتّى من الفرقان أن كل حِبْرٍ وسِبْرٍ ينزل من السماء، وما من شىء إلا ينال كمالَه من العُلَى بإذن حضرة الكبرياء، وتلتقط الأرض ما تنفض السماوات، ويصبّغ القرائح بتصبيغٍ من الفوق، فتُجعَل نفسٌ سعيدًا أو من الأشقياء والمبعدين.

فالذين سُعدوا أو شقوا يُشابه بعضهم بعضا، فيزيدون تشابهًا يومًا فيومًا، حتى يُظَنّ أنهم شىء واحد، كذٰلك جرت سُنة أحسن الخالقين. وإليه يشير عزّ وجلّ بقوله تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ [1] فليتفكر من أُعطى قوى المتفكرين. ﴿۴۷﴾

وقد يزيد على هذا التشابه شىء آخر بإذن اللّٰه الذى هو أكبر وأقدر، وهو أنه قد يفسُد أُمّة نبىٍّ غاية الفساد، ويفتحون على أنفسهم أبواب الارتداد، وتقتضى مصالح اللّٰه وحِكمه أن لا يعذّبهم ولا يُهلكهم بل يدعو إلى الحق ويرحم وهو أرحم الرّاحمين. فيفتح اللّٰه عينَ نبىٍّ متوفّى كان أُرسِلَ إلى تلك القوم، فيصرف نظره إليهم كأنه استيقظ من النوم، ويجد فيهم ظلما وفسادا كبيرًا، وغُلوّا وضلالا مُبيرًا، ويرى قلوبهم قد مُلِئَت ظلما وزورًا وفتنا وشرورًا، فيضجَر قلبه، وتقلق مهجته، وتضطرّ روحه وقريحته، ويعشو أن ينزل ويُصلح قومه ويُفحمهم دليلا، فلا يجد إليه سبيلا، فيُدركه تدبير الحق ويجعله من الفائزين. ويخلق اللّٰه مثيلا له يشابه قلبُه قلبَه، وجوهرُه جوهرَه، ويُنزِل إراداتِ الممثَّل به على المثيل، فيفرح الممثل به بتيسُّر هذا السبيل، ويحسب نفسه من النازلين، ويتيقن بتيقن تام

[1] البقرة: ۱۱۹

قطعی أنه نزل بقومه، وفاز برَوُمه، فلا يبقى له همٌّ بعده ويكون من المستبشرين.

فهذا هو سرُّ **نزول** عيسى الذى هم فيه يختلفون. وختم اللّٰه على قلوبهم **فلا يعرفون الأسرار** ولا يسألون. ومن تجرّدَ عن وسخ التعصبات وصُبِّغَ بأنوار التحقيقات، فلا يبقى له شك فى هذه النكات، ولا يكون من المرتابين. **تلك قوم** قد خلوا وذهبوا ورحلوا، فلا يرجعون إلى الدنيا ولا يذوقون موتَين إلا موتتهم الأولٰى، وتجد السُنة والكتاب شاهدَين علٰى هذا البيان، ولكن بشرط التحقيق والإمعان وإمحاض النظر كالمنصفين.

وقد جاء فى بعض **الآثار** من نبى اللّٰه المختار أنه قال ”لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطوّل اللّٰه ذلک اليوم حتى يبعث فيه رجلا منى أو مِن أهل بيتى، يواطئ اسمُه اسمى واسمُ أبيه اسمَ أبى“. أخرجه أبو داود الذى كان من أئمة المحدثين. فقوله ”منى“ و ”يواطئ اسمه اسمى“ إشارة لطيفة إلى بياننا المذكور، ففكِّرْ كطالب النور ،إن كنتَ تريد أن تنكشف عليک حقيقة السر المستور، فلا تمرّ غاضَّ البصر كالظالمين. **واعلم** أن المراد من مواطأة الاسمين مواطأة روحانية لا جسمانية فانية، فإن لكل رجل اسم فى حضرة الكبرياء ، ولا يموت حتى ينكشف سرّ اسمه سعيدًا كان أو من الأشقياء والضالين. وقد يتفق توارُدُ أسماء الظاهر كما فى ” **أحمد**“ ﴿۴۸﴾
و”**أحمد**“ ، ولكن الأمر الذى وجَدْنا أحقّ وأنشد، فهو أن الاتحاد اتحاد روحانى فى حقيقة الاسمين، كما لا يخفى على عارفٍ ذى العينين. وقد كان مِن هذا القبيل ما أُلهمتُ من الرب الجليل وكتبتُه فى كتابى **البراهين**، وهو أن ربى كلّمنى وخاطبنى وقال **يَا أَحْمَدُ يَتِمُّ اسمُکَ، وَلا يَتِمُّ اسْمِى**. فهذا هو الاسم الذى يُعطَى للروحانيين، وإليه إشارة فى قوله تعالى وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا[1] أى علّمه حقائق الأشياء كلها، وجعله عالما مجملًا مثيل العالمين.

[1] البقرة :۳۲

وأمّا توارد اسم **الأبوين** كما جاء فى حديث نبىّ الثقلَين، فاعلم أنه إشارة لطيفة إلى تطابُق السرَّين من خاتم النبيين. فإن أبا نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم كان مستعدّا للأنوار فما اتفق حتى مضى من هذه الدار، وكان **نورُ نبيّنا** موّاجًا فى فطرته، ولكن ما ظهر فى صورته، واللّٰه أعلم بسرّ حقيقته، وقد مضى كالمستورين. وكذلک تشابهَ أبُ المهدى أبَ الرسول المقبول، ففكِّرْ كذوى العقول، ولا تمش معرضا كالمستعجلين.

وأظن أن بعض الأئمة من أهل بيت النبوة، قد أُلهِمَ من حضرة العزة، أن الإمام **محمدًا** قد اختفى فى **الغار**، وسوف يخرج فى آخر الزمان لقتل الكفار، وإعلاءِ كلمة الملة والدين. فهذا الخيال يُشابه خيال **صعود المسيح** إلى السماء **ونزوله** عند تموُّج الفتن الصمّاء. والسرّ الذى يكشف الحقيقة ويبين الطريقة، هو أن هذه الكلمات ومثلها قد جرت على ألسنة الملهَمين بطريق الاستعارات، فهى مملوّة من لطائف الإشارات، فكأنّ القبر الذى هو بيت الأخيار بعد النقل من هذا الدار، عُبِّرَ منه بالغار وعُبِّرَ خروج المثيل المتحد طبعًا وجوهرًا بخروج الإمام من المغارة، وهذا كله على سبيل الاستعارة. وهذه المحاورات شائعة متعارفة فى كلام رب العالمين، ولا يخفى على العارفين.

ألا تعرف كيف أنّب اللّٰه يهود زمان خاتم النبيين، وخاطبهم وقال بقول صريح مبين.

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ. وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ. ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ.[1]

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ ﴿۴۹﴾

[1] البقرة: ۵۱تا۵۴

تَنۡظُرُوۡنَ. ثُمَّ بَعَثۡنٰكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ. وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى. كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ. وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ.[1]

هٰذا ما جاء فی **القرآن** وتقرأونه فی كتاب اللّٰه الفرقان، مع أن ظاهر صورة هذا البيان يُخالف أصل الواقعة، وهذا أمر لا يختلف فيه اثنان. فإن اللّٰه ما فَرَقَ بيهودِ زمانِ نبيِّنا بحرًا من البحار، وما أغرق آل فرعون أمام أعين تلك الأشرار، وما كانوا موجودين عند تلك الأخطار، وما اتخذوا العجل وما كانوا فی ذلك الوقت حاضرين، وما قالوا يا موسى لن نؤمن حتى نرى اللّٰه جهرة بل ما كان لهم فی زمان موسى أثرًا ☆ وتذكرة، وكانوا معدومين. فكيف **أخذتهم الصاعقة**، وكيف بُعِثوا من **بعد الموت** وفارقوا الحِمام؟ وكيف ظلّل اللّٰه عليهم الغمام؟ وكيف أكلوا المن والسلوى، ونجّاهم اللّٰه من البلوى، وما كانوا موجودين، بل وُلدُوا بعد قرون متطاولة وأزمنة بعيدة مبعدة، ولا تزر وازرة وزر أخرىٰ، واللّٰه لا يأخذ رجلا مكان رجل وهو أعدل العادلين. فالسرّ فيه أن اللّٰه أقامهم مقام آبائهم لمناسبةٍ كانت فی آرائهم، وسماهم بتسمية أسلافهم وجعلهم وُرثاء أوصافهم، وكذلك استمرت سُنة رب العالمين.

وإن كنت تزعم كالجهلة أن المراد من نزول عيسى نزولُ عيسى عليه السلام فی الحقيقة فيعسُر عليك الأمر وتخطئ خطأ كبيرا فی الطريقة، فإن تَوفِّی عيسى ثابت بنص القرآن، ومعنى التوفّی قد انكشف من تفسير نبی الإنس ونبی الجانّ، ولا مجال للتأويل فی هذا البيان، فالنزول الذی ما فسّره خاتم النبيين بمعنى يفيد القطع واليقين بل جاء إطلاقه على معان مختلفة فی القرآن وفی آثار فخر المرسلين، كيف يعارض لفظَ التوفّی الذی قد حصحص معناه وظهر بقول

[1] البقرة :۵۶تا۵۸ ☆ سهو الناسخ، والصحيح ”أثر“. (الناشر)

النبی و ابن العباس **أنه الإماتة** ولیس ما سواه؟ وما بقی فی معناه شک ولا ریب للمؤمنین. وهل یستوی المتشابهات و البینات و المحکمات؟ کلا. لا تستوی أبدا، ولا یتبع المتشابهات إلا الذی فی قلبه مرض ولیس من المطهّرین. فالتوفّی لفظ محکم قد صرح معناه وظهر أنه الإماتة لا سواه، والنزول لفظ متشابه ما توجّهَ إلی تفسیره خاتم الأنبیاء ، بل استعمله فی المسافرین. ومع ذلک إن کنتَ یصعب علیک ذکرُ مجدّد آخر الزمان باسم عیسی فی أحادیث نبیّ الإنس ونبی الجانّ ویغلب علیک الوهم عند تعمیم المعنی، فاعلم أن اسم عیسی جاء فی بعض الآثار بمعانٍ وسیعة عند العلماء الکبار، وکفاک حدیث ذکَره البخاری فی صحیحه مع تشریحه من العلامة **الزمخشری** وکمال تصریحه، وهو أن کل بنی آدم یمسّه الشیطان یوم ولدتْه أُمُّه إلا مریم وابنها عیسیٰ. وهذا یُخالف نصَّ القرآن اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ[1] وآیات أُخری، فقال الزمخشری إن المراد من عیسی وأُمِّه کلُّ رجل تقیّ کان علی صفتهما وکان من المتقین المتورعین. ﴿۵۰﴾

فانظر کیف سمّی کلَّ تقی عیسی، ثم انظر إلی إعراض المنکرین.

وإن قُلتَ أنّ الشهادة واحدة ولا بدّ أن تزید علیه شاهدًا أو شاهدةً، فاسمعْ وما أخال أن تکون من السامعین. اقرأ کتاب ’’التیسیر بشرح الجامع الصغیر‘‘ للشیخ الإمام العامل والمحدث الفقیه الکامل عبد الرؤوف المناوی رحمه اللّٰه تعالی وغفر له المساوی وجعله من المرحومین. إنه ذکر هذا الحدیث فی الکتاب المذکور وقال ما جاء فی الحدیث المزبور من ذکر عیسی وأُمّه **فالمراد هما ومَن فی معناهما** . فانظر بإمعان العینین کیف صرح بتعمیم هذین الاسمین، فما لک لا تقبل قول المحققین.

وقد سمعتَ أن الإمام **مالکًا** و **ابن قیّم** و **ابن تیمیّة** والإمام

[1] الحجر: ۴۳

البخاری وكثيرًا من أكابر الأئمة وفضلاء الأُمّة، كانوا مُقرّين **بموت** عيسٰى ومع ذلک كانوا يؤمنون بنزول عيسى الذى أخبر عنه رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، وما أنكر أحدٌ هذين الأمرين وما تكلم، وكانوا يُفوّضون التفاصيل إلى الله ربّ العالمين، وما كانوا فى هذا مجادلين. ثم خلف من بعدهم خلفٌ وسوادٌ أقلَفُ و فيجٌ أعوجُ وأجوفُ، يجادلون بغير علم ويفرّقون، ولا يركنون إلى سِلم ويكفرون عباد اللّٰه المؤمنين.

فحاصل الكلام فى هذا المقام أن الله كان يعلم بعلمه القديم أن فى آخر الزمان يُعادى قوم النصارى صراط الدين القويم، ويصدّون عن سبل الرب الكريم، ويخرجون بإفک مبين. ومع ذلک كان يعلم أن فى هذا الزمان ﴿۵۱﴾ يترک المسلمون نفائس تعليم الفرقان، ويتبعون زخارف بدعات ما ثبتت من الفرقان، وينبذون أمورًا تُعين الدين وتحبّر حلل المؤمنين. وتسقطون☆ فى هوة محدثات الأمور وأنواع الأهواء والشرور، ولا يبقى لهم صدق ولا ديانة ولا دين، فقدر فضلا ورحمة أن يرسِل فى هذا الزمان رجلًا يُصلح نوعَى أهل الطغيان، ويتم حجة اللّٰه على المبطلين. فاقتضى تدبيره الحق أن يجعل المرسَلَ سَمِيَّ **عيسٰى** لإصلاح المتنصرين، ويجعله سَمِيَّ **أحمدً** لتربية المسلمين، ويجعله حاذيًا حذوَهما وقافيًا خطوَهما، فسماه بالاسمين المذكورين، وسقاه من الراحَين، وجعله **دافِعَ** هـمِّ المؤمنين و **رافِعَ** فتن المسيحيين. فهو عند اللّٰه **عيسٰى** من جهة، و**أحمدُ** من جهة، فاترُکِ السبل الأخياف وتجنَّبِ الخلاف والاعتساف، واقبل الحق ولا تكن كالضنين. **والنبى** صلى اللّٰه عليه وسلم كما وصفه بصفات المسيح حتى سماه عيسى، كذلک وصفه بصفات ذاته الشريف حتى سماه أحمد ومشابهًا بالمصطفىٰ، **فاعلم** أن هذين الاسمين قد حصلا له باعتبار توجه التام إلى الفرقتين، فسماه أهل السماء عيسٰى باعتبار توجُّهه

☆ هذا سهو الناسخ والصحيح "يسقطون". (الناشر)

وتألمه كمُواسى الأسارى إلى **إصلاح** فرق النصارى، وسمَّوه بأحمد باعتبار توجّهه إلى أُمّة النبى توجّهًا أشد وأزيد، وتألّمِه من سوء اختلافهم وعيشهم أنكد. **فاعلم** أن عيسٰى الموعود أحمد، وأن أحمد الموعود عيسٰى، فلا تنبذ وراء ظهرک هذا السرّ الأجلىٰ. ألا تنظر إلى المفاسد الداخلية وما نالنا من الأقوام النصرانية؟ **ألست ترىٰ** أن قومنا قد أفسدوا طرق الصلاح والدين، واتبعوا أكثرهم سبل الشياطين، حتى صار علمهم كنار الحُباحِب، وحِبرهم كسراب السُباسِب، وصار تطبُّعُ الشرِّ طِباعًا، والتكلّفُ له هوًى طباعًا، وأكبّوا على الدنيا متشاجرين؟

يأبر بعضهم بعضا كالعقارب ولو كان المظلوم من الأقارب، وما بقى فيهم صدق الحديث وإمحاض المصافات، وبدلّوا الحسنات بالسيئات. اشتغلوا فى تطلُّب مثالب الإخوان ونسوا إصلاح ذات البين وحقوق أهل الإيمان، وصالوا على الإخوة كصول أهل العدوان. أدحضوا المودّات وأزالوا خلوص النيّات، وأشاعوا فيهم الفسق والعدوان، واتبعوا العثرات والبهتان. زالت نفحات المحبة كل الزوال، وهبّت رياح النفاق والجدال. ما بقى سعة الصدر وصفاء الجنان، ودخلت كدوراتٌ فى الإيمان، ﴿۵۲﴾ وتجاوزوا حدود التورع والتقاة ، وتناسوا حقوق الإخوان والمؤمنين والمؤمنات. لا يتحامَون العقوق ولا يؤدّون الحقوق، وأكثرهم لا يعلمون إلا الفسق والنهات، وتغيَّرَ الزمان فلا ورع ولا تقوىٰ ولا صوم ولا صلاة. قدّموا الدنيا على الآخرة، وقدّموا شهوات النفس على حضرة العزة، وأراهم لدنياهم كالمصاب، ولا يبالون طرق الآخرة ولا يقصدون طريق الصواب. ذهب الوفاء وفقد الحياء ، ولا يعلمون ما الاتقاء . أرى وجوهًا تلمع فيهم أسرّة الغَدر، يحبّون الليل☆ الليلاء ويزُقون على البدر. يقرأون القرآن، ويتركون

☆ يبدو انه سهو الناسخ والصحيح ”الليلة الليلاء“ (الناشر)

الـرحـمان. لا يرى منهم جارُهم إلا الجَور، ولا شريكُ حدبهم إلا الغَور، يأكلون الـضـعـفـاء ويـطـلبـون الـكَـور. كثُـر الـكاذبون والنمّامون، والواشون والمغتابون، والـظـالـمـون الـمـغتـالـون، والـزانـون الفاجرون، والشاربون المذنبون، والخائنون الـغـدّارون، والـمـايـلـون الـمرتشون. قست القلوب والسجايا، لا يخافون اللّٰه ولا يـذكـرون المنايا. يأكلون كما يأكل الأنعام، ولا **يعلمون ما الإسلام**. وغمرتهم شهـوات الدنيا، فلها يتحركون ولها يسكنون، وفيها ينامون وفيها يستيقظون. وأهل الثـراء منهم غريقون فى النعم ويأكلون كالنَّعم، وأهل البلاء يبكون لفقد النعيم أو من ضغطة الغريم، فنشكوا إلى اللّٰه الكريم، ولا حول ولا قوة إلا باللّٰه النصير المعين.

وأما **مفاسد** الـنصارى فلا تُعدّ ولا تُحصى، وقد ذكرنا شطرا منها فى أوراقنا الأولٰى. فلما رأى اللّٰه سبحانه أن المفاسد فارت من الخارج والداخل فـى هـذا الـزمـان، اقتضت حكمته ورحمته أن يُصلح هذه المفاسد برجُل **له قَدمان** قدمٌ على قدم عيسى، و**قدم** على قدم **أحمد** المصطفٰى. وكان هذا الـرجـل فانيا فى القدمين حتى سُمّى بالاسمين. فخذوا هذه المعرفة الدقيقة، ولا تـخـالـفـوا الـطريقة، ولا تكونوا أول المنكرين. وإن هذا هو الحق وربِّ الكعبة، وباطل ما يزعم أهل التشيع والسُنة. فلا تعجلوا علىّ، واطلبوا الهدى مـن حضرة العزة، وأْتونى طالبين. فإن تُعرضوا ولا تقبلوا، فتعالوا ندع أبناء نا وأبناء كم، ونساء نا ونساء كم، ثم نبتهل فنجعل لعنة اللّٰه على الكاذبين.

وهـذا هـو الـحـق الـذى كشف الـلّٰه علىّ بفضله العظيم وفيضه الـقـديم. وقد تُوفّى عيسى، **والـلّٰـه يـعـلـم أنه المتوفَّى**. وتُـوفِّـى إمامكم محمد الـذى تـرقبونه، وقائمُ الوقتِ الذى تنتظرونه. وأُلهمتُ من ربى أنى أنا الـمسيح الموعود وأحمد المسعود. أتعجبون ولا تفكّرون فى سُـنـن الـلّٰـه، وتـنـكرون ولا تخافون؟ وحصحص الحق وأنتم تعرضون ﴿۵۳﴾

و جاء الوقت وأنتم تبعدون. ومن سُنن اللّٰه القديم المستمرة الموجودة إلى هذا الزمان التى لم تنكرها☆ أحد من الجهلاء وذوى العرفان، أنه قد يذكر شيئًا أو رجُلا فى أنبائه المستقبلة، ويريد منه شيئًا آخر أو رجُلا آخر فى الإرادة الأزلية. وربما نرى فى منام أن رجلا جاء من مقام فلا يجىء مَن رأيناه بل يجىء مَن ضاهاه فى بعض الصفات أو شابهَه فى الحسنات أو السيئات. وأقص عليك قصةً عجيبةً وحكايةً غريبةً إن لى كان ابنا صغيرًا وكان اسمه **بشيرًا**، فتوفاه اللّٰه فى أيام الرضاع، واللّٰه خير وأبقى للذين آثروا سبل التقوى والارتياع. فأُلهمتُ من ربى إنا نردّه إليك تفضلًا عليك. وكذلك رأت أُمُّـه فى رؤياها أن البشير قد جاء، وقال إنى أعانقك أشد المعانقة ولا أفارق بالسرعة. فأعطانى اللّٰه بعده **ابنا آخر** وهو خير المعطين. فعلمتُ أنه هو البشير وقد صدق الخبير، فسمّيته باسمه، وأرى حُلْية الأول فى جسمه. فثبتت عادة اللّٰه برأى العَين، أنه قد يجعل شريكَ اسمٍ رجلَين. وأما جعلُ البعض سَمِيَّ بعضٍ فهى أسرار لتكميل غرض لا يعلمها إلا مُهجة العارفين.

ولى صديقٌ أحبُّ الأصدقاء وأصدق الأحبّاء، الفاضل العلامة والنحرير الفهّامة، عالمُ رموز الكتاب المبين، عارفُ علوم الحِكَم والدّين، واسمه كصفاته المولوى الحكيم نور الدين. فاتفق فى هذه الأيام من قضاء اللّٰه الحكيم العلام أن ابنه الصغير الأحد، الذى كان اسمه محمد أحمد، مات بمرض الحصبة، فصبر ووافق ربَّه ذا الحكمة والقدرة والرحمة، فرآه رجل فى ليلة وفاته بعد مماته كأنه يقول لا تحزنوا لهذه الفرقة، فإنى أذهب لبعض الضرورة، وسأرجع إليكم بقدم السرعة. وهذا يدل على أنه سيُعطى ابنا آخر، فيُضاهى الثانى الغابرَ. واللّٰه قادر على كل شىء، ولكن أكثر الناس

☆ هذا سهو الناسخ والصحيح "ينكرها". (الناشر)

لا يعلمون شؤون أحسن الخالقين.

وكـذٰلک فـی هذا الباب قصص كثيرة وشهادات كبيرة وقد تركناها خـوفـا من طول الكلام، وكثيرة منها مكتوبة فی كتب تعبير المنام، فارجع إليها إن كـنـتَ مـن الشـاكّيـن. وكيف تشكّ وإن الأخبار تواترت فی هذا الباب؟ ولـعـلک تـكـون أيـضًا من المشاهدين لهذا العجاب. فما ظنک. أتعتقد أن رجلًا متـوفّـی إذا رآه أحد فی المنام، أو أخبر عنه فی الإلهام، وقال المتوفی إنی سـأرجـع إلـی الـدنيـا وأُلاقی القربی، فهل هو راجع علی وجه الحقيقة. أو لهذا الـقـول تـأويـل عـند أهل الطريقة؟ فإن كنتم مؤوِّلين فی هذا المقام، فما لكم لا تـؤوّلـون فی أنباء تُشابهها بالوجه التام؟ أتُفرّقون بين سُنن اللّٰه يا معشر الغافلين؟ فتدبّرْ وما أخال أن تتدبّر إلا أن يشاء ربی هادی الضالين. ﴿۵۴﴾

وقـد عـرفـت أن علامـات **ظهـور الـمسيح** الـذی هـو الـمهدی قد ظهرت، والفتن كثرت وعمّت، والمفاسد غلبت وهاجت وماجت، ويسبّون خيـر البشـر فـی السكک والأسواق، وماتت الملة والتفّت الساق بالساق، وجـاء وقت الفراق، فارحموا الدّين المُهان، فإنه يرحل الآن. ونشدتكم اللّٰه. ألا تـرون هـذه المفاسد بالعين؟ ألا يُترک عينُ زلالِ الإيمان للعَين؟ اشهدوا للّٰه اشهدوا. أحقٌّ هذا أو من المَين؟ وما زاوَلْنا أشدَّ مِن كيد النصاری، وإنا فی أيـديهـم كـالأسـاری. إذا أرادوا التـلبيـس، فيُـخـجلون إبليس. ظهر البأس، وحصحص اليأس. وقست قلوب الناس، واتبعوا وساوس الوسواس. وبعدوا عـن التـقـوی، وخـوف الـلّٰـه الأعلٰی، بل عادَوا هذا النمط، وضاهَوا السقط. وقـلـتُ قليلا مما رأيتُ وما استقصيت. وواللّٰه إن المصائب بلغت منتهاها، وما بـقـی مـن الـمـلة إلا رسمها ودعواها، وأحاطت الظلمات وعدم سناها، ووطِئ زروعَـنا الأوابد، فما بقی ماؤها ومرعاها، وكاد الناس أن يهلكوا من سيل الفتن

وطغواها، فأُعطيتُ سفينةً من ربى، وبسم اللّٰه مجريها ومرساها. وتفصيل ذلک أن اللّٰه وجد فی هذا الزمان ضلالات النصارىٰ مع أنواع الطغيان، ورأى أنهم ضلّوا وأضلّوا خلقا كثيرا، وعلَوا عُلوًّا كبيرا، وأكثروا الفساد، وأشاعوا الارتداد، وصالوا على الشريعة الغرّاء، وفتحوا أبواب المعاصی والأهواء، ففارت غيرة اللّٰه ذی الكبرياء عند هذه الفتنة الصمّاء. ومع ذلک كانت فتنة داخلية فی المسلمين، ومزّقوا باختلافاتٍ دينَ سيد المرسلين، وصال بعضهم على البعض كالمفسدين. فاختارنی اللّٰه لرفع اختلافهم، وجعلنی حَكَما قاضيا لإنصافهم. فأنا الإمام الآتی على قدم المصطفٰى للمؤمنين، وأنا المسيح متمم الحجة على النصارى والمتنصرين.

وجمع اللّٰه فی وجودی الاسمَين كما اجتمعت فی زمانی نار الفتنتَين، وهذا هو الحق وبالذی خلَق الكونَين. فجئتُ لأشيع أنوار بركاته، واختارنی ربی لميقاته. وما كنتُ أن أردّ فضل اللّٰه الكريم، وما كان لی أن أخالف مرضاة الرب الرحيم. وما أنا إلا كالميت فی يدَی الغسّال، وأُقلَّبُ كلَّ طرفة بتقليب الفعّال، وجئتُ عند كثرة بدعات المسلمين ومفاسد المسيحيين. وإن كنتَ فی شک فانظر بإمعان النظر كالمحقق الأريب، فی فتنِ بدعاتِ قومنا وجهلاتِ عبَدة الصليب. أما ترى فتنًا متوالية؟ أسمعتَ نظيرها فی قرون خالية؟ فما لک لا تفكّر كالعاقلين، ولا تنظر كالمنصفين؟ وإن اللّٰه يبعث على كل رأس مائة مجدّدَ الدّين، وكذلک جرت سُنة اللّٰه المعين. أتظن أنه ما أرسل عند هذا الطوفان رجلا من ذوی العرفان، ولا تخاف اللّٰه آخِذَ المجرمين؟ ﴿۵۵﴾

قد انقضت على رأس المائة إحدى عشر سنة فما نظرتَ، وانكسفت الشمس والقمر فما فكّرتَ، وظهرت الآيات فما تذكّرت، وتبينت الأمارات فما وقّرت، أأنت تنام أو كنتَ من المعرضين؟ أتقول لِمَ ما فعل الفعّال كما

کنتُ أخال؟ وکذلک زعم الذین خلوا من قبلک من الیهود، وما آمنوا بخیر الرسل وحبیب رب ☆ المعبود، وقالوا ! یخرج منا خاتم الأنبیاء الموعود، وکذلک کان وعد ربنا **بداوٗد**، وقالوا إن عیسی لا یأتی إلا بعد نزول **إیلیا** من السماء. فکفروا **بمحمد** خیر الرسل وعیسی الذی کان من الأنبیاء ، وختم اللّٰہ علی قلوبھم فما فھموا الحقیقة، وما کانوا متدبّرین. وقست قلوبھم ونحتوا الدقاریر، حتی صاروا قردة وخنازیر، وکذلک یکون مآل تکذیب الصادقین. وإنھم کانوا علماء أحزابھم وأئمة کلابھم، وکانوا فقھاء ومحدثین وفضلاء ومفسّرین، وکان أکثرھم من الراھبین. فلما زاغوا أزاغ اللّٰہ قلوبھم، وما نفعھم علمُھم ولا نُخْرُوبُھم، وکانوا قوما فاسقین.

فلا تُفرِطوا بجنب اللّٰہ ولیکن فیکم رفق وحلم، ولا تقْفُوا ما لیس لکم به علم، ولا تغلُوا ولا تعتدوا، ولا تعثوا فی الأرض ولا تفسدوا، واخشوا اللّٰہ إن کنتم متقین. قد سمعتم سُنّة تسمیة البعض بأسماء البعض، فلا تترکوا السُنن الثابتة من اللّٰہ القدیر، لأوھام لیس لھا عندکم من برھان ونظیر، وإن کنتم تُصرّون علیھا ولا تُعرضون عنھا فأنبئونا بنظائر علی تلک السُنة إن کنتم صادقین. ولن تقدروا أن تأتوا بنظیر، فلا تبرزوا لحرب الرب القدیر، ولا تردّوا النعمة بعد نزولھا، ولا تدُعّوا الفضل بعد حلولھا، ولا تکونوا أوّل المعرضین. ﴿۵۶﴾

وإن کنتم فی شک من أمری، ولا تنظرون نور قمری، وتزعمون أن المھدی الموعود **والإمام المسعود** یخرج من بنی **فاطمة** لإطفاء فتن حاطمة، ولا یکون من قوم آخرین، فاعلموا أن ھذا وھم لا أصل له، وسھم لا نصل له، وقد اختلف القوم فیه، کما لا یخفی علی عارفیه، وعلی کمل المحدثین. وجاء فی بعض الروایات أن المھدی صاحب الآیات مِن **وُلْدِ العبّاس**، وجاء فی البعض **أنّه منّا** أی مِن خیر الناس، وفی البعض أنه من **وُلْد**

☆ ھذا سھو الناسخ والصحیح ”الرب“. (الناشر)

الحسن أو **الحسين** ، فالاختلاف لا يخفى على ذوى العينين. وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن **سلمان** منا أهل البيت، مع أنه ما كان من أهل البيت، بل كان من الفارسيّين.

ثم اعلم أن أمر النسب والأقوام أمر لا يعلم حقيقته إلا علمُ العلام، والرؤيا التى كتبتُها فى ذكر **الزهراء** تدل على كمال تعلُّقى، واللّٰهُ أعلم بحقيقة الأشياء. وفى كتاب "**التيسير**" عن **أبى هريرة** مَن أسلم من أهل فارس فهو قرشى. وأنا من الفارس كما أنبأنى ربى، فتفكر فى هذا ولا تعجل كالمتعصبين. ثم الأصول المحكم والأصل الأعظم أن يُنظَر إلى العلامات ويُقدَّمَ البينات على الظنيات، فإن كنت ترجع إلى هذه الأصول فعليك أن تتدبّر بالنهج المعقول ليهديك اللّٰه إلى حق مبين، وهو أن النصوص القرآنية والحديثية قد اتفقت على أن اللّٰه ذا القدرة قسّم زمان هذه الأمة بحكمة منه ورحمة على ثلاثة أزمنة، وسلّمه العلماء كلهم من غير مِرْية. فالزمان الأوّل هو زمانٌ أوّلُ من القرون الثلاثة مِن بُدُوِّ زمان خير البرية، والزمان الثانى زمانُ حدوث البدعات إلى وقت كثرة شيوع المحدثات، والزمان الثالث هو الذى شابهَ زمانَ خير البرية، ورجَع إلى منهاج النبوة، وتطهَّرَ مِن بدعات رديّة وروايات فاسدة، وضاهَى زمانَ خاتم النبيين، وسماه آخرَ **الزمان** نبيُّ الثقلين، لأنه آخِر من الزمانَين. وحمِد اللّٰه تعالى العباد "الآخِرين" كما حمِد الأوّلين، وقالَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ. وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ.[1] ولكلّ ثلّةٍ **إمام**، وليس فيه كلام. فهذه إشارة إلى خاتم الأئمة، وهو **المهدى الموعود** اللاحق بالصحابة، كما قال **عزّ و جلّ** وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ[2] وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن حقيقة الآخرين فوضع يده على كتف ﴿۵۷﴾

[1] الواقعة: ۴۰،۴۱ [2] الجمعة: ۴

سـلـمـان كالموالين المحبين، وقال ’’لو كان الإيمان مُعلَّقًا بالثريّا أى ذاهبًا من الدنيا لناله رجل من فارس‘‘. وهذه إشارة لطيفة من خير البريّة إلى آخر الأئمّة، وإشارة إلى أن الإمام الذى يخرج فى آخر الزمان ويردّ إلى الأرض أنوار الإيمان يكون مِن **أبناء فارس** بـحـكم اللّٰه الرحمٰن. فتفكّر وتدبّر، وهـذا حديث لا يبلغ مقامَه حديث آخر، وقد ذكره **البخارى** فى الصحيح بـكمال التصريح. وإذا ثبت أن الإمام الآتى فى آخر الزمان **هو الفارسى** لا غيـره مـن نـوع الإنسـان، فـمـا بـقى لرجل آخر موضع قدم، وهذا من اللّٰه مـليكِ وجـودٍ وعـدم، فـلا تـحـاربـوا اللّٰه ولا تجادلوا كالمعتدين، وآخر دعوانا أنِ الحمد للّٰه رب العالمين.

القصيدة

فى مدح أبى بكر الصدّيق وعمر الفاروق وغيرهما من الصّحابة رضى اللّٰه عنهم أجمعين.

رُوَيـدَک لا تَهُجُ الصحابةَ واحْذَرِ ولا تَـقْفُ كـلَّ مــزوِّرٍ وتَبَـصَّـرِ
ولا تتـخيَّــرُ سبلَ غـيٍّ وشقــوةٍ ولا تـلـعَنَنْ قـومًا أنـاروا كَنيِّـرِ
أولئک أهلُ اللّٰه فَاخْشَ فِناءَهم ولا تـقـدَحَنْ فى عِـرضهم بتهوُّرِ
أولـئک حـزب الـلّٰه حُفَّاظُ دينهِ وإيـذاؤهـم إيـذاءُ مـولًى مُـؤثِّرِ
تَـصـدَّوا لـديـن الـلّٰه صدقًا وطاعـةً لـكلّ عذابٍ مـحرِق أو مـدمِّرِ
و طهَّر وادى الـعشق بحر قلوبهم فـمـا الـزبـدُ والغُـثاء بعدَ التطهُّرِ
وجاءوا نبىَّ اللّٰه صدقا فنوّروا ولـم يبـقَ أثـرٌ مِن ظلامٍ مُكـدِّرِ
بأ جـنـحة الأشـــواق طاروا إطاعةً وصاروا جوارحَ لـلنبىّ الـموقَّرِ ﴿۵۸﴾

ونـحن وأنتم فـى البسـاتيـن نرتَـعُ   وهـم حـضروا ميدانَ قتلٍ كمَحشَرِ
وتـركـوا هـوى الأوطان للّٰه خالصًا   وجـاء وا الـرّسولَ كعاشق متخَيِّرِ
عـلى الضعف صوّالون مِن قوة الهدىٰ   عـلى الجُرح سلّالون سيفَ التّشذُّرِ
أتُـكــفـر خـلفاءَ الـنبيّ تـجاسرًا   أتـلـعَنُ مَـن هـو مثـلُ بـدرٍ منوَّرِ
وإن كـنـتَ قد ساء تُك أمرُ خلافةٍ   فـحـارِبْ مَلِيكًا اجتباهم كمُشترى
فبـإذنــه قـد وَقَعَ ما كان وَاقــعًا   فـلا تَبْكِ بـعد ظهور قَدَرٍ مـقدَّرِ
ومـا استـخـلفَ الـلّٰهُ العليمُ كذاهلٍ   ومـا كـان ربُّ الـكـائناتِ كـمُهْتَرِ
وقُـضِيتْ **أمـورُ خلافةٍ** مـوعـــودةٍ   وفى ذاك آيـاتٌ لـقـلبٍ مـفكّرِ
وإنى أرى **الصدّيقَ** كالشمس فى الضحى   مـــآثرُه مـقبولةٌ عـنـدَ هُـوجرِ
وكـان لذات المصطفٰى مثلَ **ظِلّهِ**   ومهـما أشار المصطفى قام **كالجَرِى**
وأَعـطـى لـنصر الدّين **أموالَ** بيتهِ   جـميعًا سِوى الشيء الحقير المحقَّرِ
ولـــمَّا دعـــاه نبيُّـــنا لـرفـاقةٍ   عـلى الموت أقبـلَ شـائقا غيرَ مُدبِرِ
ولـيـس محـلَّ الطعن حسنُ صفاتِهِ   وإن كـنتَ قد أزمـعـتَ جَورًا فعَيِّرِ
أبـادَ هوى الـدنيا لإحــيـاء دينهٖ   وجـاء رسـولَ اللّٰه مِـن كلّ مَعبَرِ
عـليك بصُحف اللّٰه يا طالبَ الهدى   لتـنظُرَ **أوصاف الـعتيـق** الـمطهَّرِ
ومـا إنْ أرى واللّٰهِ فى الصحب كلّهمْ   كـمثل **أبـى بـكـرٍ** بقلبٍ **مـعـطَّـرِ**
تـخيّرَه الأصحاب طوعًا لـفضلِهِ   ولـلبحر سلطانٌ على كلّ جعفرِ
ويثنى على الـصدّيق ربٌّ مهيمنٌ   فـمـا أنت يا مسكين إن كنتَ تزدرى
له بـاقيــات صالحات كشارقٍ   لــه عــينُ آيـاتٍ لهذا التـطـهُّرِ
تَـصـدَّى لنصر الدين فى وقت عسرهٖ   تَبــدَّى بـغـارٍ بـالرسول المؤزَّرِ
مَـكيـــنٌ **أميـن زاهـــد** عـنـد ربّـهِ   مخلِّصُ دينِ **الحقّ** مِن كلِّ مُهجرِ ﴿۵۹﴾

ومِـن فتـن يُخشى على الدين شرُّها ... ومِن محنٍ كانت كصخرٍ مكسِّرِ
ولـو كـان هـذا الـرجل رجلًا منافقًا ... فمَن للنبيّ المصطفٰى مِن معزِّرِ
أتحسب صدّيقَ المهيمنِ كافرًا ... لقولِ غريقٍ فى الضلالة أَكْفَرِ
وكان كقلب الأنبياء جَنانُهُ ... وهمّتُهُ صوّالة كالغضنفرِ
أرىٰ نورَ وجه اللّٰه فى عاداتهِ ... وجلواتِه كأنه قِطعُ نَيِّرِ
وإنّ له فى حضرة القدس درجةً ... فويلٌ لألسنةٍ حِدادٍ كخنجرِ
وخدماتُه مثلُ البدور منيرةٌ ... وثمراته مثل الجنا المستكثَرِ
وجاء لتنضير الرياض مبشّرًا ... فلِلّهِ دَرُّ منضِّرٍ ومبشِّرٍ☆
وشابَهَهُ **الفاروق** فى كل خطّةٍ ... وساسَ البرايا كالمليک المدبّرِ
سعٰى سَعْىَ إخلاص فظهرتْ عزّة ... وشأنٌ عظيم للخلافة فانظُرِ
وصبّغ وجهَ الأرض مِن قتلِ كفرة ... فيا عجبًا مِن عزمه المتشمِّرِ
وصار ذُكاءً كوكبٌ فى وقتهِ ... فواهًا له ولوقته المتطهِّرِ
وبارَى ملوکَ الكفر فى كل معرَكٍ ... وأهلکَ كلَّ مبارزٍ متكبّرِ
أرى آية **عظمٰى بأيدٍ قويةٍ** ... فواهًا لهذا العبقرىّ المظفّرِ
إمامُ أناسٍ فى بجادٍ مرقّعٍ ... مليکُ ديارٍ فى كساء مغبَّرِ
وأُعطِىَ أنوارًا فصارَ محدَّثًا ... وكلّمه الرحمن كالمتخيّرِ
مآثره مملوّة فى دفاترٍ ... فضائله أجلى كبدرٍ أنورِ
فواهًا له ولسعيه ولجهدهِ ... وكان لدين محمدٍ خيرَ مِغفَرِ
وفى وقته أفراسُ خيلِ محمّدٍ ... أثرنَ غبارًا فى بلاد التنصّرِ
وكسّر كسرى عسكرُ الدين شوكةً ... فلم يبق منهم غيرُ صُور التَّصوّرِ
وكان بشوكته سليمانَ وقتِهِ ... وجُعلتْ له جنُّ العِدا كالمسخَّرِ ﴿۶۰﴾

☆ حاشیہ کے لئے دیکھئے صفحہ ۳۹۲

رأيتُ جلالةَ شأنه فذكرتُهُ   وما أمدحُ المخلوق إلّا لجوهرِ
وما إنْ أخاف الخَلقَ عند نصاحة   وإن المرارة يلزَمَنْ قولَ مُنذِرِ
فلما أجازت حُلَلُ قولی لُدونةً   وغارت دقائقُه كبئرٍ مقعَّرِ
فأفتوا جميعا أنّ كُفرک ثابتٌ   وقتلک عملٌ صالح لِلمكفِّرِ
لقد زيّنَ الشيطانُ أوهامَهم لهم   فتركوا الصلاحَ لأجل غیٍّ مُدْخِرِ
وقد مسخَ القهّارُ صورَ قلوبهم   وفقدوا من الأهواء قلبَ التدبُّرِ
وما بقيتُ فی طینهم ريحُ عِفّةٍ   فذَرْهم يسبّوا كلَ بَرٍّ موقَّرِ
وقد كُفِّرَتُ قبلی صحابةُ سیّدی   وقد جاءک الأخبارُ من كل مُخْبِرِ
يُسِرّون إيذائی لجبن قلوبهم   وما إنْ أری فيهم خصيمًا ينبری
يفرّون منی كالثعالب خشيةً   يخافون أسيافی ورمحی وخنجری
ومنهم حِراصٌ للنضال عداوةً   غلاظٌ شدادٌ لو يطيقون عسكری
قد استترتُ أنوارُهم من تعصّبٍ   وإنی أراهم كالدَّمال المعَفَّرِ
فأعرضْنا عنهم وعن أرجائهم   كأنّا دفنّاهم بقبرٍ مقَعَّرِ
ووالله إنا لا نخاف شرورَهم   نقلنا وَضِيئتَنا إلی بيتِ أقدرِ
وما إن أخاف الخَلق فی حكم خالقی   وقد خَوَّفوا واللهُ كهفی ومَأْزَرِی
وإن المهيمن يعلَمَنُ كلّ مُضْمَری   فدَعْنی وربی يا خصيمی ومُكْفِری
ولو كنتُ مفتريا كذوبا لضَرَّنی   عداوةُ قومٍ جرَّدوا كلّ خنجرِ
بوجه المهيمن لستُ رجلا كافرا   وإن المهيمن يعلَمَنُ كلّ مُضْمَری
ولستُ بكذّاب وربّی شاهدٌ   ويعلمُ ربّی كلَّ ما فی تصوُّری
وأُعطِيتُ أسرارًا فلا يعرفونها   وللناس آراءٌ بقدْرِ التبصُّر
فسبحانَ ربِّ العرش عمّا تقوَّلوا   عليه بأقوال الضلال كمُفتَری ﴿۶۱﴾

وما أنا إلا مسلمٌ تابعُ الهدیٰ	فیا صاحِ لا تَعجَلْ هوًی وتَدَبَّرِ
ولکنْ علومی قد بدا لُبُّ لُبِّها	لِما رَدِفَتُها ظُفُرُ کَشُفٍ مقَشِّرِ
لقد ضلّ سعُیًا مَن أتانی مخالفًا	وربی معی واللّٰهُ حِبِّی ومُوثِری
ویعلو أولو الطغوی بأوّل أمرِهم	وأهلُ السعادة فی الزمان المؤَخَّرِ
ولو کنتَ من أهل المعارف والهدیٰ	لصدَّقْتَ أقوالی بغیر تحیُّرِ
ولو جئتنی من خوفِ ربٍّ محاسِبٍ	لأصبَحْتَ فی نعمائه المستَکثَرِ
ألا لا تُضِعْ وقتَ الإنابة والهُدیٰ	صُدودُک سمٌّ یا قلیلَ التفکّرِ
وإن کنت تزعمُ صبرَ جسمِک فی اللّظی	فجرِّبْهُ تمرینًا بحرُقٍ مسعَّرِ
وما لک لا تبغی المعالِجَ خائفًا	وإنک فی داءٍ عُضالٍ کمُحصَرِ
فیا أیها المُرخی عِنانَ تعصّبٍ	خَفِ اللّٰهَ واقبَلْ تُحُفَ وعظِ المذکِّرِ
وخَفْ نارَ یومٍ لا یَرُدُّ عذابَها	تدَلُّلُ شیخٍ أو تظاهُرُ مَعْشرِ
سئِمنا تکالیفَ التطاول مِن عِدا	تمادتْ لیالی الجَور یا ربِّ فَانُصُرِ
وأنتَ رحیم ذو حنان ورحمةٍ	فنَجِّ عبادَک من وبالٍ مدمِّرِ
رأیتُ الخطایا فی أمور کثیرةٍ	وإسرافَنا فاغفِرْ وأیِّدْ وعَزِّرِ
وأنتَ کریمُ الوجهِ مَولی مُجامِلٌ	فلا تطرُدِ الغلمانَ بعد التخیُّرِ
وجئناک کالموتٰی فأَحْیِ أمورَنا	ونستغفِرَنْک مستغیثین فَاغْفِرِ
إلٰی أیِّ باب یا إلٰهی تَرُدُّنی	أتترکُنی فی کفِّ خصمٍ مُخسِّرِی
إلٰهی فدَتْک النفسُ أنت مقاصدی	تعالَ بفضلٍ من لدُنْک وبَشِّرِ
أأعرضتَ عنّی لا تکلّمُ رحمةً	وقد کنتَ من قبلِ المصائبِ مُخبِری
وکیف أظنُّ زوالَ حُبِّک طُرفةً	ویَأْطِرُ قلبی حبُّک المتَکثِّرِ
﴿۶۲﴾ وجدتُ السّعادة کلّها فی إطاعةٍ	فوَفِّقْ لآخَرَ من خلوصٍ ویَسِّرِ

إلهی بـوجهک أَدْرِکِ العبدَ رحمةً تـعـالَ إلـى عبدٍ ذليـلٍ مُـکـفّرِ
ومِـن قبلِ هذا کنتَ تسمع دعوتی وقد کنتَ فی المضمار تُرسی ومأْزَری
إلٰهـی أَغِـثْنی یا إلٰهی اَمِـدَّنی و بَشِّرْ مقصودی حنانًا وخَبِّرِ
أَرِنـی بنورک یا ملاذی ومَـلجَئی نـعوذ بوجهک من ظلامٍ مُـدَعْـثِرِ
وخُـذْ رَبِّ مَـن عادَی الصلاحَ ومفسدًا ونَـزِّلْ علیه الرِّجْزَ حقًّا ودَمِّرِ
وکُـنْ ربِّ حـنّـانًـا کما کنتَ دائمًا وإن کنتُ قد غادرتُ عهدًا فذَکِّرِ
وإنّک مـولـی راحمٌ ذو کرامةٍ فبَعِّدْ عنِ الغلمان یومَ التشوُّرِ
أری لیلـةً لیلاءَ ذاتَ مخـافةٍ فَهَنِّیءْ وبَشِّرْنا بیومٍ عبقرِی
وفَـرِّجْ کُروبی یا کـریمی ونَجِّنی ومَـزِّقْ خصیمی یا إلٰهی وعَفِّرِ
ولیستْ علیک رموزُ أمری بغُمّةٍ وتـعـرفُ مستوری وتدری مقَعَّری
زلالُک مـطـلـوبٌ فأَخْرِجْ عُیونَه جـلالُک مقصودٌ فـأَیِّدْ وأَظْـهِرِ
وجـدناک رحمانًا فما الهَمُّ بعدَهُ نعوذ بنورک من زمانٍ مُـکـوَّرِ
وآخـر دعوانا أنِ الحمدُ کلُّهُ لـربٍّ کـریمٍ قـادرٍ ومیَـسِّرِ

الوصیّة

إنّ من السهود☆ أن القدح یوجب القدح، والمدح یوجب المدح. فإنک إذا قلتَ لرجل إنّ أباک رجل شریف صالح، فلن یقول لأبیک إنه شریر طالح، بل یرضیک بکلام زکّاه، ویمدح أباک کمثل مَدْحٍ مدحتَ به أباه، بل یذکره بأصفاه وأعلاه، وأما إذا شتمتَ فیکلّم کما کلّمتَ. فکذلک الذین یسبّون الصدّیق والفاروق، فإنما هم یسّبون علیًّا ویؤذونه ویُضیعون الحقوق. فإنک إذا قلتَ إن أبا بکر کافر، فقد هیّجتَ محبَّ الصدّیق الأکبر لأن یقول إنّ علیًّا أکفرُ؛ فما شتمتَ الصدّیق، بل شتمتَ علیًّا وجاوزتَ الطریق. وإنک لا تسبّ أبا أحد لئلا

☆ لعله سهو الناسخ والصحیح ’’المشهود‘‘. (الناشر)

يسبّوا أباک، و كذلک لا تشتم أُمَّ مَن عاداک، ولكن لا تبالى عزّةَ بيت النبوة، ولا تعصمهم من سوء هذه السلسلة، ولا تنظر إلى فساد النتيجة مع دعاوى التشيع وتصلُّف المحبّة، فكل ذنب السبّ على عنقک يا عدو آل رسول اللّٰه والخمسة المطهرة ومتطبعا بطباع المنافقين.

﴿۶۳﴾ **حاشیہ متعلقہ صفحہ ۳۸۸** ؎ انا بيّنا ان ابابكر كان رجلا عبقريا وانسانا اِلٰهيًّا جلّى مطلع الاسلام بعد الظلام وكان قصاراه انه من ترک الاسلام فباراه ومن انكر الحق فماراه ومن دخل دار الاسلام فداراه. كابد فى اِشاعة الاسلام شدائد واعطى الخلق دررًا فرايد. ساس الاعراب بالعزم المبارک وهذب تلک الجمال فى المسارح والمبارک واستقراء المسالک ورغاء المعارک ما استفتى بأسًا ورأى من كل طرف يأسًا انبرى لمبارات كل خصيم وما استهوته الافكار ككل جبان وسقيم وثبت عند كل فساد وبلوى انه ارسخ من رضوىٰ واهلک كل من تنبىٰ من كذب الدعوىٰ. ونبذ العُلق للّٰه الا علٰى وكان كل اهتشاشه فى اعلاء كلمة الاسلام واتباع خير الانام فدونک حافظ دينک واترک طنينک وانى ماقلت كمتبع الاهواء او مقلد امر وجد من الاباء بل حُبّب الى مُذْ سَعَتْ قدمى ونفث قلمى ان اتخذ التحقيق شرعة والتعميق نُجعة فكنت انقب عن كل خبر وا سئل عن كل حبر. فوجدت الصديق صديقا وكشف على هذا الامر تحقيقا فاذا الفيته امام الائمة وسراج الدّين والاُمّة شددت يدى بغرزه وأويت الى حرزه واستنزلت رحمة ربى بحبّ الصالحين. فرحمنى وآوانى وايّدنى وربّانى وجعلنى من المكرمين. وجعلنى مجدّد هذه المأة والمسيح الموعود من الرحمة وجعلنى من المكلّمين واذهب عنى الحزن واعطانى ما لم يعط احد من العالمين. وكل ذٰلک بالنبى الكريم الاُمّى و حبّ هٰؤلاء المقربين **اللّٰهم فصلّ و سلّم على افضل رسلک و خاتم انبياءک محمد خير الناس اجمعين** وواللّٰه ان ابا بكر

بقیۃ الحاشیۃ

كـان صـاحـب الـنبـى صـلـعم فى الحرمين و فى القبرين. اعنى قبر الغار الذى تـوارٰى فيـه كـالـميـت عـنـد الاضطرار. والقبر الذى فى المدينة ملتصقا بقبر خيرالبرية فانظر **مقام الصديق** ان كـنت من اهل التعميق. حمده اللّٰه و خلافته فى القراٰن واثنى عليه باحسن البيان ولا شک انه مقبول اللّٰه و مستطاب وهل يـحتـقـر قـدره الا مـصـاب غـابـت شـوائـب الاسـلام بخلافتـه وكمل سعود الـمسـلـميـن بـرأفتــه وكـاد ان يـنـفـطـر عمود الاسلام لو لا الصديق صديق خيـرالانـام. وجد الاسلام كالمهتر الضعيف والموؤف النحيف فنهض لاعادة حبـره و سبـره كـالـحـاذقيـن. واوغـل فـى اثر المفقود كالمنهوبين. حتى عاد الاسـلام الٰـى رشاقة قده وأسالة خده ونضرة جمّالـه و حلاوة زلاله و كان كلّ ﴿۶۴﴾
هٰـذا مـن صـدق هٰذا العبد الامين. عفّر النفس و بدل الحالة وما طلب الجعالة الا ابتـغـاء مـرضـات الـرحـمـان و ما اظلّ المَلَوان عليه الا فى هٰذا الشأن كان محيى الرفات ودافع الاٰفات و واقى الغافات. وكلُّ لبّ النصرة جاء فى حصته وهـذا مـن فـضل اللّٰه و رحمته والاٰن نذكر قليلا من الشواهد متوكّلًا على اللّٰه الواحد ليظهر عليک كيف اعدم فتنا مشتدة الهبوب ومحنًا مشتنطة الأُلهوب و كيف اعـدم فـى الـحـرب ابناء الطعن والضرب فبانت دخيلةُ امره من افعاله وشهـدت اعـمـالـه عـلـى سر خصاله فجزاه اللّٰه خير الجزاء و حشره فى ائمة الاتقياء ورحـمـنـا بهٰؤلاء الاحباء فتقبل منى يا ذاالالاء والنعماء وانک ارحم الرحماء وانّک خير الرّاحمين.

فتنة الارتداد بعد وفات النّبى صعلم خير الرسل و امام العباد

لـمـا قبـض رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ارتدت العرب اما القبيلة مستوعبة و اما بعض منها و نجم النفاق والمسلمون كالغنم فى الليلة الممطرة لقلتهم وكثرة

عـدوهـم و ظـلام الـجـو بـفـقد نبيهم (الجزء الثانی من تاريخ ابن خلدون صـفحه ۶۵) **وقـال ايـضا**. ارتـدت الـعـرب عـامة و خـاصة واجتمع علی طـليـحة عـوام طـیء و اسـد وارتـدت غـطـفان وتوقفت هوازن فامسكوا الـصـدقة وارتـد خـواص مـن بـنـی سـلـيـم وكـذا سـائر الناس بكل مكان (صـفـحـه۶۵) وقـال ابـن الأثير فی تاريخه لما توفی رسول اللّٰه صلی اللّٰه عـلـيـه وسـلـم و وصل خبره الٰی مكة وعامله عليها عتاب بن أسيد استخفی عتاب وارتجت مكة وكاد اهلها يرتدون(الجزء الاول صفحه۱۳۴) وقـال ايـضًـا. ارتـدت العرب امّا عامة او خاصة من كل قبيلة وظهر النفاق واشـرأبت اليهود والنصرانية و بقی المسلمون كالغنم فی الليلة الممطرة لـفـقد نبيّهم و قلّتهم و كثرة عدوهم فقال الناس لابی بكر انّ هٰؤلاء يعنون جيـش اسـامة جند المسلمين والعرب علٰی ما ترٰی فقد انتقضت بک فلا يـنـبـغی ان تفرق جماعة المسلمين عنک فقال ابوبكر والذی نفسی بيده لـو ظـنـنـت ان السباع تخطفنی لانفذتُ جيش اسامة كما امر النبی صلعم ولا اردّ قضاءً قضی به رسول اللّٰه صلعم وقال عبد اللّٰه بن مسعود لقد قمنا بـعـد النّبی صلعم مقامًـا كِـدنـا اَنْ نهـلـک لو لا ان منّ اللّٰه علينا بابی بكر ﴿۶۵﴾ رضی اللّٰه عنه اجمعنا علی ان نقاتل علی ابنة مخاض وابنة لبون و ان ناكل قری عربية ونعبد اللّٰه حتی ياتينا اليقين. (ايضا صفحه۱۴۲)

حاشیۃ

خروج مُدعی النبوّة

وثـب الاسـود باليمن و وثب مسيلمة باليمامة ثم وثب طليحة بن خويلد فی بنی اسـد يـدعـی كلهم النبوة (ابن خلدون الجزء الثانی صفحه۶۰) و تنبأت سجاح بنت الحارث من بنی عقفان واتبعها الهذيل بن عمران فی بنی تغلب و عقبة بن هـلال فـی النمر والسليل بن قيس فی شيبان و زياد بن بلال واقبلت من الجزيرة فـی هٰذه الجموع قـاصدة الـمـديـنة لتغـزو ابا بكر رضی اللّٰه عنه (صفحه۶۵)

اسخلافه صلّی اللّٰہ علیه وسلم ابا بکرؓ نائبا عنه للامامة فی الصّلٰوۃ

قال ابن خلدون ثـم ثقل به الوجع واغمی علیه فاجتمع علیه نساءہ واهل بیته والعباس و علی ثم حضر وقت الصلٰوۃ فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس.(الجزء الثانی صفحه۶۲)

بقیۃ الحاشیۃ

مکان ابی بکرؓ من النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم

وقال ابـن خـلـدون ثـم قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بعد ما اوصی بثلاث سدّوا هذه الابواب فی المسجد الا باب ابی بکر فانی لا اعلم امرءً افضل یدًا عندی فی الصحبة من ابی بکر. (الجزء الثانی صفحه۶۲)

شدة حُبّ ابی بکر للنبیّ صَلی اللّٰہ علیه وسلّم

وذکر ابـن خـلـدون واقبـل ابوبکر و دخل علٰی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسـلم فکشف عن وجهه وقبّله وقال بابی انت و أمی قد ذقت الموتة التی کتب اللّٰہ علیک و لن یصیبک بعدها موتة ابدًا (ایضًا صفحه۶۳)

وکان مـن لـطائف منن اللّٰہ علیه واختصاصه بکمال القرب من النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم کما نص به ابن خلدون انّه رضی اللّٰہ عنه حمل علی السریر الذی ﴿۲۶﴾ حـمل علیه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسـلم و جعل قبره مثل قبر النبی مسطحا والصقوا لحده بـلحد النبی صلعم وجعل رأسه عند کتفی الـنبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وکان اخر ما تکلم به توفنی مسلما والحقنی بالصالحین. (صفحه ۱۷۶)

ولـنـکتـب هـنا کتابا کتبه الصدیق الٰی قبائل العرب المرتدة لیزید الـمـطـلعون علیه ایمانا وبصیرة بصلابة الصدیق فی ترویج شعائر اللّٰـه والـذبّ عـن جـمیـع ما سنّه رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلّم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم من ابی بکر خلیفة رسول اللّٰہ صلعم الٰی من بلغه کتـابی هٰذا من عامّة وخاصّة أقام علی اسلامه او رجع عنه سلام علی من اتبع الهـدٰی ولـم یـرجـع بـعـد الهدٰی الی الضلالة والعمٰی فانی احمد الیکم اللّٰہ الـذی لا الٰـه الا هو واشهد ان لا الٰه الا اللّٰہ وحده لا شریک له و انّ محمدا عبـده ورسوله نقرّ بما جاء به و نکفرّ من ابٰی و نجاهده امّا بعد فان اللّٰہ تعالٰی

ارسل محمدا بالحق من عنده الی خلقه بشیرًا و نذیرا و داعیا الی اللّٰہ باذنه وسراجا منیرا لینذر من کان حیا و ویحق القول علی الکافرین فهدی اللّٰہ بالحق من اجاب الیه و ضرب رسول اللّٰہ صلعم من ادبر عنه حتی صار الی الاسلام طوعا و کرها ثم توفی رسول اللّٰہ صلعم وقد نفّذ لامر اللّٰہ ونصح لاُمّته وقضی الذی کان علیه و کان اللّٰہ قد بیّن له ذٰلک ولاهل الاسلام فی الکتاب الذی انزل فقال اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ[1] وقال وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ. اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ[2] وقال للمؤمنين وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ. قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ. اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ. وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا. وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ.[3] فمن کان انما یعبد محمدا فان محمدا قد مات و من کان انما یعبد اللّٰہ وحده لا شریک له فان اللّٰہ له بالمرصاد حیٌّ قیّومٌ لا یموت ولا تاخذه سنة ولا نوم حافظ لامره منتقم من عدوه یجزیه. وانی اوصیکم بتقوی اللّٰہ وحظکم ونصیبکم من اللّٰہ وما جاء کم به نبیکم صلعم وان تهتدوا بهداه وان تعتصموا بدین اللّٰہ فان کل من یهده اللّٰہ ضال و کل من لم یعافه لمبتلی و کل من لم یُعنه مخذول فمن هداه اللّٰہ کان مهتدیا و من اضلّه کان ضالا قال اللّٰہ تعالٰی مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ. وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا[4] ولم یُقبل منه فی الدنیا عمل حتی یقرّ به ولم یقبل منه فی الاٰخرة صرف ولا عدل و قد بلغنی رجوع من رجع منکم عن دینه بعد ان اقرّ بالاسلام وعمل به اغترارًا باللّٰہ وجهالة بامره واجابة للشیطان قال اللّٰہ تعالٰی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ. اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِىْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا[5] و قال اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا. اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ.[6] وانی بعثت الیکم فلانا من المهاجرین والانصار والتابعین باحسان وامرته ان لا یقاتل احدًا ولا یقتله حتی یدعوه الی داعیة اللّٰہ فمن استجاب له و اقرّ و کفّ و عمل صالحًا قبل منه و اعانه علیه ومن ابٰی امرت ان یقاتله علٰی ذٰلک ثم لا یبقی علی احد منهم قدر علیه وان یحرقهم بالنار ویقتلهم کل قتلة وان یسبی النسآء والذراری ولا یقبل من احد الا الاسلام فمن اتبعه فهو خیر له ومن ترکه فلن یعجز اللّٰہ وقد امرت رسولی ان یقرء

﴿۶۷﴾

[1] الزمر: ۳۱ [2] الانبیاء: ۳۵ [3] اٰل عمران: ۱۴۵ [4] الکهف: ۱۸ [5] الکهف: ۵۱ [6] فاطر: ۷

كتابی فی كل مجمعٍ لكم والداعية الاذان و اذ اذّن المسلمون فاذّنوا كفّوا عنهم وان لم يؤذّنوا عاجلوهم واذا أذّنوا اسألوهم ما عليهم فان ابوا عاجلوهم وان اقرّوا قبل منهم.

مِن المؤلّف

إنّ الصحابةَ كلّهم كذُكاءٍ ... قد نوّروا وجهَ الورى بضياءِ
تركوا أقاربَهم وحُبَّ عِيالهم ... جاءوا رسولَ اللّٰه كالفقراءِ
ذُبِحُوا و ما خافوا الورى من صدقهم ... بل آثروا الرحمان عند بلاءِ
تحت السيوف تَشهّدوا لخلوصهم ... شَهِدوا بصدق القلب فی الأمْلاءِ
حضروا المواطنَ كلها من صدقهم ... حفَدوا لها فی حَرَّةٍ رَجْلاءِ
الصالحون الخاشعون لربهم ... البايتون بذكره وبكاءِ
قومٌ كِرامٌ لا نُفرِّقُ بينهم ... كانوا لخير الرسل كالأعضاءِ
ما كان طعنُ الناس فيهم صادقًا ... بل حَشْنَةٌ نشأَتْ مِن الأهواءِ
انی أرى صَحْب الرسول جميعَهم ... عندَ المليكِ بعزَّةٍ قَعْسَاءِ
تَبِعوا الرسول برَحْلهِ و ثَواءِ ... صاروا بِسُبلِ حبيبِهم كعَفاءِ
نهضوا لنصر نبينا بوفاءٍ ... عند الضلال وفتنةٍ صمّاءِ
وتخيَّروا للّٰه كلَّ مصيبةٍ ... و تهَلَّلوا بالقتل والإجلاءِ
أنوارُهم فاقَتْ بيانَ مبيِّنٍ ... يسوَدُّ منها وجهُ ذى الشحناءِ
فانظُرْ إلى خِدماتهم وثَباتهم ... و دَعِ العِدَا فی غُصَّة و صَلاءِ
يا ربِّ فارحمنا بصَحْبِ نبيِّنا ... واغفِرْ وأنتَ اللّٰهُ ذو آلاءِ
واللّٰه يعلَم لو قدرتُ ولم أمُتْ ... لَأشعْتُ مدح الصَحْب فی الأعداءِ
ان كنت تلعنتهم و تضحك خسّة ... فارقُبْ لنفسك كلَّ اِسْتِهزاءِ

من سبّ اصحاب النبی فقد ردیٰ
حق فما فی الحقّ من اخفاء

﴿۶۸﴾

عامؔ اطلاع کے لئے

ایک اشتہار

وہ تمام صاحب جنہوں نے شیخ محمد حسین صاحب بٹالوی کے رسائل اشاعت السنہ دیکھے ہوں گے یا ان کے وعظ سنے ہوں گے یا ان کے خطوط پڑھے ہوں گے وہ اس بات کی گواہی دے سکتے ہیں کہ شیخ صاحب موصوف نے اس عاجز کی نسبت کیا کچھ کلمات ظاہر فرمائے ہیں اور کیسے کیسے خود پسندی کے بھرے ہوئے کلمات اور تکبر میں ڈوبے ہوئے ترہات اُن کے منہ سے نکل گئے ہیں کہ ایک طرف تو انہوں نے اس عاجز کو کذاب اور مفتری قرار دیا ہے اور دوسری طرف بڑے زور اور اصرار سے یہ دعویٰ کر دیا ہے کہ مَیں اعلیٰ درجہ کا مولوی ہوں اور یہ شخص سراسر جاہل اور نادان اور زبانِ عربی سے محروم اور بے نصیب ہے اور شاید اس بکواس سے ان کی غرض یہ ہوگی کہ تا ان باتوں کا عوام پر اثر پڑے اور ایک طرف تو وہ شیخ بطالوی کو فاضل یگانہ تسلیم کر لیں اور اعلیٰ درجہ کا عربی دان مان لیں اور دوسری طرف مجھے اور میرے دوستوں کو یقینی طور پر سمجھ لیں کہ یہ لوگ جاہل ہیں اور نتیجہ یہ نکلے کہ جاہلوں کا اعتبار نہیں۔ جو لوگ واقعی مولوی ہیں انہیں کی شہادت قابلِ اعتبار ہے۔ مَیں نے اس بیچارہ کو لاہور کے ایک بڑے جلسہ میں یہ الہام بھی سنا دیا تھا کہ **انی مھین من اراد اھانتک** کہ مَیں اس کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کے درپَے ہو۔ مگر تعصب ایسا بڑھا ہوا تھا کہ یہ الہامی آواز اس کے کان تک نہ پہنچ سکی اس نے چاہا کہ قوم کے دلوں میں یہ بات جم جائے کہ یہ شخص ایک حرف عربی کا نہیں جانتا پر خدا نے اسے دکھلا دیا کہ یہ بات الٹ کر اسی پر پڑی۔ یہ وہی الہام ہے جو کہا گیا تھا کہ مَیں اُسی کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت کے درپے ہوگا۔ سبحان اللہ کیسے وہ قادر اور غریبوں کا حامی ہے۔ پھر لوگ ڈرتے نہیں کیا یہ خدا تعالیٰ کا نشان نہیں کہ وہی شخص جس کی نسبت کہا گیا تھا کہ جاہل ہے اور ایک

صیغہ تک اس کو معلوم نہیں وہ ان تمام مکفروں کو جو اپنا نام مولوی رکھتے ہیں بلند آواز سے کہتا ہے کہ میری **تفسیر** کے مقابل پر تفسیر بناؤ تو ہزار روپے **انعام** لو اور نور الحق کے مقابل پر بناؤ تو **پانچ** ہزار روپیہ **پہلے** رکھا لو اور کوئی مولوی دم نہیں مارتا۔ کیا یہی مولویت ہے جس کے بھروسہ سے مجھے کافر ٹھہرایا تھا۔ **ایھا الشیخ** اب وہ الہام پورا ہوا یا کچھ کسر ہے۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ مَیں نے اسی **فیصلہ** کی غرض سے اور اسی نیت سے کہ تا شیخ بطالوی کی مولویت اور تمام کفر کے فتوے لکھنے والوں کی اصلیت لوگوں پر کھل جائے۔ کتاب **کرامات الصادقین** عربی میں تالیف کی اور پھر اس کے بعد رسالہ **نور الحق** بھی عربی میں تالیف کیا۔ اور میں نے صاف صاف اشتہار دے دیا کہ اگر شیخ صاحب یا تمام مکفر مولویوں سے کوئی صاحب رسالہ کرامات الصادقین کے مقابل پر کوئی رسالہ تالیف کریں تو ایک ہزار روپیہ ان کو انعام ملے گا۔ اور اگر نور الحق کے مقابل پر رسالہ لکھیں تو پانچ ہزار روپیہ ان کو دیا جائے گا۔ لیکن وہ لوگ بالمقابل لکھنے سے بالکل عاجز رہ گئے۔ اور جو تاریخ ہم نے اس درخواست کے لئے مقرر کی تھی یعنی **اخیر جون ۱۸۹۴ء** وہ گذر گئی۔ شیخ صاحب کی اس خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ **علم** عربی سے آپ ہی بے بہرہ اور بے نصیب ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ اوّل درجہ کے دروغ گو اور کاذب اور بے شرم ہیں کیونکہ انہوں نے تو تقریرًا و تحریرًا صاف اشتہار دے دیا تھا کہ یہ شخص علم عربی سے محروم اور جاہل ہے یعنی ایک لفظ تک عربی سے نہیں جانتا تو پھر ایسے ضروری مقابلہ کے وقت جس میں اُن پر فرض ہو چکا تھا کہ وہ اپنی علمیت ظاہر کرتے کیوں ایسے چُپ ہو گئے کہ گویا وہ اس دنیا میں نہیں ہیں **خیال کرنا چاہیئے** کہ ہم نے کس قدر تاکید سے اُن کو میدان میں بلایا اور کن کن الفاظ سے اُن کو غیرت دلانا چاہا مگر انہوں نے اس طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ ہم نے صرف اس خیال سے کہ شیخ صاحب کی عربی دانی کا دعویٰ بھی فیصلہ پا جائے رسالہ نور الحق میں یہ **اشتہار دے دیا** کہ اگر شیخ صاحب عرصہ تین ماہ میں اسی قدر کتاب تحریر کر کے شائع کر دیں اور وہ کتاب درحقیقت جمیع لوازم بلاغت و فصاحت والتزام حق اور حکمت میں نور الحق کے ثانی ہو تو تین ہزار روپیہ نقد بطور انعام شیخ صاحب کو دیا جائے گا اور نیز الہام

﴿۶۹﴾

کے جھوٹا ٹھہرانے کے لئے بھی ایک سہل اور صاف راستہ ان کو مل جائے گا اور **ہزار لعنت** کے داغ سے بھی بچ جائیں گے۔ ورنہ وہ نہ صرف **مغلوب بلکہ** الہام کے مصدق ٹھہریں گے۔ مگر شیخ صاحب نے ان باتوں میں سے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی اور کچھ بھی غیرت مندی نہ دکھلائی۔**اس کا کیا سبب تھا؟** بس یہی کہ یہ مقابلہ شیخ صاحب کی طاقت سے باہر ہے سونا چار انہوں نے اپنی رسوائی کو قبول کر لیا اور اس طرف رخ نہ کیا یہ اسی الہام کی تصدیق ہے کہ **انی مھین من اراد اھانتک** شیخ صاحب نے منبروں پر چڑھ چڑھ کر صدہا آدمیوں میں صدہا موقعوں میں بار بار اِس عاجز کی نسبت بیان کیا کہ یہ شخص زبان عربی سے محض بے خبر اور علوم دین سے محض ناآشنا ہے ایک جاہل آدمی ہے اور کذاب اور دجّال ہے اور اسی پر بس نہ کیا بلکہ صدہا خط اسی مضمون کے اپنے دوستوں کو لکھے اور جا بجا یہی مضمون شائع کیا۔ اور اپنے جاہل دوستوں کے دلوں میں بٹھا دیا کہ یہی سچ ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اِس متکبر کا غرور توڑے اور اس گردن کش کی گردن کو مروڑے اور اس کو دکھلاوے کہ کیونکر وہ اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے۔ سو اس کی توفیق اور مدد اور خاص اس کی تعلیم اور تفہیم سے یہ کتابیں تالیف ہوئیں اور ہم نے کرامات الصادقین اور نور الحق کے لئے آخری تاریخ درخواست مقابلہ کی اس مولوی اور تمام مخالفوں کے لئے **اخیر جون ۱۸۹۴ء** مقرر کی تھی جو گذر گئی اور اب دونوں کتابوں کے بعد یہ کتاب **سرّ الخلافة** تالیف ہوئی ہے جو بہت مختصر ہے اور نظم اس کی کم ہے اور ایک عربی دان شخص ایسا رسالہ سات دن میں بہت آسانی سے بنا سکتا ہے اور چھپنے کے لئے دس دن کافی ہیں لیکن ہم شیخ صاحب کی حالت اور اس کے دوستوں کی کم مائیگی پر بہت ہی رحم کر کے دس دن اور زیادہ کر دیتے ہیں اور یہ ستائیس دن ہوئے سو ہم فی دن ایک روپیہ کے حساب سے ستائیس روپیہ کے انعام پر یہ کتاب شائع کرتے ہیں اور شیخ صاحب اور ان کے **اِسمی مولویوں** کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ اپنی سُوءِ قسمت سے ہزار روپیہ کا انعام لینے سے محروم رہے اور پھر پانچ ہزار روپیہ کا انعام پیش کیا گیا تو وہ وقت بھی اُن کی کم مائیگی ﴿۷۰﴾

کی وجہ سے ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اور تاریخ درخواست گذر گئی اب وہ ستائیس روپیہ کو
تو نہ چھوڑیں ہم نے سنا ہے کہ ان دنوں میں شیخ صاحب پر تنگدستی کی وجہ سے تکلیفات بہت
ہیں۔ خشک دوستوں نے وفا نہیں کی۔ پس ان دنوں☆ میں تو اُن کے لئے ایک روپیہ ایک
اشرفی کا حکم رکھتا ہے گویا یہ ستائیس روپیہ ستائیس اشرفی ہیں جن سے کئی کام نکل سکتے ہیں
اور ہم اپنے سچے دل سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر رسالہ سر الخلافہ کے مقابل پر شیخ صاحب
نے کوئی رسالہ میعاد مقررہ کے اندر شائع کر دیا اور وہ رسالہ ہمارے رسالہ کا ہم پلہ ثابت ہوا
تو ہم نہ صرف ستائیس روپیہ ان کو دیں گے بلکہ یہ تحریری اقرار لکھ دیں گے کہ شیخ صاحب
ضرور عربی دان اور مولوی کہلانے کے مستحق ہیں بلکہ آئندہ مولوی کے نام سے ان کو پکارا
جائے گا۔ اور چاہیئے کہ اب کے دفعہ شیخ صاحب ہمت نہ ہاریں۔ یہ رسالہ تو بہت ہی تھوڑا
ہے اور کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر ایک ایک جُزروز گھسیٹ دیں تو صرف چار پانچ روز میں اس کو
ختم کر سکتے ہیں۔ اور اگر اپنے وجود میں کچھ بھی جان نہیں تو اُن سوڈیڑھ سو مولویوں سے مدد
لیں جنہوں نے بغیر سوچے سمجھے کے مسلمانوں کو کافر اور جہنم ابدی کی سزا کے لائق ٹھہرایا اور
بڑے تکبر سے اپنے تئیں مولوی کے نام سے ظاہر کیا اگر وہ ایک ایک جُز لکھ کر دیں تو شیخ
صاحب بمقابل اس رسالہ کے ڈیڑھ سو جُز کا رسالہ شائع کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر شیخ صاحب
نے پھر بھی ایسا کر نہ دکھایا تو پھر بڑی بے شرمی ہوگی کہ آئندہ مولوی کہلاویں بلکہ مناسب ﴿۷۱﴾
ہے کہ آئندہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ بلوانے سے پرہیز کریں۔ شیخ کا نام آپ کے لئے
کافی ہے جو باپ دادے سے چلا آتا ہے یا منشی کا نام بہت موزوں ہوگا۔ لیکن ابھی یہ
بات قابل آزمائش ہے کہ آپ منشی بھی ہیں یا نہیں۔ منشی کے لئے ضروری ہے کہ فارسی نظم
میں پوری دسترس رکھتا ہو مگر میری نظر سے اب تک آپ کا کوئی فارسی دیوان نہیں گذرا۔
بہر حال اگر ہم رعایت اور چشم پوشی کے طور پر آپ کا منشی ہونا مان بھی لیں اور فرض

☆ نوٹ:۔ شیخ صاحب اپنے حال کے پرچہ میں اقراری ہیں کہ اگر اُن کے دوستوں نے اب بھی اُن کی
مدد نہ کی تو وہ اس نوکری سے استعفا دے دیں گے۔ منہ

کر لیں کہ آپ منشی ہیں گو منشیانہ لیاقتیں آپ میں پائی نہیں جاتیں تو چنداں حرج نہیں کیونکہ منشی گری کو ہمارے دین سے کچھ تعلق نہیں لیکن ہم کسی طرح مولوی کا خطاب ایسے نادانوں کو دے نہیں سکتے جن کو ہم پانچ ہزار روپیہ تک انعام دینا کریں تب بھی اُن کی مردہ روح میں کچھ قوت مقابلہ ظاہر نہ ہو ہزار لعنت کی دھمکی دیں کچھ غیرت نہ آوے تمام دنیا کو مددگار بنانے کے لئے اجازت دیں تب بھی ایک جھوٹے منہ سے بھی ہاں نہ کہیں ایسے لوگوں کو اگر مولوی کا لقب دیا جاوے تو کیا بجز مسلمانوں کے کافر بنانے کے کچھ اور بھی ان میں لیاقت ہے۔ ہرگز نہیں۔ چار حدیثیں پڑھ کر نام شیخ الکل **نعوذ باللّٰہ من فتن ھٰذا الدھر و اھلھا و نعوذ باللّٰہ من جھلات الجاھلین.**

یہ بھی واضح رہے کہ ہر یک باحیا دشمن اپنی دشمنی میں کسی حد تک جا کر ٹھہر جاتا ہے اور ایسے جھوٹوں کے استعمال سے اُس کو شرم آ جاتی ہے جن کی اصلیت کچھ بھی نہ ہو مگر افسوس کہ شیخ صاحب نے کچھ بھی اس انسانی شرم سے کام نہیں لیا جہاں تک ضرر رسانی کے وسائل اُن کے ذہن میں آئے انہوں نے سب استعمال کئے اور کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اوّل تو لوگوں کو اٹھایا کہ یہ شخص کافر ہے اور دجال ہے اس کی ملاقات سے پرہیز کرو اور جہاں تک ہو سکے اس کو ایذا دو اور ہر یک ظلم سے اس کو دکھ دو سب ثواب کی بات ہے۔ اور جب اس تدبیر میں ناکام رہے تو گورنمنٹ انگریزی کو مشتعل کرنے کے لئے کیسے کیسے جھوٹ بنائے کیسے کیسے مفتریات سے مدد لی لیکن یہ گورنمنٹ دور اندیش اور مردم شناس گورنمنٹ ہے سکھوں کے قدم پر نہیں چلتی کہ دشمن اور خود غرض کے منہ سے ایک بات سن کر افروختہ ہو جائے بلکہ اپنی خداداد عقل سے کام لیتی ہے۔ سو گورنمنٹ دانشمند نے اس شخص کی تحریروں پر کچھ توجہ نہ کی اور کیونکر توجہ کرتی اس کو معلوم تھا کہ ایک خود غرض دشمن نفسانی جوش سے جھوٹی مخبری کر رہا ہے گورنمنٹ کو اس عاجز کے خاندان کے خیر خواہ ہونے پر بصیرت کامل تھی اور گورنمنٹ خوب جانتی تھی کہ یہ عاجز عرصہ چودہ سال سے برخلاف ان تمام مولویوں کے بار بار یہ مضمون شائع کر رہا ہے کہ ہم لوگ جو گورنمنٹ برطانیہ کی رعیت ہیں ہمارے لئے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے گورنمنٹ ھٰذا کے زیر اطاعت ﴿۷۲﴾ رہنا اپنا فرض ہے اور بغاوت کرنا حرام۔ اور جو شخص بغاوت کا طریق اختیار کرے یا اس کے لئے

کوئی مفسدانہ بناڈالے یا ایسے مجمع میں شریک ہو یا راز دار ہو تو وہ اللہ اور رسول کے حکم کی نافرمانی کررہا ہے اور جو کچھ اس عاجز نے گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ بننے کے لئے اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے وہ سب سچ ہے۔ نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے شرائط ہیں سکھا شاہی لوٹ مار کا نام جہاد نہیں اور رعیت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ کسی طور سے جہاد درست نہیں اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک گورنمنٹ اپنی ایک رعیت کے جان اور مال اور عزت کی محافظ ہو اور ان کے دین کے لئے بھی پوری پوری آزادی عبادات کے لئے دے رکھی ہو۔ لیکن وہ رعیت موقع پا کر اس گورنمنٹ کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو یہ دین نہیں بلکہ بے دینی ہے اور نیک کام نہیں بلکہ بدمعاشی ہے۔ خدا تعالیٰ ان مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے کہ جو اس مسئلہ کو نہیں سمجھتے اور اس گورنمنٹ کے تحت میں ایک منافقانہ زندگی بسر کررہے ہیں جو ایمانداری سے بہت بعید ہے۔ ہم نے سارا قرآن شریف تدبر سے دیکھا مگر نیکی کی جگہ بدی کرنے کی تعلیم کہیں نہیں پائی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس گورنمنٹ کی قوم مذہب کے بارے میں نہایت غلطی پر ہے وہ اس روشنی کے زمانہ میں ایک انسان کو خدا بنا رہے ہیں اور ایک عاجز مسکین کو رب العالمین کا لقب دے رہے ہیں۔ مگر اس صورت میں تو وہ اور بھی رحم کے لائق اور راہ دکھانے کے محتاج ہیں کیونکہ وہ بالکل صراط مستقیم کو بھول گئے اور دور جا پڑے ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ان کے احسان یاد کر کے ان کے لئے جنابِ الٰہی میں دعا کریں کہ اے خداوند قادر ذوالجلال ان کو ہدایت بخش اور ان کے دلوں کو پاک توحید کے لئے کھول دے اور سچائی کی طرف پھیر دے۔ تا وہ تیرے سچے اور کامل نبی اور تیری کتاب کو شناخت کرلیں اور دین اسلام ان کا مذہب ہو جائے۔ ہاں پادریوں کے فتنے حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں اور ان کی مذہبی گورنمنٹ ایک بہت شور ڈال رہی ہے مگر ان کے فتنے تلوار کے نہیں ہیں قلم کے فتنے ہیں سواے مسلمانو تم بھی قلم سے اُن کا مقابلہ کرو اور حد سے مت بڑھو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء قرآن شریف میں صاف پایا جاتا ہے کہ قلم کے مقابل پر قلم ہے اور تلوار کے مقابل پر تلوار۔ مگر کہیں نہیں سنا گیا کہ کسی عیسائی پادری نے دین کے لئے تلوار بھی اٹھائی ہو۔ پھر تلوار کی تدبیریں کرنا قرآن کریم کو چھوڑنا ہے بلکہ صاف بے راہی اور الٰہی ہدایت سے سرکشی ہے۔ جن میں روحانیت نہیں وہی ایسی تدابیریں کیا کرتے ہیں جو اسلام کا بہانہ کر کے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو سمجھ بخشے۔

﴿۷۳﴾ افغانی مزاج کے آدمی اس تعلیم کو برا مانیں گے مگر ہم کو اظہار حق سے غرض ہے نہ ان کے خوش کرنے سے اور نہایت مضر اعتقاد جس سے اسلام کی روحانیت کو بہت ضرر پہنچ رہا ہے یہ ہے کہ یہ تمام مولوی ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو تمام دنیا کو خون میں غرق کر دے اور خروج کرتے ہی قتل کرنا شروع کر دے۔ اور یہی علامتیں اپنے فرضی مسیح کی رکھی ہوئی ہیں کہ وہ آسمان سے اترتے ہی تمام کافروں کو قتل کر دے گا اور وہی بچے گا جو مسلمان ہو جائے۔ ایسے خیالات کے آدمی کسی قوم کے سچے خیر خواہ نہیں بن سکتے بلکہ ان کے ساتھ اکیلے سفر کرنا بھی خوف کی جگہ ہے۔ شاید کسی وقت کافر سمجھ کر قتل نہ کر دیں اور اپنے اندر کے کفر سے بے خبر ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے بیہودہ مسائل کو اسلام کی جُز و قرار دینا اور نعوذ باللہ قرآنی تعلیم سمجھنا اسلام سے ہنسی کرنا ہے اور مخالفوں کو ٹھٹھے کا موقعہ دینا ہے۔ کوئی عقل اس بات کو تجویز نہیں کر سکتی کہ کوئی شخص آتے ہی بغیر اتمام حجت کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دے۔ یا جس گورنمنٹ کے تحت میں زندگی بسر کرے اسی کی تباہی کے گھات میں لگا رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی روحیں بکلی مسخ ہو چکی ہیں اور انسانی ہمدردی کی خصلتیں بتمامہا ان کے اندر سے مسلوب ہو گئی ہیں یا خالقِ حقیقی نے پیدا ہی نہیں کیں۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ نا معلوم کہ ہمارے اس بیان سے وہ لوگ کس قدر جلیں گے اور کیسے منہ مروڑ مروڑ کر کافر کہیں گے مگر ہمیں ان کی اس تکفیر کی کچھ پرواہ نہیں۔ ہر ایک شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ ہمیں قرآن شریف کی کسی آیت میں یہ تعلیم نظر نہیں آتی کہ بے اتمام حجت مخالفوں کو قتل کرنا شروع کر دیا جاوے۔ ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس تک کفار کے جور و جفا پر صبر کیا۔ بہت سے دکھ دیے گئے دم نہ مارا۔ بہت سے اصحاب اور عزیز قتل کئے گئے ایک ذرا مقابلہ نہیں کیا اور دکھوں سے پیسے گئے مگر سوائے صبر کے کچھ نہیں کیا۔ آخر جب کفار کے ظلم حد سے بڑھ گئے اور انہوں نے چاہا کہ سب کو قتل کر کے اسلام کو نابود ہی کر دیں تب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو اُن بھیڑیوں کے ہاتھ سے مدینہ میں سلامت پہنچا دیا۔ حقیقت میں وہی دن تھا کہ جب آسمان پر ظالموں کو سزا دینے کے لئے تجویز ٹھہر گئی ۔ تا دلِ مرد خُدا نامد بدرد۔ ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد۔ مگر افسوس کہ کافروں نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ قتل کے لئے تعاقب کیا اور کئی چڑھائیاں کیں اور طرح طرح

کے دکھ پہنچائے۔ آخر وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں اپنے بے شمار گناہوں کی وجہ سے اس لائق ٹھہر گئے کہ اُن پر عذاب نازل ہو۔ اگر ان کی شرارتیں اس حد تک نہ پہنچتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز تلوار نہ اٹھاتے مگر جنہوں نے تلواریں اٹھائیں اور خدا تعالیٰ کے حضور میں بے باک اور ظالم ثابت ہوئے وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض جہاد نبوی کی یہ صورت ہے جس سے اہلِ علم بے خبر نہیں اور قرآن میں یہ ہدایتیں موجود ہیں کہ جو لوگ نیکی کریں تم بھی ان کے ساتھ نیکی کرو۔ جو تمہیں پناہ دیں اُن کے شکر گذار بنے رہو اور جو لوگ تمہیں دکھ نہیں دیتے ان کو تم بھی دکھ مت دو۔ مگر اِس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر افسوس ہے کہ وہ نیکی کی جگہ بدی کرنے کو تیار ہیں اور ایمانی روحانیت اور انسانی رحم سے خالی۔ **اللّٰھم اصلح امة محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم. اٰمین.** ﴿۷۴﴾

شیخ محمد حسین بطالوی کا ہمارے کافر ٹھہرانے پر اصرار اور ہماری طرف سے ہمارے اسلامی عقیدہ کا ثبوت اور نیز شیخ صاحب موصوف کے لئے ستائیس روپیہ کا انعام اگر وہ رسالہ سر الخلافہ کے مقابل پر رسالہ لکھ کر شائع کریں

خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم نے ایک ذرہ اسلام سے خروج نہیں کیا بلکہ جہاں تک ہمارا علم اور یقین ہے ہم اُن سب باتوں پر قائم اور راسخ ہیں جو نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ سے ثابت ہوتی ہیں اور ہمیں بڑا افسوس ہے کہ شیخ محمد حسین صاحب اور دوسرے ہمارے مخالفوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ ہمیں کافر اور دجّال بنایا اور خلود جہنم ہماری سزا ٹھہرائی بلکہ قرآن اور حدیث کو بھی چھوڑ دیا اور ہم بار بار کہتے ہیں کہ ہم اُن کی نفسانی خواہشوں اور غلطیوں اور خطاؤں کو تو کسی طرح قبول نہیں کر سکتے لیکن اگر کوئی سچی بات اور کتاب اللہ اور حدیث کے موافق کوئی عقیدہ اُن کے پاس ہو جس کے ہم بفرض محال مخالف ہوں تو ہم ہر وقت اس کے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے انہیں دکھلا دیا اور ثابت کر دیا کہ توفّی کے لفظ میں کتاب الٰہی کا عام محاورہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بول چال کا عام محاورہ اور صحابہ کی روزمرہ بول چال کا

عام محاورہ اور اس وقت سے آج تک عرب کی تمام قوم کا **عام محاورہ** مارنے کے معنوں پر ہے اور نہ اور کچھ۔ اور ہم نے یہ بھی دکھلایا کہ جو معنی **توفی** کے لفظ میں رسول اللہ صلی اللہ و سلم سے ثابت ہوئے وہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے **بخاری** کھول کر دیکھو اور پاک دل کے ساتھ اس آیت میں غور کرو کہ مَیں قیامت کے دن اسی طرح **فلما توفّیتنی** ہوں گا جیسا کہ ایک **عبد صالح** یعنی حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام نے کہا اور سوچو کہ ﴿۷۵﴾
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کلمہ لفظ **توفّی** کے لئے کیسی ایک تفسیر لطیف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی تغییر اور تبدیل کے لفظ متنازعہ فیہ کا مصداق اپنے تئیں ایسا ٹھہرا لیا جیسا کہ آیت موصوفہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مصداق تھے۔ اب کیا ہمیں جائز ہے کہ ہم یہ بات زبان پر لاویں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت **فلما توفیتنی**☆ کے حقیقی مصداق نہیں تھے اور حقیقی مصداق عیسیٰ علیہ السلام ہی تھے اور جو کچھ اس آیت سے درحقیقت خدا تعالیٰ کا منشاء تھا اور جو معنے **توفّی** کے واقعی طور پر اس جگہ مراد الٰہی تھی اور قدیم سے وہ مراد علم الٰہی میں قرار پا چکی تھی یعنی زندہ آسمان پر اٹھائے جانا نعوذ باللہ اس خاص معنی میں آنحضرت صلعم شریک نہیں تھے بلکہ آنحضرت نے اس آیت کو اپنی طرف منسوب کرنے کے وقت

☆ بعض نادان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام میں **کما** کا لفظ موجود ہے جو کسی قدر فرق پر دلالت کرتا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **توفی** اور حضرت عیسیٰ کی **توفی** میں کچھ فرق چاہیئے۔ مگر افسوس کہ یہ نادان نہیں سوچتے کہ مشبہ مشبہ بہ کی طرز واقعات میں خواہ کچھ فرق ہو لیکن لغات میں فرق نہیں پڑ سکتا۔ مثلاً کوئی کہے کہ جس طرح زید نے روٹی کھائی میں نے بھی اسی طرح روٹی کھائی۔ سو اگرچہ روٹی کھانے کے وضع یا عمدہ اور ناقص ہونے میں فرق ہو مگر روٹی کا لفظ جو ایک خاص معنوں کے لئے موضوع ہے اس میں تو فرق نہیں آئے گا۔ یہ تو نہیں کہ ایک جگہ روٹی سے مراد روٹی اور دوسری جگہ پتھر ہو۔ لغات میں تو کسی طرح تصرف جائز نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور اسی قسم کا مقولہ ہے جو ابن تیمیّہ نے زاد المعاد میں نقل کیا ہے اور وہ عبارت یہ ہے۔ **قال یا معشر قریش ما ترون انی فاعل بکم قالوا خیرًا اخ کریم و ابن اخ کریم قال فانی اقول لکم کما قال یوسف لاخوته لا تثریب علیکم الیوم اذهبوا فانتم الطلقاء الصفحه ۴۱۵**۔ اب دیکھو **تثریب** کا لفظ جن معنوں سے حضرت یوسف کے قول میں ہے انہیں معنوں سے آنحضرت صلعم کے قول میں ہے۔ منه

اس کے معنوں میں تغییر و تبدیل کر دی ہے اور دراصل جب اس لفظ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کریں تو اس کے اور معنے ہیں اور جب حضرت مسیح کی طرف یہ لفظ منسوب کریں تو پھر اس کے وہی حقیقی معنے لئے جاویں گے جو خدائے تعالیٰ کے قدیم ارادہ میں تھے۔ پس اگر یہی بات سچ ہے تو علاوہ اس فساد صریح کے کہ ایک نبی کی شان سے بہت بعید ہے کہ وہ ایک قرارداده معنوں کو توڑ کر اُن میں ایک ایسا تصرف کرے کہ بجز تحریف معنوی کے اور کوئی دوسرا نام اِس کا ہو ہی نہیں سکتا۔ دوسرا فساد یہ ہے کہ جس اتحاد مقولہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا یعنی فلمّا توفّیتنی کا وہ اتحاد بھی تو قائم نہ رہا کیونکہ اتحاد تو تب قائم رہتا کہ توفی کے معنوں میں آنحضرت اور حضرت عیسیٰ شریک ہو جاتے۔ مگر وہ شراکت تو میسر نہ آئی پھر اتحاد کس بات میں ہوا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اور لفظ نہیں ملتا تھا جو آپ نے ناحق ایک ایسے اشتراک کی طرف ہاتھ پھیلایا جس کا آپ کو کسی طرح سے حق نہیں پہنچتا تھا۔ بھلا زمین میں دفن ہونے والے اور آسمان پر زندہ اٹھائے جانے والے میں ایک ایسے لفظ میں کہ یا مَرنے کے اور یا زندہ اٹھائے جانے کے معنے رکھتا ہے کیونکر اشتراک ہو۔ کیا ضدین ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں۔ اور اگر آیت فلما توفیتنی میں توفی کے معنے مارنا نہیں تھا تو پھر کیا امام بخاری کی عقل ماری گئی کہ وہ اپنی صحیح میں اسی معنے کی تائید کے لئے ایک اور آیت دوسرے مقام سے اٹھا کر اس مقام میں لے آیا یعنی آیت انّی متوفیک اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ بھی اس جگہ جڑ دیا کہ **متوفیک ممیتک** یعنی متوفیک کے یہ معنی ہیں کہ **مَیں تجھے مارنے والا ہوں**۔ اگر بخاری کا یہ مطلب نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمثیلی معنوں کو ابن عباس کے صریح معنوں کے ساتھ زیادہ کھول دے تو ان دونوں آیتوں کو جمع کرنے اور ابن عباس کے معنوں کے ذکر سے کیا مطلب تھا اور کون سا محل تھا کہ توفّی کے معنے کی بحث شروع کر دیتا۔ پس درحقیقت امام بخاری نے اس کارروائی سے توفّی کے معنوں میں جو کچھ اپنا مذہب تھا ظاہر کر دیا۔ سو اِس جگہ ہمارے تائید دعویٰ کے لئے تین چیزیں ہو گئیں۔ اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ جیسے عبد صالح یعنی عیسیٰ نے ﴿۷۶﴾

فلما توفیتنی کہا۔مَیں بھی**فلما توفیتنی** کہوں گا۔**دوسرے** ابن عباسؓ سے **توفّی** کے لفظ کے معنے مارنا ہے۔**تیسرے** امام بخاری کی شہادت جواس کی عملی کارروائی سے ظاہر ہورہی ہے۔

اب سوچ کر دیکھو کہ کیا ہم نے حدیث اور قرآن کو چھوڑا یا ہمارے مخالفوں نے۔ کیا اُنہوں نے بھی **توفّی** کے معنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی صحابی سے ثابت کئے جیسا کہ ہم نے کئے ہیں اور پھر بھی ہم اِس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں کہ اگر ہمارے مخالف اِس ثبوت کے مقابل پر جو **توفّی** کی نسبت ہم نے پیش کیا اب بھی کوئی دوسرا ثبوت پیش کریں یعنی **توفّی** کے معنوں کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی اور حدیث ہم کو دکھلاویں اوراس کے ساتھ کسی اور صحابی کی طرف سے بھی **توفّی** کے معنی تائیدی طور پر پیش کریں اور بخاری جیسے کسی امام حدیث کی بھی ایسی ہی شہادت **توفّی** کے معنوں کے بارہ میں پیش کر دیں تو ہم اس کو قبول کرلیں گے مگر یہ کیسی چالاکی ہے کہ خود تو حدیث اور قرآن کو چھوڑ دیں اور الٹا ہم پر الزام دیں کہ یہ فرقہ قرآن اور حدیث سے باہر ہو گیا ہے۔اے مخالف **مولویو خدا تم پر رحم کرے ذرہ غور سے توجہ کرو** تا تمہیں معلوم ہو کہ یہ یقینی اور قطعی بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے مقام متنازعہ فیہ میں **توفّی** کے معنی بجز مارنے کے اور کچھ بھی ثابت نہیں ہوئے اور جو شخص اس ثابت شدہ معنی کو چھوڑتا ہے وہ قرآن کریم کی تفسیر بالرائے کرتا ہے کیونکہ حدیث کی رو سے بجز مارنے کے اور کوئی معنے **توفّی** آیت متنازعہ فیہ میں منقول نہیں۔اسی وجہ سے **شاہ ولی اللہ صاحب** نے اپنی تفسیر فوزالکبیر میں جو صرف آثار نبوی اور اقوال صحابہ کے التزام سے کی گئی ہے **متوفیک** کے معنے صرف **ممیتک** لکھے ہیں۔اگر ان کو کوئی مخالف قول ملتا تو ضرور وہ **او** کے لفظ سے وہ معنے بھی بیان کر جاتے۔اب ہمارے مخالفوں کو شرم کرنا چاہیئے کہ کیوں وہ نصوص صریحہ کو صریح چھوڑ بیٹھے ہیں۔پس اے بے باک لوگو خدا تعالیٰ سے ڈرو۔کیا تم نے ایک دن مرنا نہیں۔اور **نزول** کے لفظ پر آپ لوگ ناز نہ کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس لفظ کا کچھ فیصلہ نہیں فرمایا کہ یہ نزول کن معنوں سے نزول ہے۔کیونکہ نزول کئی قسم کے ہوا کرتے ہیں اور

مسافر بھی ایک زمین سے دوسری زمین میں جا کر نزیل ہی کہلاتا ہے۔ قرآن کریم میں ان نزولوں کا بھی ذکر ہے جو روحانی ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ہم نے لوہا اتارا ہم نے لباس اتارا ہم نے چار پائے اتارے۔ اور ایلیا یعنی یوحنا کے قصہ سے جس پر یہود اور نصاریٰ کا اتفاق ہے اور بائیبل میں موجود ہے صاف کھل گیا ہے کہ فوت شدہ انبیاء کا نزول اس دنیا میں روحانی طور پر ہوا کرتا ہے نہ جسمانی۔ وہ آسمان سے تو ہرگز نہیں نازل ہوتے مگر اُن کی روحانی خصلتیں کسی مثیل میں باذن اللہ داخل ہو کر روحانی طور پر نازل ہو جاتی ہیں اور ان کی ارادات کا شخص مثیل پر ایک سایہ ہوتا ہے اس لئے اس مثیل کا ظہور ممثل بہ کا نزول سمجھا جاتا ہے۔ بعض اولیاء کرام نے بھی اس قسم کے نزول کا تصوف کی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔ غرض عند اللہ یہ قسم بھی ایک نزول کی قسم سے ہے اور اگر یہ نزول نہیں تو پھر خدائے تعالیٰ کی کتابیں باطل ہوتی ہیں۔ ایلیا کا قصہ جو بائیبل میں موجود ہے ایک ایسا مشہور واقعہ ہے جو یہود اور نصاریٰ دونوں فرقوں میں مسلّم ہے اور یہ کمال حماقت ہوگی کہ ہم یہ کہیں کہ ان دونوں فرقوں نے باہم مل کر اس مقام کی آیات کو تحریف کر دیا ہے بلکہ نصاریٰ کو یہ قصہ نہایت ہی مُضر پڑا ہے اور اگر اِس جگہ نزولِ ایلیا کے ظاہری معنے کریں تو یہود سچے ٹھہرتے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام سچے نبی نہیں تھے کیونکہ اب تک حضرت ایلیا علیہ السلام آسمان سے نازل نہیں ہوئے اور بائیبل کے رو سے ضرور تھا کہ وہ حضرت مسیح سے پہلے نازل ہو جاتے۔ حضرت مسیح کو یہ ایک بڑی دِقت پیش آئی تھی کہ یہود نے ان کی نبوت میں یہ عُذر پیش کر دیا جو درحقیقت ایک پہاڑ کی طرح تھا۔ پس اگر یہ جواب صحیح ہوتا کہ نزول ایلیا کا قصہ محرف ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے آگے اسی جواب کو پیش کرتے اور کہتے کہ یہ بات سرے سے ہی جھوٹ ہے کہ ایلیا پھر دنیا میں آئے گا اور ضرور ہے کہ وہ مسیح سے پہلے بجسمہ العنصری آسمان سے اتر آوے۔ مگر انہوں نے یہ جواب نہیں دیا بلکہ آیت کی صحت کو مسلّم رکھ کر نزول کو نزول روحانی ٹھہرایا۔ اور انہیں تاویلوں کے سبب سے یہودیوں نے انہیں ملحد کہا اور بالاتفاق فتویٰ دیا کہ یہ شخص بے دین اور کافر ہے کیونکہ نصوص توریت کو بلا قرینہ صارفہ ان کے ظاہری معنوں سے پھیرتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ﴿۷۷﴾

اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تحریف کا عذر پیش کر دیتے اور کہہ دیتے کہ تمہاری آسمانی کتابوں کے یہ مقامات محرف ہو گئے ہیں تو اس جواب سے بھی اگرچہ وہ یہود کا منہ تو بند نہیں کر سکتے تھے تاہم اُن کے خوارق اور معجزات کو دیکھ کر بہت سے لوگ سمجھ جاتے کہ ممکن ہے کہ یہ دعویٰ تحریف کا سچا ہی ہو کیونکہ یہ شخص مؤید من اللہ اور الہام یافتہ اور صاحبِ معجزات ہے لیکن حضرت مسیح نے تو ایسا نہ کیا بلکہ آیت کی صحت کا ایلیا کے نزول کی نسبت اقرار کر دیا جس کی وجہ سے اب تک عیسائی مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہود کے آگے بات بھی نہیں کر سکتے اور یہود ٹھٹھے سے کہتے ہیں کہ عیسیٰ اُس وقت نبی ٹھہر سکتا ہے کہ جب ہم خدائے تعالیٰ کی تمام کتابوں کو جھوٹی قرار دے دیں اور اَب تک عیسائیوں کو موقعہ نہیں ملا کہ اس مقام میں تحریف کا دعویٰ کر دیں اور اس بلا سے نجات پاویں کیونکہ اب وہ انیس سو برس کے بعد کیونکر اس قول کی مخالفت کر سکتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منہ سے نکل گیا۔ یہ مقام ہمارے بھائی مسلمانوں کے لئے بہت غور کے قابل ہے۔ اُن کو سوچنا چاہیئے کہ جن ظاہری معنوں پر وہ زور دیتے ہیں اگر وہی معنے سچے ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ کسی طور سے بھی نبی نہیں ٹھہر سکتے بلکہ وہ نبی اللہ تو اُسی حالت میں ٹھہریں گے جب کہ حضرت ایلیا نبی کے نزول کو ایک روحانی نزول مانا جاوے۔ ﴿۷۸﴾

افسوس کہ اٹھارہ سو نوے برس گذرنے کے بعد وہی یہودیوں کا جھگڑا اِن مولویوں اور فقیہوں نے اس عاجز کے ساتھ شروع کر دیا اور ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس پہلو کو اِس عاجز نے اختیار کیا وہ حضرت عیسیٰ کا پہلو ہے اور جس پہلو پر مخالف مولوی جم گئے وہ یہودیوں کا پہلو ہے۔ اب مولویوں کے پہلو کی نحوست دیکھو کہ اس کو اختیار کرتے ہی یہودیوں سے اُن کو مشابہت نصیب ہوئی۔ ابھی کچھ نہیں گیا اگر سمجھ لیں۔ اب جبکہ اس تحقیقات سے نزول جسمانی کا کچھ پتہ نہ لگا اور نہ پہلی کتابوں میں اس کی کوئی نظیر ملی اور ملا تو یہ ملا کہ ایلیا نبی کے دنیا میں دوبارہ آنے کا جو وعدہ تھا اُس سے مراد روحانی نزول تھا

نہ ظاہری تو اِس تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جب سے دنیا کی بنا پڑی ہے یعنی حضرت آدم سے لے کر تا ایں دم کبھی کسی انسان کی نسبت نزول کا لفظ جب آسمان کی طرف نسبت دیا جائے جسمانی نزول پر اطلاق نہیں پایا اور جو دعویٰ کرے کہ پایا ہے وہ اس کا ثبوت پیش کرے۔ اور جب اب تک نزول جسمانی پر اطلاق نہیں پایا تو اب خلاف سنت اللہ اور محاورہ قدیمہ کے جو اس کی کتابوں میں پایا جاتا ہے کیوں کر اطلاق پائے گا **ولن تجد لسنة اللّٰه تبديلا**۔

اور پھر ہم تنزّل کے طور پر کہتے ہیں کہ اگر کوئی غبی اب بھی اِس صریح اور واضح بیان کو نہ سمجھے تو اتنا تو ضرور سمجھتا ہوگا کہ متنازعہ فیہ مقام میں **توفی** کا لفظ وہ محکم اور بیّن لفظ ہے جس کے معنے فیصلہ پا گئے اور قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معنے مارنا ہی فرمایا ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی اِس کے معنے مارنا ہی لکھا ہے اور امام بخاری نے بھی مارنے پر ہی عملی طور پر شہادت دی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر نزول کا جو لفظ ہے اس کی نسبت اگر ایک بڑے سے بڑا متعصب کچھ تاویلیں کرے تو اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ ایک لفظ ہے جو متشابہات میں داخل ہے۔ لیکن فیصلہ شدہ لفظ اور اُس کے بیّن اور محکم معنوں کو چھوڑ کر متشابہات کی طرف دوڑنا انہیں لوگوں کا کام ہے جن کے دل میں مرض ہے۔ اگر ایمان ہے تو وہ لفظ جو بیّنات اور محکمات میں داخل ہو گیا اُسی سے پنجہ مارو نہ کسی ایسے لفظ سے جو متشابہات میں داخل رہا اور متشابہات کی تاویل خدا تعالیٰ کے علم کی طرف حوالہ کرو تا نجات پاؤ۔ ﴿۷۹﴾

بڑی بھاری نزاع جو ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں ہے یہی ہے جو مَیں نے بیان کر دی ہے اور ماحصل یہی نکلا کہ ہم بیّنات اور محکمات سے پنجہ مارتے ہیں جو قرآن سے ثابت، حدیث سے ثابت، اقوال صحابہ سے ثابت، پہلی کتابوں کے نظائر سے ثابت، سنت اللہ سے ثابت، امام بخاری کے قول سے ثابت، امام مالک کے قول سے ثابت،

ابن قیّم کے قول سے ثابت، ابن تیمیّہ کے قول سے ثابت اور اسلام کے بعض دوسرے فرقوں کے اعتقاد سے ثابت۔ مگر ہمارے مخالفوں نے صرف نزول کا ذوالوجوہ لفظ پکڑا ہوا ہے جو لغت اور قرآن اور پہلی آسمانی کتابوں کے رو سے بہت سے معنوں پر اطلاق پاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں تشریح نہیں کی کہ اِس سے حضرت مسیح علیہ السلام کا جسمانی نزول مراد ہے نہ اور کچھ کیوں کہ جب کہ نبیوں کے روحانی نزول کے بارے میں ایک پہلی امت قائل ہے اور یہود جو حضرت ایلیا کے جسمانی نزول کے منتظر تھے اُن کا غلطی پر ہونا حضرت مسیح کی زبان سے ثابت ہو گیا اور اِس سنت اللہ کا کہیں پتہ نہ ملا جو جسمانی نزول بھی کبھی کسی زمانہ میں گذر چکا تو یہی معنے متعین ہوئے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام سے مراد روحانی نزول ہے ورنہ اگر جسمانی نزول بھی سنت اللہ میں داخل ہے تو خدا تعالیٰ نے یہودیوں کو کیوں اِس قدر ابتلا میں ڈالا کہ وہ اب تک اِس خیال میں مبتلا ہیں کہ سچا مسیح تب ہی آئے گا کہ جب ایلیا نبی آسمان سے نازل ہو لے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ کیا تھا کہ ایلیا نبی دوبارہ دنیا میں آئے گا اور پھر اُس کے بعد مسیح آئے گا تو اِس وعدہ کو اس کی ظاہری صورت پر پورا کیا ہوتا اور ایلیا نبی کو آسمان سے زمین پر بجسمہ العنصری اتارا ہوتا تا یہود لوگ جیسا کہ ایک مدت دراز سے پیشگوئی کے معنے سمجھے بیٹھے تھے اور اُن کے فقیہوں اور عالموں اور محدثوں نے نزول جسمانی ایلیا کو اپنے اعتقاد میں داخل کر لیا تھا اس پیشگوئی کا اپنے اعتقاد کے موافق پورا ہونا دیکھ لیتے اور پھر اُن کو حضرت مسیح کی نبوت میں کچھ بھی شک باقی نہیں رہتا۔ مگر اُن پر یہ کیسی مصیبت پڑی کہ ان کی کتابوں میں تو ان کو صاف صاف اور صریح لفظوں میں بتلایا گیا کہ درحقیقت ایلیا ہی دوبارہ دنیا میں آئے گا اور وہی مسیح سچا ہوگا جو ایلیا کے نزول کے بعد آوے لیکن یہ پیشگوئی اپنے ظاہری معنوں پر پوری نہ ہوئی اور حضرت مسیح تشریف لے آئے اور اُن کو یہود کے سامنے سخت مشکلات پیش ﴿۸۰﴾
آ گئے۔ آخر کار ایک ایسی دور از حقیقت تاویل پر زور ڈالا گیا جس سے یہودیوں کو

کہنا پڑا کہ عیسیٰ سچا مسیح نہیں ہے بلکہ ایک مکار اور ملحد ہے جو اپنے مطلب کے لئے ایک صریح پیشگوئی کو ظاہر سے پھیر کر روحانی نزول کا قائل ہے۔ سو اس وجہ سے کروڑ ہا آدمی کافر اور منکر رہ کر داخل جہنم ہوئے۔ اے مسلمانوں اس مقام کو ذرا غور سے پڑھو کہ آپ لوگوں کی بات یہود کی بات سے ایسی مل گئی کہ دونوں باتیں ایک ہی ہوگئیں اور یقیناً سمجھو کہ مومن کی خصلت میں داخل ہے کہ وہ دوسرے کے حال سے نصیحت پکڑتا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار واسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔**

اگر کہو کہ ہم کیونکر یقین کریں کہ یہ واقعہ صحیح ہے تو اس کا جواب یہی ہے کہ یہ مسئلہ دو قوموں کا متواترات سے ہے اور صرف یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ہوگئیں ایسے متواترات کو کمزور نہیں کر سکتا۔ ہاں اس صورت میں ہوسکتا تھا کہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں اس قول کی تکذیب کرتا۔ پس جبکہ اس مسئلہ کی تکذیب حدیث اور قرآن سے ثابت نہیں ہوتی تو ہم متواترات قولی سے کسی طرح انکار نہیں کر سکتے۔☆ بلکہ اگر یہ بھی فرض کرلیں کہ وہ تمام کتابیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہی نہیں ہوئیں اور سراسر انسانی تالیف ہے۔ پھر بھی ہم تاریخی سلسلہ کو کسی طرح مٹا نہیں سکتے اور جو امر تاریخی طرز پر دو قوموں کے متفق علیہ شہادت سے ثابت ہوگیا اب وہ شکی اور ظنی نہیں ٹھہر سکتا۔ جیسا کہ ہم وجود راجہ رامچند ر اور کرشن اور بکرماجیت اور بدھ سے انکار نہیں کر سکتے حالانکہ ہم ان کتابوں کو خدائے تعالیٰ کی طرف سے نہیں سمجھتے۔ پھر کیوں انکار نہیں کر سکتے؟ تاریخی تواتر کی وجہ سے۔

بعض نیم ملا عجیب جہالت کے گڑھے میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے جو ایک تحریف کا لفظ سن رکھا ہے محل بے محل پر اسی کو پیش کر دیتے ہیں اور تاریخی تواترات کو نظر انداز کر دیا ہے۔ بلکہ ان کو مٹانا چاہتے ہیں۔ یہ نہایت شرمناک بات ہے کہ ہماری قوم میں ایسے لوگ بھی

☆ نوٹ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آنے والے مسیح کو اپنی امت میں سے قرار دینا روحانی نزول کا مؤید ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد روحانی نزول تھا نہ اور کچھ۔ منہ

مولوی کے نام سے مشہور ہیں کہ **متواترات قومی** کو جو تاریخ کے سلسلے میں آ گئے ہیں قبول نہیں کرتے اور خواہ نخواہ غیر متعلقہ جزئیات کو تحریف میں داخل کرتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ اس موقعہ پر اگر **یہودی تحریف** کرتے تو وہ تحریف عیسائیوں کے مقصد کے مخالف ٹھہرتی اور اگر عیسائی تحریف کرتے تو یہودیوں کے دعویٰ کے برعکس ہوتی اور جو لفظ **توریت** کی کتابوں میں موجود ہیں وہ عیسائیوں کے مقصد کو نہایت مضر پڑے ہیں۔ کیونکہ ان سے حضرت ایلیا کے نزول جسمانی کی پیشگوئی قبل از ظہور حضرت مسیح یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے تو اس صورت میں تحریف کرنے میں عیسائیوں کا یہودیوں کے ساتھ اتفاق کرنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی اپنے ہاتھ سے اپنا ناک کاٹے۔ وجہ یہ کہ اگر **نزول ایلیا** کی پیشگوئی کو ظاہر پر ہی حمل کریں تو پھر حضرت عیسیٰ کا **سچا نبی ہونا** محالات میں سے ہے کیونکہ اب تک ایلیا نبی **بجسمه العنصری** آسمان سے نازل نہیں ہوا تو پھر عیسیٰ جس کا اس کے بعد آنا ضروری تھا کیونکر پہلے ہی آ گیا۔ ﴿۸۱﴾
اور اگر ظاہر پر حمل نہ کریں اور نزول ایلیا کو **نزول روحانی** قرار دیں تو پھر نزول عیسیٰ کی پیشگوئی میں کیوں ظاہر پر جم بیٹھیں۔ نزول **برحق** اور اس پر ہم ایمان لاتے ہیں بلکہ اس کا ظہور بھی دیکھ لیا لیکن جن معنوں کے رو سے یہود بندر اور سور کہلائے اور خدا تعالیٰ کی کتابوں میں **لعنتی ٹھہرے** اس طور کے نزول کے معنے بعد پہنچنے **ہدایت** کے وہی کرے جس کو بندر اور سؤر بننے کا شوق ہو۔ خدا تعالیٰ صادق مومنوں کو ایسے معنوں سے اپنی پناہ میں رکھے جو اس لعنت کی بشارت دیتے ہیں جو پہلے یہود پر وارد ہو چکی ہے۔ زیادہ اس مسئلہ میں کیا **لکھیں** اور کیا کہیں **جن کو خدا تعالیٰ ہدایت نہ دے** ہم کیونکر دے سکتے ہیں۔ جن کی آنکھیں وہ مالک نہ کھولے ہم کیوں کر کھول سکتے ہیں۔ جن مُردوں کو وہ زندہ نہ کرے ہم کیوں کر کریں۔ **اے مالک و قادر خدا اب فضل کر اور رحم کر اور اس تفرقہ کو درمیان سے اٹھا اور سچ ظاہر کر اور جھوٹ کو نابود کر کہ سب قدرت اور طاقت اور رحمت تیری ہی ہے**۔ آمین آمین آمین

پھر بعد اس کے واضح رہے کہ فرشتوں کے نزول سے بھی ہمیں انکار نہیں۔ اگر کوئی ثابت

کر دے کہ **فرشتوں** کا نزول اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ اپنے وجود کو آسمان سے خالی کر دیں تو ہم بشوق اس ثبوت کو سنیں گے اور اگر درحقیقت ثبوت ہوگا تو ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے فرشتوں کا وجود **ایمانیات** میں داخل ہے۔ خدا تعالیٰ کا نزول **سماء الدنیا** کی طرف اور فرشتوں کا نزول دونوں ایسی حقیقتیں ہیں جو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ ہاں کتاب اللہ سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ **خلق جدید** کے طور پر زمین پر فرشتوں کا ظہور ہو جاتا ہے دحیہ **کلبی** کی شکل میں جبرئیل کا ظاہر ہونا خلق جدید تھا یا کچھ اور تھا۔ پھر کیا یہ ضرور ہے کہ پہلی خلق کو نابود کر لیں پھر خلق جدید کے قائل ہوں بلکہ پہلا خلق بجائے خود آسمان پر ثابت اور قائم ہے اور دوسرا خلق خدا تعالیٰ کی وسیع قدرت کا ایک نتیجہ ہے کیا **خدا تعالیٰ** کی قدرت سے بعید ہے کہ ایک **وجود** دو جگہ دو **جسموں** سے دکھاوے۔ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ **الم تعلم ان اللّٰہ علٰی کل شیء قدیر**۔ ﴿۸۲﴾

پھر شیخ بطالوی صاحب نے اپنی دانست میں ہماری کتاب **تبلیغ** کی کچھ غلطیاں نکالی ہیں اور ہم افسوس سے لکھتے ہیں کہ تعصب کے جوش سے یا نادانی کی وجہ سے صحیح اور با قاعدہ ترکیبوں اور لفظوں کو بھی غلطی میں داخل کر دیا۔ اگر اس امر کے لئے کوئی **خاص مجلس** مقرر ہو تو ہم ان کو سمجھاویں کہ ایسی شتاب کاری سے کیا کیا ندامتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو گئیں۔ یہ علم اور نام مولوی **انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون**۔ وہ غلطیاں جو انہوں نے بڑی جانکاہی سے نکالی ہیں اگر وہ تمام اکٹھی کر کے لکھی جائیں تو دو یا ڈیڑھ سطر کے قریب ہوں گی اور ان میں اکثر تو سہو کاتب ہیں اور تین ایسی غلطیاں جو بوجہ نہ میسر آنے نظر ثانی یا طفرہ نظر کے رہ گئی ہیں اور باقی شیخ صاحب کی اپنی عقل کی کوتاہی اور سمجھ کا گھاٹا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ صاحب نے کبھی لسان عرب کی طرف توجہ نہیں کی۔ بہتر تھا کہ چپ رہتے اور اور بھی اپنی پردہ دری نہ کراتے۔ ہمیں شوق ہی رہا کہ شیخ صاحب ہماری کتابوں کے مقابل پر کوئی فصیح بلیغ رسالہ نظم اور نثر میں نکالیں اور ہم سے انعام لیں اور ہم سے اقرار کرا لیں کہ درحقیقت وہ مولوی اور عربی دان ہیں۔

میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ یہ **رسائل** جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔

مَیں ان کا نام **وحی** اور **الہام** تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں۔ میں نے کئی مرتبہ شائع کیا کہ اگر شیخ صاحب موصوف جن کی نسبت میرا اعتقاد ہے کہ وہ خذلان میں پڑے ہوئے ہیں اور علم عربیت سے کسی اتفاق سے محروم رہ گئے ہیں مقابلہ کر کے دکھلا دیں تو وہ اس مقابلہ سے میرے ان تمام دعاوی کو نابود کر دیں گے۔ مگر شیخ صاحب کیوں اس طرف متوجہ نہیں ہوتے کونسی مصیبت ہے جو ان کو مانع ہے۔ بس یہی مصیبت ہے کہ وہ لسان عرب سے بے بہرہ اور آج کل خذلان کی حالت میں مبتلا ہیں۔ ان کے لئے ہرگز ممکن نہ ہوگا کہ مقابلہ کر سکیں۔ یہ وہی الہام ہے جو ظہور کر رہا ہے کہ **انی مھین من اراد اھانتک** یہ وہی محمد حسین ہے جو اس عاجز کی نسبت جا بجا کہتا پھرتا تھا کہ یہ شخص سخت جاہل ہے۔ عربی کیا ایک صیغہ تک اس کو نہیں آتا اور وہ اعلیٰ درجہ کے فاضل جو میرے ساتھ ہیں ان کو کہتا تھا کہ یہ لوگ صرف منشی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اس کی پردہ دری کرے اور اس کے تکبر کو توڑے اور اس کو دکھلاوے کہ **خود پسندی** اور **عجب** کے یہ **ثمرات** ہیں۔ سو اس سے زیادہ اور کیا **اہانت** ہوگی کہ جس شخص کو جاہل سمجھتا تھا اور منبر پر چڑھ کر اور مجلسوں میں بیٹھ کر بار بار کہتا تھا کہ **زبان عرب** سے یہ شخص بالکل نا آشنا ہے اور اجہل ہے اسی کے ہاتھ سے خدا تعالیٰ نے اس کو شرمندہ اور **ذلیل** کیا۔ اگر یہ نشان نہیں تو چاہیئے تھا کہ محمد حسین اپنے تمام دوستوں سے مدد لیتا اور **نور الحق** اور **کرامات الصادقین** کا جواب لکھتا۔ اس شخص کو بڑے بڑے انعاموں کے وعدے دیئے گئے۔ ہزار لعنت کا ذخیرہ آگے رکھا گیا مگر اس طرف توجہ نہ کی۔ سو یہ نتیجہ مخالفت حق کا ہے **فاتقوا اللہ یا اولی الابصار**۔ ﴿۸۳﴾

اور یاد رہے کہ یہ عذر شیخ صاحب موصوف کا کہ نور الحق میں پادری بھی مخاطب ہیں اس لئے رسالہ بالمقابل لکھنے سے پہلو تہی کیا گیا نہایت **مکارانہ عذر** ہے۔ گویا ایک بہانہ ڈھونڈھا ہے کہ کسی طرح جان بچ جائے لیکن دانا سمجھتے ہیں کہ یہ بہانہ نہایت کچا اور فضول اور ایک

شرمناک کارستانی ہے کیونکہ ہم نے تو لکھ دیا ہے کہ صرف پادری لوگ اور بے دین آدمی اس کے مقابلہ سے عاجز رہ سکتے ہیں سچے مسلمان عاجز نہیں ہیں۔ پس اگر شیخ صاحب بالمقابل رسالہ پیش کرتے تو پادریوں کی اور بھی ذلت ہوتی اور لوگ کہتے کہ مسلمانوں نے ہی یہ رسالہ بنایا تھا اور مسلمانوں نے ہی اس کے مقابل پر ایک اور رسالہ بنا دیا مگر پادریوں سے کچھ نہ ہو سکا۔ ماسوا اس کے تین ہزار روپیہ انعام پاتے الہام کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیتے اور قوم میں عزت حاصل کر لیتے۔ اور بعض ان کے پرانے دوست جو کہہ رہے ہیں کہ بس معلوم ہوا جو محمد حسین اردو دان ہے عربی نہیں جانتا یہ تمام شک ان کے دور ہو جاتے۔ مگر اب جو وہ مقابلہ سے دستکش ہو گئے تو آئندہ حیا سے بہت بعید ہوگا کہ اس **جماعت کا نام منشی رکھیں** اور خود ان امور سے گریز کریں جو مولویت کے منصب کے لئے شرط ضروری ہیں۔ ان لوگوں کا عجیب اعتقاد ہے جواب بھی ان لوگوں کو عربی دان ہی سمجھ رہے ہیں اور مولوی کر کے **پکارتے ہیں** نہایت خیر خواہی کی راہ سے پھر میں **آخری دعوت** کرتا ہوں اور پہلے رسالوں کے مقابلہ سے نومید ہو کر رسالہ **سر الخلافہ** کی طرف شیخ صاحب کو بلاتا ہوں۔ آپ کے لئے ستائیس دن کی میعاد اور **ستائیس روپیہ** نقد کا انعام مقرر کیا گیا ہے اور میں اس پر راضی ہوں کہ یہ روپیہ **آپ ہی کے سپرد کروں** اگر آپ طلب کریں اور ہم نہ بھیجیں تو ہم کاذب ہیں۔ ہم پہلے ہی یہ روپیہ بھیج سکتے ہیں مگر آپ اقرار شائع کر دیں کہ میں ستائیس دن میں رسالہ بالمقابل شائع کر دوں گا۔ اگر آپ اس مدت میں شائع کر دیں تو آپ نے نہ صرف ستائیس روپیہ انعام پایا بلکہ ہم عام طور پر شائع کر دیں گے کہ ہم نے اتنی مدت جو آپ کو شیخ شیخ کر کے پکارا اور مولوی محمد حسین نہ کہا یہ ہماری سخت غلطی تھی بلکہ آپ تو فی الواقع بڑے فاضل اور ادیب ہیں اور اس لائق ہیں کہ جو حدیث کے آپ معنے سمجھیں وہی قبول کئے جائیں۔ ﴿۸۴﴾

اب دیکھو کہ کس قدر آپ کو اس میں فتح میسر آتی ہے اور پھر بعد اس کے کچھ بھی حاجت نہیں کہ آپ روپیہ اکٹھا کرنے کے لئے لوگوں کو تکلیف دیں یا اس نوکری سے استعفاء

دینے کے لئے طیار ہو جائیں۔ کیونکہ جب آپ نے **میرا مقابلہ** کر دکھایا تو میرا الہام جھوٹا کر دیا تو اس صورت میں میرا تو کچھ باقی نہ رہا۔ پس آپ کو **خدا تعالیٰ کی قسم** ہے کہ اگر آپ کو علم عربی میں کچھ بھی دخل ہے **ایک ذرہ بھی دخل** ہے تو اب کی دفعہ تو ہرگز منہ نہ پھیریں اور اگر اس رسالہ میں کچھ غلطیاں ثابت ہوں تو آپ کے بالمقابل رسالہ کی غلطیوں سے جس قدر زیادہ ہوں گی **فی غلطی** ایک روپیہ آپ کو دیا جائے گا **پچیس جولائی ۱۸۹۴ء** تک اس درخواست کی میعاد ہے۔ اگر آپ نے **۲۵ جولائی ۱۸۹۴ء** تک یہ درخواست چھاپ کر بذریعہ کسی **اشتہار** کے نہ بھیجی تو سمجھا جاوے گا کہ آپ اس سے بھی بھاگ گئے۔

اور مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان **نادانوں کو جو نام کے مولوی ہیں** اور اپنے وعظوں اور رسالوں کو **معاش کا ذریعہ** ٹھہرا رکھا ہے خوب پکڑیں اور ہر یک جگہ جو ایسا مولوی کہیں وعظ کرنے کے لئے آوے اس سے نرمی کے ساتھ یہی سوال کریں کہ **کیا آپ درحقیقت مولوی ہیں** یا کسی نفسانی غرض کی وجہ سے اپنا نام مولوی رکھا لیا ہے۔ کیا آپ نے **نور الحق** کا کوئی جواب لکھا یا **کرامات الصادقین** کا کوئی جواب تحریر کیا ہے یا رسالہ **سرّ الخلافہ** کے مقابل پر کوئی رسالہ نکالا ہے۔ اور یقیناً یاد رکھیں کہ یہ لوگ مولوی نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ نور الحق وغیرہ رسائل اپنے پاس رکھیں اور پادریوں اور اس جنس کے مولویوں کو ہمیشہ ان سے ملزم کرتے رہیں اور ان کی پردہ دری کرکے اسلام کو ان کے فتنہ سے بچاویں اور خوب سوچ لیں کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے دھوکا دہی کی راہ سے مولوی کہلا کر صدہا مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا اور اسلام میں ایک سخت فتنہ برپا کر دیا۔ **والسلام علٰی من اتبع الھدٰی۔**

الــــراقـــــم

خاکسار **غلام احمد عفی اللہ عنہ**

الشيخ عبد الحُسين

الناكفورى

﴿۸۵﴾

سأل عنى بعض الناس فى أمر الشيخ عبد الحسين ناكفورى، وقالوا إنه يدّعى أنه نائب المهدى الموعود، وأنه من اللّٰه رب العالمين. فاعلموا أنّى ما توجهتُ إلى هذا الأمر، وما أرىٰ أن أتوجه إليه، ويجرّد اللّٰه كلَّ حقيقة من أستارها، وكلّ شجرة تُعرَف من ثمارها، فستعرفون كل شجرٍ من ثمره إلى حين. والذى اتّبعَنا فى مشربنا فهو منّا، والذى لم يتّبع فهو ليس منّا، وسيحكم اللّٰه بيننا وبينهم وهو أحكم الحاكمين. إن الذين يبسطون يديهم إلى عرض الصحابة ويحسبون صَحْبَ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من الكفرة الفجرة، أولئك ليسوا منا ولسنا منهم، فرّقوا دين اللّٰه وكانوا كالمفسدين. أولٰئك الذين ما عرفوا رسول اللّٰه حق المعرفة، وما قدروا حق قدرِ خيرِ البريّة، فقالوا إن صحبه أكثرهم كانوا فاسقين كافرين. ما اتقوا الفواحش، وخانوا كل خيانةٍ، ما ظهر منها وما بطن، وكانوا منافقين. فصرف اللّٰه قلوبهم عن الحق، يتكبّرون فى الأرض بغير الحق، يقولون نحن نحبّ آل رسول اللّٰه وما كانوا مُحبّين.

يريدون أن يُرضوا قومهم بالسب والشتم، واللّٰه أحقُّ أن يُرضوه إن كانوا مؤمنين. ألا إنهم على الباطل، ألا إنهم من المفسدين. وغشِيهم من التعصب ما غشيهم

فـانثـنـوا كالعَمين. فلن يكون منهم وليُّ الرحمن أبدًا، ولهم عذاب أليم فى الآخرة، وهـم مـن الـمـحرومين. إلا الذين تابوا وأصلحوا وطهّروا قـلوبهم وزكّوا نفوسهم، وجاء وا ربّ العرش مخلصين، فلن يضيع اللّٰه أجـرهـم ولـن يُـلـحـقهـم بـالـمـخذولين. وتجدون أنوار عشق اللّٰـه فى جبـاهـهـم، وآثـار رحـمة الـلّٰـه فـى وجـوهـهـم، وتجدونهم من المحبين الـصـادقين. كُتب فى قلوبهم الإيمان، وحِيُلَ بينهم وبين شهواتهم، فلا يتبعـون الـنـفـس إلا الـحـق، وخـرّوا على حضرة اللّٰه متضرعين. وبنوا لـمـحبوبهم بنيانا فى قلوبهم، وبرزوا له متبتلين. يتبعون أحسنَ ما أُنزلَ إليهـم مـن ربّهـم، ويتـقـون حق التقاة، فتراهم كالميّتين. يجتنبون سبَّ الـنـاس وغيبتهـم، ويتّـقون الفواحش مُستغفرين. ويتبعون الرسول حق الاتبـاع فتـراهـم فيـه كـالـفـانين. وكذالك تعرف الفاسقين بسيماهم وشِركهم ونَتَنِ كذبهم، وما للأُسود والثعالب يا معشر السائلين؟ ﴿۸۶﴾

ثم اعلموا أن معرفة الأولياء موقوفة على عين الاتقاء، فلا تجترء وا ولا تـعـجـلـوا عـلٰى أحد، فتنـقلبوا مجرمين. وسـارِعوا إلى حسن الـظن ما اسـطـعتـم، وأحسـنوا واللّٰه يحب المحسنين. ولا يجرِمَنّكم شقاق أحد أن تـعـادوا قومًا صالحين. إن اللّٰه يمنّ على من يشاء من عباده، ولا يُسأل عما يـفـعـل، فـلا تـنكروا كالمجترئين. ولا تستخفّوا سبَّ أولياء اللّٰه، إنهم قوم يـغـضـب الـلّٰـه لهـم، ويـصـول عـلـى معاديهم، وإنهم من المنصورين. ولا تـجـاوروهـم إلا بـالتى هى أحسن، ولا تجترئوا ولا تعتدوا إن كنتم متقين. ومـن عــادىٰ صــادقـا فـقـد مسّتُــه نـفـحة من العذاب، فيـا حسـرة علـى المستعجلين وإن كان أحد منكم يُعادى الصادق فأَعِظُه أن يعود لمثله أبدًا إن كان من المتورّعين.

ومن جاء ه الحق فلم يقبله وزاورَ ذاتَ الشمال فسيبكى أسفا، وما كان اللّٰه مُهلِكَ قوم حتى يُتمّ حجته عليهم، فإذا أبوا فيأخذهم مليكٌ مقتدر، فاتقوه يا معشر الغافلين.

المكتُوب إلٰى عُلمَاء الهند

فمنهم المولوي عبد الجبار الغزنوي، والمولوي عبد الرحمان اللكوكوي، والمولوي غلام دستكير القصوري، والمولوي مشتاق أحمد اللودهيانوي، والمولوي محمد إسحاق البتيالوي، والقاضي سليمان، والمولوي رشيد أحمد الكنكوئي، والمولوي محمد بشير البوفالوي، والمولوي عبد الحق الدهلوي، والمولوي نذير حسين الدهلوي، والشيخ حسين عرب البوفالوي، والحافظ عبد المنان الوزيرآبادي، والمولوي شاه دين اللودهانوي، والمولوي عبد المجيد الدهلوي، والمولوي عبد العزيز اللوديانوي، والمولوي عبد اللّٰه تلوندوي، والمولوي نذير حسين الأنبيتوي السهارنفوري.

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم. الحمد للّٰه الذى يُطلع القمر بعد دُجى المحاق، ويُغيث بعد المحل بالبُعاق، ويرسل الرياح بعد الاحتباس، ويهدي عباده بعد وساوس الخنّاس، ويُظهر نوره عند إحاطة الظلمات، وينزل رُشدًا عند طوفان الجهلات؛ والصلاة والسلام على سيد الرسل وخير الكائنات، وأصحابِه الذين طهّروا الأرض من أنواع الهنات والبدعات، وآلِه الذين ﴿۸۷﴾

تركوا بأعمالهم أسوة حسنة للطيبين والطيبات، وعلٰى جميع عباد اللّٰه الصالحين.

أمّا بعد فيا عباد اللّٰه، إنكم أنتم تعلمون أن ريح نفحات الإسلام كيف ركدت، ومصابيحه كيف خبَتْ، والفتن كيف عمّت وكثُرت، وأنواع البدع كيف ظهرت وشاعت، وقد مضٰى رأس المائة الذى كنتم ترقبونه، ففكِّروا لِمَ ما ظهر مجدد كنتم تنتظرونه؟ أظننتم أن اللّٰه أخلفَ وعده أو كنتم قومًا غافلين. فاعلموا أن اللّٰه قد أرسلنى لإصلاح هذا الزمان، وأعطانى علم كتابه القرآن، وجعلني مجددًا لأحكم بينكم فيما كنتم فيه مختلفين. فلِمَ لا تطيعون حَكَمَكُم ولِمَ تصولون منكرين؟ وما كنتُ من الكافرين ولا من المرتدين، ولكن ما فهمتم سرَّ اللّٰه، وحار فهمكم، وفرط وهمكم، وكفّرتمونى، وما بلغتم معشار ما قلتُ لكم، وكنتم قومًا مستعجلين. وواللّٰه إنى لا أدّعى النبوة ولا أجاوز الملة، ولا أغترف إلا من فضالة خاتم النبيين. وأؤمن باللّٰه وملائكته وكتبه ورسله، وأصلى وأستقبل القبلة، فلِم تكفّروننى؟ ألا تخافون اللّٰه رب العالمين؟

أيها الناس لا تعجلوا علىّ، ويعلم ربّى أنى مسلم، فلا تُكفّروا المسلمين. وتدبَّروا صحف اللّٰه، وفكّروا فى كتاب مبين. وما خلقكم اللّٰه لتكفّروا الناس بغير علم، وتتركوا طرق رفق وحلم وحسن ظن، وتلعنوا المؤمنين. لِمَ تخالفون قول اللّٰه وأنتم تعلمون؟ أخُلقتم لتكفير المؤمنين أو شققتم صدورنا، ورأيتم نفاقنا وكُفرنا وزورنا؟ فأيها الناس، توبوا توبوا وتندموا، ولا تغلُوا فى ظنكم ولا تُصرّوا، واتقوا اللّٰه ولا تجترءوا ولا تيأسوا من روح اللّٰه، وإنه لا يُضيع أمة خير المرسلين. خلَق الناس ليعبدوا، وأرسل الرسل ليعرفوا، وليحكُم فيما اختلفوا، وبيّن الأحكام ليطيعوا ويُوجَروا، وبعث المجددين ليُذكّر

الناس ما ذهلوا، ودقّق معارفهم ليُبتلوا، وليعلَم اللّٰه قومًا أطاعوا وقومًا أعرضوا، وشرع البيعة لأهل الطريقة ليتوارثوا فى البركات ويتضاعفوا، وأوجب عليهم حسن الظن ليجتنبوا طرق الهلاک ويُعصَموا، وفتح أبواب التوبة ليُرحَموا ويُغفَروا، واللّٰه أوسع فضلا ورحما وهو أرحم الراحمين. وما كان لى أن أفتري على اللّٰه، واللّٰه يُهلک قوما ظالمين. ﴿۸۸﴾

وإني سُمّيتُ عيسٰى ابن مريم بأحكام الإلهام، فما كان لى أن أستقيل من هذا المقام بعدما أقامنى عليه أمر اللّٰه العلام، وما أراه مخالفا لنصوص كتاب اللّٰه ولا آثار خير المرسلين. بل زلّتْ قدمكم، وما خشيتم ندمكم، وما رجعتم إلى القرآن، وما أمعنتم فى الآثار حق الإمعان، وتركتم طرق الرشد والسدد، وملتم إلى التعصب واللدد، وغشِيتكم هوى النفس الأمّارة ، فما فهمتم معاني العبارة، ووفقتم موقف المتعصبين. يا حسرة عليكم إنكم تنتصبون لإزراء الناس، ولا ترون عيوب أنفسكم من خدع الخناس، وتمايلتم على الدنيا وأعراضها غافلين. وواللّٰه إن جمع الدنيا والدين أمرٌ لم يحصل قط للطالبين، وإنه أشد وأصعب من نكاح حُرّتَين ومعاشرة ضرّتَين، لو كنتم متدبّرين.

اعلموا أن لباس التقوٰى لا ينفع أحدًا من غير حقيقة يعلمها المولى، وما كلُّ سوداءَ تمرةً ولا كلّ صهباءَ خمرةً، وكم مِن مزوّر يعتلق برب العباد، اعتلاق الحرباء بالأعواد، لا يكون له حظ من ثمرتها، ولا علم من حلاوتها وكذلک جعل اللّٰه قلوب المنافقين؛ يصلّون ولا يعلمون ما الصلاة، ويتصدقون وما يعلمون ما الصدقات، ويصومون وما يعلمون ما الصيام، ويحجّون وما يعلمون ما الإحرام، ويتشهدون وما يعلمون ما التوحيد، ويسترجعون ولا يعرفون مَن المالک

الوحيد، إنْ هم إلّا كالأنعام بل من أسفل السافلين. وأما عباد اللّٰه الصادقون، وعشّاقه المخلصون، فهم يصلِون إلى لُبّ الحقائق، ودُهن الدقائق، ويغرس اللّٰه فى قلوبهم شجرة عظمته ودوحة جلاله وعزّته، فيعيشون بمحبته ويموتون لمحبته، وإذا جاء وقت الحشر فيقومون من القبور فى محبته. قوم فانون، ولِلّٰه موجَعون، وإلى اللّٰه متبتّلون، وبتحريكه يتحركون، وبإنطاقه ينطقون، وبتبصيره يبصرون، وبإيمائه يُعادون أو يُوالون. الإيمان إيمانهم، والعدم مكانهم، سُتِروا فى ملاحف غيرة اللّٰه فلا يعرفهم أحد من المحجوبين. يُعرفون بالآيات وخرقِ العادات والتأييدات مِن ربّ يتولاهم، وأنعمَ عليهم بأنواع الإنعامات. يدركهم عند كل مصيبة، وينصرهم فى كل معركة بنصر مبين. إنهم تلاميذ الرحمان، واللّٰهُ كان لهم كالقوابل للصبيان، فيكون كل حركتهم مِن يد القدرة، ومِن مُحرِّكٍ غاب من أعين البريّة، ويكون كل فعلهم خارقا للعادة، ويفوقون الناس ﴿۸۹﴾
فى جميع أنواع السعادة؛ فصبرهم كرامة، وصدقهم كرامة، ووفاءهم كرامة، ورضاءهم كرامة، وحلمهم كرامة، وعلمهم كرامة، وحياءهم كرامة، ودعاءهم كرامة، وكلماتهم كرامة، وعباداتهم كرامة، وثباتهم كرامة؛ وينزلون من اللّٰه بمنزلة لا يعلمها الخلق. وإنهم قوم لا يشقى جليسهم، ولا يُرَدُّ أنيسهم، وتجد ريّا المحبوب فى مجالسهم، ونسيم البركات فى محافلهم، إن كنتَ لست أخشَمَ ومن المحرومين. وينزل بركات على جدرانهم وأبوابهم وأحبابهم، فتراها إن كنتَ لستَ من قوم عمين.

أيها النّاس قد تقطعت معاذيركم، وتبينت دقاريركم، وأقبلتم عليّ إقبالَ سفّاكٍ، ولكن حفظنى ربّى من هلاك، فأصبحتُ مظفرًا ومن الغالبين. أيها النّاس. قد اعتديتم اعتداءً كبيرًا فاخشوا عليمًا خبيرًا، ولا تجعلوا أنفسكم بنَخِّها وجَخِّها كعِظام استخرجت مخَّها، ولا تعثوا فى الأرض معتدين. وإنّى امرؤٌ

ما أبالى رفعة هذه الدنيا وخفضها، ورفعها وخفضها، بل أحِنّ إلى الفقر والمتربة، حنينَ الشحيح إلى الذهب والفضة، وأتوق إلى التذلل توقانَ السقيم إلى الدواء، وذى الخصاصة إلى أهل الثراء، وأتوكل على اللّٰه أحسن الخالقين. وما أخاف حصائد ألسنة، وغوائل كلِمٍ مزخرفةٍ، ويتولانى ربى ويعصمنى من كل شرّ ومن فتن المعاندين.

أيها النّاس لا تتبعوا مَن عادىٰ، وقوموا فرادىٰ فرادىٰ، ثم فكروا إن كنتُ على حق، وأنتم لعنتمونى وكذّبتمونى وكفّرتمونى وآذيتمونى، فكيف كانت عاقبة الظالمين؟ وما اقتبلتُ أمر الخلافة إلا بحُكم اللّٰه ذى الرأفة، وإنى بيدَى ربى الدابل، كصبىٍّ فى أيدى القوابل، وقد كنت محزونا من فتن الزمان، وغلبة النصارى وأنواع الافتنان، فلما رأى اللّٰه استطارةَ فَرَقى واستشاطةَ قلقى، ورأى أن قلبى ضجر، ونهر الدموع انفجر، وطارت النفس شعاعًا، وأُرعدت الفرائص ارتياعا، فنظر إلىّ تحننًا وتلطفًا، وتخيَّرنى ترحما وتفضلا، وقال إِنِّى جَاعِلُکَ فى الْأَرْضِ خَلِيفَةً، وقال أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ، فهذا كله من ربى، فلا تحاربوا اللّٰه إن كنتم متقين. يفعل ما يريد، أأنتم تعجبون؟ وإنى قبلتُ أنى أذَلُّ الناس وأنى أجهَل الناس كما هو فى قلوبكم، ولكن كيف أردّ فضل أرحم الراحمين؟ وما تكلمتُ قبلا فى هذا الباب، بل عندى شهادة من الآثار والكتاب، فهل أنتم تقبلون؟ أما ترون كيف بيّن اللّٰه وفاة المسيح، وصدّقه خيرُ الرسل بالتصريح، ورَدِفَهما تفسيرُ ابن عباس كما تعلمون؟ **أيها الناس** ثم أنتم تنكرون وتتركون قول اللّٰه ورسوله ولا تخافون، وتُكِبّون على لفظ النزول وتعلمون معناه من زُبر الأوّلين. وما قصّ اللّٰه عليكم قصّةً إلّا وله مثالٌ «۹۰»

ذُكر في صحف السابقين. فكيف الضلال وقد خلت لكم الأمثال؟ أتذرون سبل الحق متعمدين؟ وقال اللّٰه وررزقكم في السماء ، وأخبركم عن نزول الحديد واللباس والأنعام وكل ما هو تحتاجون إليه، وتعلمون أن هذه الأشياء لا تنزل من السماء بل يحدث في الأرضين. فما كان إلا إشارة إلى نزول الأسباب المؤثرة من الحرارة والضوء والمطر والأهوية، فما لكم لا تتفكرون وتستعجلون؟ تعلمون ظاهر الأشياء وتنسون حقائقها وتمرون على آيات اللّٰه غافلين. وإن كنتم في شك من قولي فانتظروا مآل أمري وإني معكم من المنتظرين. وكم من علوم أخفاها اللّٰه ابتلاءً من عنده، فاعلموا أن السر مكنون، وما في يديكم إلا ظنون، فلا تكفروني لظنونكم يا معشر المنكرين. انتهُوا خيرًا لكم، وإني طبتُ نفسا عن كل ما تفعلون من الإيذاء والتحقير والتكذيب والتكفير، وما أشكو إلا إلى اللّٰه، بل لما بصرتُ بانقباضكم وتجلّى لي إعراضُكم، علمتُ أنه ابتلاء من ربي، فله العُتبى حتى يرضى، وهو أرحم الراحمين. فذكرتُ ربًّا جليلًا، وصبرتُ صبرًا جميلًا، ولكنكم ما اهتديتم، وظلمتم واعتديتم، قال اللّٰه لَا تَنَابَزُوْا، فنبزتم، وقال لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ، فسخرتم، وقال يا عيسى إنّي مُتَوَفِّيكَ، فأنكرتم، وقال اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ، فظننتم وكفّرتموني ولعنتم، وقال لَا تَجَسَّسُوْا، فتجسّستم، ثم صعّرتم وعبستم، وقال لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا[1] وقال لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا[2]، فاغتبتم وكفّرتم، وما أراكم إلى هذا الحين منتهين. أنسيتم أَخْذَ اللّٰه وضغطةَ القبر، أو لكم براءة في الزبر، أو أُذِنَ لكم من اللّٰه رب العالمين. فكروا ثم فكروا، أتفتي قلوبُكم

[1] الحجرات: ۱۳ [2] النساء: ۹۵

أن اللّٰـه الـذی یـعینکم عند کل تردُّد هو أقوَی مثلَ هذا الزمان عن مجدد؟
وقـد کـنتـم تستفتحون من قبل، فلما جاء نصر اللّٰه صرتم أول المعرضین.
ولـویتـم عـنـی عِذارکم، وأبدیتم ازوِرارکم، وصرفتم عنی الموَدّة، وبدلتم
بـالبغـض الـمـحبة، وذاب حسن ظنکم واضمحلّ، ورحل حبکم وانسلّ،
وصـرتـم أکبـر الـمعـادیـن. فـلما رأیتُ أعراض التزویر وانتهاء الأمر إلی
التکفیر، علمتُ أن مخاطبتی بهذه الإخوان مجلبة للهوان، فوجهتُ وجهی
إلی أعـزّة الـعـرب والـمتـفـقهیـن. وإنـی أری أنهـم یـقبـلـونـنی ویـأتوننی
ویـعظّموننی، فسرَّنی مرأی هذه الوجوه المبارکة، ودعانی التفاؤل بتلک
الأقدام المبشرة إلـی أن عمدت لتنمیّق بـعـض الرسائل فی عربی مبین. ﴿۹۱﴾
فهمَمْتُ لنفع تلک الإخوان بأن أکتب لهم بعض أسرار العرفان، فألفتُ
”التحفة“[۱] و”الحمامة“[۲]، و”نور الحق“[۳] و”الکرامة“[۴]، ورسالة ”إتمام الحجة“[۵]
وهـذه ”سِـرّ الـخـلافة“[۶]، وفیها منافع للذین وردتُ منهم مورد الکافرین.
وأرجـو أن یـغفر ربی لکل من یأتینی کالمقترفین المعترفین. ألا تنظرون
وما بقي مِن حُلل الدین إلا أطمارًا مخرَّقة، وما مِن قصره إلا أطلالا محرَّقة،
وکُـنـا مُـضـغة لـلماضغین. أتعجبون مِن أن اللّٰه أدرکَکم بفضله ومنّته، وما
أضـاحَـکم عن ظل رحمته؟ أکانت لهذا الزمان حاجة إلی دجال، وما کانوا
مـحتـاجیـن إلـی نصرة رب فعال؟ ما لکم کیف تخوضون؟ أین ذهبت قوة
غـور الـعـقـل وفهـم الـنـقـل، وأیـن رحـلت فراستکم، وأی آفة نزلت علی
بـصیـرتـکـم، أنکم لا تعرفون وجوه الصادقین والکاذبین؟ وقد لبثتُ فیکم
عُـمُـرًا مـن قبـله أفلا تعقلون؟ وإن رجلا یبذل قواه وکل ما رزقه اللّٰه وآتاه،
لإعـانة مـذهـب یـرضـاه، حتی یُحسب أنه أهله وذراه، وقد رأیتم مواساتی
لـلإسـلام، وبَذْلَ جهدی لملّة خیر الأنام، ثم لا تبصرون. وعرضتُ علیکم

كـل آية قُبُلا، ثـم لا تنظرون. وإنى جئتكم لأُنجيكم من مكرٍ مُرمِض وروعٍ مُومِض، ثم أنتم لا تفكرون. وعزوتم إلىّ ادعاء النبوة، وما خشيتم اللّٰه عند هـذه الـفـرية، ومـا كـنتـم خـائـفيـن. ولا تفهمون مقالى، وتحسبون أُجاجًا زلالـى، ولا تـعقلون. وكيف يفهم الأسرار الإلهية مَن سدل ثوب الخيلاء، وعـدل عـن الـحـق بـجـذبـات الـشـحـنـاء، ورضـى بالجهلات، ومال إلى الخزعبلات، وأعرض عن الصراط كالعمين؟

وتـقـولـون إعـراضـا عـن مـقـالتى، وإظهارًا لضلالتى، إن الملائكة يـنـــزلـون إلـى الأرض بـأجسـامهـم ويُـقْـوُون أمـاكـنَ مقامهم، ويتركون السماوات خالية، وربما تمرّ عليهم برهة من الزمان لا يرجعون إلى مكان، ولا تـقـرَبونه☆ لتـمـادى الـوقـت عـلٰـى وجـه الأرض لإتمام مهمات نوع الإنسـان، ويـضيـعـون زمان السفر بالبطالة كما هو رأى شيخ البطالة؛ وإنه قـال فـى هـذا البـاب مـجـملا، ولكن لزمه ذلك الفساد بداهة، فإن الذى مـحتاج إلى الحركة لإتمام الخطة، فلا شك أنه محتاج إلى صرف الزمان لقطع المسافة وإتمام العمل المطلوب من هذا السفر ذى الشأن، فالحاجة الأُولٰـى تـوجـب وجـود حاجة ثانية، فهذا تصرُّف فى عقيدة إيمانية. ثم من الـمـحتـمـل أن لا يفضُل وقت عن مقصود، ويبقى مقصود آخر كموءود؛ فـانـظر ما يلزم من المحذورات وذخيرةِ الخزعبلات، فكيف تخرجون من عـقيدة إيـمـانية إلـى التـصـرفـات والتـصريحات، وأنتم تعلمون أن وجود الـمـلائـكة مـن الإيمانيات، فنـزولهم يشابه نزول اللّٰه فى جميع الصفات. ﴿۹۲﴾
أيـقبـل عـقلٌ إيمانىٌّ أن تخلو السماوات عند نزول الملائكة ولا تبقى فيها شـىء بـعـد هذه الرحلة؟ كأنّ صفوفها تقوضت، وأبوابها قُفلت، وشؤونها عُـطّـلـت، وأمـورهـا قُـلّبـت، وكـل سـمـاء ألقت ما فيها وتخلّتْ. إن كان

☆ هذا سهو الناسخ والصحيح "يقربونه". (الناشر)

هـذا هو الحق فأَخرِجوا مِن نصٍّ إن كنتم صادقين. ولن تستطيعوا أن تـخـرجـوا ولو متم، فتوبوا واتقوا اللّٰه يا معشر المعتدين. اعلموا أن الـدراية والـرواية تـوأَمـانِ، فـمَـن لا يراهما بنظر واحد فيقع فى هوة الـخسـران، ويُـضيـع بـضـاعة الـعـرفان، ثم بعد ذلک يُضيع حقيقة الإيـمان ويلحق بالخاسرين. ومن خصائص ديننا أنه يجمع العقل مع الـنـقل، والدراية مع الرواية، ولا يتركنا كالنائمين. فنسأل اللّٰه تعالٰى أن يُـعـطيَـنـا حـقـائـق الإيـمـان، ويُـوطننـا ثرى العرفـان، ويــرزقَنـا مَرْأَى الجِنان بأنوار الجَنان، ويُمْطِيَنا قَرَا الإذعان، لنقترىَ قِرى مرضات رب☆ الرحمن، ونتخيم بالحضرة ونسلَى عن الأوطان ونُغلِّس غاديًا إلى مرضاة المولى، ونحفِد إلى ما هو أنسب و أولى، ونخترق فى مسالک العرفان، ونتصلت فى سِکَکِ حُبِّ الرحمٰن، ونأوى إلى حصون وثيقة، ومَغانٍ أنيقة من صول الشياطين، **باتباع النبىّ**

الأمّىّ خاتم النّبيّين. اللّٰهم

فصلّ وسلّمْ عليه إلٰى يوم الدّين

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه

رب العالمين.

بقلم احقر عباد اللّٰه الاحد غلام محمد الامرتسرى من المريدين لحضرة المسيح الموعود والمهدى المسعود ادام اللّٰه بركاتهم وقد فرغت من هٰذا فى ۱۴/ جولائى ۱۸۹۴ء يوم السبت.

☆ هذا سهو الناسخ والصحيح "الرب". (الناشر)

القصيدة للمؤلف ﴿۹۳﴾

نفسِی الْفِداءُ لبدرٍ هاشمی عربی   وَدادُه قُربٌ ناهیک عن قُرَبِ
نجّی الوری مِن کل زور ومعصيةٍ   ومِن فسوق ومن شرکٍ ومن تَبَبِ
فنوّرتُ ملّةٌ کانت کمعدومٍ   ضعفا و رجمت ذراری الجان بالشهب
وزحزحتُ دُخُنًا غشّی علی مِللٍ   وساقطتُ لؤلوءً ا رطبا علٰی حطب
ونضّرتُ شَجُرَ ذکر اللّٰه فی زمنٍ   محل یمیت قلوب الناس من لعب
فلاحَ نورٌ علی أرض مکدّرةٍ (ای علی قلوب)   حقا ومزّقت الاشرار بالقضب
وما بَقَی أثرٌ مِن ظلمٍ وبدعاتٍ   بنور مهجة خير العجم والعرب
وکان الوریٰ بصفاء نیّاتٍ   مع ربهم العلٰی فی کلّ منقلب
له صحب کرام راق میسمهم   و جلّت محاسنهم فی البدء والعقب
لهم قلوب کلَیثٍ غیرِ مکترثٍ   وفضلُهم مستبینٌ غیرُ محتجبِ
وقد أَتَتُ منه فی تفضيلهم تترَا   من الاحاديث ما يغنی من الطلب

وقـد أناروا كمثل الشمس إيمانا فَـإِنْ فخَرنا فما فى الفخر مِن كَذِبِ
فتـعسًا لقوم أنـكروا شأن رُتبِهِمِ و لا يرجعون إلى صحفٍ و لا كتبِ
ولا خروجَ لهم من قبرِ جهلاتٍ و لا خلاصَ لهم مِن أمنَع الحجبِ
واليـوم تسخَر بالأحباب من قومٍ وتبـكِـيَنْ يومَ جدَّ البينُ بـالكُربِ
ومن يؤثِرَنْ ذنبًا ولم يخشَ ربّه فلا الـمـــرءُ بل ثـورٌ بلا ذَنَــبِ
انـظُــرْ معـارفـنا وانظُـرْ دقائقنا فـعـافِ كـرَمًا إن أخللتُ بالأدبِ
و أعـــانـنـى ربّـى لتجـديد ملّـتهِ وإن لـم يُـعِـنْ فمَن ينجو مِن العطبِ
و قلتُ مـرتجلا ما قلتُ من نظمٍ و قـلمى مستهل القطر كالسّحب
و كـفى لنا خالقٌ ذو المجد منّـانٌ فـمـا لـنا فى رياض الخـلق مِن أَرَبِ
وقد جمع هذا النظم مِن مُلحٍ ومن نُخبٍ بيـمـن سيـدنـا ونـجومـه النُجب
وإنـى بـأرض قـد علَتْ نارُ فتنتها والفتن تجرى عليها جَرْىَ مُنسرِبِ
و مـن جـفانى فلا يرتاع تَبعـتَهُ بـمـا جـفا بل يراه أفضـلَ القُـرُبِ
فـأصبحتُ مُقْلتى عينينِ مـاؤُهما يجرى من الحزن والالم والشجب
أُرجِـلتُ ظلمًا وأرضُ حِبّى بعيدةٌ فياليتنى كنت فوق الرحل والقتب

فـقـــط

انڈیکس

روحانی خزائن جلد ۸

مرتبہ: مکرم ظہور الٰہی توقیر صاحب

زیر نگرانی

سید عبد الحی

آیاتِ قرآنیہ

☆☆☆

احادیث نبویه ﷺ

احادیث بالمعنٰی

☆☆☆

الہامات

الہامات

رؤیا و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

☆☆☆

مضامین

اعتراضات اور ان کے جوابات

حدیث خسوف وکسوف

اعتراضات اور ان کے جوابات

ط، ظ، ع

ف،ق،ک،گ

فصاحت وبلاغت

فلسفہ

فیض

قرآن کریم

☆☆☆

اسماء

ح، خ، د، ذ، ر، ز

آپ کے عقائد

بعثت کی اغراض

تبلیغ اسلام

صداقت کے دلائل

دعاوی

مخالفین کو مقابلہ کی دعوت

منظوم کلام

عربی اشعار

☆☆☆

مقامات

کتابیات

☆☆☆